عمران سیریز
خاص نمبر
ٹائیگر اِن ایکشن
مظہر کلیم ایم اے

ناشر ------- مظہر کلیم ایم اے
اہتمام ----- محمد ارسلان قریشی
تزئین ------ محمد علی قریشی
طابع ------- سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان
قیمت ------ -/100 روپے

کتب منگوانے کا پتہ

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ۔ اسرائیل میں مکمل ہونے والے ایک ایسے مشن پر مبنی ناول " ٹائیگر ان ایکشن " آپ کے ہاتھوں میں ہے جسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی بجائے دو افراد علی عمران اور اس کے شاگرد ٹائیگر نے مکمل کیا ہے ۔ قارئین کو اسرائیل میں مکمل ہونے والے مشنز سب سے زیادہ پسند آتے ہیں اور ان کا اصرار ہوتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ ناول اسرائیل پر لکھے جائیں کیونکہ ان ناولوں میں علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی کھل کر سامنے آتی ہے اور ان کا مقابلہ جب اسرائیلی ایجنسی جی پی فائیو کے چیف کرنل ڈیوڈ سے ہوتا ہے تو مقابلے کا لطف حقیقتاً دوبالا ہو جاتا ہے ۔ کرنل ڈیوڈ اپنی مشتعل مزاجی کے ساتھ ساتھ ذہانت کی وجہ سے قارئین کا پسندیدہ کردار بن گیا ہے اور اس ناول میں جب اسرائیل میں عمران اور ٹائیگر جی پی فائیو اور کرنل ڈیوڈ سے ٹکراتے ہیں تو اس قدر تیز رفتار ایکشن سامنے آتا ہے کہ آپ اسے پڑھتے ہوئے یقیناً سانس لینا بھی بھول جائیں گے ۔

اس ناول کی خصوصیت ٹائیگر کی بے پناہ اور بے مثال کارکردگی ہے اور یہ کارکردگی ایسی ہے کہ عمران جیسے شخص کو بھی مجبوراً یہ کہنا پڑا کہ ٹائیگر نے حق شاگردی ادا کر دیا ہے ۔ اس ناول میں ٹائیگر نے

جس دلیری، ہمت اور حوصلے سے جدوجہد کی ہے اور جس طرح وہ پاکیشیا کے مفادات کے تحفظ اور زخمی ہو کر بے بس ہو جانے والے علی عمران کو بچا کر اسرائیل سے باہر نکالنے کے لئے اسرائیل کی تمام ایجنسیوں بشمول جی پی فائیو سے ٹکرایا ہے اس کی داد علی عمران جیسا شخص بھی دینے پر مجبور ہو گیا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کی توقعات پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا اور مجھے آپ کی آراء کا انتظار رہے گا۔ قارئین کے مسلسل اصرار پر میں اس بار اپنا ای میل ایڈریس بھی دے رہا ہوں تاکہ جو قارئین کسی بھی وجہ سے خط کے ذریعے اپنی آراء نہ بھجوا سکیں وہ ای میل پر رابطہ کر سکتے ہیں لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ضرور پڑھ لیں کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

کوٹ ادو سے سید محمد فہیم بخاری لکھتے ہیں۔ "گزشتہ آٹھ سالوں سے آپ کا مستقل قاری ہوں۔ البتہ ایک شکایت بھی ہے کہ اب عمران سارا مشن ٹیلی فون پر ہی مکمل کر لیتا ہے جبکہ ہم اسے بھاگتا دوڑتا اور ان ایکشن دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ اسے واپس ایکشن میں لے آئیں بلکہ ایک خصوصی ناول "عمران ان ایکشن" بھی لکھ دیں۔ امید ہے آپ میری اس تجویز پر ضرور عمل کریں گے"۔

محترم سید محمد فہیم بخاری صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کی شکایت واقعی بجا ہے۔ عمران کو سابقہ دور کی طرح بھاگ دوڑ کرنی چاہئے لیکن اب کیا کیا جائے جیسے جیسے سائنسی سہولیات بڑھتی جا رہی ہیں عمران تو کیا ہر شخص سہل پسند ہوتا جا رہا ہے اور اب تو یہ کہا جانے لگا ہے کہ ترقی کا مطلب عدم حرکت ہے۔ بہرحال آپ کی شکایت عمران تک پہنچا دی جائے گی اور مجھے امید ہے کہ وہ آپ کی شکایت پر ضرور توجہ دے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

لاہور سے عامر لودھی لکھتے ہیں۔ "آپ کے گزشتہ دو ناول "بیگرز مافیا" اور "فری سائکس" بہت شاندار ناول تھے۔ ان ناولوں کے پڑھنے سے مجھے محسوس ہوا ہے کہ آپ بوڑھے نہیں ہوئے بلکہ ابھی جوان ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ آپ اسی طرح جواں رہیں"۔

محترم عامر لودھی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کی دعاؤں کے لئے میں ممنون ہوں۔ جہاں تک بڑھاپے اور جوانی کا تعلق ہے تو محترم جسمانی بڑھاپا یا جوانی اور ہوتی ہے اور ذہنی بڑھاپا اور جوانی اور ہوتی ہے۔ بعض لوگ جسمانی لحاظ سے جوان لیکن ذہنی لحاظ سے بوڑھے ہوتے ہیں اور اسی طرح بعض جسمانی طور پر بوڑھے ہونے کے باوجود ذہنی طور پر جوان ہوتے ہیں اور بعض خوش قسمت جسمانی اور ذہنی دونوں لحاظ سے جوان ہوتے ہیں اور آپ کی یہ خصوصی دعائیں یقیناً میرے لئے اصل اثاثہ ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

شیخوپورہ سے حافظ عبدالرؤف ریحان لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول

مجھے بے حد پسند ہیں۔ ایک ناول میں موجود غلطی کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں کہ ناول کے آغاز میں عمران اپنی اماں بی کو منکہ مسمی کہتا ہے۔ یہ مسمی بولتے وقت مسما پڑھا جاتا ہے۔ مطلب ہے کہ "ی" کی بجائے الف لیکن عمران کی اماں بی اسے بھی مسمی سمجھ لیتی ہیں۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ عمران تو مسما کہے اور اس کی اماں بی اسے مسمی سمجھ لیں۔ امید ہے آپ ضرور وضاحت کریں گے"۔

محترم حافظ عبدالروف سبحان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جس غلطی کی نشاندہی کی ہے اس بارے میں وضاحت کر دوں کہ لفظ مسمیٰ جو کہ "ی" کی بجائے "الف" سے پڑھا جاتا ہے عربی زبان کا لفظ ہے اور عام طور پر مفرد نہیں بولا جاتا بلکہ خاص ترکیب اسم بامسمیٰ لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے جیسا نام ویسی ہی خصوصیت جبکہ عمران نے جو لفظ بولا تھا وہ مسمی ہی تھا یعنی یہ لفظ "ی" سے ہی پڑھا جاتا ہے۔ یہ لفظ فارسی ترکیب میں ہے اور اس کا مطلب ہے اسم من یعنی میرا نام اس لئے عمران نے من کہ مسمی علی عمران بولا تھا۔ مطلب یہ کہ میرا نام علی عمران۔ امید ہے وضاحت ہو گئی ہو گی اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

سکردو سے غلام حیدر آتش لکھتے ہیں۔ "طویل عرصے سے آپ کے ناول پڑھ رہا ہوں۔ مجھے آپ کے ناول اس قدر پسند ہیں کہ شاید عاشق کو بھی اس کا محبوب اس قدر پسند نہ ہو گا۔ آپ واقعی عظیم لکھاری ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو طویل عمر عطا کرے۔ آمین"۔

محترم غلام حیدر آتش صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ جیسے قاری واقعی کسی مصنف کے لئے سرمایہ افتخار ہوتے ہیں۔ آپ نے اپنے طویل خط میں میرے لئے جن پرخلوص جذبات کا اظہار کیا ہے اس کے لئے میں آپ کا تہہ دل سے ممنون ہوں۔ جہاں تک عظیم لکھاری ہونے کا تعلق ہے تو یہ آپ کی محبت ہے ورنہ من آنم کہ من دانم۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

لاہور سے علی احمد بٹ لکھتے ہیں۔ "میں آپ کا تقریباً بیس سالوں سے قاری ہوں۔ پہلے بھی کئی خط ارسال کر چکا ہوں لیکن آپ نے صرف ایک کا جواب دیا۔ شاید آپ صرف تعریفی خطوط کا جواب دیتے ہیں اور تنقیدی خطوط کو گول کر جاتے ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی شاید انسان نہیں ہیں کہ طویل عرصے سے ان میں سے کوئی ہلاک ہی نہیں ہوا۔ نہ ان پر کوئی گولی اثر کرتی ہے اور نہ ہی کوئی میزائل۔ ان کے دشمن ہلاک ہو جاتے ہیں لیکن یہ ہر سچوئیشن سے زندہ سلامت نکل جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ اپنے ناولوں میں جن سائنسی ایجادات کا ذکر کرتے رہتے ہیں آج تک ان میں سے ایک بھی ہمارے سامنے نہیں آئی۔ اس لئے گزارش ہے کہ حقیقت پر مبنی ناول لکھا کریں اور مبالغہ آرائی سے کام نہ لیا

کریں ۔

محترم علی احمد بٹ صاحب ۔ خط لکھنے اور طویل عرصے سے ناول پڑھنے کا بے حد شکریہ ۔ شکر ہے آپ نے خود ہی اس بات کا اعتراف کر لیا کہ آپ کے ایک خط کا جواب دیا گیا تھا ۔ محترم ۔ تعریفی خط تو میں چند باتوں میں شامل ہی نہیں کرتا ۔ میں نے ہمیشہ لکھا ہے کہ چند باتوں میں ان خطوط کو شامل کیا جاتا ہے جس میں سب کی دلچسپی کی باتیں موجود ہوں ۔ اب ظاہر ہے میری تعریف سے دوسروں کو کیا دلچسپی ہو سکتی ہے ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں آپ نے جو کچھ لکھا ہے اس کے جواب میں عرض ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اپنے ذاتی مفادات کے لئے جدوجہد نہیں کرتے ۔ ان کے سامنے ملک اور قوم کا اجتماعی مفاد ہوتا ہے اور جو لوگ کسی اجتماعی نیک مقصد کے لئے کام کرتے ہیں ان کی قدرت کی طرف سے بھی غیر محسوس انداز میں مدد کی جاتی ہے ۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے ۔

اب اجازت دیجئے ۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

E.Mail.Address
mazhar kaleem.ma@gmail.com

عمران نے کار سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کی عمارت میں موڑی اور اسے پارکنگ کی طرف لے گیا ۔ وہ ایک مشن کے سلسلے میں ملک سے باہر رہا تھا اور اس کی واپسی کل ہوئی تھی ۔ چونکہ اب وہ فارغ تھا اس لئے اس نے ناشتہ کرنے کے بعد کار نکالی اور اس کا موڈ سوپر فیاض سے ملاقات کا بن گیا ۔ چنانچہ وہ سیدھا سنٹرل انٹیلی جنس بیورو پہنچ گیا ۔ اس نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا سوپر فیاض کے آفس کی طرف بڑھ گیا ۔ سوپر فیاض کے چپڑاسی نے اسے آتے دیکھا تو وہ سٹول سے اٹھ کھڑا ہوا ۔ عمران کے قریب پہنچنے پر اس نے اسے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا ۔

" وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ۔ کیسے ہو روشن "...... عمران نے رک کر کہا ۔

" اللہ تعالیٰ کا شکر ہے صاحب "...... ادھیڑ عمر چپڑاسی روشن نے

مسرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"صاحب کا موڈ کیسا ہے"...... عمران نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ابھی ابھی ایک لیڈی صاحبہ مل کر گئی ہیں"۔ روشن نے بھی آہستہ سے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کون تھیں محترمہ"...... عمران نے پوچھا۔

"جی کسی اخبار کی رپورٹر تھیں"...... روشن نے کہا تو عمران نے سرہلایا اور آگے بڑھ کر اس نے پردہ ہٹایا اور اندر داخل ہوا تو میز کے پیچھے بیٹھا ہوا سوپر فیاض بے اختیار چونک پڑا۔

"اجازت ہے جناب۔ کار سرکار میں مداخلت بے جا کرنے کی"۔ عمران نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"آؤ"...... سوپر فیاض نے خوشگوار موڈ میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ماشاء اللہ۔ ماشاء اللہ۔ کیا سنٹرل انٹیلی جنس بیورو میں ہفتہ خوش اخلاقی منایا جا رہا ہے کہ سوپر فیاض جیسا بڑا افسر ایک عام شہری کا استقبال اٹھ کر کر رہا ہے"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار جھینپ سا گیا۔

"تم نے آتے ہی بکواس شروع کر دی ہے۔ کبھی تو سنجیدہ ہو جایا کرو"...... سوپر فیاض نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گھنٹی کا بٹن پریس کر دیا تو روشن اندر داخل ہوا۔

"کافی لے آؤ"...... سوپر فیاض نے کہا تو روشن سرہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"کیا بات ہے۔ آج نصیب دشمناں تمہارا موڈ بے حد خوشگوار ہے"...... عمران نے کہا۔

"بس ویسے ہی۔ تم بتاؤ کہاں غائب رہے ہو۔ میں نے دو بار فلیٹ پر فون کیا لیکن سلیمان نے دونوں بار یہی جواب دیا کہ تم موجود نہیں ہو۔ کہاں آوارہ گردی کرتے رہتے ہو"...... سوپر فیاض نے کہا۔ اسے شاید نصیب دشمناں والے محاورے کی سمجھ نہ آئی تھی ورنہ وہ لازماً عمران کے گلے پڑ جاتا۔

"میں آج کل ایک اخبار میں جا کر رپورٹنگ کی ٹریننگ حاصل کر رہا ہوں۔ لیکن بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ان دنوں لیڈی رپورٹرز کو تو ہر کوئی لفٹ کراتا ہے لیکن مرد رپورٹروں کو گھاس نہیں ڈالی جاتی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا کہہ رہے ہو تم۔ کس اخبار سے تعلق ہے تمہارا"...... سوپر فیاض نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"دیکھا تم نے۔ مرد رپورٹر کے بارے میں سنتے ہی تمہارا موڈ بھی بدل گیا ہے جبکہ ابھی کچھ دیر پہلے لیڈی رپورٹر سے مل کر تمہارا موڈ انتہائی خوشگوار ہو گیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"تم۔ تمہیں کس نے بتایا ہے کہ کوئی لیڈی رپورٹر آئی ہے

"یہاں" ...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔ اس کے چہرے پر غصے
کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"افسروں کے پاس دو قسم کی خواتین آکر بیٹھ سکتی ہیں۔ ایک تو
سیکرٹری ٹائپ کی اور دوسری لیڈی رپورٹر۔ ان دو کے علاوہ اگر کوئی
خاتون سائل آجائے تو اسے کرسی پر بھی نہیں بیٹھنے دیا جاتا اور یہاں
موجود فرنچ اوشن کی مخصوص خوشبو بتا رہی ہے کہ محترمہ یہاں کافی
دیر تک براجمان رہی ہیں" ...... عمران نے کہا۔

"تو تم نے صرف خوشبو سے اندازہ لگایا ہے کہ یہاں کوئی لیڈی
رپورٹر آئی ہے۔ خوشبو تو میں بھی لگا سکتا ہوں" ...... سوپر فیاض نے
اطمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم خوشبویات کے معاملے میں انتہائی باذوق
واقع ہوئے ہو اس لئے تم لیڈی خوشبو لگا ہی نہیں سکتے۔ یہ فرنچ
اوشن بہرحال لیڈی خوشبو ہی سمجھی جاتی ہے" ...... عمران نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔ اس نے واقعی کمرے میں داخل ہوتے ہی فرنچ اوشن
کی مخصوص خوشبو سونگھ لی تھی۔

"ہاں۔ ایک اخبار کی لیڈی رپورٹر آئی تھی۔ کچھ دیر بیٹھ کر چلی
گئی ہے" ...... سوپر فیاض کو مجبوراً قبول کرنا پڑا۔

"کس اخبار کی تھی اور تمہارے کس کارنامے کی رپورٹنگ
کرنے آئی تھی" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے پردہ
ہٹا اور چپڑاسی ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرے میں موجود

کافی کی ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور پھر دوسری سوپر فیاض
کے سامنے رکھ کر واپس چلا گیا۔

"چھوڑو اس بات کو۔ یہ کام تو ہوتے ہی رہتے ہیں۔ تم سناؤ ان
دنوں کیا کر رہے ہو" ...... سوپر فیاض نے بات کو ٹالنے کی کوشش
کرتے ہوئے کہا۔

"میں ان دنوں لیڈی رپورٹروں اور بڑے افسران کے درمیان
تعلقات پر تحقیقاتی مقالہ لکھ رہا ہوں۔ اگر تم نہیں بتاؤ گے تو میں
شہر کے تمام اخبارات کے رپورٹروں کو فون کر کے معلوم کر لوں
گا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لوکل ٹائمز کی رپورٹر تھی۔ گزشتہ دنوں منشیات کا ایک بڑا
میں پکڑا گیا تھا۔ اس سلسلے میں وہ رپورٹنگ کرنا چاہتی تھی"۔ سوپر
فیاض نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا نام تھا اس کا" ...... عمران نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے
کہا۔

"تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ میں پابند تو نہیں ہوں کہ تمہارے
سوالوں کا جواب دوں" ...... سوپر فیاض نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں
کہا۔

"چلو نہ بتاؤ۔ میں ڈیڈی سے پوچھ لوں گا" ...... عمران نے بے
نیازانہ لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ ڈیڈی سے کیوں پوچھو گے۔ ان کا کیا

تعلق"...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

"وہ ڈائریکٹر جنرل ہیں اس سارے محکمے کے انچارج۔ انہیں یقیناً اس کیس کے بارے میں بھی علم ہو گا جس کی رپورٹنگ کرنے کے لئے اخبار والوں نے لیڈی رپورٹر کو بھیجا ہے اور اس لیڈی رپورٹر کا حدود اربعہ بھی وہ یقیناً جانتے ہوں گے"...... عمران نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"تم آخر کیوں اس لیڈی رپورٹر کے پیچھے پڑ گئے ہو۔ کیا اس کا یہاں آنا جرم ہے۔ بولو"...... سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ جرم ہے لیکن جو لیڈی رپورٹر فرنچ اوشن خوشبو لگاتی ہو وہ کسی عام سے جرم کی رپورٹنگ نہیں کر سکتی۔ تمہیں معلوم ہے کہ فرنچ اوشن کتنی قیمتی خوشبو ہے۔ اچھے اچھے سیٹھ اسے خریدتے ہوئے جھجکتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ویسے وہ بھی صرف گپ شپ لگانے کے موڈ میں یہ سب باتیں کئے جا رہا تھا ورنہ اسے بھی معلوم تھا کہ اخباری رپورٹرز ایسے آفسز میں آتے جاتے ہی رہتے ہیں۔

"وہ ایک قتل کیس میں ایک مجرم کی سفارش کرنے آئی تھی"...... آخر سوپر فیاض نے اصل بات اگل دی تو عمران چونک پڑا کیونکہ ظاہر ہے اگر انٹیلی جنس کسی قتل کی تفتیش کر رہی ہے تو یہ قتل لازماً کسی غیر ملکی کا ہوا ہو گا ورنہ عام طور پر قتل کی تفتیش پولیس کرتی ہے۔

"کون قتل ہوا ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"قبرص سفارت خانے کے تھرڈ اتاشی کا مہمان ہوٹل رین بو میں ٹھہرا ہوا تھا۔ اسے کمرے میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ اس کا نام ویسلے تھا۔ اس کا تعلق بھی قبرص وزارت خارجہ سے تھا"۔ سوپر فیاض نے کہا تو قبرص کا نام سن کر عمران کے چہرے پر ہلکی سی تشویش کے آثار ابھر آئے تھے۔

"کس نے قتل کیا ہے اسے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہماری انکوائری کے مطابق یہ قتل کسی پیشہ ور قاتل نے کیا ہے کیونکہ ایک ہی گولی چلائی گئی ہے اور وہ سیدھی اس کے دل میں اتر گئی ہے۔ ایسا نشانہ اور ایسا انداز کسی پیشہ ور قاتل کا ہی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ چند افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ابھی تفتیش جاری ہے"...... سوپر فیاض نے جواب دیا۔

"یہ کب کا واقعہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"چار روز پہلے کا"...... سوپر فیاض نے جواب دیا۔

"وہ لیڈی رپورٹر کس کی سفارش لے کر آئی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"ایک آدمی راشیل کو گرفتار کیا گیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ اس کا تعلق کسی پیشہ ور قاتلوں کے گروہ سے ہے۔ اس کی سفارش کرنے آئی تھی"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"پھر تم نے کیا کہا"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے کیا کہنا تھا۔ میں نے اسے بتایا کہ چونکہ اسے باقاعدہ گرفتار کر لیا گیا ہے اس لئے اب اس کی ضمانت کرائی جا سکتی ہے۔ ہم اسے نہیں چھوڑ سکتے اور وہ چلی گئی"...... سوپر فیاض نے جواب دیا۔

"قتل کی وجہ معلوم ہوئی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ڈکیتی۔ مقتول کے پاس بھاری تعداد میں غیر ملکی کرنسی تھی جو غائب پائی گئی ہے"...... سوپر فیاض نے جواب دیا۔

"لیکن پیشہ ور قاتل تو ڈاکو نہیں ہوتے۔ وہ تو کسی پارٹی کے ہائر کرنے پر بھاری معاوضہ لے کر کام کرتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ ہو سکتا ہے رقم دیکھ کر قاتل کی نیت بدل گئی ہو"...... سوپر فیاض نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو سوپر فیاض نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"سوپر فیاض بول رہا ہوں"...... سوپر فیاض نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں حاضر ہوتا ہوں سر"...... دوسری طرف سے آواز سن کر سوپر فیاض نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تمہارے ڈیڈی کی کال ہے۔ میں جا رہا ہوں"...... سوپر فیاض نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں جا رہا ہوں۔ کافی کا شکریہ"...... عمران نے

کہا اور اٹھ کر وہ تیزی سے آفس سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے رین بو ہوٹل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ قبرص کے حوالے نے اسے چونکا دیا تھا کیونکہ قبرص اسرائیل کا ہمسایہ ملک تھا اور پھر کسی سفارت کار کا مہمان اور اس کا قتل۔ ان ساری باتوں نے اسے چونکا دیا تھا۔ وہ اب خود اس سلسلے میں انکوائری کرنا چاہتا تھا۔

آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے سر اٹھا کر ایک نظر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ادھیڑ عمر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"لیزا بول رہی ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی تو ادھیڑ عمر چونک پڑا۔

"کیا رپورٹ ہے"...... باس نے اس بار تیز لہجے میں کہا۔

"کام ہو گیا ہے باس۔ ویسلے کو اس کے ہوٹل کے کمرے میں گولی مار دی گئی ہے اور اس سے ضروری کاغذات حاصل کر لئے گئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پوری تفصیل بتاؤ لیزا۔ یہ معاملہ بے حد اہم ہے"...... باس

نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں نے آپ کے حکم پر طیارہ چارٹرڈ کیا اور پاکیشیا پہنچ گئی۔ میں نے وہاں کے ایک مقامی گروپ کی مدد سے ویسلے کا سراغ لگایا۔ وہ دو گھنٹے پہلے پاکیشیا پہنچا تھا اور ایئرپورٹ سے سیدھا ہوٹل آیا تھا۔ اس نے ہوٹل والوں کو بتایا کہ وہ قبرص سفارت خانے کے تھرڈ اتاشی کا مہمان ہے اس لئے اس سے کاغذات طلب نہ کئے جائیں جس پر اسے کمرہ دے دیا گیا۔ وہ کمرے میں موجود تھا اور وہاں سے ملنے والی رپورٹ کے مطابق وہ اپنے کمرے سے باہر نہ نکلا تھا۔ البتہ اس نے ایک فون کال کی تھی جس کا ٹیپ بھی اس مقامی گروپ کی مدد سے حاصل کر لیا گیا۔ اس نے کسی علی عمران کے فلیٹ پر فون کیا تھا۔ وہاں سے بتایا گیا کہ علی عمران ملک سے باہر ہے۔ اس نے اس کی واپسی کے بارے میں معلوم کیا تو یہی بتایا گیا کہ واپسی کا کوئی علم نہیں ہے۔ اس پر کال ختم کر دی گئی۔ اس نے کھانا اپنے کمرے میں ہی منگوا لیا تھا۔ چنانچہ پوری تسلی ہو جانے کے بعد میں اس کے کمرے میں گئی اور میں نے اندر داخل ہوتے ہی بغیر کسی توقف کے اسے گولی مار دی اور وہ ہلاک ہو گیا۔ میں نے اس کے لباس اور سامان کی تلاشی لی تو اس کے بیگ کے خفیہ خانے سے کاغذات کا لفافہ مل گیا۔ ساتھ ہی اس کے پاس بھاری مقدار میں کرنسی تھی وہ بھی میں نے اٹھا لی تاکہ ڈکیتی کا تاثر قائم ہو سکے اور پھر میں کمرے سے باہر آ گئی۔ میں نے آپ کی ہدایت کے مطابق کاغذات

کا لفافہ قبرص سفارت خانے کے سفیر کو پہنچا دیا ۔ پھر میں وہاں سے ایئرپورٹ پہنچی جہاں چارٹرڈ طیارہ موجود تھا۔ طیارہ مجھے لے کر واپس آگیا اور میں ابھی ایئرپورٹ پر ہی ہوں"...... لیزا نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"تم وہاں میک اپ میں رہی ہو یا اصل چہرے میں"...... باس نے پوچھا۔

"میں اب بھی میک اپ میں ہوں باس اور یہاں سے میک اپ میں ہی گئی تھی اور کاغذات بھی سپیشل تھے"...... لیزا نے جواب دیا۔

"اوکے ۔ گڈ شو ۔ تم نے واقعی کام کیا ہے"...... باس نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ چند لمحے وہ بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"رونالڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

"چیف آف ڈارک ہارس ریمزے بول رہا ہوں"...... باس نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"پاکیشیا سے قبرص کے سفیر نے کاغذات ارسال کئے ہیں یا نہیں"...... باس نے پوچھا۔

"یس سر ۔ سفارتی بیگ ابھی ابھی پہنچا ہے"...... رونالڈ نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ یہ کاغذات فوراً مجھے بھجوا دو تاکہ میں انہیں اعلیٰ حکام تک پہنچا دوں"...... باس نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو باس نے رسیور رکھ دیا ۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی ۔

"کم ان"...... باس نے سر اونچا کر کے سرد لہجے میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی جس نے سکرٹ پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوئی ۔ اس کے ہاتھ میں مستطیل شکل کا خاکی لفافہ تھا۔

"یہ وزارت خارجہ سے بھجوایا گیا ہے سر"...... لڑکی نے لفافہ ادھیڑ عمر کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... باس نے کہا تو لڑکی تیزی سے واپس چلی گئی باس نے سیلڈ لفافہ کھولا اور اس میں موجود کاغذات باہر نکال لئے ۔ کاغذ دو تھے اور ان پر باریک الفاظ میں کمپیوٹر تحریر تھی ۔ باس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک عینک کا کیس نکالا اور اسے کھول کر اس میں سے باریک کمانیوں والی عینک نکال کر اس نے آنکھوں پر لگائی اور پھر وہ کافی دیر تک ان کاغذات کو پڑھتا رہا ۔ پھر اس نے انہیں بند کر کے لفافے میں ڈالا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"چیف سیکرٹری آفس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

"چیف آف ڈارک ہارس ریزے بول رہا ہوں ۔چیف سیکرٹری صاحب سے بات کراؤ"...... ریزے نے کہا۔

"یس سر۔ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس "...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی ۔

" چیف آف ڈارک ہارس ریزے بول رہا ہوں جناب"۔ ریزے نے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ کیا ہوا مشن کا"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

" کامیابی سر ۔ کاغذات کا لفافہ اس وقت میری میز پر پڑا ہوا ہے"...... ریزے نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس یا اس کے لئے کام کرنے والے خطرناک ایجنٹ عمران کو تو اس کا علم نہیں ہو سکا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" نو سر ۔ ویسلے کو وہاں پہنچتے ہی گولی مار دی گئی اور کاغذات حاصل کر لئے گئے اور اسے ڈکیتی کا روپ دے دیا گیا ۔ اب وہاں کی انٹیلی جنس خود ہی ٹکریں مارتی رہے گی"...... ریزے نے جواب دیا۔

" گڈ شو ۔ کاغذات مجھے بھجوا دو"...... دوسری طرف سے اطمینان بھرے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ریزے نے رسیور رکھا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر یکے بعد دیگرے

تین بٹن پریس کر دیئے ۔

" راجر بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

" راجر ۔ میرے آفس میں آؤ ۔ ایک لفافہ لے جاؤ اور اسے سپیشل بیگ میں سیلڈ کر کے خود جا کر چیف سیکرٹری صاحب کی خدمت میں پہنچاؤ اور ان سے باقاعدہ رسید لے آنا"...... ریزے نے کہا۔

"چیف صاحب سے رسید "...... راجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ یہ ضروری ہے تاکہ ریکارڈ مکمل رکھا جا سکے "۔ ریزے نے کہا۔

" یس سر ۔ میں آ رہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ریزے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

" بیٹھو "....... رسمی سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" جولیا بول رہی ہوں "....... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو "....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس سر "....... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" چار روز قبل ہوٹل رین بو کے ایک کمرے میں ایک قبرصی نوجوان کو گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ اس قبرصی نوجوان کا نام ویسلے بتایا گیا ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے وہ قبرصی سفارت خانے کے

تھرڈ اتاشی کا مہمان تھا۔ اس وقت انٹیلی جنس اس کیس کی تفتیش کر رہی ہے لیکن انٹیلی جنس اسے پیشہ ور قاتلوں کا کیس بنا رہی ہے لیکن جو اطلاعات ملی ہیں اس کے مطابق اس نوجوان کا قتل حکومت پاکیشیا کے خلاف کسی سازش کے تحت کیا گیا ہے اس لئے سیکرٹ سروس کو اس سارے معاملہ کی تہہ تک پہنچنا ہے "....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ میں سب کی ڈیوٹی لگا دیتی ہوں "....... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا تو عمران نے رسیور رکھا اور پھر ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس نے اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اسے آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور "....... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس باس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور "....... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

" ٹائیگر۔ چار روز قبل رین بو ہوٹل کے ایک کمرے میں ایک قبرصی نوجوان کو گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ تم نے یہ معلوم کرنا ہے کہ اس قتل میں کوئی مقامی گروپ تو ملوث نہیں ہے۔ اوور "....... عمران نے کہا۔

" یس باس۔ اوور "....... ٹائیگر نے مختصر سا جواب دیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ کیا سلسلہ ہے عمران صاحب۔ کون قتل ہوا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے سوپر فیاض کے پاس جانے سے لے کر وہاں ہونے والی بات چیت تفصیل سے بتا دی۔

"آپ کو اس تھرڈ اتاشی کو چیک کرنا چاہئے تھا جس کا وہ مہمان تھا"...... عمران نے کہا۔

"میں سوپر فیاض سے اٹھ کر پہلے ہوٹل رین بو گیا۔ میرا خیال تھا کہ وہاں اس قبرصی نوجوان کے کاغذات مل جائیں گے لیکن وہاں جا کر صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ اس نوجوان کا نام ویسلے تھا اور اس نے اپنے آپ کو قبرص سفارت خانے کے تھرڈ اتاشی کا مہمان بتایا اور اس طرح ہوٹل والوں نے بغیر کاغذات کے اسے کمرہ الاٹ کر دیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ سفارت خانے سے اس بارے میں رابطہ کر کے تصدیق کرتے نوجوان قتل ہو گیا اور معاملہ وہیں رک گیا۔ ویسے قتل کے بعد جب ہوٹل والوں نے رابطہ کیا تو قبرص سفارت خانے والوں نے بتایا کہ ان کے ہاں کوئی تھرڈ اتاشی ہی نہیں ہے اور نہ ہی اس قتل ہونے والے نوجوان کے بارے میں وہ کچھ جانتے ہیں۔ چنانچہ وہاں سے میں قبرص سفارت خانے گیا۔ وہاں میں نے سفیر صاحب سے سر سلطان کے حوالے سے ملاقات کی لیکن وہ لوگ واقعی اس کے بارے میں لاعلم تھے۔ چنانچہ میں وہاں سے یہاں آ گیا"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو آپ کا خیال ہے کہ اس قبرصی نوجوان کی ہلاکت کے پیچھے

کوئی غیر ملکی سازش ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا جب تک کوئی شواہد سامنے نہ آ جائیں چونکہ قبرص اسرائیل کا ہمسایہ ملک ہے اس لئے قبرص کی وجہ سے میں یہ سب کچھ کر رہا ہوں۔ اگر یہ نوجوان قبرص کی بجائے کسی اور ملک کا ہوتا تو شاید میں اس بارے میں مزید سوچتا بھی نہیں"۔ عمران نے کہا اور پھر تقریباً دو گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا نے جواب دیا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"صفدر نے اطلاع دی ہے باس کہ اس قتل ہونے والے نوجوان نے کمرے میں پہنچ کر ایک فون کال کی تھی اور صفدر نے بڑی جدوجہد کے بعد اس فون کال کی ٹیپ کا پتہ چلا لیا ہے۔ اس ٹیپ کے مطابق اس نے یہ کال عمران کے فلیٹ پر کی تھی"۔ جولیا نے کہا تو عمران اور بلیک زیرو دونوں چونک پڑے۔

"تفصیل بتاؤ"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اس آدمی نے ہوٹل ایکس چینج کے ذریعے عمران کے فلیٹ پر کال کی تھی اور ٹیپ کے مطابق دوسری طرف سے کال سلیمان نے اٹنڈ کی۔ اس آدمی نے اپنا نام ویسلے بتایا اور عمران کے بارے میں

پوچھا تو سلیمان نے اسے بتایا کہ عمران ملک سے باہر ہے۔ ویسلے نے اس سے پوچھا کہ عمران کی واپسی کب ہے تو سلیمان نے اسے بتایا کہ اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا جس پر ویسلے نے کال آف کر دی اور باس صفدر نے ہوٹل ایکس چینج کے آپریٹر سے معلوم کر لیا ہے کہ اس نے اس کال کی ٹیپ کی کاپی بھاری قیمت پر کسی پارٹی کو فروخت کی ہے جس پر صفدر نے اس آپریٹر کو بھاری رقم دے کر معلوم کر لیا ہے کہ ٹیپ کی کاپی روشن کلب کے جانسن نے حاصل کی تھی"...... جولیا نے کہا۔

"پھر اس روشن کلب کے جانسن سے کیا معلوم کیا گیا ہے"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"صفدر، تنویر کے ساتھ وہاں گیا ہے۔ اس نے وہاں جانے سے پہلے مجھے یہ رپورٹ دی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تم نے ایئرپورٹ پر کسی کو بھیجا ہے کیونکہ یقیناً ویسلے کا وہاں ریکارڈ موجود ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ کیپٹن شکیل ایئرپورٹ پر کام کر رہا ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ ویسلے آپ سے ملنا چاہتا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اب اس کا ریکارڈ ملے تو معلوم کیا جائے کہ ویسلے کا تعلق

کس سے تھا اور وہ کیوں مجھ سے ملنا چاہتا تھا"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ اس پر اس نے پہلے ہی اپنی ذاتی فریکونسی ایڈجسٹ کر دی تھی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اوور"...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ علی عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"باس۔ اس قتل میں ایک نوجوان غیر ملکی عورت ملوث ہے۔ میں نے ہوٹل رین بو کی تیسری منزل پر ڈیوٹی دینے والے ویٹر کو ٹریس کیا۔ وہ اپنے بیٹے کی بیماری کی وجہ سے چھٹی لے کر گیا ہوا تھا۔ میں نے اس کا گھر ٹریس کیا اور پھر اس سے ملا تو اس نے بتایا کہ وہ ایک کمرے میں سروس دے کر باہر آیا تو اس نے اس آدمی کے کمرے میں ایک نوجوان غیر ملکی عورت کو داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔ اس کے بعد اس نے اس عورت کو واپس جاتے بھی دیکھا تھا لیکن پھر اس آدمی کے قتل کی بات پھیل گئی۔ اس نے خوف کے مارے پولیس اور انٹیلی جنس کو اس بارے میں کچھ نہیں بتایا کیونکہ اس کا کہنا تھا کہ اس کے پاس اپنی بات کا کوئی ثبوت نہیں تھا۔ اس عورت کے بارے میں ہوٹل انتظامیہ بھی لاعلم تھی۔ اوور"۔ ٹائیگر

نے کہا۔

" اس عورت کا حلیہ معلوم کیا ہے تم نے ۔ اوور" ...... عمران نے کہا۔

" یس باس ۔ یورپی نژاد عورت تھی اور اس کا حلیہ جو بتایا گیا ہے اس سے بھی وہ یورپی ہی لگتی ہے ۔ اوور" ...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" تم اس عورت کو اس کے حلیئے سے ٹریس کرو ۔ اوور" ۔ عمران نے کہا۔

" یس باس ۔ اوور" ...... دوسری طرف سے جواب دیا۔

" روشن کلب کے جانسن کو جانتے ہو تم ۔ اوور" ...... عمران نے پوچھا۔

" یس باس ۔ وہ بھی یورپی نژاد ہے ۔ یورپ کے کسی ملک کا رہنے والا ہے اور یہاں گزشتہ کئی سالوں سے کام کر رہا ہے لیکن وہ چھوٹے موٹے جرائم اور اسلحے کی چھوٹے پیمانے پر اسمگلنگ کا کام کرتا ہے ۔ اوور" ...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" چیف کو سیکرٹ سروس نے اطلاع دی ہے کہ اس قتل ہونے والے نے کمرے میں پہنچ کر میرے فلیٹ پر فون کیا لیکن میں چونکہ ملک سے باہر تھا اس لئے سلیمان نے اسے بتایا کہ میں ملک سے باہر ہوں ۔ اس جانسن نے ہوٹل ایکس چینج کے آپریٹر کو بھاری رقم دے کر اس سے اس فون کال کی ٹیپ حاصل کی تھی ۔ اوور" ...... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ پھر تو وہ واقعی اس سلسلے میں ملوث ہوگا ۔ اوور" ۔ ٹائیگر نے کہا۔

" سیکرٹ سروس اس پر کام کر رہی ہے ۔ تم اس عورت کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرو ۔ اوور" ...... عمران نے کہا۔

" ہو سکتا ہے باس کہ اس جانسن نے اس عورت کی خاطر اس ٹیپ کی کاپی حاصل کی ہو ۔ اوور" ...... ٹائیگر نے کہا۔

" ہاں ۔ ہو سکتا ہے ۔ تم بھی معلوم کرو اس سے ۔ اوور اینڈ آل" ...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

" جولیا بول رہی ہوں باس" ...... دوسری طرف سے جولیا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی ۔

" یس ۔ کیا رپورٹ ہے" ...... عمران نے کہا۔

" کیپٹن شکیل نے رپورٹ دی ہے کہ ولیسلے کے ایئرپورٹ ریکارڈ کے مطابق اس کا نام ولیسلے ہے اور اس کا ایڈریس تھرٹی ون کنگ ایونیو قبرص درج ہے ۔ جس روز وہ قتل ہوا اسی روز وہ قبرص کی فلائٹ سے یہاں پہنچا تھا ۔ اس کے ساتھ ساتھ کیپٹن شکیل نے یہ رپورٹ بھی دی ہے کہ اسی روز ایئرپورٹ پر قبرص سے ایک چارٹرڈ فلائٹ پہنچی جس میں ایک نوجوان قبرصی عورت سوار تھی ۔ اس عورت کا نام ریکارڈ میں ماریا درج ہے اور اس کا ایڈریس آسٹن روڈ قبرص درج تھا اور پھر یہ عورت اسی روز رات کو اسی چارٹرڈ فلائٹ

سے واپس چلی گئی تھی"...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس عورت کا حلیہ معلوم کیا ہے کیپٹن شکیل نے"...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"یس سر"...... جولیا نے جواب دیا اور حلیہ بتا دیا تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی سمجھ گیا کہ یہ وہی عورت ہے جس کا حلیہ ابھی ٹائیگر نے بتایا ہے۔

"تمام ٹیم کو اس کام پر لگا دو کہ وہ اس عورت کے چارٹرڈ فلائٹ سے آنے اور پھر واپس جانے کے دوران وہ کیا کرتی رہی ہے، کس کس سے ملی ہے یہ سب کچھ معلوم کراؤ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ پراسرار کھیل قبرص کی طرف سے کھیلا جا رہا ہے۔ وہ ویسلے بھی قبرصی تھا اور اب یہ عورت بھی قبرصی ثابت ہوئی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ویسلے کسی ایسے گروپ کا آدمی تھا جو مجھ سے رابطہ کرنا چاہتا تھا جبکہ ماریا کسی دوسرے گروپ کی تھی جس نے اس ویسلے کو ہلاک کر کے اسے مجھ سے ملنے سے روک دیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ویسلے کے بارے میں تفصیلات مل جائیں تو شاید اس معاملے کا کوئی کلیو مل جائے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کوشش تو کی جا سکتی ہے۔ وہ سرخ جلد والی ڈائری دینا"۔

عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران کافی دیر تک ڈائری کی ورق گردانی کرتا رہا پھر اس نے ڈائری بند کر کے میز پر رکھی اور رسیور اٹھا کر پہلے اس نے انکوائری سے قبرص کا رابطہ نمبر معلوم کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"روگا کلب"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سیمور سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"پاکیشیا سے۔ اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ سیمور بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ اگر آپ ڈگریاں نہ بتاتے تو میں آپ کو پہچان ہی نہ سکتا کیونکہ بڑے طویل عرصے بعد آپ سے بات ہو رہی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"شکر ہے تم نے بہرحال پہچان تو لیا۔ تمہارے لئے میرے پاس ایک کام ہے۔ معاوضہ تمہاری مرضی کا ملے گا سیمور۔ لیکن معلومات حتمی ہونی چاہئیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں ۔ سیمور کبھی غلط معلومات مہیا نہیں کرتا ۔ یہ بات میرے مزاج اور میری فطرت کے بھی خلاف ہے"....... سیمور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک قبرصی نوجوان جس کا میں حلیہ بتاتا ہوں اس کا نام ویسلے بتایا گیا ہے اور اس کا ایڈریس تھرٹی ون ایونیو کنگ روڈ قبرص بتایا گیا ہے ۔ وہ پاکیشیا پہنچا اور اس نے فون پر مجھ سے بات کرنا چاہی لیکن میں ان دنوں ملک سے باہر تھا اور پھر اس ویسلے کو ہوٹل کے کمرے میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا اور اس سلسلے میں بھی ایک نوجوان قبرصی لڑکی کا حوالہ دیا جا رہا ہے ۔ یہ لڑکی اسی روز چارٹرڈ طیارے سے پاکیشیا پہنچی اور پھر رات کو اسی طیارے سے واپس چلی گئی ۔ اس کا حلیہ بھی میں بتا دیتا ہوں ۔ اس کا نام ماریا بتایا گیا ہے اور ایڈریس آسٹن روڈ قبرص بتایا گیا ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ یہ عورت میک اپ میں ہو اور ایڈریس بھی غلط ہو لیکن قبرص سے پاکیشیا کے لئے چارٹرڈ فلائٹ کو چیک کیا جا سکتا ہے"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویسلے اور ماریا دونوں کے حلیئے بھی بتا دیئے اور وہ تاریخ بھی بتا دی جس روز ویسلے ہلاک ہوا تھا۔

"آپ اپنا نمبر بتا دیں ۔ میں معلومات حاصل کر کے آپ کو فون کر دوں گا"....... سیمور نے کہا۔

"تم ان معلومات کے حصول کے لئے کتنا وقت لو گے" ۔ عمران نے کہا۔

"اگر آپ ڈبل معاوضہ دیں تو یہ کام چند گھنٹوں میں ہو سکتا ہے کیونکہ آگے بھی معاوضہ ڈبل ہی دیا جائے گا ورنہ دو تین روز لگ ہی جائیں گے"...... سیمور نے جواب دیا۔

"تمہارا ڈبل معاوضہ کیا ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"پانچ لاکھ ڈالر"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم اپنا بینک اکاؤنٹ اور تفصیل بتا دو ۔ میں تمہیں چھ لاکھ ڈالر بھجوا دیتا ہوں لیکن کام جلد از جلد ہونا چاہئے"....... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ ہو جائے گا"....... سیمور نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بینک اکاؤنٹ کی تفصیل بتا دی۔

"اب میں کتنے گھنٹے بعد تمہیں دوبارہ فون کروں"....... عمران نے کہا۔

"چار گھنٹوں بعد"....... سیمور نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اس کے اکاؤنٹ میں چھ لاکھ ڈالر ایکریمیا کے بینک اکاؤنٹ سے ٹرانسفر کرا دو"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ پھر کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس"....... دوسری طرف سے جولیا کی

مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" یس ۔ کیا رپورٹ ہے "...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" روشن کلب کے جانسن کو ہلاک کر دیا گیا ہے "...... جولیا نے کہا۔

" تفصیل سے بات کیا کرو "...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" یس سر ۔ صفدر نے رپورٹ دی ہے کہ جب وہ روشن کلب پہنچے تو وہاں سے معلوم ہوا کہ اس کے مالک اور مینجر کو گزشتہ رات اس کی رہائش گاہ پر گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے ۔ پھر صفدر اور تنویر اس کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے جو کلب کے قریب ہی ہے ۔ وہاں سے اس بات کی تصدیق ہو گئی کہ واقعی کل رات جب وہ اپنے بیڈ روم میں سو رہا تھا تو اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا اور کسی کو اب تک قاتلوں کا علم نہیں ہو سکا "...... جولیا نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" اب صفدر اور تنویر کہاں ہیں "...... عمران نے پوچھا۔

" وہ واپس جا چکے ہیں "...... جولیا نے جواب دیا۔

" انہیں کہو کہ فی الحال مزید کسی کارروائی کی ضرورت نہیں ہے "۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ تمام راستے بند کئے جا رہے ہیں "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں ۔ اور اب یہ بات طے ہو گئی ہے کہ واقعی کوئی گہری

سازش کی گئی ہے ۔ یہ تو میں اتفاقاً ویسے ہی سوپر فیاض سے ملنے چلا گیا تھا اور وہاں بات چیت اور قبرص کا لفظ سن کر میں چونک پڑا اور پھر یہ معاملات سامنے آ گئے ورنہ ہمیں تو اس کا علم تک نہ ہوتا "۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع ہو گئی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ ٹائیگر کالنگ ۔ اوور "...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

" یس ۔ علی عمران اٹنڈنگ یو ۔ اوور "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" باس ۔ جانسن کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور میں نے معلوم کر لیا ہے کہ اسے ہلاک کرنے والے کا تعلق گولڈن کلب سے ہے ۔ گولڈن کلب کا مالک آرتھر ہے ۔ میں نے اسے گھیر لیا اور وہ مجھے بتانے پر مجبور ہو گیا کہ قبرص کی ایک سرکاری ایجنسی ڈارک بارس کا چیف ریمزے اس کا کافی پرانا دوست ہے ۔ اس نے اسے فون کیا تھا کہ اس کی ایک ایجنٹ لیزا پاکیشیا ایک مشن مکمل کرنے آ رہی ہے اور اس کی اس طرح سے مدد کی جائے کہ وہ خود سامنے نہ آئے اور پھر جس گروپ سے اس لیزا کی مدد کی جائے اس گروپ کے چیف کو بھی ختم کر دیا جائے ۔ چنانچہ اس نے روشن کلب کے جانسن کو بھاری معاوضہ دے کر لیزا کی مدد کے لئے کہا اور پھر لیزا کو بھی جانسن کا فون

نمبر اور نام دے دیا گیا۔ لیزا اپنا کام کر کے واپس چلی گئی تو ریمزے کے مطابق اس نے جانسن کو بھی ہلاک کرا دیا۔ اوور"...... ٹائیگر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا اس آرتھر نے سب کچھ خود بتایا ہے یا اس پر تشدد کرنا پڑا ہے تمہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ وہ کچھ بھی بتانے سے انکاری تھا اس لئے میں نے اس کے آفس میں ہی اس پر تشدد کر کے یہ معلومات حاصل کی ہیں اور باس پھر اسے گولی مارنی پڑی ورنہ وہ میرے لئے عذاب بن جاتا۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم اپنا کام کرو۔ ضرورت پڑنے پر میں خود تمہیں کال کر لوں گا۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"قبرص کی سرکاری ایجنسی ڈارک ہارس۔ یہ کہاں سے ٹپک پڑی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو قتل ہوا ہے وہ بھی تو قبرصی تھا۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ ان کا کوئی اندرونی معاملہ ہو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر ان کا اندرونی معاملہ ہوتا تو وہ مقتول میرے فلیٹ پر فون کر کے میرے بارے میں کیوں پوچھتا۔ اب قدرے سکرین صاف ہونے لگی ہے۔ مقتول قبرصی نوجوان میرے لئے قبرص سے یہاں آیا اور ڈارک ہارس نے اس کے پیچھے اپنی لیڈی ایجنٹ بھیج دی اور اس

ایجنٹ کو بھی فوری طور پر یہاں پہنچنے کے لئے طیارہ چارٹرڈ کرانا پڑا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ مقتول نوجوان مجھ سے مل سکے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے کوئی خاص پیغام دینا چاہتا ہو یا کوئی خاص کاغذ پہنچانا چاہتا ہو۔ اب یہ معلوم ہونا چاہئے کہ یہ قبرصی نوجوان ویسلے کس کا نمائندہ تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ سیمور اس کا کھوج نکال لے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ کھوج نکال لے گا اس لئے تو میں نے اسے بھاری معاوضہ دینا قبول کر لیا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب۔ قبرص کا پاکیشیا سے تو کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں بنتا پھر یہ سب کیا ہو رہا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"دیکھو۔ فی الحال کیا کہا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر تقریباً چار گھنٹوں کے بعد اس نے سیمور کو دوبارہ کال کیا۔

"عمران صاحب۔ میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ مقتول کا نام ویسلے درست ہے۔ اس کا تعلق فلسطینیوں کی ایک جماعت ریڈ ایگل سے تھا۔ وہ قبرص میں ریڈ ایگل کے لئے کام کرتا تھا۔ ریڈ ایگل نے اسے آپ کے نام کوئی خاص پیغام دے کر بھجوایا تھا لیکن یہاں کی ایک سرکاری ایجنسی ڈارک ہارس کو اس کا علم ہو گیا۔ اسے آپ سے ملنے سے روکنے کے لئے ڈارک ہارس نے اپنی ایک لیڈی ایجنٹ جس کا اصل نام لیزا ہے، کو پاکیشیا بھجوایا۔ لیزا کو چونکہ فوراً پاکیشیا

پہنچنا تھا اس لئے وہ جٹ طیارہ چارٹرڈ کرا کر گئی ۔ اس نے ویسلے کو ہلاک کیا اور اس کی جیب سے کوئی کاغذات نکال کر وہ اسی چارٹرڈ طیارے کے ذریعے واپس آ گئی اور کاغذات اس نے واپس آنے سے پہلے پاکیشیا میں قبرص کے سفیر کو دے دیئے ۔ سفیر نے یہ کاغذات سفارتی بیگ میں قبرص بھجوا دیئے جو ڈارک ہارس کے چیف کو موصول ہوئے اور اس نے یہ کاغذات چیف سیکرٹری کو بھجوا دیئے "...... سیمور نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تمہیں اس بارے میں اتنی جلدی پوری تفصیل کا علم کیسے ہو گیا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے میں نے ایئر پورٹ پر کام کیا۔ وہاں سے چارٹرڈ فلائٹ کے بارے میں معلومات مل گئیں کہ یہ طیارہ ڈارک ہارس کی طرف سے ماریا کے لئے چارٹرڈ کرایا گیا تھا۔ پھر معلوم ہوا کہ واپسی پر اس ماریا نے ایئر پورٹ پر ایک سیٹلائٹ کمپنی کے فون بوتھ سے کافی طویل فون کیا ہے تو میں نے اس کمپنی سے اس فون کال کا ٹیپ حاصل کر لیا ۔ یہ تمام معلومات جو میں نے بتائی ہیں ان کا بیشتر حصہ لیزا نے جو کال ریزے کو کی اس کے مطابق ہے ۔ اس کال سے پتہ چلا کہ اس کا اصل نام لیزا ہے لیکن وہ ماریا کے نام اور میک اپ میں گئی تھی ۔ اس کے بعد میں نے ریزے کے آفس کے ایک آدمی کو بھاری رقم دے کر اس سے معلوم کیا تو اس نے بتایا کہ ایک لفافہ وزارت خارجہ سے اسے بھجوایا گیا تھا جو اس نے اپنے ایک خاص آدمی کے

ذریعے چیف سیکرٹری کو بھجوا دیا اور ویسلے کے بارے میں معلومات اس لئے مل گئیں کہ ویسلے اپنے اصل حلیئے میں پاکیشیا گیا تھا ۔ اس کے حلیئے کی وجہ سے معلومات مل گئیں کہ اس کا تعلق ریڈ ایگل سے ہے ۔ پھر میں نے مزید معاوضہ دے کر وہاں سے معلومات حاصل کیں "...... سیمور نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ریڈ ایگل کا آفس قبرص میں کہاں ہے اور اس کا کون انچارج ہے "...... عمران نے کہا۔

" یہ انتہائی خفیہ تنظیم ہے عمران صاحب ۔ اس کا کوئی آفس نہیں ہے ۔ میں نے بھی بڑی جدوجہد کے بعد ایک آدمی کو ٹریس کیا ہے ۔ اس آدمی کا نام مارکونی ہے ۔ وہ قبرص میں روز کلب میں سپروائزر ہے ۔ اس سے مجھے یہ بات معلوم ہوئی لیکن تفصیل کا علم اسے بھی نہیں ہے اور نہ ہی وہ مزید کچھ بتائے گا "...... سیمور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ رقم تمہارے اکاؤنٹ میں پہنچ چکی ہو گی "...... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ مجھے اطلاع مل گئی ہے ۔ شکریہ "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

" ریڈ ایگل نے کیا اطلاع دی ہوں گی عمران صاحب اور ویسلے کی ہلاکت کے بعد انہوں نے بھی رابطہ نہیں کیا ۔ وہ فون بھی تو کر سکتے تھے "...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ سرخ ڈائری دوبارہ دو۔ اب مجھے ریڈ ایگل کو ٹریس کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز سے ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی اور عمران ایک بار پھر اس کی ورق گردانی میں مصروف ہو گیا۔ پھر اس نے ڈائری بند کی اور رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ سیمور کو کال کرنے کے لئے اس نے انکوائری سے قبرص کے رابطہ نمبر معلوم کر لئے تھے اس لئے اسے دوبارہ یہ نمبر معلوم کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

"اسکاٹ بیکری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ اولڈ ردہم سے بات کراؤ۔ اسے کہہ دو کہ گولڈن فیدر کا پیغام ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ردہم بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بوڑھی بلغم زدہ سی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ فرام پاکیشیا۔ کیا ریڈ ایگل کے چیف سے بات ہو سکتی ہے۔ اٹ از ایمر جنسی"...... عمران نے کہا۔

"اصل نام بتائیں"...... دوسری طرف سے اسی طرح کھڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا گیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"۔ عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس سے بات کرنا چاہتے ہو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"قبرص میں ریڈ ایگل کے چیف سے"...... عمران نے کہا۔

"ایک فون نمبر نوٹ کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ساتھ ہی فون نمبر بتا دیا گیا۔

"کر لیا نوٹ"...... عمران نے کہا۔

"اس نمبر پر فون کر کے تم نے اپنا اصل نام بتانا ہے تو تمہاری بات قبرص میں ریڈ ایگل کے چیف ابو قحافہ سے کرا دی جائے گی لیکن پندرہ منٹ بعد اس نمبر پر فون کرنا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد اس نے رسیور اٹھایا اور اس بوڑھے کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"دس منٹ بعد دوبارہ فون کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"بڑے چکر رکھے ہوئے ہیں ان لوگوں نے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ قبرص میں بھی اسرائیلی ایجنٹوں کا جال پھیلا ہوا ہے"۔

عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر دس منٹ بعد عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

"یس"...... پہلے سے مختلف مردانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ابو قحافہ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... عمران نے کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ عمران صاحب۔ آپ نے مکمل سلام کر کے مجھے خوشگوار حیرت سے دوچار کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزا دے گا۔ فرمائیں۔ ہمارے لئے کیا حکم ہے"...... ابو قحافہ نے اس بار خاصے خوشگوار موڈ میں کہا۔

"ابو قحافہ صاحب۔ ایک قبرصی نوجوان جس کا نام ویسلے تھا قبرص سے پاکیشیا پہنچا۔ وہ مجھ سے ملنا چاہتا تھا لیکن میں ان دنوں ملک سے باہر تھا۔ ویسلے ایک ہوٹل میں رہائش پذیر تھا۔ قبرص کی سرکاری ایجنسی ڈارک ہارس کی ایک لیڈی ایجنٹ لیزا طیارہ چارٹرڈ کرا کر اس ویسلے کے پیچھے پاکیشیا پہنچی اور اس کو ہوٹل کے کمرے میں ہلاک کر دیا اور اس کی جیب سے کوئی کاغذات نکال کر اس نے یہاں کے قبرصی سفارت خانے کے حوالے کر دیئے اور خود واپس

قبرص چلی گئی۔ یہ کاغذات سفارتی بیگ میں قبرص پہنچے اور وہاں کی وزارت خارجہ نے انہیں ڈارک ہارس کے چیف ریمزے کو بھجوا دیا گیا جس نے اسے چیف سیکرٹری کو بھجوا دیا۔ مجھے اب معلوم ہوا ہے کہ اس ویسلے کا تعلق ریڈ ایگل سے تھا۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ویسلے مجھ سے کیوں ملنا چاہتا تھا اور وہ کس قسم کے کاغذات مجھے دینا چاہتا تھا"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ویسلے کا تعلق براہ راست اسرائیل میں ریڈ ایگل کے ہیڈ کوارٹر سے تھا اس لئے مجھے یہ سب معلوم نہیں ہے۔ آپ ایک گھنٹہ بعد اسی نمبر پر دوبارہ فون کریں۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... ابو قحافہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"حیرت ہے۔ ابو قحافہ قبرص میں ریڈ ایگل کا چیف ہے لیکن اسے اتنی اہم بات کا علم نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہیں اسرائیلی ایجنٹوں سے بچنے کے لئے بڑے کھیل کھیلنے پڑتے ہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر ایک گھنٹے بعد عمران نے دوبارہ ابو قحافہ سے رابطہ کیا۔

"عمران صاحب۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ ویسلے جو کاغذات لے کر آپ کے پاس پہنچا تھا وہ اسرائیل کے ایک ایٹمی سائنس دان سے حاصل کئے گئے تھے۔ ان کاغذات میں کوئی سائنسی تفصیل درج

تھی لیکن اسرائیلی ایجنٹوں کو وسیلے کے بارے میں معلوم ہو گیا تو انہوں نے قبرص کے چیف سیکرٹری کے ذمے لگایا کہ وہ یہ کاغذات وسیلے سے حاصل کر کے انہیں واپس بھیج دے لیکن وسیلے اس دوران پاکیشیا جا چکا تھا۔ چنانچہ ڈارک ہارس نے اس کے پیچھے اپنے ایجنٹ بھیجے اور وہاں وسیلے سے یہ کاغذات حاصل کر کے انہیں واپس اسرائیل پہنچا دیا گیا اور اس سائنس دان کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے جس سے یہ کاغذات حاصل کئے گئے تھے اور ریڈ اینگل ہیڈ کوارٹر کے ایک آدمی عبدالسلام نے یہ کاغذات حاصل لئے تھے۔ وہ پاکیشیا میں بھی کام کر چکا ہے۔ اس عبدالسلام کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اس لئے ان کاغذات کے بارے میں کسی کو بھی تفصیل کا علم نہیں ہے۔ البتہ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ اسرائیلی ایجنٹوں نے پاکیشیا کی کسی ایٹمی ریسرچ لیبارٹری سے پاکیشیا کے ایٹمی دفاع کی حساس معلومات پر مبنی کمپیوٹر ڈسک چوری کی تھی۔ ان کاغذات پر اس ڈسک کے بارے میں تفصیل درج تھی"...... ابو قحافہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ بلیک زیرو کے چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا تفصیل دوبارہ نہیں مل سکتی"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ عبدالسلام نے ہی اسے حاصل کیا۔ اسے ہی تمام معلومات تھیں اور اس نے ہی وسیلے کو بھجوایا تھا اس لئے اور کسی کو معلوم نہ ہو سکا اور عبدالسلام کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ یہ معلومات

بھی عبدالسلام کے ایک ساتھی راشد سے ملی ہیں"...... ابو قحافہ نے جواب دیا۔

"کیا اس راشد سے بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ جو کچھ جانتا تھا وہ میں نے بتا دیا ہے"...... ابو قحافہ نے جواب دیا۔

"میں اس لیبارٹری کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں جہاں سے یہ ڈسک چوری ہوئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اٹیمک ریسرچ لیبارٹری ہے پاکیشیا میں۔ اس کی کمپیوٹر ڈسک تھی۔ بس اس سے زیادہ اسے بھی معلوم نہیں ہے"...... ابو قحافہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب یہ ڈسک کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اسرائیل میں ہو گی اور کہاں ہو گی لیکن تفصیل نہیں معلوم ہو سکی"...... ابو قحافہ نے کہا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سرداور کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں سرداور۔ پاکیشیا میں کوئی اٹیمک ریسرچ لیبارٹری ہے کیا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ہے۔ لیکن وہ تو انتہائی خفیہ ہے۔ تمہیں اس کے بارے میں کیسے معلوم ہو گیا"...... سرداور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہاں سے کوئی کمپیوٹر ڈسک چوری ہوئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"چوری۔ نہیں ایسی تو کوئی رپورٹ نہیں ملی۔ مسئلہ کیا ہے"۔ سرداور نے کہا۔

"چیف کو اطلاعات ملی ہیں کہ پاکیشیا کی اس لیبارٹری سے انتہائی حساس اٹیمک دفاعی امور پر مبنی ایک کمپیوٹر ڈسک اسرائیلی ایجنٹوں نے چوری کر کے اسرائیل پہنچا دی ہے۔ وہاں ایک فلسطینی تنظیم کو اس کا علم ہوا تو اس نے اس کی تفصیل اپنے ایک ایجنٹ کے ذریعے یہاں بھجوائی لیکن اس ایجنٹ کو یہاں پہنچتے ہی ہلاک کر دیا گیا اور تفصیل واپس اسرائیل پہنچ گئی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اگر ایسا ہوتا تو مجھے رپورٹ مل چکی ہوتی۔ بہرحال میں معلوم کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے سرداور نے کہا تو عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

"اس ڈسک سے اب تک تو معلومات حاصل کر لی گئی ہوں گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"دیکھو۔ پہلے معلوم تو ہو کہ کیا ایسا ہوا بھی ہے یا نہیں"۔ عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ پھر عمران نے تقریباً بیس منٹ بعد دوبارہ رسیور

اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... سرداور کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا معلوم ہوا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران۔ وہاں کسی قسم کی کوئی چوری نہیں ہوئی۔ تمہارے چیف کو غلط اطلاع ملی ہے"...... سرداور نے کہا۔

"کمپیوٹر ڈیسک کا انچارج وہاں کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ڈاکٹر الطاف۔ مگر کیوں"...... سرداور نے کہا۔

"آپ اسے اپنے پاس کال کریں۔ میں وہاں آ رہا ہوں۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے سرداور اور آپ اسے لائٹ لے رہے ہیں"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"کیسا معاملہ۔ جب میں نے کہا ہے کہ چوری نہیں ہوئی تو پھر"...... سرداور نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ چیف کو نہیں جانتے۔ اسے جب تک حتمی اطلاعات نہ ملیں وہ بات آگے نہیں چلاتا۔ اس نے جب مجھے کہا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اطلاع حتمی ہے اس لئے اگر اب میں نے چیف سے کہا کہ سرداور نے کہا ہے کہ ایسا نہیں ہوا تو پھر آپ جانتے ہیں کیا رزلٹ نکلے گا اس لئے میں خود وہاں آ رہا ہوں تاکہ اس ڈاکٹر الطاف سے اصل بات معلوم کی جا سکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ سرداور کے پاس موجود تھا۔ وہاں پہلے

سے ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔

" یہ ڈاکٹر الطاف ہیں اور ڈاکٹر الطاف جیسا کہ پہلے میں نے آپ کو تفصیل بتائی ہے کہ یہ علی عمران صاحب ہیں "...... سرداور نے کہا۔

" جناب ۔ میں نے سرداور کو بتایا ہے کہ کوئی ڈسک چوری نہیں ہوئی "...... ڈاکٹر الطاف نے کہا۔

" ڈاکٹر الطاف صاحب ۔آپ کی لیبارٹری میں کس ٹاپ کا کمپیوٹر استعمال ہوتا ہے "...... عمران نے پوچھا۔

" ای سیون ہنڈرڈ سپیشل ایکس "...... ڈاکٹر الطاف نے جواب دیا۔

" اوہ ۔ خاصا جدید کمپیوٹر ہے ۔ ریسرچ پر مبنی معلومات آپ کس ٹاپ کی ڈسک پر جمع کرتے ہیں "...... عمران نے پوچھا۔

" ڈبل ایس ڈبل ٹی ہارڈ ڈسک "...... ڈاکٹر الطاف نے جواب دیا۔

" اس کا تو مطلب ہے کہ اس ڈسک سے معلومات اس وقت تک حاصل نہیں کی جا سکتیں جب تک سپشل کوڈ استعمال نہ کیا جائے "۔ عمران نے چونک کر کہا۔

" آپ کی بات درست ہے "...... ڈاکٹر الطاف نے جواب دیا۔

" اور کوڈ کا علم کس کو ہوتا ہے "...... عمران نے پوچھا۔

" لیبارٹری انچارج ڈاکٹر احسان صاحب کو "...... ڈاکٹر الطاف نے جواب دیا۔

" اس ڈسک کی کاپی کیسے کی جاتی ہے "...... عمران نے پوچھا۔

" اس کی کاپی نہیں ہو سکتی ۔ ایسا کرنے سے یہ ڈسک ضائع ہو جائے گی "...... ڈاکٹر الطاف نے جواب دیا۔

" کتنی ڈسکیں آپ کی تحویل میں ہیں "...... عمران نے پوچھا۔

" ایک سو پندرہ "...... ڈاکٹر الطاف نے جواب دیا۔

" کہاں رکھا ہوا ہے آپ نے انہیں "...... عمران نے کہا۔

" لیبارٹری کے ڈسک ریکارڈ روم میں ۔ یہ سپیشل ریکارڈ روم ہوتا ہے جناب "...... ڈاکٹر الطاف نے کہا۔

" آپ کو کون اسسٹ کرتا ہے "...... عمران نے پوچھا۔

" ڈاکٹر سلیمان "...... ڈاکٹر الطاف نے جواب دیا۔

" آپ نے سرداور کی کال کے بعد ریکارڈ روم چیک کیا ہے "۔ عمران نے کہا۔

" اس کی ضرورت ہی نہیں ہے ۔ تمام ڈسکیں ریکارڈ روم میں موجود ہیں "...... ڈاکٹر الطاف نے جواب دیا۔

" کیا ڈاکٹر سلیمان انہیں چیک کر سکتا ہے "...... عمران نے پوچھا۔

" جی ہاں "...... ڈاکٹر الطاف نے کہا۔

" سرداور ۔ ڈاکٹر سلیمان سے بات کر کے اسے حکم دیں کہ وہ ریکارڈ روم میں جا کر چیک کرے کہ اس وقت وہاں کتنی ڈسکیں موجود ہیں "...... عمران نے کہا تو سرداور نے رسیور اٹھایا اور نمبر

پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر خود ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

" ڈاکٹر احسان بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے خشک سی آواز سنائی دی۔

" داور بول رہا ہوں ڈاکٹر احسان ۔ آپ لیبارٹری کے ڈسک ریکارڈ روم میں خود جائیں اور وہاں چیکنگ کر کے مجھے بتائیں کہ ریکارڈ روم میں کتنی ڈسکیں موجود ہیں ۔ پوری طرح چیک کریں "۔ سرداور نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" کیا آپ کو شک ہے کہ ڈاکٹر الطاف نے غلط بیانی کی ہے "۔ دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

" میں جو کہہ رہا ہوں آپ وہ کریں اور مجھے فوری رپورٹ دیں "۔ سرداور نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" جناب ۔ میں درست کہہ رہا ہوں کہ ریکارڈ مکمل ہے "۔ ڈاکٹر الطاف نے کہا۔

" کیا آپ نے خود چیکنگ کی تھی "...... عمران نے پوچھا۔

" نہیں ۔ ڈاکٹر سلیمان نے چیکنگ کی ہے "...... ڈاکٹر الطاف نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ ابھی معلوم ہو جائے گا "...... عمران نے کہا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سرداور نے رسیور اٹھا لیا۔

" داور بول رہا ہوں "...... سرداور نے کہا۔

" ڈاکٹر احسان بول رہا ہوں جناب ۔ ریکارڈ روم میں تمام ڈسکیں موجود ہیں ۔ ایک سو پندرہ ڈسکیں موجود ہیں اور ایک سو پندرہ ہی ریکارڈ میں درج ہیں ۔ میں نے خود ان کی گنتی کی ہے "...... ڈاکٹر احسان نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ شکریہ "...... سرداور نے کہا اور رسیور رکھ کر انہوں نے سوالیہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھا۔

" آپ میرے ساتھ ابھی اور اسی وقت وہاں چلیں ۔ میں خود چیک کرنا چاہتا ہوں "...... عمران نے سرداور سے کہا۔

" سوری عمران ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں بے حد مصروف ہوں دوسری بات یہ کہ ڈاکٹر احسان انتہائی ذمہ دار آدمی ہیں اس لئے تم بے شک چیف سے کہہ دو کہ انہیں غلط اطلاع ملی ہے "...... سرداور نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ لاؤڈر کا بٹن چونکہ پہلے ہی پریسڈ تھا اس لئے اسے دوبارہ پریس کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

" پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ "...... دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی تو سرداور چونک پڑے ۔ ان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" علی عمران بول رہا ہوں ۔ سر سلطان سے بات کراؤ "۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" یس سر "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" سلطان بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں ۔ میں اس وقت چیف کے نمائندہ خصوصی کے طور پر سرداور کے پاس موجود ہوں ۔ سرداور اٹیمک ریسرچ لیبارٹری کے انچارج بھی ہیں اور میں اس لیبارٹری کو خود چیک کرنا چاہتا ہوں ۔ میں نے انہیں کہا ہے کہ وہ ابھی اور اسی وقت میرے ساتھ چلیں لیکن انہوں نے صاف انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ میں چیف کو کہہ دوں کہ ان کی اطلاع غلط ہے ۔ میں سرداور کی دل سے عزت کرتا ہوں اس لئے میں نے آپ کو فون کیا ہے ورنہ چیف تک تو یہ بات بعد میں پہنچتی ۔ میں خود ان کے نمائندہ خصوصی کے تحت انہیں فوری طور پر اس سیٹ سے برخاست کر سکتا ہوں ۔ آپ انہیں سمجھائیں کہ ملکی معاملات میں چیف کے نمائندہ خصوصی کو انکار کرنے کا کیا رزلٹ نکل سکتا ہے "...... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ سرداور سے بات کراؤ میری "...... سرسلطان نے انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا ۔ ڈاکٹر الطاف کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے جبکہ سرداور کے چہرے پر غصے کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات تھے۔

" یس ۔ داور بول رہا ہوں "...... سرداور نے رسیور لے کر انتہائی

خشک بلکہ غصیلے لہجے میں کہا۔

" سرداور ۔ آپ عمران کو اچھی طرح جانتے ہیں اور آپ چیف کے اختیارات سے بھی واقف ہیں ۔ اس کے باوجود مجھے حیرت ہے کہ آپ نے عمران کو انکار کر دیا ہے ۔ آپ کو شاید یہ معلوم نہیں کہ عمران جب بطور نمائندہ خصوصی بات کر رہا ہو تو آپ تو کیا مجھے اور ملک کے صدر کو بھی ایک لمحے میں ان کے عہدوں سے ہٹا سکتا ہے ۔ عمران آپ کی واقعی دل سے عزت کرتا ہے کہ اس نے مجھے درمیان میں ڈالا ہے ۔ آپ برائے کرم اس سے مکمل تعاون کریں ورنہ پھر مجھے صدر صاحب سے بات کرنا پڑے گی "...... سرسلطان نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ آئی ایم سوری سرسلطان "...... سرداور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھ دیا۔

" چلو ۔ میں ساتھ جانے کے لئے تیار ہوں "...... سرداور نے خشک لہجے میں کہا ۔ ان کا چہرہ غصے سے تمتما رہا تھا لیکن جو کچھ سرسلطان نے کہا تھا اس نے واقعی ان کے دماغ کو ہلا کر رکھ دیا تھا ۔ وہ آج تک عمران کو بس ایک کھلنڈرا سا نوجوان سمجھتے تھے جو انتہائی ذہین ہے اور ان کا خیال تھا کہ اس ذہانت کی وجہ سے چیف آف سیکرٹ سروس اس سے کام لیتا ہے لیکن آج پہلی بار انہیں احساس ہو رہا تھا کہ جب سرسلطان جیسے آدمی اور ملک کے صدر کو عمران بطور نمائندہ خصوصی ان کے عہدوں سے ہٹا سکتا ہے تو وہ تو کسی قطار شمار میں بھی نہیں آتے تھے لیکن ان کے دل میں عمران کے لئے

انتہائی غصہ عود کر آیا تھا۔ عمران نے جس طرح سر سلطان سے بات کرتے ہوئے انہیں ان ڈائریکٹ دھمکی دی تھی اس سے وہ واقعی غصہ کھا گئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد عمران، سرداور اور ڈاکٹر الطاف تینوں اس لیبارٹری میں داخل ہو رہے تھے۔ چونکہ سرداور نے ڈاکٹر احسان کو کہہ دیا تھا کہ وہ آ رہے ہیں اس لئے ڈاکٹر احسان ان کے استقبال کے لئے خود موجود تھے۔

"آپ نے خود کیوں تکلیف کی سر۔ میں نے انتہائی ذمہ داری سے چیکنگ کر کے رپورٹ دی تھی"...... ڈاکٹر احسان نے قدرے خشک لہجے میں کہا۔

"یہ علی عمران ہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے نمائندہ خصوصی۔ انہیں نہ آپ پر اعتماد ہے اور نہ ہی مجھ پر۔ یہ خود یہاں چیکنگ کرنا چاہتے ہیں"...... سرداور نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"لیکن سر۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اس لیبارٹری سے کیا تعلق"۔ ڈاکٹر احسان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان کے چیف کو اطلاع ملی ہے کہ یہاں سے کوئی کمپیوٹر ڈسک چوری ہو کر اسرائیل پہنچ چکی ہے اور ان کے مطابق ان کے چیف کو ملنے والی اطلاع حتمی ہے اس لئے انہیں کسی پر اعتبار نہیں ہے"۔ سرداور نے اسی طرح انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا لیکن عمران خاموش اور سنجیدہ چہرہ لئے ان کے ساتھ چل رہا تھا۔ ڈاکٹر الطاف ان کے پیچھے چل رہا تھا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ یہ بھی چیک کر لیں"...... ڈاکٹر احسان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے کے بند دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔ ڈاکٹر احسان کے کہنے پر اس دروازے کا لاک کھولا گیا۔

"آئیے جناب"...... ڈاکٹر احسان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ لہجہ قدرے طنزیہ تھا۔

"ریکارڈ کا اندراج کسی کمپیوٹر میں ہے یا کسی رجسٹر میں ہے"...... عمران نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"کمپیوٹر میں فیڈ ہے جناب"...... ڈاکٹر احسان نے کہا۔

"اوکے۔ چیک کرائیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو ڈاکٹر احسان کے اشارے پر ڈاکٹر الطاف نے کمپیوٹر کے سامنے بیٹھ کر اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ڈسک ریکارڈ سامنے آ گیا تو عمران کچھ دیر تک اسے غور سے دیکھتا رہا۔

"ٹھیک ہے۔ آئیے اب ڈسکیں دیکھ لیں"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر احسان انہیں ساتھ لے کر ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کا خصوصی لاک کھلوایا۔ اندر مخصوص فوائل میں کمپیوٹر ڈسکیں موجود تھیں۔ ہر ڈسک فوائل کے مخصوص لفافے کے اندر بند تھی اور ساتھ چٹ لگی ہوئی تھی جس پر اس کا کمپیوٹر نمبر درج تھا۔

"یہ دیکھیں جناب۔ یہ ایک سو پندرہ ڈسکیں ہیں۔ میں گنوا دیتا ہوں"...... ڈاکٹر احسان نے کہا اور پھر اس نے خود ایک ایک

ڈسک اٹھا کر ان کی گنتی شروع کر دی۔ عمران خاموش کھڑا تھا جبکہ سرداور کے چہرے پر طنزیہ تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ جناب ایک سو پندرہ ہیں۔ آپ کی تسلی ہو گئی ہے یا نہیں"...... ڈاکٹر احسان نے کہا۔

"ایک لفافہ مجھے دیں"...... عمران نے کہا۔

"کیوں"...... ڈاکٹر احسان نے چونک کر کہا۔

"میں ایسے سوالات کا عادی نہیں ہوں ڈاکٹر احسان۔ آپ صرف حکم کی تعمیل کریں گے"...... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"جیسے یہ کہہ رہے ہیں ویسے کریں ڈاکٹر احسان ورنہ یہ ابھی کھڑے کھڑے مجھے اور آپ کو عہدوں سے ہٹا سکتے ہیں"...... سرداور نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... ڈاکٹر احسان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ایک لفافہ اٹھا کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے لفافے کے اوپر موجود چٹ کو غور سے پڑھا اور پھر اس نے لفافہ کھول کر اس میں موجود ڈسک باہر نکالی۔ ڈسک پر بھی ایک کاغذ چسپاں تھا جس پر ڈسک کا سٹور کمپیوٹر نمبر درج تھا۔

"کمپیوٹر یہاں لے آئیں اور اس ڈسک کو چیک کرائیں"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن اس طرح تو کئی گھنٹے لگ جائیں گے۔ یہ تو ایک سو پندرہ ڈسکیں ہیں"...... اس بار سرداور نے کہا۔

"جو میں نے کہا ہے وہی ہو گا اس لئے وقت ضائع مت کریں"۔ عمران نے کہا تو ڈاکٹر الطاف باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑا کمپیوٹر لئے واپس آیا۔ اس نے اس کا کنکشن آن کیا اور پھر عمران کے ہاتھ سے ڈسک لے کر کمپیوٹر میں ایڈجسٹ کی اور اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر بعد سکرین پر تحریر آنا شروع ہو گئی۔ عمران غور سے اس تحریر کو دیکھتا رہا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے نکال کر دوسری لگاؤ"...... عمران نے کہا اور اس کے حکم کی تعمیل کر دی گئی۔ سرداور اور ڈاکٹر احسان خاموش کھڑے تھے۔ ان کے چہروں پر شدید اکتاہٹ اور بیزاری تھی۔ تقریباً چوہتر ڈسکیں چیک ہو چکی تھیں۔ جب پچھترویں ڈسک کمپیوٹر میں لگائی گئی تو کمپیوٹر کی سکرین پر کوئی تحریر نہ ابھری تو ڈاکٹر الطاف چونک پڑا۔

"یہ تحریر کیوں نہیں آ رہی"...... ڈاکٹر الطاف نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"اس لئے ڈاکٹر الطاف کہ یہ سادہ ڈسک ہے۔ اصل ڈسک نہیں"...... عمران نے کہا تو عقب میں موجود سرداور اور ڈاکٹر احسان دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... ڈاکٹر احسان نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ سرداور کے چہرے پر بھی شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن چند لمحوں بعد ڈاکٹر احسان اور ڈاکٹر الطاف دونوں

نے ڈسک خالی ہونے کا اعلان کر دیا ۔ حیرت کی شدت سے ان کے چہرے بگڑے ہوئے تھے اور ان کے چہروں پر پسینہ بہنے لگا تھا۔

" اس ڈسک کی دوسری کاپی یا اس میں موجود مواد کا کوئی اور ریکارڈ موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

" نہیں سر"...... ڈاکٹر الطاف نے جواب دیا ۔ اب اس کا لہجہ بے حد مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

" اس ڈسک میں کیا تھا ڈاکٹر احسان جس کے لئے اسے یہاں سے اس انداز میں چوری کر کے اسرائیل پہنچایا گیا ہے" ۔ عمران نے کہا۔

" یہ تمام ڈسکیں خصوصی طور پر تیار کی گئی ہیں ۔ ہم اٹیمک دفاع کے سلسلے میں جو کچھ ریسرچ کرتے ہیں وہ ان ڈسکوں میں بند کر دیتے ہیں ۔ اس ڈسک پر موجود کاغذ اور اس کے لفافے پر موجود چٹ سے پتہ چلتا ہے کہ اس ڈسک میں اٹیمک مراکز میں موجود تمام مشینری کی تفصیل اور ان کے مراکز کی تفصیل ہے"...... ڈاکٹر احسان نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ اب اسرائیل کے پاس نہ صرف ہمارے ایٹمی مراکز کی مشینری کی تفصیل پہنچ چکی ہے بلکہ مراکز کے بارے میں بھی تمام تفصیل پہنچ چکی ہے اور وہ کسی بھی لمحے اس ملک کے ایٹمی مراکز کافرستان کے ساتھ مل کر تباہ کر سکتے ہیں"...... عمران نے انتہائی متوحش لہجے میں کہا۔

" نہیں جناب ۔ ایسا ممکن نہیں ہے"...... ڈاکٹر احسان نے کہا۔

" کیوں ۔ جس طرح ہم نے کمپیوٹر پر ان ڈسکوں کو چیک کیا ہے اس طرح وہ چیک کر کے تمام تحریر کی کاپی کر لیں گے پھر ان سے کیا چھپا رہ جائے گا"...... عمران نے کہا۔

" اس لئے جناب کہ ہم نے اس سلسلے میں خصوصی احتیاط کی ہے یہ تمام ڈسکیں ڈبل زیرو کوڈ میں تیار کی گئی ہیں اور ڈبل زیرو کوڈ صرف مجھے معلوم ہے ۔ یہ میرا ایجاد کردہ کوڈ ہے اس لئے بظاہر انہیں واقعی سب کچھ معلوم ہو جائے گا لیکن وہ اسے کسی صورت بھی ریڈ نہیں کر سکتے اور اس کی کوڈ کی صرف میرے ذہن میں موجود ہے اور میں نے اسے اپنے آفس کے خفیہ سیف میں لکھ کر رکھا ہوا ہے" ۔ ڈاکٹر احسان نے کہا۔

" یہاں کس کس کو معلوم ہے کہ آپ کو کوڈ کا حل معلوم ہے" ۔ عمران نے پوچھا۔

" میرے علاوہ صرف سرداور کو معلوم ہے ۔ اب آپ کو بھی اور ڈاکٹر الطاف کو بھی معلوم ہو گیا ہے"...... ڈاکٹر احسان نے جواب دیا ۔ سرداور اب بالکل خاموش کھڑے تھے ۔ ان کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

" ڈاکٹر الطاف ۔ آپ کے اسسٹنٹ کہاں ہیں جن کا نام سلیمان ہے"...... عمران نے کہا۔

" جی وہ آج چھٹی پر ہیں"...... ڈاکٹر الطاف نے جواب دیا۔

" شہر میں ہیں یا شہر سے باہر گئے ہوئے ہیں"...... عمران نے

پوچھا۔

" ان کی طبیعت خراب تھی ۔ بہر حال وہ اپنی رہائش گاہ پر ہی ہوں گے "....... ڈاکٹر الطاف نے جواب دیا۔

" کہاں ہے ان کی رہائش گاہ"....... عمران نے پوچھا۔

" اس لیبارٹری میں ہی ہے ۔ ہم سب یہیں رہتے ہیں"....... ڈاکٹر الطاف نے جواب دیا۔

" یہ ڈسکیں واپس رکھ دیں اور آئیں ڈاکٹر احسان صاحب اور سرداور صاحب ۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے آپ صاحبان کا انتہائی قیمتی وقت ضائع کیا ہے"....... عمران نے کہا۔

" مجھے مزید شرمندہ نہ کرو عمران ۔ آج مجھے پہلی بار احساس ہوا ہے کہ چیف تمہیں کیوں نمائندہ خصوصی بنا دیتا ہے ۔ آئی ایم رئیلی سوری"....... سرداور نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں سرداور ۔ آپ کی عزت نہ صرف میرے دل میں بلکہ چیف کے دل میں بھی ہے ۔ آپ چیف کو نہیں جانتے جبکہ میں جانتا ہوں اس لئے مجھے دو ہزار فیصد یقین ہے کہ چیف کو ملنے والی اطلاع غلط نہیں ہو سکتی ۔ آپ کا بھی قصور نہیں کیونکہ یہاں چکر ہی ایسا چلایا گیا ہے کہ جب تک اس خصوصی ڈسک کی ضرورت نہ پڑتی اس کے چوری ہونے کا بھی پتہ نہ چل سکتا تھا"۔ عمران نے کہا جو اب ڈاکٹر احسان اور سرداور کے ساتھ چلتا ہوا ریکارڈ روم سے نکل کر ڈاکٹر احسان کے آفس کی طرف بڑھ رہے تھے ۔

ڈاکٹر الطاف وہیں رہ گیا تھا ۔ آفس میں پہنچ کر عمران نے فوری طور پر ڈاکٹر سلیمان کو بلانے کا کہا تو ڈاکٹر احسان نے چپڑاسی کو بھیج دیا کہ وہ ڈاکٹر سلیمان کو ساتھ لے آئے ۔

" کیا تمہارا خیال ہے کہ یہ چوری ڈاکٹر سلیمان نے کی ہے"۔ سرداور نے کہا۔

" نہیں ۔ ایسی کوئی بات نہیں ۔ بہر حال اس کا تعلق ریکارڈ روم سے ہے اس لئے میں اس سے ملنا چاہتا ہوں"....... عمران نے کہا تو سرداور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" سر ۔ اس چوری کے بارے میں اب حکومت کو رپورٹ تو کرنا پڑے گی"....... ڈاکٹر احسان نے سرداور سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں ۔ ظاہر ہے"....... سرداور نے کہا تو ڈاکٹر احسان نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے ۔ تھوڑی دیر بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا ۔ اسے شاید بخار تھا اس لئے اس کا چہرہ تمتما رہا تھا ۔ اس نے ڈاکٹر احسان کو سلام کیا۔

" یہ ڈاکٹر سلیمان ہیں"....... ڈاکٹر احسان نے کہا۔

" یہ واقعی بیمار ہیں ۔ ان کا چہرہ بتا رہا ہے کہ انہیں بخار ہے ۔ تشریف رکھیں ڈاکٹر سلیمان"....... عمران نے کہا۔

" شکریہ"....... ڈاکٹر سلیمان نے کہا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

" ڈاکٹر سلیمان ۔ آپ نے کمپیوٹر ڈسک کا کتنا معاوضہ وصول کیا ہے"....... عمران نے کہا۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ ۔ کیا مطلب ۔ آپ کون ہیں"۔ ڈاکٹر سلیمان نے یکلخت اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ بیمار ہیں اس لئے میں آپ سے بات کر رہا ہوں ورنہ اب تک میں آپ کے حلق سے سب کچھ اگلوا چکا ہوتا ۔ میرا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے اور میرے پاس حتمی ثبوت موجود ہے کہ آپ نے ایک ڈسک ریکارڈ روم سے اڑا کر فروخت کی اور اس کی جگہ سادہ ڈسک رکھ دی اور یہ بھی سن لیں کہ یہ آپ کی خوش قسمتی ہے کہ سرداور اور ڈاکٹر احسان یہاں موجود ہیں اس لئے آپ کو زیادہ سے زیادہ قانون کے حوالے کیا جا سکتا ہے ورنہ اگر آپ کسی ایجنسی کے ہاتھ پہلے لگ جاتے تو آپ کی روح بھی سب کچھ بتا چکی ہوتی ۔ سب کچھ بتا دیں"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم ۔ مم ۔ مگر میں نے تو ایسا کوئی کام نہیں کیا"...... ڈاکٹر سلیمان نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ اگر تم خود قبول نہیں کرتے تو تمہیں ہیڈ کوارٹر بھجوانا پڑے گا ۔ پھر وہاں جب تم پر تھرڈ ڈگری استعمال ہو گی تو تمہاری روح بھی سچ اگل دے گی"...... عمران نے کہا اور رسیور کی طرف ہاتھ بڑھا دیا لیکن دوسرے لمحے ڈاکٹر سلیمان نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے پسٹل نکالا ہی تھا کہ عمران کا رسیور کی طرف بڑھتا ہوا بازو گھوما اور ڈاکٹر سلیمان کے ہاتھ سے پسٹل نکل کر عمران کے ہاتھ میں پہنچ گیا۔

"اب بولو ورنہ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مجھے معاف کر دیں ڈاکٹر صاحب ۔ مجھے معاف کر دیں ۔ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے ۔ مجھ سے تمام رقم لے لیں مگر مجھے معاف کر دیں"۔ اچانک ڈاکٹر سلیمان نے کانپتے ہوئے لہجے میں ڈاکٹر احسان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"معافی بھی ہو جائے گی ۔ پہلے تفصیل بتاؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں مستقل طور پر ایکریمیا سیٹل ہونا چاہتا تھا لیکن اس کے لئے بڑی رقم چاہئے تھی ۔ میں نے کلبوں میں جوا کھیلنا شروع کر دیا لیکن میں بری طرح ہارتا چلا گیا اور پھر مجھ پر اتنا قرض ہو گیا کہ میری ساری عمر کی تنخواہ بھی اکٹھی کر لی جائے تو قرض نہ اتر سکتا تھا اور قرضہ بھی سینڈیکیٹ کا تھا ۔ میں سخت پریشان تھا کہ مجھے ایک غیر ملکی ملا ۔ اس نے مجھے اتنی بڑی رقم کی آفر کر دی کہ میں قرضہ اتار کر ایکریمیا میں بھی لارڈ کی طرح باقی زندگی گزار سکتا تھا ۔ یہ قرصی تھا ۔ اس کے کہنے پر میں نے خالی ڈسک لفافے میں رکھ دی اور وہ خصوصی ڈسک وہاں سے نکال کر اسے دے دی اور اس نے بھاری رقم نقد ادا کر دی جو میں نے بینک میں رکھوا دی ۔ پھر میں نے قرضہ اتار دیا اور اب میں ایکریمیا سیٹل ہونے کے انتظامات کر رہا تھا کہ میں بیمار ہو گیا اور اب میں یہاں ہوں"...... ڈاکٹر سلیمان نے کانپتے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون تھا وہ آدمی اور کس کے ذریعے وہ تم سے ملا تھا"۔ عمران نے پوچھا۔

"جونی کلب کے سپروائزر ریکی کے ذریعے۔ وہ جانتا تھا کہ میں اس لیبارٹری میں ریکارڈ روم انچارج ہوں"۔ ڈاکٹر سلیمان نے جواب دیا۔

"کیا اس آدمی نے اس ڈسک اور کسی کوڈ کے بارے میں بات کی تھی کیونکہ تمہیں تو معلوم ہو گا کہ یہ تمام ڈسکیں خصوصی کوڈ میں ہیں"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر احسان اور سرداور دونوں عمران کی بات سن کر چونک پڑے تھے۔

"نہیں۔ اسے معلوم نہ تھا اور میں نے خود بھی اسے نہیں بتایا تھا کیونکہ میں اس کام کے لئے اس سے علیحدہ معاوضہ وصول کرنا چاہتا تھا لیکن اس نے کوئی بات ہی نہ کی۔ میں سمجھا کہ وہ جہاں بھی اسے لے جائے گا پھر وہاں سے اسے کوڈ کے بارے میں معلوم ہو گا تو وہ دوبارہ رابطہ کرے گا لیکن ابھی تک اس نے رابطہ نہیں کیا"۔ ڈاکٹر سلیمان نے اب اطمینان بھرے انداز میں سب کچھ خود ہی بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کوڈ کس کا تیار کردہ ہے اور اس کی کوڈ کی کہاں موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ کوڈ ڈاکٹر احسان علی صاحب نے تیار کیا ہے اور اس کی کوڈ کی ان کے آفس کے خفیہ سیف میں موجود ہے"...... ڈاکٹر سلیمان نے جواب دیا تو ڈاکٹر احسان علی بھی بے

اختیار اچھل پڑے۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا"...... ڈاکٹر احسان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے خود بتایا تھا"...... ڈاکٹر سلیمان نے کہا۔

"میں نے۔ اوہ نہیں۔ میں نے تو تمہیں کبھی نہیں بتایا"۔ ڈاکٹر احسان نے کہا۔

"آپ کو یاد نہیں رہا۔ آپ نے اس سلسلے میں میٹنگ کال کی تھی جس میں ڈاکٹر الطاف اور ان کے ساتھ میں شامل تھا۔ آپ نے بتایا تھا کہ آپ اس کوڈ کی کو حکومت کی تحویل میں دینا چاہتے ہیں لیکن ڈاکٹر الطاف نے مخالفت کی تھی کہ کسی بھی وقت اس کی ضرورت پڑ سکتی ہے جس پر آپ نے میٹنگ برخاست کر دی اور پھر میں نے آپ کی عدم موجودگی میں آپ کا سیف چیک کیا تو اس میں ایک ڈائری موجود تھی جس میں آپ نے کوڈ کی، کی تفصیل درج کی تھی"...... ڈاکٹر سلیمان نے کہا۔

"تم نے کیسے سیف کھول لیا۔ وہ تو صرف میری آواز سے ہی کھل سکتا ہے"...... ڈاکٹر احسان کی حالت دیکھنے والی تھی۔

"میں نے آپ کی آواز کی کئی روز تک نقل کی تھی اور پھر میں کامیاب ہو گیا لیکن اس وقت میں صرف اپنا تجسس دور کرنا چاہتا تھا میرا اور کوئی مقصد نہ تھا"...... ڈاکٹر سلیمان نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر احسان صاحب۔ آپ وہ ڈائری نکالیں"...... عمران نے

کہا تو ڈاکٹر احسان اٹھے اور انہوں نے ایک سپاٹ دیوار پر ہاتھ رکھا
اور اسے دبایا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے پھٹ کر
سائیڈوں میں ہٹ گئی تو اندر سے ایک سیف باہر آگیا۔ ڈاکٹر
احسان نے اپنا پورا نام لیا تو سیف خود بخود کھل گیا اور ڈاکٹر احسان
نے ہاتھ بڑھا کر ایک نیلے کور والی ڈائری نکال کر عمران کی طرف
بڑھا دی۔

"آپ سیکورٹی چیف کو بلوائیں اور ڈاکٹر سلیمان کو ان کے
حوالے کر دیں تاکہ انہیں قانون کے حوالے کیا جا سکے"...... عمران
نے کہا تو ڈاکٹر احسان نے ایسا ہی کیا۔ ڈاکٹر سلیمان سر جھکائے
خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد دو آدمی اندر داخل ہوئے۔

"ڈاکٹر سلیمان کو گرفتار کر لو اور اسے ملٹری انٹیلی جنس کے
حوالے کر دو۔ میں ان سے تفصیلاً بات کر لوں گا"...... ڈاکٹر احسان
نے کہا۔

"یس سر"۔ دونوں نے کہا اور پھر وہ ڈاکٹر سلیمان کو دونوں بازوؤں
سے پکڑ کر اٹھا کر آفس سے باہر لے گئے تو عمران نے ہاتھ میں پکڑا
ہوا ڈاکٹر سلیمان کا پسٹل جیب میں ڈالا اور پھر ڈاکٹر احسان کی دی
ہوئی ڈائری کھول کر اس نے اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ
اسے پڑھتا رہا۔ پھر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"تو آپ اس لئے اسے ڈبل زیرو کہہ رہے تھے کہ اس میں آپ نے
تارکی کا قدیم ترین کوڈ ڈبل زیرو استعمال کیا ہے۔ کیا آپ تارکی میں

رہ چکے ہیں"۔ عمران نے کہا تو ڈاکٹر احسان بے اختیار اچھل پڑے۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ جانتے ہیں۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ پھر تو اسے اسرائیلی
بھی جانتے ہوں گے۔ ویری بیڈ"...... ڈاکٹر احسان کا چہرہ تاریک پڑ
گیا تھا۔

"نہیں۔ وہ اسے کسی صورت سمجھ نہیں سکتے کیونکہ یہ کوڈ تارکی
کے اس دور کا ہے جو قبل مسیح کا دور تھا۔ البتہ اگر وہ کسی ایسے آثار
قدیمہ کے ماہر سے اسے پڑھوا لیں جس نے تارکی کے قبل مسیح
کتبوں پر کام کیا ہو تو دوسری بات ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ان کا اب تک رابطہ نہ کرنا تو بتا رہا ہے کہ انہوں نے
اسے حل کر لیا ہو گا"...... سرداور جو اب تک خاموش کھڑے تھے،
بولتے ہوئے کہا۔

"وہ کوشش کر رہے ہوں گے۔ بہرحال یہ کوڈ آسانی سے حل نہ
ہو سکے گا۔ اس کے بعد ہی وہ دوبارہ رابطہ کریں گے"...... عمران نے
کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ ڈائری میں ساتھ لے جا رہا ہوں۔ جب بھی آپ کو اس کی
ضرورت ہو تو آپ سرداور کے ذریعے منگوا سکتے ہیں۔ لیکن یہ مستقل
طور پر یہاں نہیں رہے گی"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... ڈاکٹر احسان نے اٹھتے ہوئے کہا۔ سرداور بھی
اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران سرداور کے ساتھ
کار میں سوار واپس ان کی لیبارٹری کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا جہاں

اس کی کار موجود تھی۔

"میں انتہائی شرمندہ ہوں عمران"...... سرداور نے کہا۔

"ارے۔ارے۔شرمندہ ہوں آپ کے دشمن۔آپ چونکہ چیف کو نہیں جانتے اس لئے آپ ڈاکٹر احسان اور ڈاکٹر الطاف کی رپورٹ پر یقین کر بیٹھے تھے لیکن مجھے معلوم ہے کہ چیف کی بات غلط نہیں ہو سکتی اس لئے میں خود وہاں جا کر چیکنگ کرنا چاہتا تھا اور جس انداز میں یہ سارا کھیل کھیلا گیا ہے اس میں ڈاکٹر احسان اور ڈاکٹر الطاف کا بھی قصور نہیں تھا۔انہوں نے تو وہاں صرف گنتی ہی کرنی تھی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ سب کچھ ڈاکٹر سلیمان نے کیا ہے"...... سرداور نے کہا۔

"میں نے ڈاکٹر الطاف سے پوچھا تھا کہ ڈسکوں پر جو چٹیں موجود ہیں یہ کس کی لکھی ہوئی ہیں تو انہوں نے ڈاکٹر سلیمان کا نام لیا تھا اور چونکہ سادہ ڈسک پر بھی وہی لکھائی تھی جو دوسری ڈسکوں پر تھی اس لئے میں فوراً سمجھ گیا کہ یہ ساری کارروائی ڈاکٹر سلیمان کی ہے"۔ عمران نے کہا تو سرداور نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تم لوگ نجانے ذہانت کے کس درجے پر فائز ہو کہ دوسرے کو اپنے آپ پر شرم آنے لگ جاتی ہے"...... سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

ڈارک ہارس کا چیف ریمزے اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس"...... ریمزے نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"چیف سیکرٹری صاحب سے بات کریں"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... ریمزے نے کہا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد چیف سیکرٹری کی بھاری آواز سنائی دی۔

"ریمزے بول رہا ہوں سر"...... ریمزے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ریمزے۔اسرائیل سے اطلاع آئی ہے کہ جو ڈسک حاصل کی گئی تھی وہ ایسے کوڈ میں ہے جو اسرائیلی ماہرین کے ٹکریں مارنے کے باوجود حل نہیں ہو رہا"......چیف سیکرٹری نے کہا۔

"اوہ۔پھر جناب"...... ریمزے نے چونک کر قدرے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

" اسرائیلی حکام کا خیال ہے کہ یہ اس لیبارٹری کا کوئی مخصوص کوڈ ہو گا اس لئے اس کا حل بھی وہیں سے معلوم ہو سکتا ہے اور انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ جس طرح ہم نے یہ ڈسک منگوائی تھی اسی طرح اس کا حل بھی منگوا کر دیں کیونکہ بقول اعلیٰ حکام کے ہمارے اس اہم ترین مشن کی چونکہ وہاں کی سیکرٹ سروس کو ہوا تک نہیں لگ سکی اس لئے وہ دوبارہ بھی ہمیں ہی ٹاسک دینا چاہتے ہیں"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

" جناب۔ وسیلے کو اس ڈسک کے بارے میں اطلاعات اسرائیل سے ملی تھیں اور وہ اس تفصیل کو علی عمران تک پہنچانا چاہتا تھا کہ ہمیں اطلاع مل گئی اور میں نے لیزا کو فوراً بھیج کر اسے ہلاک کرا دیا اور کاغذات واپس حاصل کر لئے لیکن ہو سکتا ہے کہ وسیلے کے علاوہ بھی کسی کو معلوم ہو"...... ریمزے نے کہا۔

" چھوڑو ان باتوں کو۔ ہم نے بہرحال یہ ٹاسک مکمل کرنا ہے تاکہ قبرص کو اسرائیل سے شاندار مفادات حاصل ہو سکیں"۔ چیف سیکرٹری نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس سر"...... ریمزے نے جواب دیا۔

" ایک ہفتے کے اندر اس کوڈ کا حل منگواؤ"...... دوسری طرف سے چیف سیکرٹری نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ریمزے نے ہونٹ چباتے ہوئے رسیور رکھا اور پھر اس

نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک ڈائری نکال کر اس کی ورق گردانی شروع کر دی۔

" ہاں۔ پہلے بھی ریکی نے کام کیا تھا۔ اب بھی وہی کر سکتا ہے"...... ایک صفحے پر نظریں جماتے ہوئے ریمزے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" قبرص سے پاکیشیا اور اس کے دارالحکومت کے رابطہ نمبر دیں"...... ریمزے نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوسری طرف سے نمبر بتا دیئے گئے تو ریمزے نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" جونی کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" میں قبرص سے ریمزے بول رہا ہوں۔ سپروائزر ریکی سے بات کراؤ"...... ریمزے نے کہا۔

" قبرص سے۔ اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ ریکی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"ریزے بول رہا ہوں قبرص سے ۔ کیا فون محفوظ ہے"۔ ریزے نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ نمبر نوٹ کریں اور پندرہ منٹ بعد اس نمبر پر کال کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی نمبر بتا دیا گیا تو ریزے نے رسیور رکھ دیا۔ پھر پندرہ منٹ بعد اس نے رسیور اٹھایا اور پہلے انکوائری سے معلوم کردہ رابطہ نمبرز اور ان کے بعد ریکی کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

"یس۔ ریکی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ریکی کی آواز سنائی دی۔

"ریزے بول رہا ہوں"...... ریزے نے کہا۔

"یس سر۔ اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں جناب"۔ دوسری طرف سے ریکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے پہلے ہمارے لئے جو کام کیا تھا اس کا دوسرا حصہ مکمل کرنا ہے۔ تمہیں معاوضہ پہلے سے ڈبل ملے گا لیکن کام فوری اور حتمی ہونا چاہئے"...... ریزے نے کہا۔

"کام کیا ہے۔ کھل کر بات کریں"...... ریکی نے کہا۔

"جو ڈسک اٹیمک ریسرچ لیبارٹری سے تمہارے ذریعے حاصل کی گئی تھی وہ کوڈ میں ہے اور یقیناً یہ کوڈ اس لیبارٹری میں ہی تیار کیا گیا ہو گا اور اس کا حل بھی وہیں موجود ہو گا۔ تم جس قدر جلد ممکن ہو سکے وہ کوڈ حاصل کر کے مجھے بھجوا دو۔ قبرص سفارت خانے کے

سفیر کے ذریعے۔ اسے تمہارے بارے میں کہہ دیا جائے گا اور تمہارا معاوضہ بھی وہی دے گا پہلے سے ڈبل"...... ریزے نے کہا۔

"وہ آدمی ان دنوں بیمار ہے اور رہتا بھی وہ لیبارٹری میں ہی ہے جس کے ذریعے پہلے کام ہوا تھا۔ بہرحال میں اس سے رابطہ کرتا ہوں لیکن چونکہ اسے بھی ڈبل معاوضہ دینا ہو گا اس لئے آپ معاوضہ پہلے دے دیں پھر کام یقینی طور پر ہو جائے گا"...... ریکی نے کہا۔

"نہیں۔ اصول کے مطابق آدھا پہلے اور آدھا بعد میں۔ میں سفیر صاحب کو کہہ دیتا ہوں کہ تم جب اس کو اپنا نام بتاؤ گے تو وہ تمہیں آدھے معاوضے کا گارینٹڈ چیک دے دیں گے۔ باقی آدھا معاوضہ بھی سفیر صاحب تمہیں اس وقت دیں گے جب تم انہیں کوڈ دو گے"...... ریزے نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے"...... ریکی نے کہا۔

"کل دس بجے پاکیشیا میں قبرص سفارت خانے پہنچ جانا اور سنو۔ زیادہ سے زیادہ تین دنوں میں یقینی طور پر ہو جانا چاہئے"۔ ریزے نے کہا۔

"ہو جائے گا جناب۔ کام میرے ذمے رہا"...... ریکی نے کہا تو ریزے نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے اپنے سیکرٹری کو کام پر بتا دیا کہ وہ پاکیشیا میں قبرصی سفارت خانے کے سفیر سے اس کی بات کرائے۔ اسے یقین تھا کہ ریکی لازماً کام کر لے گا اس لئے وہ ہر لحاظ سے مطمئن تھا۔

عمران نے سرداور کی لیبارٹری سے اپنی کار لی اور ساتھ ہی انہیں
ہدایت کر دی کہ وہ اس ڈسک کی چوری کی سرکاری رپورٹ
سرسلطان کو کر دیں تاکہ سرسلطان سرکاری رپورٹ چیف تک پہنچ
سکیں اور سرداور کے اقرار پر عمران کار لے کر وہاں سے سیدھا دانش
منزل پہنچ گیا۔ بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کھڑا ہوا۔
"بیٹھو"...... رسمی سلام دعا کے بعد عمران نے سنجیدہ لہجے میں اور
خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی
سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... دوسری طرف سے سرسلطان
کے پی اے کی آواز سنائی دی۔
"علی عمران بول رہا ہوں۔ بات کراؤ"...... عمران نے انتہائی
سنجیدہ لہجے میں کہا تو سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کے چہرے پر

تشویش کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ سوائے انتہائی ٹاپ
ایمرجنسی کے عمران آسانی سے سنجیدہ ہونے والوں میں سے نہ تھا۔
"سلطان بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سرسلطان کی
آواز سنائی دی۔
"سرسلطان۔ ڈسک واقعی چوری ہوئی ہے اور اس کی جگہ سادہ
ڈسک وہاں رکھ دی گئی تھی۔ جب میں نے باری باری تمام ڈسکیں
کمپیوٹر پر چیک کرائیں تو یہ سادہ ڈسک سامنے آئی۔ اس وقت
سرداور اور ڈاکٹر احسان علی بھی وہاں موجود تھے"...... عمران نے
کہا۔
"کیا مطلب۔ ڈاکٹر احسان علی نے بغیر چیک کئے اوکے کی
رپورٹ دے دی تھی"...... سرسلطان نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"نہیں۔ انہوں نے صرف گنتی کی تھی۔ بہرحال اسے چھوڑیں۔
اصل بات یہ ہے کہ ڈاکٹر احسان علی نے یہ تمام ڈسکیں ایک قدیم
کوڈ میں تیار کی ہیں اور اس کی کوڈ کی انہوں نے اپنے پاس رکھ لی تھی
جو میں وہاں سے لے آیا ہوں۔ اب دو صورتیں ہوں گی۔ اگر
اسرائیل نے، جہاں یہ ڈسک پہنچی ہے اس کوڈ کو حل کر لیا تو پھر تو
وہ یہاں کا رخ نہیں کریں گے اور ہمارا بھی اس ڈسک کے پیچھے
جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا بلکہ اس کی جگہ تمام ایٹمی مراکز کے
بنیادی دفاعی پلان فوری طور پر بدلنے پڑیں گے جس پر نہ صرف
کروڑوں روپے خرچ ہوں گے اور نجانے کتنا عرصہ لگ جائے۔

دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ یہ کوڈان سے حل نہ ہو سکے جس کا
مجھے زیادہ امید ہے کیونکہ یہ کوڈ انتہائی متروک اور آثار قدیمہ کے
انتہائی قدیم دور میں صرف تھوڑا سا عرصہ استعمال ہوا ہے ۔ بہرحال
ایسی صورت میں وہ ڈاکٹر احسان علی سے کوڈ کی زبردستی حاصل
کرنے کی کوشش کریں گے یا دوسری صورت میں انہیں اغوا کر کے
اسرائیل لے جائیں گے ۔چونکہ ڈاکٹر احسان علی بقول سرداور انتہائی
اعلیٰ پائے کے سائنس دان ہیں اس لئے میں نہیں چاہتا کہ وہ ضائع
ہو جائیں ۔ سیکرٹ سروس ان کی مستقل نگرانی بھی نہیں کرا سکتی
اور دوسری بات یہ کہ اسرائیلی ایجنٹوں کو بھی یہ معلوم نہ ہو سکے کہ
ڈاکٹر احسان علی کہاں چلے گئے ہیں اس لئے آپ ملٹری انٹیلی جنس
کے کرنل شہباز کو حکم دے دیں کہ وہ فوری طور پر ڈاکٹر احسان علی
کو اپنی تحویل میں لے کر کسی ایسی جگہ رکھیں جہاں وہ عزت سے
وقت گزار سکیں اور اسرائیلی ایجنٹوں کو بھی معلوم نہ ہو سکے ۔ بے
شک آپ سرداور کو بھی یہ مسئلہ بتا دیں تا کہ وہ مطمئن رہیں ۔ میں
کوشش کروں گا کہ جلد از جلد یہ معلوم کر سکوں کہ اسرائیل اس کوڈ
کو حل کر سکا ہے یا نہیں ۔ اگر اس نے حل کر لیا تو ڈاکٹر احسان علی
کی ان کو ضرورت نہ رہے گی ۔ انہیں بے شک واپس بھیج دیا جائے
اور اگر ایسا نہیں ہو سکا تو پھر انہیں اس وقت تک خفیہ رکھنا ہو گا
جب تک میں اور سیکرٹ سروس اسرائیل سے یہ ڈسک واپس نہیں
لے آتے"...... عمران نے اپنی عادت کے خلاف پوری تفصیل سے

بات کرتے ہوئے کہا۔
" ٹھیک ہے ۔ تم چیف سے اجازت لے لو ۔ میں ان کے حکم پر
ساری کارروائی کروں گا"...... سرسلطان نے کہا۔
" ظاہر ہے ان کی اجازت کے بغیر میں آپ پر اتنی بڑی ذمہ داری
کیسے ڈال سکتا ہوں ۔ ان کی اجازت سے ہی آپ کو کال کی جا رہی
ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
" یہ معلوم ہوا کہ ڈسک لیبارٹری کے کس آدمی کے ذریعے چوری
کیا گیا ہے"...... سرسلطان نے پوچھا۔
" ہاں ۔ ریکارڈ روم انچارج ڈاکٹر الطاف کے اسسٹنٹ ڈاکٹر
سلیمان کے ذریعے یہ واردات ہوئی ہے ۔ اسے میں نے ملٹری انٹیلی
جنس کے حوالے کرا دیا ہے"...... عمران نے کہا۔
" اوکے "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ
دیا۔
" کس طرح چوری ہوئی ہے یہ ڈسک "...... بلیک زیرو نے
پوچھا تو عمران نے اسے سرداور کے پاس جانے سے لے کر لیبارٹری
جانے اور پھر وہاں ہونے والی تمام کارروائی بتا دی ۔
" میں نے سرداور کو کہا ہے کہ وہ اس کی رپورٹ سرکاری طور پر
سرسلطان کو بھجوا دیں اور سرسلطان وہ رپورٹ یہاں دانش منزل بھجوا
دیں گے اس لئے میں نے تمہیں پوری تفصیل بتا دی ہے"۔ عمران
نے کہا۔

"سرداور کی باقاعدہ کھنچائی نہ کی جائے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے نہیں۔ وہ واقعی مصروفیت کی وجہ سے انکار کر رہے تھے اور سرسلطان نے انہیں پہلے ہی تمہارے بارے میں خاصا ڈرا دیا ہے اب آئندہ وہ تیر کی طرح سیدھے رہیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ تمہاری براہ راست ڈانٹ سن کر وہ استعفیٰ دے کر ایک طرف ہو جائیں"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھایا کر اپنے سامنے رکھا اور اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر۔ جونی کلب کا ایک سپروائزر ہے ریکی۔ وہ جہاں بھی ہو جس حالت میں بھی اسے اٹھا کر رانا ہاؤس پہنچاؤ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اس وقت وہ کلب میں ہی ہوتا ہے۔ میں پہچانتا ہوں اسے۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یہ سن لو کہ میں اسے ہر صورت میں زندہ اور صحیح سلامت دیکھنا چاہتا ہوں۔ اوور"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ ایسا ہی ہو گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم اسے لاتے ہوئے بھی نگرانی کا خیال رکھنا اور اسے جوزف کو پہنچا کر واپس چلے جانا۔ میں جوزف کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ ریڈ الرٹ بھی آن کر دے گا اور مجھے اطلاع بھی دے دے گا کیونکہ وہ ریکی اسرائیلی ایجنٹ ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس کی نگرانی کی جا رہی ہو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے رانا ہاؤس کے نمبر پریس کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوانا کہاں ہے جوزف"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ اپنے کمرے میں ہے باس۔ بلاؤں اسے"...... جوزف نے جواب دیا۔

"نہیں۔ میں نے ٹائیگر کی ڈیوٹی لگائی ہے۔ وہ ایک بے ہوش آدمی کو رانا ہاؤس پہنچا دے گا۔ تم نے اسے بلیک روم میں رکھنا ہے اور چونکہ وہ اسرائیلی ایجنٹ ہے اس لئے تم نے ریڈ الرٹ آن کر دینا ہے اور پھر مجھے دانش منزل اطلاع دے دینا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اگر ان سے کوڈ حل نہ ہوا تو پھر آپ کو اسرائیل جانا پڑے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ دعا کرو کہ وہ واقعی کوڈ حل نہ کر سکیں ورنہ پاکیشیا کا

اٹیمک دفاع واقعی اوپن ہو جائے گا اور پھر یہاں ہمارے سائنس
دان جب تک اس کا بنیادی پلان تبدیل کریں گے وہ پاکیشیا پر حملہ
کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" لیکن ڈاکٹر احسان علی کو یہ کوڈ کہاں سے آگیا"...... بلیک زیرو
نے کہا۔

" ڈاکٹر احسان سے میں نے پوچھا تھا۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ان
کے خاندان میں ایک قدیم مخطوطہ نسل در نسل سے چلا آرہا تھا لیکن
کبھی کسی نے اس پڑھنے کی کوشش نہ کی تھی اور ڈاکٹر احسان نے
اسے پڑھا تو اس میں اس خصوصی کوڈ کے بارے میں تفصیلات
موجود تھیں۔ وہ بے حد ذمہ دار آدمی ہیں اس لئے تو ہر قسم کا خطرہ
ختم کرنے کے لئے انہوں نے اسے کوڈ میں رکھا ہے اور کوڈ بھی عام
نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

" لیکن پوری دنیا میں سینکڑوں افراد اس کوڈ کے ماہر ہوں گے۔
کیا وہ اس کوڈ کو حل نہ کر لیں گے جیسے ڈاکٹر احسان علی جیسا سائنس
دان جانتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" سوائے آثار قدیمہ کے ماہرین کے اور وہ بھی ہر کوئی اس کوڈ کو
حل نہ کر سکے گا کیونکہ سب کا خیال ہو گا کہ یہ سائنسی ڈسک ہے اس
لئے سائنسی کوڈ میں ہو گی۔ آثار قدیمہ اور وہ بھی قبل مسیح سے
سینکڑوں سال قبل کے کوڈ کی طرف ان کی توجہ ہی نہیں جائے گی
اور پھر انہوں نے جس طرح آسانی سے ڈسک حاصل کر لی ہے ان کا

خیال ہو گا کہ اتنی ہی آسانی سے وہ اس کا کی کوڈ بھی حاصل کر لیں
گے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
عمران نے جیب سے ایک ڈائری نکال کر بلیک زیرو کی طرف بڑھا
دی۔

" یہ اس کی کوڈ کی ہے۔ میں اسے ساتھ لے آیا ہوں۔ تم اسے
لائبریری میں محفوظ کر دو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے
اثبات میں سر ہلایا اور ڈائری لے کر وہ لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ پھر
تقریباً دو گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران
نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" جوزف بول رہا ہوں جناب۔ رانا ہاؤس سے۔ باس کو اطلاع
دے دیں کہ ٹائیگر ایک آدمی کو پہنچا گیا ہے اور ہم نے ریڈ الرٹ آن
کر دیا ہے"...... جوزف نے کہا۔

" ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا
ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار رانا ہاؤس کے عقبی ایمرجنسی ڈور سے
اندر داخل ہوئی اور پھر اسے مخصوص جگہ پر چھوڑ کر وہ ایک راہداری
سے ہوتا ہوا بلیک روم کی طرف بڑھ گیا جہاں باہر جوزف موجود
تھا۔

" جوانا کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" وہ اندر ہے باس"...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران

نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو ایک
کرسی پر ایک درمیانے قد اور چھریرے جسم کا قدرے ادھیڑ عمر کا آدمی
بے ہوشی کے عالم میں جکڑا ہوا تھا۔ جوزف بھی اندر آ گیا جبکہ جوانا
نے عمران کو سلام کیا۔

" ماسٹر۔ یہ کون ہے جس کے لئے آپ نے ریڈ الرٹ آن کرایا
ہے"...... جوانا نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ اسرائیلی ایجنٹ ہے "...... عمران نے کہا اور ایک کرسی پر
بیٹھ گیا۔

" ٹائیگر بتا گیا ہے کہ اس نے اسے کیسے بے ہوش کیا ہے"۔
عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس باس۔ اس نے بتایا ہے کہ یہ کلب سے وقتی چھٹی لے کر
کسی سے ملنے گیا ہوا تھا اور کسی کو معلوم نہ تھا کہ یہ کہاں گیا ہے
اس لئے ٹائیگر وہیں کلب میں ہی اس کا انتظار کرتا رہا۔ پھر تقریباً
ڈیڑھ گھنٹے بعد یہ واپس آیا تو ٹائیگر اسے ایک طرف لے گیا۔ یہ
چونکہ ٹائیگر کو جانتا تھا اس لئے وہ اس کے ساتھ چل پڑا اور ٹائیگر نے
مخصوص جگہ پر پہنچ کر اسے گیس سے بے ہوش کر دیا اور کار میں ڈال
کر لمبا چکر کاٹ کر اسے یہاں لے آیا۔ اس دوران ٹائیگر نے چیکنگ
کا بھی خیال رکھا تھا اور اس نے اینٹی گیس بھی دے دی ہے"۔
جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی
شیشی نکال لی۔

" ٹھیک ہے۔ اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو
جوزف آگے بڑھا۔ اس نے شیشی کا ڈھکن کھولا اور شیشی کا دہانہ اس
آدمی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا
ڈھکن لگا کر اسے جیب میں ڈالا اور پھر پیچھے ہٹ کر وہ عمران کی کرسی
کے ساتھ کھڑا ہو گیا جبکہ دوسری سائیڈ پر جوانا کھڑا تھا۔ چند لمحوں بعد
اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پہلے کچھ دیر تک تو اس
کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی پھر یکلخت اس کی آنکھوں میں شعور
کی چمک ابھر آئی۔ اس نے چونک کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر
ہے جکڑا ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکتا تھا۔

" یہ۔ یہ کیا مطلب۔ میں کہاں ہوں۔ اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب
آپ۔ کیا یہ رانا ہاؤس ہے"...... اس آدمی نے کہا۔

" تم مجھے کیسے جانتے ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

" آپ سپرنٹنڈنٹ فیاض کے دوست ہیں۔ آپ کو کون نہیں
جانتا۔ مگر یہ میں کہاں ہوں"...... اس آدمی نے کہا۔

" تمہارا نام ریکی ہے اور تم جونی کلب میں بطور سپروائزر کام
کرتے ہو"...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ اوہ۔ اوہ۔ تو ٹائیگر اسی لئے مجھے ایک طرف لے گیا تھا۔
اوہ۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ آپ کا شاگرد ہے لیکن میں نے کیا قصور کیا
ہے"...... ریکی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم نے اٹیمک ریسرچ لیبارٹری سے ڈاکٹر سلیمان کے ذریعے

پاکیشیا کے ایٹمی دفاع کی بنیادی کمپیوٹر ڈسک حاصل کی اور اسے پہلے قبرص بھیجا گیا اور پھر قبرص سے وہ اسرائیل پہنچ گئی۔ انکار کرنے سے پہلے یہ سن لو کہ ڈسک کی چوری بھی چیک ہو چکی ہے اور ڈاکٹر سلیمان نے بھی سب کچھ قبول کر لیا ہے اس لئے انکار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف یہ بتا دو کہ کیا تمہیں قبرص کی سرکاری ایجنسی ڈارک ہارس کے چیف ریمزے نے ہائر کیا تھا یا کسی اور نے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہ سب غلط ہے۔ میرا قبرص سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی اسرائیل سے۔ میں تو ایک چھوٹا سا سپروائزر ہوں۔ میں اتنا بڑا کام کیسے کر سکتا ہوں"...... ریکی نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ان دیوؤں کے ہاتھوں تم ہڈیاں تڑوانے پر خود ہی آمادہ ہو۔ جوانا"...... عمران نے پہلے ریکی سے اور پھر جوانا سے مخاطب ہو کر سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا۔

"ریکی کی ایک آنکھ نکال دو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور انتہائی جارحانہ انداز میں ریکی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتا دیتا ہوں۔ رک جاؤ"...... ریکی نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں رک جاؤ۔ اس کے قریب اور اب اگر یہ ٹال مٹول کرے تو ایک کی بجائے دونوں آنکھیں نکال دینا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور وہیں قریب ہی اس انداز میں کھڑا ہو گیا جیسے ایک لمحے میں اس پر جھپٹ پڑے گا۔

"میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ مجھے اندھا مت کرو۔ مجھے مار ڈالو"...... ریکی نے کہا۔

"تمہیں قانون کے حوالے بھی کیا جا سکتا ہے اگر تم سب کچھ سچ سچ بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے ریمزے نے کال کیا تھا۔ میں قبرصی ہوں۔ میں اس سے اس وقت سے واقف ہوں جب وہ میرے ساتھ کالج میں پڑھتا تھا پھر وہاں چند دشمنوں کی وجہ سے میں چھپ کر یہاں آ گیا۔ میرے دشمنوں کا خاتمہ ریمزے نے کر دیا لیکن میں یہاں رک گیا۔ پھر ریمزے نے مجھے یہاں کام کرنے کے لئے ہائر کرنا شروع کر دیا اور مجھے بھاری معاوضہ ملنے لگا۔ میں نے ڈاکٹر سلیمان سے بات کی اور چونکہ ڈاکٹر سلیمان خاصا مقروض تھا اور وہ ایکریمیا سیٹل ہونا چاہتا تھا اس لئے بھاری معاوضے کا سن کر وہ آمادہ ہو گیا۔ اس نے ڈسک لا کر مجھے دے دی۔ اس وقت ریمزے کا ایک ایجنٹ ہنری یہاں موجود تھا۔ وہ یہ ڈسک لے کر قبرص چلا گیا۔ پھر اطلاع آئی کہ ریڈ ایگل کے ایک ایجنٹ نے اس بارے میں اطلاع حاصل کر لی ہے اور وہ

پاکیشیا پہنچ گیا۔ وہ یہ اطلاع کسی کو پہنچانا چاہتا تھا کہ ریمزے نے اپنی ایک لیڈی ایجنٹ چارٹرڈ طیارے پر یہاں بھیج دی جس نے اسے ہلاک کر دیا اور وہ کاغذات لے کر اسی چارٹرڈ فلائٹ پر ہی واپس چلی گئی"...... ریکی نے خود ہی ساری تفصیل بتا دی۔

"ٹائیگر نے بتایا ہے کہ تم وقتی چھٹی لے کر کہیں گئے ہوئے تھے اور تمہاری واپسی ڈیڑھ گھنٹے بعد ہوئی ہے۔ کہاں گئے تھے"۔ عمران نے کہا۔

"میں اپنے ایک ذاتی کام سے گیا تھا"...... ریکی نے کہا۔

"فی الحال ایک آنکھ نکال دو جوانا"...... عمران نے کہا تو پاس کھڑے جوانا کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے کمرہ ریکی کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ جوانا نے تیر کی طرح سیدھی کھڑی کی ہوئی انگلی اس کی آنکھ میں گھونپ دی تھی اور پھر انگلی نکال کر اس نے ریکی کے لباس سے ہی صاف کی اور پیچھے ہٹ کر دوبارہ اس کے قریب کھڑا ہو گیا۔

"اب اگر تم نے جھوٹ بولا تو دوسری آنکھ بھی غائب ہو جائے گی۔ بولو۔ کہاں گئے تھے۔ یہ سن لو کہ مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں ڈاکٹر سلیمان سے ملنے گیا تھا مگر وہاں سے معلوم ہوا کہ اسے ملٹری انٹیلی جنس نے پکڑ لیا ہے۔ یہ ڈسک کوڈ میں ہے جو کسی سے حل نہیں ہو رہا اس لئے ڈاکٹر سلیمان کے ذریعے میں کوڈ

حل کرانا چاہتا تھا۔ لیکن جب مجھے معلوم ہوا کہ ملٹری انٹیلی جنس نے اسے پکڑ لیا ہے تو میں نے ملٹری انٹیلی جنس میں اپنے ایک آدمی کو فون کر کے اس سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ ڈاکٹر سلیمان اور ڈاکٹر احسان دونوں ملٹری انٹیلی جنس کی تحویل میں ہیں۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ ڈاکٹر احسان کو کسی کوڈ کی حفاظت کے لئے یہاں رکھا گیا ہے تو میں واپس آ گیا"...... ریکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس آدمی سے وہاں تمہارا رابطہ ہوا ہے جس نے تمہیں یہ معلومات مہیا کی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ملٹری انٹیلی جنس کے ہیڈ کوارٹر میں کام کرنے والے ایک سیکورٹی کے آدمی کیپٹن اشرف جان سے۔ وہ جونی کلب کا مستقل ممبر ہے"...... ریکی نے جواب دیا۔

"فون پر ہوئی تھی بات"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں"...... ریکی نے جواب دیا۔

"کیا فون نمبر ہے اس کا"...... عمران نے پوچھا تو ریکی نے فون نمبر بتا دیا۔

"جوزف۔ فون پر اس کا بتایا ہوا نمبر پریس کر کے اور لاؤڈر کا بٹن پریس کر کے رسیور اس کے کان سے لگا دو"...... عمران نے جوزف سے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے جواب دیا۔

" سنو ریکی ۔ یہ تمہارے پاس آخری موقع ہے کہ تم اپنی بات کنفرم کرا دو ورنہ دوسری آنکھ بھی غائب ہو جائے گی اور تم ہمیشہ کے لئے اندھے ہو جاؤ گے "....... عمران نے کہا۔

" میں نے سب کچھ سچ سچ بتا دیا ہے ۔ تم مجھے قانون کے حوالے کر دو "....... ریکی نے کہا۔

" ایسا ہی ہو گا "....... عمران نے کہا۔ اس دوران جوزف نے نمبر پریس کئے اور لاؤڈر کا بٹن پریس کر کے فون اٹھایا اور پھر ریکی کے قریب جا کر اس نے اس کا رسیور ریکی کے کان سے لگا دیا ۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

" یس ۔ سکیورٹی آفس ۔ ایم آئی ہیڈ کوارٹر "....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" میں جونی کلب سے سپروائزر ریکی بول رہا ہوں ۔ کیپٹن اشرف جان سے بات کرائیں "....... ریکی نے کہا۔

" ہولڈ کریں "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ۔ کیپٹن اشرف جان بول رہا ہوں "....... تھوڑی دیر بعد ایک اور بھاری سی آواز سنائی دی۔

" سپروائزر ریکی بول رہا ہوں "....... ریکی نے کہا۔

" کیوں فون کیا ہے ۔ میں نے رات کو کلب تو آنا ہی تھا ۔ تم سے پہلے بھی یہی بات ہوئی تھی "....... کیپٹن اشرف جان نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

" میں نے اس لئے فون کیا ہے اشرف جان کہ کہیں تم کلب آنا بھول نہ جاؤ اور میں وہاں تم سے ضروری بات نہ کر سکوں ۔ اس طرح تم بھاری معاوضہ سے محروم ہو جاؤ "....... ریکی نے کہا۔

" تم بے فکر رہو ۔ میں ضرور آؤں گا "....... کیپٹن اشرف جان نے کہا۔

" اوکے "....... ریکی نے کہا تو جوزف نے رسیور ہٹا کر اسے کریڈل پر رکھا اور فون سیٹ لا کر واپس تپائی پر رکھ دیا۔

" کیا بات چیت ہوئی تھی تمہاری اس کے ساتھ "....... عمران نے ریکی سے پوچھا۔

" میں نے اسے کہا تھا کہ ڈاکٹر سلیمان سے مل کر اس سے معلوم کرے کہ کوڈ کہاں ہے ۔ اس کے بدلے میں ڈاکٹر سلیمان کو وہاں سے فرار کرا کر ایکریمیا پہنچا دیا جائے گا اور کیپٹن اشرف جان نے وعدہ کیا تھا کہ وہ یہ ساری معلومات لے کر رات کو کلب پہنچ جائے گا "....... ریکی نے جواب دیا۔

" کوڈ معلوم کرنے کا کام تمہیں ریمزے نے خود بتایا تھا یا کسی اور آدمی کے ذریعے یہ مشن تمہیں سونپا گیا ہے "....... عمران نے پوچھا۔

" ریمزے نے فون کر کے کہا تھا ۔ میں نے صرف معلومات حاصل کرنا تھیں ۔ اصل کام تو اس کے ایجنٹوں نے آ کر سرانجام دینا تھا "....... ریکی نے جواب دیا۔

"ریزے کا فون نمبر تمہیں معلوم ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"ہاں"....... ریکی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون نمبر بتا دیا۔

"جوانا۔ اس کا منہ بند کر دو"....... عمران نے ریکی کے قریب کھڑے جوانا سے کہا تو جوانا نے اس کے منہ پر اپنا بڑا سا ہاتھ رکھ دیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ قبرص کا رابطہ نمبر اسے پہلے ہی معلوم تھا۔

"یس"....... ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے سپروائزر ریکی بول رہا ہوں"....... عمران کے منہ سے ریکی کی آواز نکلی تو ریکی کی اکلوتی آنکھ حیرت کی شدت سے پھیلتی چلی گئی لیکن وہ اس حیرت کا اظہار نہ کر سکتا تھا کیونکہ اس کے منہ پر جوانا کا بڑا سا ہاتھ مضبوطی سے جما ہوا تھا۔

"اوہ۔ ریکی تم۔ ریزے بول رہا ہوں۔ کیوں کال کی ہے"۔ اس بار دوسری طرف سے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یہاں اس اٹیمک ریسرچ لیبارٹری میں خاصی گڑبڑ ہو گئی ہے جہاں سے وہ کمپیوٹر ڈسک حاصل کی گئی تھی اس لئے میں نے فون کیا ہے"....... عمران نے کہا۔

"کیا ہوا ہے"....... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"ڈسک لیبارٹری کے ڈاکٹر سلیمان کی مدد سے حاصل کی گئی تھی نا"....... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ ڈسک لے آنے والے ایجنٹ ہنری نے بھی یہی رپورٹ دی تھی۔ پھر کیا ہوا ہے"....... ریزے نے کہا۔

"اس ڈاکٹر سلیمان کو ملٹری انٹیلی جنس نے گرفتار کر لیا ہے۔ اس ڈسک کے بارے میں ملٹری انٹیلی جنس کو معلوم ہو گیا ہے لیکن ڈاکٹر سلیمان نے ملٹری انٹیلی جنس کو یہ بتایا ہے کہ یہ ڈسک اس نے ایکریمیا کو فروخت کی ہے"....... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ لیکن اب وہ کوڈ کا حل۔ اس کا کیا ہو گا"....... دوسری طرف سے تشویش بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ڈاکٹر سلیمان کو ٹٹولا گیا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ اس کوڈ کا حل یہاں کی سیکرٹ سروس کے چیف کی تحویل میں ہے۔ قانوناً ایسی چیزیں اس کی تحویل میں رہتی ہیں"....... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو بڑا مسئلہ ہو گیا"....... ریزے نے کہا۔

"آپ اس کا حل وہاں ماہرین سے کروا لیں"....... عمران نے کہا۔

"تمام کوششیں کر لی گئی ہیں لیکن حل کسی صورت نہیں ہو سکا اس لئے تو یہ ٹاسک مجھے دیا گیا تھا"....... ریزے نے جواب دیا۔

"یہ ڈسک قبرص میں ہے نا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں معلوم کروں کہ اس کوڈ کو وہاں کوئی ماہر حل کر سکتا ہو"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ڈسک اسرائیل کی تحویل میں ہے۔ میرے پاس نہیں ہے"....... ریزے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ وہاں سے منگوالیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ میں اعلیٰ حکام کو اطلاع کرتا ہوں۔ پھر جیسے وہ حکم دیں گے ویسے ہی کرنا پڑے گا۔ اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اسے آف کر کے برقی بھٹی میں ڈال دو"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو جوانا نے اس کے منہ سے ہاتھ ہٹایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے ریوالور نکال کر ریکی پر فائر کھول دیا۔ ریکی جو کچھ بولنے کے لئے منہ کھول رہا تھا ویسے ہی منہ کھولے کھولے ہلاک ہو گیا۔ عمران بلیک روم سے باہر آگیا۔

"ریڈ الرٹ ختم کر دو جوزف"...... عمران نے جوزف سے کہا جو اس کے پیچھے باہر آگیا تھا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا تو عمران اس راہداری کی طرف بڑھ گیا جہاں سے وہ اپنی کار تک پہنچ سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ دانش منزل پہنچ کر وہ آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... رسمی سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کرنل شہباز بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شہباز کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو فرام دس اینڈ"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر"...... کرنل شہباز نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اٹیمک ریسرچ لیبارٹری کا ڈاکٹر سلیمان آپ کی تحویل میں ہے۔ اس کی اس وقت کیا پوزیشن ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ سپیشل جیل میں ہے۔ اس سے پوچھ گچھ ہو رہی ہے۔ اس کے بعد اس پر مقدمہ چلے گا"...... کرنل شہباز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی سیکورٹی میں ایک کیپٹن اشرف جان ہے۔ اس نے اس سے ملاقات کی ہے اور اس سے پوچھا ہے کہ جس کمپیوٹر ڈسک کی چوری کے سلسلے میں اسے گرفتار کیا گیا ہے اس ڈسک کو کوڈ میں تیار کیا گیا تھا۔ اس کوڈ کا حل کہاں ہے اور ساتھ ہی ڈاکٹر سلیمان کو بتا گیا ہے کہ اسے یہاں سے نکال کر ایکریمیا پہنچا دیا جائے گا اور اس کیپٹن اشرف جان نے یہ کام جونی بار کے سپروائزر ریکی کے کہنے پر کرنا ہے اور رات کو اس نے جونی بار میں جا کر تمام تفصیلات ریکی کو بتانی ہیں۔ ریکی کو کور کر لیا گیا ہے۔ اب آپ کیپٹن اشرف جان کو خود کور کریں گے اور اس کے ساتھ ہی آپ اپنی فورس کے ان آدمیوں کا خاص خیال رکھا کریں جو ایسی بارز میں جاتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے پوچھا تو عمران نے ریکی سے ملنے والی معلومات اسے بتا دیں۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اسرائیل سے کوڈ حل نہیں ہو سکے ورنہ وہ دوبارہ اس ریکی سے رابطہ نہ کرتے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اس سے پاکیشیا کے لئے فوری خطرہ ٹل گیا ہے لیکن اب اس ڈسک کو اسرائیل سے واپس لانا ہو گا اور اصل مسئلہ یہ ہے کہ یہ ڈسک قبرص کے ذریعے ان تک پہنچی ہے اور معلوم نہیں کہاں جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اسرائیل میں تو نجانے کتنی خفیہ سائنسی لیبارٹریاں ہوں گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے ہاں۔ ایک کام ہو سکتا ہے۔ ویری گڈ"...... عمران نے چونک کر سیدھا ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ غیر ملکی ہے۔

"میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ نکوشیا کی معروف ممبا روڈ پر ایک کلب ہے جس کا نام پہلے پیوگ کلب تھا لیکن اب اس کا نام بدل دیا گیا ہے جو مجھے معلوم نہیں ہے۔ اس کلب کا فون نمبر چاہئے

کیا آپ مدد کریں گی"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں۔ میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد آپریٹر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"اس کا نیا نام فورڈ کلب ہے۔ نمبر نوٹ کریں"...... آپریٹر نے کہا اور ساتھ ہی نمبر بتا دیا۔

"تھینک یو"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"فورڈ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے پرنس عمران بول رہا ہوں۔ جب اس کلب کا نام پیوگ تھا تو اس کی مالکہ لیڈی سرینا تھیں۔ اب لیڈی سرینا کہاں ہوتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"انہوں نے اپنا کلب کھول لیا ہے۔ تھارسٹ کلب"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اس کا نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے شکریہ ادا کیا اور ایک بار پھر کریڈل دبا کر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"تھارسٹ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے پرنس عمران بول رہا ہوں۔ لیڈی سرپینا سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیڈی سرپینا بول رہی ہوں۔ کون بول رہا ہے پاکیشیا سے"۔ اس بار ایک چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے سوائے پرنس عمران کے اور کون لیڈی سرپینا کی خدمت میں سلام پیش کر سکتا ہے۔ پوری دنیا میں ایک ہی تو قدر دان ہے لیڈی سرپینا کا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پرنس عمران۔ تم۔ کیا واقعی تم بول رہے ہو"...... دوسری طرف سے ایسے لہجے میں کہا گیا جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو کہ پرنس عمران اسے کال بھی کر سکتا ہے۔

"اگر تم کلب فروخت کر کے غائب ہو جاؤ تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پرنس عمران تمہیں تلاش بھی نہ کر سکے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کمال ہے۔ تم نے مجھے ٹریس کر لیا ہے۔ ویسے مجھے تمہارا فون نمبر معلوم نہ تھا ورنہ میں کم از کم تمہیں ضرور اطلاع دیتی۔ لیکن تم نے کیسے مجھے ٹریس کر لیا"...... لیڈی سرپینا نے کہا۔ عمران نے اسے تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے۔ تم ایسا کر سکتے ہو ورنہ کلب کا نام بدل جانے کے بعد اس ذریعے سے بہت کم لوگ مجھے ٹریس کر سکے ہیں۔ بولو۔ کیسے فون کیا ہے"...... لیڈی سرپینا نے کہا۔

"میں نے سوچا کہ لیڈی سرپینا کو یقیناً بھاری رقم کی ضرورت ہو گی ورنہ وہ اپنا کلب فروخت نہ کرتی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ بولو کس ٹائپ کی معلومات چاہئیں تمہیں۔ مجھے واقعی بھاری رقم کی ضرورت ہے"...... لیڈی سرپینا نے کہا۔

"پہلے پس منظر سن لو۔ پھر آگے بات ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں بتاؤ"...... لیڈی سرپینا نے کہا۔

"اسرائیلی حکام نے پاکیشیا کی اٹیمک ریسرچ لیبارٹری سے ایک کمپیوٹر ڈسک حاصل کرنے کے لئے قبرص کی سرکاری ایجنسی ڈارک ہارس کو آگے کیا اور ڈارک ہارس کے ایجنٹوں نے پاکیشیا سے یہ ڈسک حاصل کر لی۔ یہ ڈسک ڈارک ہارس کے چیف ریمزے تک پہنچی اور پھر اسے آگے اسرائیل پہنچا دیا گیا۔ اب میں نے معلوم کرنا ہے کہ یہ کمپیوٹر ڈسک اسرائیل کی کس لیبارٹری میں موجود ہے۔ اس لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات اور مجھے معلوم ہے کہ لیڈی سرپینا سے زیادہ اسرائیل سے کوئی اور واقف نہیں ہو سکتا"۔ عمران نے کہا۔

"معلوم تو کیا جا سکتا ہے لیکن معاوضہ ڈبل ہو گا کیونکہ معاملات قبرص سے اسرائیل تک لے جانے پڑیں گے"...... لیڈی سرینا نے کہا۔

"معاوضہ بتا دو اور بینک کے بارے میں تفصیلات بھی۔ عمران نے کہا۔

"ساٹھ لاکھ ڈالر"...... لیڈی سرینا نے کہا اور ساتھ ہی بینک کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"معلومات کب تک حاصل ہو سکتی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ صرف تین روز"...... لیڈی سرینا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ معاوضہ پہنچ جائے گا۔ معلومات حتمی ہونی چاہئیں"...... عمران نے کہا۔

"تمہیں معلوم تو ہے پھر کیوں ایسی بات کر رہے ہو"...... لیڈی سرینا نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ تین روز بعد میں دوبارہ تمہیں فون کروں گا"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ایکریمیا سے معاوضہ اسے ٹرانسفر کرا دو طاہر۔ اسرائیلی معلومات میں اس سے زیادہ باخبر اور کوئی نہیں ہے۔ اس کا وہاں مخبری کا انتہائی اعلیٰ حکام میں جال سا پھیلا ہوا ہے"...... عمران نے

کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"آپ اب ٹیم لے جائیں گے وہاں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ لیڈی سرینا جس انداز سے کام کرتی ہے اس کے تحت اسرائیلی اعلیٰ حکام تک یہ بات پہنچ ہی نہ سکے گی اس لئے میں ٹائیگر کے ساتھ جا کر خاموشی سے ڈسک واپس لے آؤں گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔

اسرائیل کے صدر اپنے آفس میں بیٹھے ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھے کہ کرسی کے ساتھ تپائی پر پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... صدر نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سپیشل اسکوارڈ کے کرنل ویلمز آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... صدر نے کہا۔

"کرنل ویلمز عرض کر رہا ہوں جناب"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"یس۔ کیوں سپیشل کال کی ہے"...... صدر نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"سر۔ پاکیشیا سے قبرص کے ذریعے جو کمپیوٹر ڈسک حاصل کی گئی تھی اس کے بارے میں ایک اطلاع سامنے آئی ہے جس کے مطابق قبرص کی ایک عورت لیڈی سرینا نے اس بارے میں اطلاعات کسی کو فراہم کی ہیں۔ اس اطلاع پر میں نے لیڈی سرینا سے معلومات حاصل کرنے کا حکم دے دیا۔ ابھی ابھی رپورٹ ملی ہے کہ اس نے یہ اطلاعات پاکیشیا کے پرنس عمران کو مہیا کی ہیں"۔ کرنل ویلمز نے مؤدبانہ لہجے میں کہا لیکن عمران کا نام سنتے ہی صدر بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا معلومات مہیا کی گئی ہیں"...... صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیڈی سرینا نے سائنس سپیشل کونسل کے سربراہ جناب ڈاکٹر آرتھر کی پرسنل سیکرٹری سے معلومات حاصل کیں اور اس پرسنل سیکرٹری نے اسے بتایا کہ پاکیشیا سے قبرص کے ذریعے جو ڈسک حاصل کی گئی ہے وہ سٹار فورڈ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر کرس کی تحویل میں ہے"...... کرنل ویلمز نے جواب دیا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری تمام جدوجہد مکمل طور پر رائیگاں چلی گئی اور اس شیطان عمران کو نہ صرف یہ علم ہو گیا کہ یہ ڈسک اسرائیل پہنچی ہے بلکہ یہ بھی معلوم ہو گیا کہ یہ ڈسک اس وقت کہاں موجود ہے"...... صدر نے تلخ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... کرنل ویلمز نے جواب دیا۔

"کیا آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتے ہیں"....... صدر نے کہا
"یس سر۔ میں نے ان کی تمام فائلیں دیکھی ہیں جناب"۔ کرنل ویلمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اب لازماً یہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہ ڈسک حاصل کرنے اسرائیل پہنچے گا۔ کیا آپ کا اسکواڈ اسے روک سکے گا"...... صدر نے کہا۔
"روکنے سے جناب کا کیا مطلب ہے سر"...... کرنل ویلمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"یہی کہ اول تو وہ تل ابیب میں داخل ہی نہ ہو سکے اور اگر ہو جائے تو اسے اس ڈسک تک پہنچنے سے پہلے ہلاک کر دیا جائے کیونکہ اس سے قبل جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ اور دوسری ایسی تمام ایجنسیاں ہمیشہ اس کے مقابل ناکام رہی ہیں اس لئے میں اس بار انہیں حرکت میں نہیں لانا چاہتا۔ تمہاری ایجنسی ابھی حال ہی میں قائم کی گئی ہے اور تمہارے بارے میں ابھی یہاں اسرائیل میں کوئی نہیں جانتا اس لئے تم اس عمران کے مقابل آ سکتے ہو"۔ صدر نے کہا۔
"یس سر۔ آپ مجھ پر اعتماد کریں۔ میں آپ کے اعتماد پر ہر صورت میں پورا اتروں گا"...... کرنل ویلمز نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ تم اپنے گروپ سمیت سٹار فورڈ لیبارٹری پہنچ جاؤ۔

تم نے اس لیبارٹری کی سیکورٹی کا انچارج سنبھالنا ہے اور تمہارے ساتھیوں کا تعلق بھی سیکورٹی سے ہو گا۔ وہاں کی سیکورٹی کو ہٹا لیا جائے گا"...... صدر نے کہا۔
"یس سر۔ میں نے کب وہاں کا چارج لینا ہے"...... کرنل ویلمز نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"اب سے دو گھنٹے بعد تم وہاں اپنے آدمیوں سمیت ڈاکٹر کرس کو رپورٹ کرو گے"... صدر نے کہا اور رسیور رکھ کر انہوں نے سامنے میز پر پڑے ہوئے ایک اور فون کا رسیور اٹھایا اور اس پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔
"یس سر"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
"سٹار فورڈ لیبارٹری کے ڈاکٹر کرس سے بات کراؤ"...... صدر نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ کچھ دیر بعد گھنٹی کی مترنم آواز سنائی دی تو انہوں نے رسیور اٹھا لیا۔
"یس"...... صدر نے کہا۔
"ڈاکٹر کرس لائن پر ہیں جناب"...... دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔
"ہیلو"...... صدر نے بھاری لہجے میں کہا۔
"میں ڈاکٹر کرس بول رہا ہوں جناب۔ سٹار فورڈ لیبارٹری سے"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی جبکہ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"ڈاکٹر کرس ۔ پاکیشیا سے لائی جانے والی ڈسک آپ کی تحویل میں ہے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر"...... ڈاکٹر کرس نے جواب دیا۔

"کیا اس کا کوڈ حل ہو گیا ہے"...... صدر نے کہا۔

"نہیں جناب ۔ اسرائیل کے تمام ماہرین کوڈ بھی اس کا حل نہیں نکال سکے ۔ اب اس کوڈ کا حل پاکیشیا سے منگوایا گیا ہے ۔ وہ آئے گا تو یہ ڈسک کام آسکے گی"...... ڈاکٹر کرس نے کہا۔

"پاکیشیا سے اس کی سیکرٹ سروس اس ڈسک کو حاصل کرنے کے لئے کسی بھی لمحے سٹار فورڈ لیبارٹری پر حملہ کر سکتی ہے کیونکہ اسے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ ڈسک سٹار فورڈ لیبارٹری میں آپ کی تحویل میں ہے ۔ میں نے اس سلسلے میں سپیشل اسکوارڈ کو یہ مشن سونپ دیا ہے ۔ سٹار فورڈ لیبارٹری میں وہ سکیورٹی چارج سنبھالیں گے ۔ ان کے لیڈر کا نام کرنل ویلز ہے ۔ وہ اپنے ساتھیوں سمیت دو گھنٹے بعد آپ تک پہنچ جائیں گے ۔ آپ نے انہیں سکیورٹی کا چارج دینا ہے اور پہلے سے موجود سکیورٹی کو آپ نے طویل رخصت پر بھیج دینا ہے اور دوسرا کام یہ کرنا ہے کہ یہ ڈسک آپ نے ایم گروپ کے چیف ڈاکٹر جیمسن کو خود پہنچانی ہے اور اسے پہنچا کر آپ نے واپس لیبارٹری پہنچ جانا ہے لیکن یہ کام دو گھنٹوں کے اندر اندر ہو جانا چاہئے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر ۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... ڈاکٹر کرس نے جواب

دیا تو صدر نے کریڈل دبایا اور پھر مخصوص نمبر پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ایم گروپ کے ڈاکٹر جیمسن سے بات کراؤ"...... صدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی بج اٹھی تو صدر نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... صدر نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر جیمسن بول رہا ہوں جناب"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر جیمسن ۔ سٹار فورڈ لیبارٹری کے ڈاکٹر کرس کو میں نے حکم دیا ہے کہ وہ پاکیشیائی کمپیوٹر ڈسک خود جا کر آپ تک پہنچا دیں آپ نے یہ ڈسک سپیشل سٹور میں محفوظ رکھنی ہے اور اس کے بارے میں آپ کے علاوہ اور کسی کو معلوم نہیں ہونا چاہئے" ۔ صدر نے کہا۔

"یس سر ۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس ڈسک کی واپسی کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس حرکت میں آ گئی ہے اور اسے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ یہ ڈسک سٹار فورڈ لیبارٹری میں ڈاکٹر کرس کی تحویل میں ہے اس لئے سپیشل اسکوارڈ کو میں نے سٹار فورڈ لیبارٹری کی سکیورٹی سونپ دی ہے لیکن میں نہیں چاہتا کہ یہ ڈسک یہاں موجود رہے اس لئے آپ اسے سپیشل

سٹور میں رکھ دیں تاکہ یہ ٹیم سٹار فورڈ لیبارٹری میں ہی ٹکریں مارتی رہے" ۔ صدر نے کہا۔

"یس سر" ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو صدر نے رسیور رکھ دیا۔ اب ان کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

اسرائیل کی سب سے طاقتور ایجنسی جی پی فائیو کا سربراہ کرنل ڈیوڈ اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل پڑھنے میں مصروف تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ...... کرنل ڈیوڈ نے اپنے خاص غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہیرسن کی کال ہے جناب" ...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیرسن کی۔ کراؤ بات" ...... کرنل ڈیوڈ نے چونک کر کہا۔

"جناب۔ میں ہیرسن بول رہا ہوں" ...... چند لمحوں بعد ایک اور مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے" ...... کرنل ڈیوڈ نے پہلے کی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں ایک رپورٹ ہے جو فون پر نہیں دی جا سکتی اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو میں ذاتی طور پر حاضر ہو جاؤں "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے الفاظ سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ جلدی آؤ۔ فوراً اسی وقت "...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" تو شیطانوں کا یہ ٹولہ پھر اسرائیل آرہا "...... کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس نے سامنے موجود فائل بند کر کے میز پر رکھی ہوئی ٹرے میں پھینک دی کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں سننے کے بعد اس کے ذہن سے سب کچھ غائب ہو گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

" یس کم ان "...... کرنل ڈیوڈ نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔

" آؤ۔ آؤ۔ جلدی بتاؤ۔ کیا ہوا ہے۔ کیا رپورٹ ہے "...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا کیونکہ آنے والا ہیرسن ہی تھا۔

" جناب۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں پہنچ رہی ہے لیکن صدر صاحب نے اس کے مقابل سپیشل اسکوارڈ کی ڈیوٹی لگائی ہے "۔ ہیرسن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" تفصیل سے بات کرو۔ پوری بات بتاؤ "...... کرنل ڈیوڈ نے

میز پر مکا مارتے ہوئے کہا۔

" جناب۔ سپیشل اسکوارڈ میں ہمارا ایک آدمی موجود ہے۔ اس نے مجھے فون کر کے رپورٹ دی ہے کہ وہ سٹار فورڈ لیبارٹری کی سیکورٹی میں جا رہا ہے اس لئے وہ وہاں سے واپسی تک رپورٹنگ نہیں کر سکے گا۔ میرے تفصیل پوچھنے پر اس نے بتایا کہ پاکیشیا سے قبرص کے ذریعے ایک کمپیوٹر ڈسک اڑائی گئی ہے اور یہ کمپیوٹر ڈسک سٹار فورڈ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر کرس کی تحویل میں ہے اور سپیشل اسکوارڈ کو اطلاع ملی کہ قبرص کے ایک کلب کی مالکہ لیڈی سرینا نے اس بارے میں معلومات حاصل کی ہیں اور پھر یہ معلومات اس نے پاکیشیا کے پرنس عمران کو ٹرانسفر کر دیں۔ سپیشل اسکوارڈ کے چیف کرنل ویلمز نے یہ رپورٹ جب صدر صاحب کو دی تو صدر صاحب نے کہا کہ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس سٹار فورڈ لیبارٹری پر حملہ کرے گی اور چونکہ سپیشل اسکوارڈ کے بارے میں انہیں معلوم نہیں ہے اس لئے سپیشل اسکوارڈ کی ڈیوٹی انہیں روکنے پر لگائی گئی ہے اور اس سلسلے میں انہیں سٹار فورڈ لیبارٹری کی سیکورٹی کا چارج دے دیا گیا ہے۔ اب سپیشل اسکوارڈ کے چیف اپنے دس ساتھیوں سمیت وہاں جا رہا ہے اور ہمارا آدمی بھی ان دس آدمیوں میں شامل ہے "...... ہیرسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ اس بار صدر صاحب نے جان بوجھ کر ہمیں سائیڈ پر رکھا ہے۔ ٹھیک ہے۔ تم جاؤ اور سنو۔ کسی کو کچھ

بتانے کی ضرورت نہیں ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھتا ہوں۔ اسی لئے تو میں نے فون پر بھی یہ تفصیل نہیں بتائی تھی"...... ہیرسن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ معلوم ہے کہ تم بہت عقل مند ہو۔ تو کیا اب تمہیں لکھ کر سرٹیفکیٹ دوں۔ جاؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا تو ہیرسن تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"اس کرنل ویلمز کو مجھ پر ترجیح دی گئی ہے۔ ویری بیڈ"۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کرنل ویلمز تو لیبارٹری تک محدود رہے گا لیکن اگر میں انہیں لیبارٹری تک پہنچنے سے پہلے ہی ختم کر دوں تو صدر صاحب کو معلوم ہو جائے گا کہ کرنل ڈیوڈ کیا نہیں کر سکتا"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کیپٹن براؤن کو بھیجو۔ ابھی فوراً"...... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور رسیور پٹخ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔

"گریٹ باس کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہوں"...... آنے والے نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔ یہ کرنل ڈیوڈ کا نمبر ٹو تھا۔

"بیٹھو کیپٹن براؤن"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن براؤن مؤدبانہ انداز میں میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں جانتے ہو"...... کرنل ڈیوڈ نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ بہت اچھی طرح"...... کیپٹن براؤن نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا جانتے ہو"...... کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ وہ ایشیا کے ایک چھوٹے سے ملک پاکیشیا کی سروس ہے"...... کیپٹن براؤن نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ بس یہی جانتے ہو"...... کرنل ڈیوڈ کے چہرے کے اعصاب غصے کی شدت سے لرزنے لگے تھے۔

"اور یہ بھی جانتا ہوں جناب کہ ان کا لیڈر علی عمران ہے اور وہ میرا گہرا دوست ہے"...... کیپٹن براؤن نے کہا تو کرنل ڈیوڈ ایک بار پھر اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر اب غصے کی بجائے حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تمہارا دوست علی عمران۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ آپ نے میری پرسنل فائل دیکھی ہے۔ میں نے اسرائیل آنے سے پہلے بیس سال کارمن میں گزارے ہیں اور میں وہاں ایک سرکاری تنظیم میں شامل رہا ہوں جس کا چیف جونیئر نام کا آدمی تھا۔ میں جونیئر کا نمبر ٹو تھا۔ عمران اور جونیئر میں انتہائی گہرے دوستانہ تعلقات تھے اور عمران جب بھی کارمن آتا تھا وہ جونیئر سے

ضرور ملتا تھا اور جب بھی جونیئر پاکیشیا جاتا وہ عمران کا مہمان بنتا تھا
جونیئر کی وجہ سے میری اس کے ساتھ کارمن میں کئی ملاقاتیں ہوئیں
اور پھر کئی بار جونیئر کے ساتھ میں پاکیشیا بھی گیا۔ اس طرح عمران
سے دوستانہ تعلقات قائم ہو گئے۔ پھر جونیئر نے میری ایک غلطی کی
وجہ سے میرا کورٹ مارشل کر دیا اور مجھے میری کارکردگی کی وجہ سے
سزائے موت تو نہ دی گئی بلکہ ایجنسی سے نکال دیا گیا جس پر میں
یہاں آ گیا اور اب مجھے جی پی فائیو میں آپ جیسے انتہائی مدبر چیف کے
نمبر ٹو ہونے کا اعزاز حاصل ہے"...... کیپٹن براؤن نے تفصیل سے
بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا تم عمران سے فون پر بات کر سکتے ہو"...... کرنل ڈیوڈ نے
کہا۔

"کہاں جناب۔ پاکیشیا میں یا کہیں اور"...... براؤن نے چونک
کر کہا۔

"سنو۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ اسرائیل نے قبرص کے ذریعے
پاکشیا سے کوئی کمپیوٹر ڈسک حاصل کی ہے اور قبرص سے وہ اسرائیل
پہنچ گئی ہے۔ یہ کمپیوٹر ڈسک سٹار فورڈ لیبارٹری میں اس کے انچارج
ڈاکٹر کرس کی تحویل میں ہے اور اس شیطان عمران نے اپنی فطرت
کے مطابق اس خفیہ ترین ڈسک کے بارے میں معلوم کر لیا ہے کہ
یہ کہاں ہے اور وہ کسی بھی وقت اپنی ٹیم کے ساتھ اسرائیل میں
داخل ہو کر سٹار فورڈ لیبارٹری پر حملہ کر کے وہاں سے ڈسک حاصل

کرنے کی کوشش کرے گا۔ یہ اطلاع جناب صدر صاحب کو بھی مل
چکی ہے۔ چنانچہ اس بار انہوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل
جی پی فائیو کو لانے کی بجائے نئی ایجنسی سپیشل اسکوارڈ کو ہم پر ترجیح
دی ہے۔ سپیشل اسکوارڈ کے چیف کرنل ویلنز کو سٹار فورڈ لیبارٹری
کا سیکورٹی انچارج بنا دیا گیا ہے اور وہ اپنے ساتھ دس ساتھیوں کو
لے گیا ہے جو سیکورٹی کے روپ میں وہاں رہیں گے اور عمران اور
پاکیشیا سیکرٹ سروس جب وہاں پہنچے گی تو وہ انہیں ہلاک کریں
گے"...... کرنل ڈیوڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ ضروری ہے باس کہ وہ وہاں پہنچیں"...... براؤن نے کہا
تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم احمق آدمی ہو۔ بالکل احمق۔ بتایا تو ہے کہ عمران کو معلوم
ہو گیا ہے کہ پاکیشیائی کمپیوٹر ڈسک سٹار فورڈ لیبارٹری میں ہے تو وہ
کیوں وہاں نہ پہنچے گا۔ دفع ہو جاؤ۔ ابھی اور اسی وقت۔ تم نانسنس۔
سر سے پاؤں تک احمق"...... کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا
تو براؤن بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور مڑ کر اس طرح دروازے کی
طرف بھاگا جیسے اس کے پیچھے پاگل کتے لگ گئے ہوں۔

"رک جاؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا تو براؤن وہیں
دروازے کے قریب یکلخت اس طرح ساکت ہو گیا کہ اس کا نچلا جسم
تو ساکت ہو گیا تھا جبکہ اوپر کا جسم آگے پیچھے جھکولے کھا رہا تھا۔

"واپس مڑو"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو وہ سلوموشن میں واپس

مڑا۔

"آؤ بیٹھو اور سنو۔ اب اگر تم نے احمقانہ بات کی تو گولی مار دوں گا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"تھینک یو باس"...... براؤن نے رک رک کر کہا اور ایک بار پھر وہ مؤدبانہ انداز میں کرسی پر اس طرح اٹک گیا جیسے کرسی میں خطرناک کیل سیٹ سے نکل آئے ہوں اور ان سے بچنے کے لئے وہ کرسی پر آگے کی طرف بیٹھا ہوا ہو۔

"بولو۔ کیوں کی تھی احمقانہ بات"...... کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میرا مطلب تھا کہ اگر عمران کو لیبارٹری تک نہ پہنچنے دیا جائے تب"...... براؤن نے رک رک کر اور انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات تھی۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ تم واقعی انتہائی عقل مند ہو۔ ویری گڈ"...... کرنل ڈیوڈ نے مسلسل اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ یہ اس کی فطرت تھی کہ اسے یہ یاد نہ رہتا تھا کہ چند لمحے پہلے وہ اسے احمق کہہ رہا تھا اور اب اس کی عقل مندی کی تعریف کر رہا تھا۔

"یہ سب آپ کی ماتحتی کی وجہ سے ہے باس"...... براؤن نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ گڈ۔ اب بتاؤ کیسے اسے ٹریس کرو گے۔ بولو۔ وہ تو میک

اپ کا ماہر ہے اور وہ کسی بھی روپ میں یہاں آ سکتا ہے۔ اسے تم کیسے پہچانو گے اور پہچاننے کے بعد کیسے روکو گے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یہ بہت آسان سی بات ہے باس۔ عمران کی فطرت ایسی ہے کہ وہ زیادہ دیر تک سنجیدہ نہیں رہ سکتا اس لئے چاہے وہ کسی بھی میک اپ میں ہو میں اسے ٹریس کر لوں گا"...... براؤن نے کہا۔

"اور اگر وہ خلاف فطرت سنجیدہ رہا تو پھر۔ وہ تمہاری طرح احمق نہیں ہے۔ اس کے اندر شیطانی عقل ہے۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ وہ سڑکوں پر قہقہے لگاتا اور مزاحیہ باتیں کرتا ہوا چلے گا۔ اسے معلوم ہے کہ وہ کرنل ڈیوڈ کے ملک میں جا رہا ہے جو اسے کسی بھی لمحے گردن سے پکڑ سکتا ہے اور کوئی ترکیب بتاؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ وہ کسی بھی روپ میں آئے وہ یہاں کسی نہ کسی فلسطینی گروپ کی مدد حاصل کرنے پر مجبور ہو گا"...... براؤن نے کہا۔

"یہاں سینکڑوں چھوٹے بڑے گروپ ہیں۔ ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ اس نے کس گروپ سے مدد لی ہے۔ اسے چھوڑو اور کوئی بات کرو"...... کرنل ڈیوڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس۔ پھر ایک ہی صورت ہے کہ تل ابیب کے تمام داخلی راستوں پر ایس وی ریز کیمرے نصب کر دیئے جائیں۔ اسی طرح چوراہوں پر بھی ایسی چیکنگ ہو سکتی ہے۔ عمران اپنے ساتھیوں

سمیت یہی سوچ کر آ رہا ہو گا کہ اس کی یہاں آمد کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں ہے اس لئے وہ اطمینان سے یہاں آئیں گے ۔ اس طرح آسانی سے انہیں یہاں چیک کر لیا جائے گا ۔ اس کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے ہوٹلوں کو بھی خفیہ طور پر چیک کیا جا سکتا ہے"۔ براؤن نے کہا۔

" گڈ شو ۔ لیکن اگر تم عمران کے دوست رہے ہو تو وہ تمہیں یہاں دیکھ کر چونک پڑے گا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" اوہ ۔ آپ نے واقعی انتہائی گہری ذہانت کی بات کی ہے ۔ ویری گڈ ۔ ایسی بات آپ جیسا دانشور ہی سوچ سکتا ہے ۔ میں بغیر یونیفارم کے ہوٹلوں میں جاؤں گا ۔ عام انداز میں پھروں گا ۔ اس طرح اگر عمران نے مجھے دیکھا تو وہ یہی سمجھے گا کہ میں اپنے کسی ذاتی کام کی وجہ سے تل ابیب میں آیا ہوں ۔ چنانچہ ہم کسی بار یا کیفے میں بیٹھ جائیں گے اور پھر میں سر پر ہاتھ پھیر کر اپنے ساتھیوں کو اشارہ کر دوں گا کہ یہی عمران ہے اور وہ لوگ اچانک اس پر فائر کھول دیں گے ۔ اس طرح وہ یقینی طور پر ہلاک ہو جائے گا ۔ البتہ اس کے ساتھیوں کو بعد میں ٹریس کیا جا سکتا ہے"...... براؤن نے کہا۔

" گڈ ۔ تم واقعی عقل مند ترین آدمی ہو ۔ ٹھیک ہے جاؤ اور انتظامات کرو ۔ اور سنو۔ اگر عمران تمہیں مل جائے تو تم نے فوراً اسے ہلاک نہیں کرنا بلکہ اسے بے ہوش کرنا ہے ۔ پھر میں خود اس کے سینے میں گولیاں اتاروں گا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" لیکن باس ۔ اس طرح اسے بچ نکلنے کا موقع مل سکتا ہے"۔ براؤن نے کہا۔

" شٹ اپ ۔ اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ ۔ تمہارا کیا خیال ہے میں احمق ہوں ۔ ایک بے ہوش آدمی کیسے بچ سکتا ہے ۔ بولو ۔ تم نے یہ بات کیوں کی ۔ بولو ۔ نانسنس"...... کرنل ڈیوڈ کا موڈ ایک بار پھر بدل گیا تھا۔

" باس ۔ میں تو کہہ رہا تھا کہ اس کے ساتھی اسے بچا سکتے ہیں ۔ ہو سکتا ہے اس وقت اس کے ساتھی اس کے ارد گرد موجود ہوں ۔ اگر اسے فوری ہلاک کر دیا جائے تو پھر اس کے ساتھی بھی اسے دوبارہ زندہ نہ کر سکیں گے"...... براؤن نے جلدی جلدی بات کو پلٹاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن اسے بے ہوش ہی کیا جائے گا ۔ میں اسے خود اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنا چاہتا ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ وہ تم یا تمہارے جیسے گھٹیا آدمیوں کے ہاتھوں مارا جائے ۔ اس کے لئے میرے ہاتھوں آنے والی موت اعزاز ہو گی اور پھر میں پوری تسلی کے بعد اسے گولی ماروں گا جبکہ پہلے بھی کئی بار اسے ہلاک کیا گیا لیکن بعد میں پتہ چلا کہ وہ لاش بن جانے کے باوجود بچ نکلا ہے ۔ وہ انسان نہیں شیطان ہے شیطان"...... کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" اب مجھے اجازت ہے باس ۔ میں انتظامات کروں"...... براؤن

نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ جاؤ اور پھر جیسے ہی عمران بے ہوش ہو تم نے اسے سپیشل پوائنٹ پر پہنچا کر مجھے کال کرنا ہے لیکن جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ کام جلد از جلد ہونا چاہئے ۔ میں یہاں بیٹھا سوکھتا نہ رہوں"۔ کرنل ڈیوڈ نے ایسے کہا جیسے براؤن کوئی جادوگر ہو جو اسے جادو کے زور پر بلوا کر بے ہوش کر دے گا۔

"یس باس"...... براؤن نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر سلام کر کے وہ مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"اب میں بتاؤں گا صدر صاحب کو کہ جی پی فائیو نکموں کا ٹولہ نہیں ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

عمران ٹائیگر کے ساتھ اس وقت قبرص کے ایک ہوٹل میں موجود تھا۔ وہ آج ہی ایکریمیا کے راستے یہاں پہنچے تھے اور ایئرپورٹ سے سیدھے اس ہوٹل میں آئے تھے ۔ وہ دونوں ایکریمین سپیشل میک اپ میں تھے ۔ عمران نے یہاں آتے ہی کسی کو فون کر کے اس سے بات کی تھی اور پھر رسیور رکھ کر وہ خاموش ہو کر بیٹھ گیا تھا۔

"باس ۔ ہم کس راستے سے اسرائیل اور تل ابیب داخل ہوں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"فلائٹ کے ذریعے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا ہمیں وہاں چیک کرنے کی کوشش نہیں کی جائے گی"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں ۔ کسی کو معلوم ہی نہیں ہے کہ ہم تک یہ بات پہنچ چکی

ہے کہ کمپیوٹر ڈسک سٹار فورڈ لیبارٹری میں ہے"...... عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اس کے باوجود حفظ ماتقدم کے طور پر میں نے اپنا اور تمہارا سپیشل ہربل میک اپ کیا ہے تاکہ اگر انہوں نے وہاں ویسے ہی چیکنگ کیمرے نصب کر رکھے ہوں تو وہ ہمیں چیک نہ کر سکیں"۔ عمران نے کہا۔

" کیا وہاں ہر وقت یہ کیمرے نصب رہتے ہیں"...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

" ہاں ۔چوراہوں پر، ہوٹلوں میں، تمام داخلی راستوں پر کیونکہ بقول اسرائیل اس کے دشمن دنیا میں سب سے زیادہ ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر کچھ کہتا عمران کے سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔رچرڈ بول رہا ہوں"...... عمران نے اس بار مائیکل کی بجائے رچرڈ اپنا نام رکھا تھا کیونکہ وہ پہلے بھی یہاں کئی بار یہ نام استعمال کر چکا تھا اور وہ ہر طرف سے پوری طرح محتاط رہنا چاہتا تھا۔

" کنگ بول رہا ہوں رچرڈ۔آپ دونوں کے کاغذات ایک گھنٹے کے اندر تیار ہو جائیں گے اور یہ کاغذات اصل ہوں گے ۔ اگر چیکنگ کی گئی تو یہاں سے انہیں یہی جواب ملے گا کہ یہ اصل ہیں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" ٹھیک ہے ۔یہاں ہمارے کمرے میں بھجوا دیں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" ہو سکتا ہے عمران صاحب یہاں بھی ان کے مخبروں کا جال پھیلا ہوا ہو"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" اس طرح سیکرٹ ایجنٹ کی گاڑی نہیں چل سکتی ۔ رسک لینے پڑتے ہیں ۔ ویسے یہاں کسی کو تصور بھی نہ ہو گا کہ ہم یہاں پہنچ گئے ہیں کیونکہ ان کے مطابق اگر ہم یہاں آتے تو سب سے پہلے ان ایجنٹوں کو ہلاک کرتے جنہوں نے پاکیشیا میں مشن مکمل کیا ہے اور پھر یہ حملہ ڈارک ہارس کے چیف ریمزے پر ہوتا جبکہ ایسا نہیں ہوا تو ظاہر ہے وہ کسی صورت یہ نہیں سوچ سکتے کہ ہم یہاں آکر خاموشی سے بیٹھ جائیں گے"...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک ہوئی تو ٹائیگر نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا ۔ دوسری طرف سوٹ میں ملبوس خاصی بھاری جسامت کا ایک آدمی موجود تھا۔اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اس کا تعلق زیر زمین دنیا سے ہے ۔ وہ اندر داخل ہوا تو ٹائیگر نے اس کے عقب میں دروازہ بند کر دیا اور خود وہیں بڑے چوکنے انداز میں کھڑا ہو گیا۔

" کنگ نے بھیجا ہے یہ لفافہ"...... اس آدمی نے عمران کے قریب آکر کہا اور جیب سے ایک تہہ شدہ خاکی رنگ کا لفافہ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا ۔ عمران نے لفافہ کھولا اور اندر موجود

کاغذات نکالے اور کچھ دیر تک انہیں غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے
طویل سانس لیتے ہوئے انہیں دوبارہ لفافے میں ڈالا اور میز پر رکھ
دیا۔
"کنگ کو میری طرف سے شکریہ ادا کرنا"...... عمران نے جیب
سے ایک بڑی مالیت کا قبرصی نوٹ نکال کر اس آدمی کی طرف
بڑھاتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ شکریہ جناب"...... اس آدمی نے مسرت بھرے لہجے میں
کہا اور سلام کر کے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ ٹائیگر جو
دروازے کے قریب کھڑا تھا اس نے دروازہ کھولا اور وہ آدمی باہر چلا
گیا تو ٹائیگر نے اس کے عقب میں دروازہ بند کر دیا اور واپس آ کر
کرسی پر بیٹھ گیا۔
"تمہاری بات سن کر میرے ذہن میں خیال آیا ہے کہ مجھے سنگ
فورڈ لیبارٹری میں ڈاکٹر کرس کے بارے میں یہاں کی لیڈی سرینا نے
بتایا ہے اور اس نے اعلیٰ حکام سے اس بارے میں تفصیلات معلوم
کی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم اس خیال میں ہی مطمئن ہو کر رہ جائیں اور
وہ ہم پر اچانک ٹوٹ پڑیں"...... عمران نے کہا۔
"عمران صاحب"...... ٹائیگر نے کچھ کہنا چاہا۔
"نام مت لو۔ لینا ہے تو رچرڈ کہو"...... عمران نے یکلخت غراتے
ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار سہم کر خاموش ہو گیا۔
"کیا کہنا چاہتے تھے تم"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ مجھے وہاں اکیلا بھیج دیں۔ میرے بارے میں وہاں کوئی
نہیں جانتا۔ میں وہاں سے تمام معلومات آپ کو یہاں منتقل کر دوں
گا۔ پھر آپ اس کے مطابق لائحہ عمل بنا لیں"...... ٹائیگر نے کہا۔
"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے جو کچھ کرنا ہے فوری اور جلد
سے جلد کرنا ہے۔ ویسے یہاں بیٹھ کر بھی سب کچھ معلوم کیا جا سکتا
ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر سامنے پڑا ہوا رسیور
اٹھا کر اس نے اس کے نیچے لگے ہوئے دو بٹنوں کو پریس کیا اور پھر
تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"جی پی فائیو ہیڈ کوارٹر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
"میں کافرستان سے بول رہا ہوں۔ کیا جناب چیف آف جی پی
فائیو اپنے آفس میں موجود ہیں"...... عمران نے اس بار کافرستانیوں
کا لہجہ اپناتے ہوئے کہا۔
"یس سر۔ آپ کون صاحب ہیں۔ اپنے بارے میں تفصیل
بتائیں"...... دوسری طرف سے بولنے والی نے کہا۔
"میں کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف شاگل بول رہا ہوں"۔
عمران نے شاگل کی طرح گھن گرج والے لہجے میں کہا۔
"اوہ۔ یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
اس بار بولنے والی کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا تھا۔
"ہیلو۔ چیف آف جی پی فائیو کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... چند

لمحوں بعد کرنل ڈیوڈ کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔
" میرا نام شاگل ہے اور میں کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف
ہوں مسٹر چیف آف جی پی فائیو۔ میں ایک کافرستانی مشن کے سلسلے
میں پاکیشیا پہنچا ہوا ہوں۔ یہاں میرے آدمیوں نے اطلاع دی ہے
کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا انتہائی خطرناک
آدمی علی عمران اپنے ساتھیوں سمیت تل ابیب روانہ ہو چکا ہے۔
یقیناً وہاں کوئی اہم مشن مکمل کرنے گیا ہو گا"..... عمران نے شاگل
کی آواز اور لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
" اوہ۔ اوہ۔ آپ کا بے حد شکریہ چیف آف کافرستان سیکرٹ
سروس۔ آپ نے اپنی طرف سے ان کے بارے میں انکشاف کیا ہے
لیکن ہمیں پہلے سے اس بارے میں معلوم تھا اور اس وقت پورے
تل ابیب میں ان کو تلاش کیا جا رہا ہے۔ بہرحال آپ کا بے حد
شکریہ"..... کرنل ڈیوڈ نے بڑے اکڑے ہوئے لہجے میں کہا تو
عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
" مسٹر چیف۔ مجھے یہ بھی رپورٹ ملی ہے کہ آپ نے پاکیشیا سے
کوئی کمپیوٹر ڈسک حاصل کی ہے اور وہ عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس
کے ساتھ اس ڈسک کو واپس حاصل کرنے گیا ہے"..... عمران نے
کہا۔
" ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہاں سے اس
لاش بھی واپس نہیں جائے گی۔ اوکے۔ تھینک یو"..... کرنل ڈیوڈ

نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو
عمران نے رسیور رکھ دیا۔
" اب بولو۔ یہاں بیٹھے بیٹھے پتہ چل گیا یا نہیں۔ جس کے لئے
تم وہاں جانا چاہتے تھے۔ ویسے تم نے بات درست کی تھی۔ میرے
ذہن میں یہی خیال تھا کہ لیڈی سرینا کی بتائی ہوئی معلومات اوپن نہ
ہو سکیں گی لیکن یہاں تو سب کچھ اوپن ہو چکا ہے"..... عمران نے
کہا۔
" باس۔ وہ ہیڈ کوارٹر سے بول رہا تھا اور آپ نے اسے بتایا کہ
آپ پاکیشیا سے بول رہے ہیں جبکہ نمبر یہاں قبرص کا ہی تھا۔ اس
نے یہ بات چیک نہ کی ہو گی"..... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار
مسکرا دیا۔
" اس فون کے نیچے دو بٹن نظر آ رہے ہیں۔ ایک سفید رنگ کا
اور دوسرا سرخ رنگ کا۔ اگر صرف سفید رنگ کا بٹن پریس کر دیا
جائے تو کال ہوٹل کی ایکس چینج سے نہیں ہو گی بلکہ ڈائریکٹ ہو گی
اور اگر سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا جائے تو وہاں نہ ہی کال نمبر
آئے گا اور نہ ملک کا نام۔ یہ سسٹم حکومت کی طرف سے پرسنل
سیکورٹی کے لئے رکھا گیا ہے"..... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات
میں سر ہلا دیا۔
" اب آپ کا کیا پروگرام ہے"..... ٹائیگر نے کہا۔
" اب سٹار فورڈ لیبارٹری بات کرنا پڑے گی۔ میرا خیال ہے کہ

ان لوگوں کو اگر علم ہو گیا ہے تو لامحالہ ڈسک وہاں سے نکال لی گئی ہو گی"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے فون سیٹ کے نیچے موجود دونوں بٹن پریس کر دیئے اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک باوقار سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ صدر صاحب سے بات کرائیں۔ فوراً اٹ از ایمرجنسی"...... عمران نے کرنل ڈیوڈ کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ صدر صاحب سے بات کریں"...... چند لمحوں بعد ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... چند لمحوں بعد صدر کی بھاری آواز سنائی دی۔

"سر۔ میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس عمران کی سربراہی میں تل ابیب پہنچ رہی ہے اور اس کا ٹارگٹ کوئی کمپیوٹر ڈسک ہے جو سٹار فورڈ لیبارٹری میں ہے"...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کس نے اطلاع دی ہے آپ کو"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"جناب میں جی پی فائیو کا چیف ہوں اور ہماری ایجنسی ہر طرف

ہر وقت خیال رکھتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب آپ سے کچھ چھپانا بے کار ہے ویسے آپ سٹار فورڈ لیبارٹری کا خیال چھوڑ دیں۔ وہاں سپیشل سکوارڈ کے کرنل ویلمز اپنے ساتھیوں سمیت سیکورٹی کے روپ میں بھیج دیئے گئے ہیں اور وہ خود ان سے نمٹ لیں گے"...... صدر نے کہا۔

"جناب۔ میں کیا عرض کر سکتا ہوں۔ آپ تو خود ان کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہیں"...... عمران نے بڑے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں لیکن آپ بے فکر رہیں وہ ڈسک وہاں سے پہلے ہی نکال کر دوسری جگہ محفوظ کر دی گئی ہے"۔ صدر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ یس سر۔ آپ واقعی ان لوگوں کا راستہ روک سکتے ہیں لیکن میری درخواست ہے کہ آپ اس لیبارٹری سے ہٹ کر تل ابیب میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف آپریشن کرنے کی اجازت مجھے دے دیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کرتے رہو کیونکہ سوائے میرے اور کسی کو معلوم نہیں ہے کہ ڈسک کہاں ہے"...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے تو سارا کیس یہیں بیٹھے بیٹھے حل کر دیا"...... ٹائیگر

نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ کیسے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس کے عملے سے آسانی سے معلوم ہو جائے گا کہ ڈسک کہاں ہے۔ وہ ہمارا انتظار سٹار فورڈ لیبارٹری میں کرتے ہیں گے جبکہ ہم ڈسک لے کر نکل بھی جائیں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کرنل ڈیوڈ اب شکاری کتے کی طرح پورے تل ابیب میں ہماری بو سونگھتا پھر رہا ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ اس نے ملکی نجی گروپوں میں بھی اپنے آدمی بٹھائے ہوئے ہوں"...... عمران نے کہا۔

"آپ صدر کے ملٹری سیکرٹری سے بات کریں"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس طرح نہیں۔ ہمیں وہاں جانا ہو گا اور اب ہم فلائٹ کے ذریعے جانے کی بجائے سمندری مسافر بردار فیری کے ذریعے جائیں گے کیونکہ ہمارے کاغذات کے مطابق ہم سیاح ہیں اور پہلی بار اسرائیل جا رہے ہیں"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کرنل ڈیوڈ نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن پھر کچھ سوچ کر اس نے واپس کھینچ لیا کیونکہ کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف کی کال اس کے حلق سے کسی طرح بھی نہ اتر رہی تھی۔ گو وہ جانتا تھا کہ کافرستان اور پاکیشیا میں بھی بالکل اسی طرح دشمنی ہے جیسی پاکیشیا اور اسرائیل میں۔ لیکن اس کے باوجود اس چیف نے جو کچھ بتایا تھا وہ عمران کی کارکردگی پر پورا نہ اترتا تھا۔ اس چیف کو یہ معلوم ہو جانا کہ وہ اسرائیل گیا ہے اور یہ بھی معلوم ہونا کہ مسئلہ کسی کمپیوٹر ڈسک کا ہے۔ یہ دو باتیں اس کے حلق سے نہ اتر رہی تھیں۔ عمران جیسا آدمی اپنے پیچھے ایسے کلیو نہیں چھوڑتا۔ کرنل ڈیوڈ کا چونکہ بے شمار بار اس سے واسطہ پڑ چکا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ عمران ایسے کھلے کام نہیں کرتا اس لئے وہ اس کی تصدیق کافرستان فون کر کے کرنا چاہتا تھا لیکن پھر وہ اس لئے رک جاتا تھا کہ اگر یہ

بات درست ثابت ہوئی تو اس کی کارکردگی اس شاگل کے سامنے زیرو ہو جائے گی لیکن آخرکار اس نے رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کا نمبر ٹریس کر کے اس سے میری بات کراؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف جناب شاگل لائن پر ہیں جناب"...... دوسری طرف سے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں چیف آف جی پی فائیو آف اسرائیل"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس۔ آپ نے کیسے فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات۔ آج سے پہلے تو آپ سے بات نہیں ہوئی"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ اس وقت کافرستان میں موجود ہیں یا پاکیشیا میں"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"میں کافرستان میں سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہوں۔ پاکیشیا میں میری سروس کا کیا کام۔ مجھے کیا ضرورت ہے وہاں جانے کی"...... شاگل نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ نے ابھی کچھ دیر پہلے پاکیشیا سے مجھے فون کیا ہے اور مجھے اطلاع دی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ اسرائیل گیا ہوا ہے اور معاملہ کسی کمپیوٹر ڈسک کا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا میری آواز اور لہجہ ایسا ہی تھا جیسے اب ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔ اس میں ذرا فرق نہیں تھا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"تو پھر سن لیجئے۔ یہ کال میں نے نہیں کی۔ یہ لازماً اس عمران کی طرف سے کی گئی ہوگی۔ وہ آوازوں کی نقل کرنے کا ماہر ہے۔ اس نے یقیناً میری طرف سے کال کر کے آپ سے اپنے لئے کوئی قیمتی معلومات حاصل کی ہوں گی۔ بہرحال میں نے آپ کو فون نہیں کیا یہ بات طے ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا اور پھر دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مجھے پہلے ہی شک پڑ رہا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ میں نے خود ہی اسے بتا دیا جو کچھ وہ معلوم کرنا چاہتا تھا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ

نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... کرنل ڈیوڈ نے دہاڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جناب پریذیڈنٹ صاحب کے ملٹری سیکرٹری سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوکے"...... کرنل ڈیوڈ نے سنبھلتے ہوئے کہا۔

"ہیلو۔ میں ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں۔ جناب پریذیڈنٹ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری نے کہا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد صدر صاحب کی بھاری آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں سر"...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کرنل ڈیوڈ۔ میں نے اس لئے آپ کو رنگ بیک کیا ہے کہ آپ کو علی عمران کے بارے میں اطلاع کس ذریعے سے ملی ہے۔ آپ اس سوال کو ٹال گئے تھے جبکہ آپ جانتے ہیں کہ ملک کے پریذیڈنٹ کا سوال ٹالنا جرم ہے"...... صدر نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"جناب۔ جناب۔ میں نے تو آپ کو فون نہیں کیا"...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ ابھی دس منٹ پہلے آپ کی کال آئی ہے اور اب آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے فون ہی نہیں کیا"...... صدر

نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ آپ میری فون کالوں کا ریکارڈ چیک کر لیں اور پریذیڈنٹ ہاؤس میں ہونے والی کالوں کا بھی۔ میں نے واقعی آپ کو کال نہیں کی جناب۔ ہو سکتا ہے یہ کال پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران کی طرف سے کی گئی ہو کوئی معلومات حاصل کرنے کے لئے"۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب مجھے فون کالوں کی خصوصی چیکنگ کے لئے کوئی جدید سسٹم یہاں نصب کرنا پڑے گا ورنہ اس طرح تو وہ ایکریمیا کے صدر کی آواز میں بھی بات کر سکتا ہے لیکن آپ کو علی عمران کا خیال کیسے آیا"...... صدر نے کہا۔

"اس لئے جناب کہ وہی آوازوں کی نقل کرنے کا ماہر ہے اور دوسری بات یہ کہ مجھے قبرص سے اطلاع ملی ہے کہ علی عمران کو وہاں ایک ہوٹل میں دیکھا گیا ہے لیکن چونکہ کوئی مشن سامنے نہ تھا اس لئے میں خاموش ہو گیا"...... کرنل ڈیوڈ نے اپنے طور پر قبرص کا نام لیتے ہوئے کہا کیونکہ وہ اب صدر کو تو یہ نہ بتا سکتا تھا کہ اس کے سپیشل اسکوارڈ میں موجود مخبر نے اطلاع دی ہے۔

"ہاں۔ اب بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ ایک کمپیوٹر ڈسک واپس حاصل کرنے تل ابیب آ رہا ہو گا۔ ویسے اسے اطلاع یہی تھی کہ یہ کمپیوٹر ڈسک سٹار فورڈ لیبارٹری میں ہے اور میں نے وہاں سپیشل اسکوارڈ کی ڈیوٹی لگا دی تھی لیکن اب اس نے تمہاری آواز

میں بات کر کے مجھ سے معلوم کر لیا ہے کہ یہ ڈسک وہاں موجود نہیں ہے اس لئے اب وہ وہاں کا رخ ہی نہیں کرے گا۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمام سیٹ اپ ہی بے کار ہو کر رہ گیا ہے۔ ویری بیڈ"...... صدر نے انتہائی ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"سر۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کرنے کے لئے تل ابیب کے تمام داخلی راستوں پر ایس وی ریز کیمرے نصب کرا دوں۔ اس طرح شہر کے بڑے اور معروف چوراہوں پر بھی کیمرے نصب کرا دوں تاکہ عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی میک اپ میں تل ابیب میں داخل ہوں تو انہیں ٹریس کر لیا جائے اور ایک بار وہ ٹریس ہو گئے تو پھر ان کی ہلاکت مشکل نہ ہو گی"...... کرنل ڈیوڈ نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال اب مجھے ان نقلی فون کالز کو چیک کرنے کا کوئی منصوبہ بنانا پڑے گا"...... صدر نے کہا۔

"جناب۔ میری ایک تجویز ہے کہ آپ براہ راست بات نہ کیا کریں بلکہ ملٹری سیکرٹری صاحب کو حکم دیجئے کہ وہ کال آنے پر کال کرنے والے کا فون نمبر نوٹ کرے اور پھر کال بند کر کے اس نمبر پر فون کر کے آپ کی بات کرایا کرے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"میرے پاس تو سینکڑوں کالیں آتی ہیں۔ اس طرح کی چیکنگ ناممکن ہے۔ مجھے سپیشل وائس کمپیوٹر سے فون لائن کو کنکٹ کرانا ہو گا۔ ٹھیک ہے۔ یہ میرا کام ہے۔ آپ کا کام یہ ہے کہ آپ ہر

صورت میں اس عمران کو ٹریس کر کے اسے ہلاک کریں۔ میں اب سپیشل اسکوارڈ کے کرنل ویلز کو بھی حکم دے رہا ہوں کہ وہ سٹار فورڈ لیبارٹری واپس اس کی سیکورٹی کے حوالے کر کے وہ بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر کے ہلاک کرنے کے مشن پر کام کرے یہ بھی سن لیں کہ میں نے سوائے جی پی فائیو کے باقی تمام ایجنسیاں اس لئے ختم کر دی تھیں کہ زیادہ ایجنسیوں سے الٹا معاملات الجھ جاتے ہیں اس لئے اس بار جو ایجنسی ناکام رہے گی اسے ختم کر دیا جائے گا"...... صدر نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا۔ اسے حقیقتاً اب عمران پر بے پناہ غصہ آ رہا تھا جس نے اس کی آواز کی نقل کر کے اپنا الو سیدھا کر لیا تھا۔

"اس شیطان کو پکڑنے اور ہلاک کرنے کے لئے خاص منصوبہ بندی کرنا پڑے گی ورنہ یہ شیطان اپنے مشن میں کامیاب ہو جائے گا اور ایسا نہ ہو کہ صدر صاحب غصہ کھا کر جی پی فائیو کو ہی ختم کر دیں"...... کرنل ڈیوڈ نے خود کلامی کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اچانک ایک خیال کے آتے ہی وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور فون سیٹ کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اس نے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ماسٹر کنٹرول آفس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز

سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ چیف آف جی پی فائیو"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"انچارج سے بات کراؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یس سر۔ میں میکارنل بول رہا ہوں انچارج ماسٹر کنٹرول آفس"...... چند لمحوں بعد ایک اور مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہمیں دشمن ایجنٹوں کی تلاش ہے جن کی تعداد چھ سات کے قریب ہو سکتی ہے۔ یہ دشمن ایجنٹ ایسے میک اپ استعمال کرتے ہیں جنہیں ایس وی ریز کیمرے بھی چیک نہیں کر سکتے۔ کیا آپ کے پاس کوئی ایسی ڈیوائس ہے جس کی مدد سے تل ایبب میں ان دشمن ایجنٹوں کو ٹریس کیا جا سکے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ ہمارا آفس جدید ترین سائنسی ایجادات استعمال کرتا ہے۔ آپ کے پاس ان دشمن ایجنٹوں کے اصل چہروں کی تصویریں تو ہوں گی۔ وہ ہمیں بھجوا دیں ہم ٹریس کر لیں گے چاہے وہ کسی ٹائپ کے میک اپ میں ہی کیوں نہ ہوں"...... میکارنل نے کہا۔

"نہیں۔ تصویریں نہیں ہیں۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں"۔ کرنل

ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ پھر بھی انہیں چیک کیا جا سکتا ہے"...... میکارنل نے کہا۔

"کیسے۔ تفصیل بتاؤ تاکہ ہم وقت ضائع نہ کرتے رہیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ان کی اصل آوازوں کے ٹیپس اگر موجود ہوں تو پھر بھی انہیں چیک کیا جا سکتا ہے"...... میکارنل نے کہا۔

"نہیں۔ ہمارے پاس ٹیپس بھی موجود نہیں ہیں اور کوئی طریقہ"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جناب پھر ان کے نام بتا دیں۔ ہم یہ نام سپیشل کمپیوٹر میں فیڈ کریں گے اور وائس چیکنگ ریز کو تل ایبب پر پھیلا دیں گے۔ پھر جہاں بھی ان میں سے کوئی نام لیا گیا انہیں ٹریس کر لیا جائے گا"...... میکارنل نے کہا۔

"ایک آدمی اہم ہے۔ اس کا نام علی عمران ہے۔ وہ اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ بھی کہلواتا ہے۔ اصل میں اسے ٹریس کرنا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"علی عمران اور پرنس آف ڈھمپ۔ ٹھیک ہے۔ یہ دونوں نام ہم سپیشل کمپیوٹر میں فیڈ کر دیتے ہیں جناب۔ پھر جیسے ہی یہ ٹریس ہوں گے آپ کو اطلاع دے دی جائے گی"...... میکارنل نے کہا۔

"لیکن جب تک تم مجھے اطلاع کرو گے اور میں وہاں پہنچوں گا وہ

لوگ کہیں اور پہنچ چکے ہوں گے۔ پھر"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"نہیں جناب۔ ایک بار جو آدمی ٹریس ہو جائے گا پھر وہ اس وقت تک چیکنگ میں رہے گا جب تک ہم اس چیکنگ کو آف نہیں کر دیتے"...... میکارنل نے کہا۔

"کتنے عرصے تک یہ ریز پھیلائی رکھی جا سکتی ہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"بہتر گھنٹوں تک جناب"...... میکارنل نے جواب دیا۔

"پھر کتنی دیر بعد دوبارہ انہیں پھیلایا جا سکتا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"دس گھنٹوں بعد دوبارہ پھر یہ آئندہ بہتر گھنٹوں تک پھیلائی جا سکتی ہیں"...... میکارنل نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ یہ کام کرتے رہیں۔ اگر آپ نے انہیں ٹریس کر لیا تو اسرائیلی حکومت اور تمام دنیا کے یہودیوں کی طرف سے آپ کو خراج تحسین پیش کیا جائے گا"...... کرنل ڈیوڈ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"سر۔ یہ تو ہماری ڈیوٹی ہے۔ آپ کی مہربانی ہے کہ آپ نے ہمارے لئے یہ الفاظ ادا کئے ہیں"...... میکارنل نے کہا۔

"او کے۔ آپ فوراً یہ کام کریں اور اس وقت تک یہ کام ہوتا رہنا چاہئے جب تک یہ لوگ ٹریس نہیں ہو جاتے اور ان کے ٹریس ہوتے ہی آپ نے مجھے براہ راست میری ذاتی فریکونسی پر ٹرانسمیٹر کال

سے آگاہ کرنا ہے۔ فریکونسی میں بتا دیتا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی ذاتی فریکونسی بتا دی۔

"یس سر"...... میکارنل نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات تھے اور اسے یقین تھا کہ عمران کا کوئی نہ کوئی ساتھی عمران کا نام بہرحال کسی نہ کسی وقت لے گا۔ اس طرح وہ ٹریس ہو جائیں گے اور اسے یقین تھا کہ ایک بار وہ ٹریس ہو جائیں تو پھر ان کو ہلاک کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہو گا۔ اس لئے اب وہ پوری طرح مطمئن تھا۔

عمران اور ٹائیگر فیری کے ذریعے قبرص سے اسرائیل پہنچ چکے تھے
فیری میں چونکہ سو ڈیڑھ سو مسافر ہوتے ہیں اس لئے عمران نے
فلائٹ کی نسبت اسے محفوظ سمجھا تھا اور پھر ایسا ہی ہوا۔ گھاٹ پر پہنچ
کر وہ بغیر کسی رکاوٹ کے تل ابیب میں داخل ہو گئے حالانکہ عمران
نے گھاٹ کے داخلی راستے پر ایس وی ریز چیکنگ کیمرے نصب
ہوئے دیکھ لئے تھے لیکن وہ مطمئن تھا کہ اس کا سپیشل میک اپ یہ
کیمرے کسی طرح بھی چیک نہ کر سکیں گے۔ وہ دونوں بہار
سیاحوں کے روپ میں داخل ہوئے تھے اس لئے اسرائیلی قانون کے
مطابق گھاٹ سے نکل کر انہیں پہلے قریبی پولیس اسٹیشن جانا پڑا
جہاں انہوں نے اپنے کاغذات کی چیکنگ کرائی اور کاغذات او کے
ہونے کے بعد ان پر مخصوص مہریں لگا دی گئیں۔ اس کے بعد وہ
سیدھے ایک بڑے ہوٹل میں پہنچے جو سیاحوں کا پسندیدہ ہوٹل تھا

کیونکہ وہاں کا کرایہ دوسرے بڑے ہوٹلوں سے نسبتاً کافی کم تھا جبکہ
سہولیات فائیو سٹار ہوٹل جیسی تھیں۔ عمران ٹائیگر سمیت اس
ہوٹل کے ایک کمرے میں موجود تھا۔ اس کے سامنے تل ابیب کا
تفصیلی نقشہ پھیلا ہوا تھا اور عمران اس نقشے کو ایسے دیکھ رہا تھا جیسے
اس کا عکس اپنے ذہن میں محفوظ کر رہا ہو۔

"باس۔ اب آگے بڑھنے کا کوئی کلیو ہی نہیں ہے"...... ٹائیگر نے
کہا تو عمران بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"ہاں۔ جب تک یہ معلوم نہیں ہو گا کہ ڈسک کہاں پہنچائی گئی
ہے اس وقت تک تو اندھیرے میں سوئی کی تلاش والا کام رہ گیا
ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ نقشے میں کیا چیک کرنا چاہتے ہیں"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"میں سٹار فورڈ لیبارٹری کا ایریا چیک کر رہا تھا"...... عمران نے
جواب دیا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے
تاثرات ابھر آئے تھے۔

"لیکن بقول صدر اب یہ ڈسک وہاں موجود نہیں ہے"۔ ٹائیگر
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہیں یہ تو معلوم ہو گا کہ انہوں نے یہ ڈسک کہاں بھجوائی
ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ آپ واقعی انتہائی گہرائی میں سوچتے ہیں اور ہر
امکان کو سامنے رکھتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"سیکرٹ ایجنسی شطرنج کی طرح ہوتی ہے۔ یہاں ہر خانے کا بیک وقت خیال رکھنا پڑتا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران اور ٹائیگر دونوں بے اختیار چونک پڑے کیونکہ تل ابیب آنے کے بعد انہوں نے کسی سے رابطہ ہی نہیں کیا تھا۔

"یس"...... عمران نے رسیور اٹھا کر ایکریمین لہجے میں کہا۔

"مسٹر رچرڈ۔ میں ہوٹل کا اسسٹنٹ منیجر میکان بول رہا ہوں۔ آپ ایکریمین سیاح ہیں اور تل ابیب میں تمام سیاحوں کے بارے میں باقاعدہ چھان بین کی جاتی ہے۔ میں نے اس لئے آپ کو فون کیا ہے کہ اگر آپ پہلی بار اسرائیل آئے ہیں تو پھر آپ کو بتا دیا جائے کہ آپ نے اس چھان بین سے خوفزدہ نہیں ہونا بلکہ تعاون کرنا ہے۔ ویسے یہ چھان بین رسمی ہوتی ہے"...... میکان نے کہا۔

"کیا مطلب۔ رسمی سے آپ کا کیا مطلب ہے۔ کاغذات تو ہم نے تل ابیب میں داخل ہوتے ہی پولیس آفس میں چیک کرا دیئے تھے"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے سر۔ یہ صرف چیکنگ کرنے والے اپنی تسلی کے لئے آپ سے دو چار سوال پوچھیں گے۔ وہ لوگ کسی بھی وقت آپ کے پاس پہنچ سکتے ہیں"...... میکان نے کہا۔

"کس محکمہ سے ان کا تعلق ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وزارت سیاحت سے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ ہمیں کیا اعتراض ہے۔ دس بار چیکنگ کریں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا لیکن اس کی پیشانی پر شکنیں پڑ گئی تھیں۔

"کیا ہوا باس۔ کوئی خطرہ ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے کہ کاغذات چیک ہونے کے بعد تو کوئی چھان بین نہیں ہوتی۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں بہرحال مشکوک سمجھ لیا گیا ہے اس لئے تم نے بھی ہوشیار رہنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر اس طرح کی باتوں میں مشغول ہو گئے جیسے وہ واقعی سیاح ہوں اور یہاں سیاحت کے لئے آئے ہوں۔ اس ٹائپ کی گفتگو عمران نے خود شروع کی تھی اور ساتھ ہی ٹائیگر کو اشارہ کیا تھا کہ وہ بھی اس ٹاپک پر بولتا رہے۔ گو عمران نے عادت کے مطابق کمرے کو پہلے ٹیلی گائیگر کی مدد سے اچھی طرح چیک کر لیا تھا لیکن اسسٹنٹ منیجر کے فون نے اس کے ذہن میں خدشات ابھار دیئے تھے۔ اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی اور پھر دروازہ کھول کر دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ دونوں سوٹوں میں ملبوس تھے اور ان کی جیبوں پر باقاعدہ کلپ سے شناختی کارڈ لگے ہوئے تھے۔

"ہمارا تعلق محکمہ سیاحت سے ہے۔ میرا نام مارٹن ہے اور میں ٹریننگ سیکشن کا انچارج ہوں اور یہ میرا اسسٹنٹ ہے مارتھر"۔

دونوں میں سے ایک نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا
عمران کے اٹھتے ہی ٹائیگر نے بھی اس کی پیروی کی۔

"میرا نام رچرڈ ہے اور یہ میرا ساتھی ہے وکی۔ ہم ایکریمیا سے اسرائیل سیاحت کے لئے آئے ہیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جوابی تعارف کراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے انہیں کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"کیا آپ کے کاغذات اوکے ہو چکے ہیں"...... کرسیوں پر بیٹھنے کے بعد مارٹن نے پوچھا۔

"جی ہاں"...... عمران نے کہا اور اس کے اشارے پر ٹائیگر نے الماری سے بیگ نکال کر اس میں سے کاغذات کا لفافہ نکالا اور مارٹن کی طرف بڑھا دیا۔ مارٹن نے لفافے میں سے کاغذات نکالے، انہیں چیک کیا اور پھر لفافے میں واپس ڈال کر اس نے اسے واپس عمران کے سامنے رکھ دیا۔

"کاغذات کے مطابق آپ ایکریمین ہیں اور بزنس کرتے ہیں۔ کیا بزنس ہے آپ کا"...... مارٹن نے پوچھا۔

"برقی کھلونوں کا بزنس"...... عمران نے جواب دیا لیکن اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"آپ اسرائیل پہلی بار آئے ہیں"...... مارٹن نے پوچھا۔

"جی ہاں"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ کس فلائٹ سے یہاں پہنچے ہیں"...... مارٹن نے پوچھا۔

"ہم سمندری راستے سے آئے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب ہمیں اجازت دیں"...... دونوں نے اٹھتے ہوئے کہا اور تو عمران اور ٹائیگر بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر وہ دونوں مصافحہ کر کے مڑے اور کمرے سے باہر چلے گئے۔ ان کے باہر جانے پر ٹائیگر نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کیا تو عمران نے جیب سے لائٹر نکالا اور اس کے نچلے حصے کو دوبارہ پریس کر کے اس نے لائٹر آن کر دیا۔ لائٹر سے سرخ رنگ کا شعلہ نکلنے لگا۔ عمران چند لمحوں تک شعلے کو دیکھتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے لائٹر آف کر دیا۔

"عجیب تماشہ شروع ہو گیا ہے۔ میرا خیال تھا کہ شاید یہ لوگ کوئی آلہ یہاں چھوڑ جائیں گے لیکن کسی آلے کی موجودگی کا کاشن نہیں ملا۔ پھر ان کی آمد کا مقصد کیا تھا"...... عمران نے خود کلامی کے انداز میں کہا۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ یہ لوگ کسی وجہ سے ہماری طرف سے مشکوک ہو چکے ہیں اور کنفرمیشن کے سلسلے میں یہ سارا کام ہو رہا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یہ اسرائیل ہے۔ یہاں اس مہذب انداز میں کنفرمیشن نہیں ہوا کرتی۔ یہ اٹھا کر ہمیں ہیڈ کوارٹر لے جاتے اور تھرڈ ڈگری استعمال کر کے کنفرمیشن کرتے۔ یہ کوئی اور سلسلہ ہے"...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات

ہوتی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا
رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ رچرڈ بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"میں اسسٹنٹ مینجر میکان بول رہا ہوں ۔ میں نے اس لئے فو
کیا ہے کہ آپ کو محکمہ سیاحت کی طرف سے کلیئرنس سرٹیفکیٹ
دیا گیا ہے ۔ اب آپ چاہے پورے اسرائیل میں گھومتے پھریں
آپ کی مزید چیکنگ نہ ہو گی"...... دوسری طرف سے میکان کی
سنائی دی جس نے پہلے انہیں چیکنگ کے بارے میں فون کیا تھا۔

"آپ کا بے حد شکریہ ۔ آپ ہمیں ساتھ ساتھ گائیڈ کر
ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یہ میری ڈیوٹی میں شامل ہے جناب"...... دوسری طرف سے
گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک
سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"عجیب گورکھ دھندہ بنتا جا رہا ہے ۔ کوئی چیز واضح نہیں
رہی"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ لوگ ہمارے کسی ردعمل کے چکر
ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ردعمل ۔ کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"یس باس ۔ اس الجھن اور پراسرار کارروائی کا کوئی نہ
ردعمل تو ہم ظاہر کریں گے ۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس ردعمل کو

کر ہمارے بارے میں کنفرمیشن چاہتے ہوں"...... ٹائیگر نے

"اگر ایسا ہے تو پھر یہ میرے لئے ایک نئی بات ہے ورنہ یہاں تو
سا شک پڑنے پر آدمی غائب کر دیا جاتا ہے"...... عمران نے
تو ٹائیگر نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموش بیٹھا رہا ۔ عمران نے کچھ
بعد ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے موجود بٹن
کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس
یئے۔

"انکوائری پلیز"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی

"رابرٹ میوزیکل شاپ کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو
ی طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے کریڈل دبایا اور پھر
آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر

"رابرٹ میوزیکل شاپ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری
سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مسٹر رابرٹ سے بات کرائیں ۔ میں رچرڈ بول رہا ہوں"۔
ن نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ۔ رابرٹ بول رہا ہوں ۔ آپ کون صاحب ہیں"...... چند

لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" کیا آپ کی میوزیکل شاپ میں ڈیوائن آکسٹرا کا مکمل سیٹ موجود ہے۔ میں رچرڈ بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" ڈیوائن آکسٹرا۔ اوہ ہاں۔ مکمل سیٹ موجود تو ہے لیکن اس کا ڈرم پھٹا ہوا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" پھٹا ہوا ڈرم بھی چل جائے گا"...... عمران نے کہا۔

" تو شاپ پر تشریف لے آئیں اور چیک کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی ٹائیگر بھی کھڑا ہو گیا۔

" آؤ۔ ہمیں اب اس شاپ پر جانا ہے"...... عمران نے کہا۔

ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران نے کوڈ میں بات کی ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ٹیکسی میں بیٹھے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ تقریباً بیس منٹ بعد ٹیکسی نے انہیں ایک مارکیٹ کے سامنے اتار دیا تو عمران کرایہ دے کر آگے بڑھا اور تھوڑی دیر بعد وہ رابرٹ میوزیکل شاپ میں داخل ہو رہے تھے۔ یہ کافی بڑی دکان تھی اور اس میں قدیم اور جدید میوزک کے لئے کام آنے والے ہر قسم کے آلات موجود تھے۔ دکان میں کچھ گاہک بھی موجود تھے۔

" رابرٹ صاحب کا آفس کہاں ہے"...... عمران نے ایک سیلز گرل سے پوچھا۔

" ادھر بائیں طرف راہداری کے آخر میں"...... سیلز گرل نے جواب دیا تو عمران اس کا شکریہ ادا کر کے آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک نفیس انداز میں سجے ہوئے آفس میں داخل ہو رہے تھے۔ آفس ٹیبل کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔

" تشریف لائیے جناب۔ میرا نام رابرٹ ہے"...... اس آدمی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" میرا نام رچرڈ ہے اور یہ میرا ساتھی وکی۔ ہمیں ڈیوائن آکسٹرا چاہئے۔ آپ سے ابھی فون پر بات ہوئی ہے"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تشریف رکھیں اور بتائیں کیا پینا پسند کریں گے"...... ادھیڑ عمر رابرٹ نے بڑے خلیق کاروباری لہجے میں کہا اور دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

" کچھ نہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

" میں نے آپ کی کال آنے کے بعد ایکریمیا میں سولاز سے آپ کے بارے میں کنفرم کیا ہے اور اس نے آپ کی نہ صرف کنفرمیشن کر دی ہے بلکہ آپ کی سفارش بھی کی ہے اس لئے آپ فرمائیں کہ آپ کو کیا چاہئے"...... رابرٹ نے کہا۔

" کیا یہ آفس محفوظ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" جی ہاں۔ میں نے آپ کا سن کر ہی بٹن آن کر دیا ہے۔ آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں"...... رابرٹ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سے ایک اہم دفاعی کمپیوٹر ڈسک اسرائیلی حکام نے قبرص کی ایک سرکاری تنظیم ڈارک ہارس کے ذریعے اڑائی اور یہ ڈسک قبرص سے یہاں پہنچ گئی۔ ہم نے وہ ڈسک واپس حاصل کرنی ہے۔ اب تک جو معلومات ملی ہیں اس کے مطابق پہلے یہ ڈسک سٹار فورڈ لیبارٹری میں رکھی گئی تھی لیکن جب انہیں معلوم ہوا کہ ہم اس ڈسک کے خلاف حرکت میں آگئے ہیں تو صدر صاحب نے حکم دے کر اسے وہاں سے کہیں اور بھجوا دیا ہے اور ہمیں یہ معلوم نہیں ہے۔ اب ہم نے معلوم کرنا ہے کہ ڈسک کہاں ہے اس لئے آپ سے بات ہو رہی ہے"...... عمران نے مختصر طور پر بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ البتہ ہمارا تعلق پاکیشیا کی ایک سرکاری ایجنسی سے ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بات کہاں سے معلوم ہو سکتی ہے۔ اگر آپ صدر یا صدارتی سیکرٹریٹ کی بات کریں تو وہاں میرا کوئی سیٹ اپ نہیں ہے"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ سٹار فورڈ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر کرس کو تو معلوم ہو گا کہ یہ ڈسک کہاں بھجوائی گئی ہے کیونکہ اب صدر صاحب خود تو اسے لے کر کہیں پہنچانے نہ گئے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کو یہ بات کس نے بتائی ہے کہ ہم یہ کام کرتے ہیں"۔ رابرٹ نے کہا۔

"سولاز نے۔ میں نے اسے فون کیا تھا۔ اس نے آپ کی ٹپ دی اور آپ کو کال کر کے کہہ دیا۔ کیا آپ کو سولاز پر اعتماد نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"بالکل ہے جناب۔ ٹھیک ہے۔ یہ معلومات آپ کو کب چاہئیں"...... رابرٹ نے کہا۔

"جس قدر جلد ممکن ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"ایک گھنٹے میں بتایا جا سکتا ہے بشرطیکہ آپ پچاس لاکھ ڈالرز ادا کریں"...... رابرٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چیک بک نکالی اور ایک چیک پر لکھا اور دستخط کر کے اس نے چیک علیحدہ کیا اور رابرٹ کی طرف بڑھا دیا۔

"میں سولاز کی وجہ سے مکمل معاوضہ پیشگی ادا کر رہا ہوں۔ یہ بنیک آف ایکریمیا کا گارنٹڈ چیک ہے"...... عمران نے کہا تو رابرٹ نے کچھ دیر تک غور سے چیک کو دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ اس نے چیک تہہ کر کے جیب میں ڈال لیا۔

"آپ ایک گھنٹے بعد فون کر لیں لیکن خیال رکھیں شاپ کا نمبر ڈائل کرنے کے بعد آپ دو بار زیرو ڈائل کریں گے تو کال میرے

پاس ڈائریکٹ ہو جائے گی اور یہ سپیشل فون ہے اس لئے اسے چیک نہیں کیا جا سکتا"...... رابرٹ نے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ۔ ایک خیال رکھیں کہ معلومات حتمی ہونا چاہئیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ ہم حتمی کام کرتے ہیں"...... رابرٹ نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور پھر عمران اور ٹائیگر رابرٹ سے مصافحہ کر کے اس کے آفس سے نکلے اور ایک بار پھر ٹیکسی میں بیٹھ کر وہ گولڈن برج کی طرف بڑھ گئے کیونکہ تل ابیب میں یہ سیاحوں کا سب سے بڑا مرکز تھا اور عمران چاہتا تھا کہ اگر ان کی نگرانی ہو رہی ہو تو نگرانی کرنے والے کسی حد تک مطمئن ہو جائیں۔

"باس"...... اچانک گولڈن برج کے قریب ٹیکسی سے اترنے کے بعد ٹائیگر نے کہا۔

"میرا نام رچرڈ ہے"...... عمران نے کہا۔

"مسٹر رچرڈ۔ اگر واقعی ہماری نگرانی ہو رہی ہے تو کیا نگرانی کرنے والے اس میوزیکل شاپ کو چیک نہیں کریں گے کیونکہ ہم نے وہاں نہ کچھ دیکھا ہے اور نہ ہی کچھ خریدا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہمارا تعلق ایکریمیا کی جس فرم سے ہے وہ اس میوزیکل شاپ کو سامان سپلائی کرتی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ گولڈن برج ایک خوبصورت باغ تھا جس کے درمیان ایک بڑی سی مصنوعی جھیل تھی جس کے

اوپر ایک قدیم دور کا ہینگنگ پل بنایا گیا تھا۔ جن رسیوں سے یہ پل بنایا گیا تھا ان کا رنگ سنہرا تھا اس لئے اسے گولڈن برج کہا جاتا تھا اور لوگ اس جدید دور میں اس قدیم دور کے ہینگنگ پل سے گزرتے ہوئے واقعی بے حد لطف لیتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ سیاح یہاں آیا کرتے تھے۔ ابھی عمران اور ٹائیگر باغ کے ایک کونے میں بنے ہوئے ریستوران کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک کسی نے عقب سے عمران کے کاندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔ عمران تیزی سے مڑا تو سامنے ایک نوجوان کھڑا تھا۔

"سوری مسٹر۔ آپ کو پشت کی طرف سے دیکھ کر مجھے یوں لگا جیسے آپ میرے پرانے دوست جیکب ہوں۔ آئی ایم سوری"۔ اس نوجوان نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ اکثر ایسا ہو جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا۔ ٹائیگر بھی اس کے پیچھے مڑ گیا تھا۔

"مسٹر رچرڈ۔ میرا خیال ہے کہ اس نوجوان نے آپ کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر کوئی چیز آپ کے کوٹ میں داخل کی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ ہو سکتا ہے۔ تم کیفے میں بیٹھو میں واش روم سے ہو کر آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے اس طرف کو مڑ گیا جہاں واش رومز کا باقاعدہ بورڈ لگا ہوا تھا۔ یہاں طویل قطار میں انتہائی

جدید واش روم بنے ہوئے تھے ۔ عمران ایک خالی واش روم میں
داخل ہوا اور اس نے دروازہ بند کر کے کوٹ اتارا اور اس کے
کاندھوں کو کافی دیر تک غور سے دیکھتا رہا۔ اچانک اس کی نظر ایک
باریک سی سوئی پر پڑی جس کا سرا بھی کافی باریک تھا۔ اس نے بڑی
مشکل سے ناخنوں کی مدد سے یہ سوئی کوٹ سے باہر نکالی اور اسے
غور سے دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس کے چہرے پر مسکراہٹ سی بکھر
گئی کیونکہ اب وہ پہچان گیا تھا کہ یہ انتہائی جدید ترین ٹیلی ویو وائر
تھی ۔ چھوٹی سی سوئی میں انتہائی جدید ترین سسٹم نصب تھا ۔ عمران
نے اس بارے میں پڑھا ضرور تھا لیکن اس نے اسے دیکھا پہلی بار تھا
عمران نے واش روم سے ٹشو پیپر نکالے اور چار پانچ ٹشو میں اس وائر
کو لپیٹ کر اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی
اس کے ذہن میں جھماکا سا ہوا ۔ اس طرح کیپل وائر اسے لگانے کا
مطلب تھا کہ نگرانی کرنے والوں کو اس پر بہت زیادہ شک پڑ چکا
ہے اور اب انہوں نے کنفرمیشن کرنے کے لئے یہ وائر لگائی ہو گی اور
اب جب یہ وائر اپنی نشریات بند کر دے گی تو اس سے وہ الٹا کنفرم
ہو جائیں گے ۔ چنانچہ اس نے جیب سے اسے واپس نکالا اور ٹشو پیپرز
سے نکال کر اسے دوبارہ کاندھے میں لگا دیا لیکن چونکہ وہ اس کی
کارکردگی کے بارے میں تفصیل سے پڑھ چکا تھا اس لئے اس نے
اسے دوبارہ کاندھے میں لگاتے ہوئے قدرے ٹیڑھا کر دیا تھا ۔ اسے
معلوم تھا کہ اب اس وائر سے صوتی نشریات نہیں نکل سکیں گی اور

اس کے اور ٹائیگر کے درمیان جو بات ہو گی وہ نشر نہ ہو سکے گی ۔
البتہ وہ ان کی تصویریں نشر کرتی رہے گی ۔ اس سے وہ یہی سمجھیں
گے کہ وائر صحیح طور پر ایڈجسٹ نہیں ہو سکی ۔ اسے معلوم تھا کہ وائر
کو آن ہونے میں چند منٹ لگ جاتے ہیں ۔ پھر وہ اپنا کام شروع
کرتی ہے اس لئے اس وائر کے لگنے کے فوراً بعد ٹائیگر اور عمران کے
درمیان جو باتیں ہوئی ہیں وہ ان تک نہ پہنچ سکی ہوں گی ۔ بہرحال وہ
کندھے اچکاتا ہوا واش روم سے باہر آیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا
ریستوران کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔ ٹائیگر ایک کونے میں میز کے
سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا ۔ عمران بھی وہاں جا کر بیٹھ گیا اور ویٹر
سے اس نے مشروب منگوا لیا۔

"کیا رزلٹ رہا باس "...... ٹائیگر نے کہا۔

"میرا نام رچرڈ ہے "...... عمران نے خشک لہجے میں کہا تو ٹائیگر
کے چہرے پر ہلکی سی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

"آئی ایم سوری ۔ میرے منہ پر چڑھا ہوا ہے یہ لفظ "...... ٹائیگر
نے کہا۔

"میرے کوٹ کے کاندھے میں انتہائی جدید ترین ٹیلی ویو وائر
لگائی گئی ہے لیکن میں نے اسے اس لئے لگا رہنے دیا ہے کہ یہ لازماً
کنفرمیشن کے لئے لگائی گئی ہو گی ۔ اگر میں نے اسے آف کر دیا تو وہ
کنفرم ہو جائیں گے اس لئے میں نے اسے اس انداز میں ایڈجسٹ کر
دیا ہے کہ یہ ہماری آواز نشر نہ کر سکے ۔ صرف ہماری تصویریں نشر

ہوتی رہیں گی" ...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن پھر تو ہم اس وقت رسک میں ہیں ۔ ہمیں ان نگرانی کرنے والوں سے پیچھا چھڑانا چاہئے" ...... ٹائیگر نے کہا۔

" ڈیوائن آکسٹرا کا پھٹا ہوا ڈرم دوبارہ سل جائے پھر" ۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ جب ان کو وہاں بیٹھے ایک گھنٹہ گزر گیا تو عمران اٹھا اور سائیڈ پر بنے ہوئے فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے فون بوتھ میں داخل ہو کر جیب سے ایک کارڈ نکالا اور فون سیٹ میں ڈال کر جب اسے دبایا تو فون سیٹ پر بلب جل اٹھا ۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ اس نے آخر میں ڈبل زیرو بھی پریس کر دیئے ۔

" یس " ...... دوسری طرف سے رابرٹ کی آواز سنائی دی ۔

" رچرڈ بول رہا ہوں ۔ ڈیوائن آکسٹرا کا پھٹا ہوا ڈرم سل گیا ہے یا نہیں" ...... عمران نے کہا۔

" ابھی وہ مرمت کے لئے گیا ہوا ہے جناب" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کس سے آپ مرمت کرا رہے ہیں ۔ یہ بے حد اہم ہے" ۔ عمران نے کہا۔

" ایم گروپ مرمت کا کام انتہائی مہارت سے کرتا ہے جناب ۔ انہوں نے سپیشل کارخانہ لگایا ہوا ہے ۔ آپ بے فکر رہیں" ۔ رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کہاں ہے اس ایم گروپ کا کارخانہ" ...... عمران نے پوچھا۔

" ماس روڈ پر جناب ۔ اس کے مالک ڈاکٹر جیمسن ہیں لیکن وہ کسی سے نہیں ملتے اس لئے آپ بے فکر رہیں ۔ آپ کا کام مکمل طور پر اطمینان بخش ہو گا" ...... رابرٹ نے جواب دیا۔

" کیا اس ڈیوائن آکسٹرا کا کوئی اور گاہک تو نہیں پہنچا آپ کے پاس" ...... عمران نے کہا۔

" آپ کو کیسے علم ہوا جناب ۔ وہ تو آپ کے جانے کے فوراً بعد ہی آ گیا تھا اور میں نے اس سے معذرت کر لی کہ ایکریمیا میں اس فرم کا اس کے لئے آرڈر ہے جو ہمیں مال سپلائی کرتا ہے اس لئے ہماری ترجیح آپ ہی ہیں" ...... رابرٹ نے کہا۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ میں جلد ہی اسے وصول کرنے آؤں گا ۔ گڈ بائی" ...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ رابرٹ نے واقعی ایک گھنٹے میں کارنامہ سرانجام دیا تھا ۔ اس کے مطابق ڈسک اب ایم گروپ کے سپیشل ہیڈ کوارٹر میں پہنچ چکی ہے اور سپیشل سٹور اور ایم گروپ ملٹری ایریا سوگار میں ہے ۔ اسے معلوم تھا کہ سوگار تل ابیب کے شمال مغرب میں تقریباً ڈیڑھ سو کلومیٹر کے فاصلے پر ایک وسیع و عریض علاقہ ہے جو مکمل طور پر ملٹری کے قبضے میں ہے اور وہاں ملٹری کے ہی دفاتر اور دیگر تنصیبات موجود ہیں ۔ سوگار علاقے میں کسی سویلین کو کسی صورت بھی داخل ہونے کی اجازت نہ تھی ۔ عمران

چونکہ سوگار کے بارے میں پہلے سے جانتا تھا اس لئے جب رابرٹ نے اسے کوڈ میں جگہ کا نام ماس بتایا تو وہ سمجھ گیا کہ ماس کا مطلب ملٹری ایریا یا سوگار ہی ہے۔ عمران واپس پہنچا تو ٹائیگر ویسے ہی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

"آؤ چلیں۔ کافی تفریح ہو گئی ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں نے پیمنٹ کر دی ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ٹیکسی میں بیٹھے واپس ہوٹل کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے لیکن ہوٹل پہنچ کر وہ ابھی کمرے میں داخل ہی ہوئے تھے کہ میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے تیزی سے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ رچرڈ بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا جبکہ ٹائیگر دروازہ بند کر کے اب اس کے پاس پہنچ گیا تھا۔

"اسسٹنٹ مینجر میکان بول رہا ہوں۔ آپ دونوں فوراً ہوٹل چھوڑ دیں ورنہ ٹریسر گروپ آپ کو گرفتار کر لے گا"...... دوسری طرف سے ہوٹل کے اسسٹنٹ مینجر میکان کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

"ٹریسر گروپ۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"۔ عمران نے کہا۔

"تل ابیب میں اجنبیوں کی انتہائی سختی سے مشینی چیکنگ کی

جاتی ہے اور یہ نگرانی کئی کئی ہفتے جاری رہتی ہے۔ یہ کام ایک خفیہ سرکاری سروس کرتی ہے جسے ٹریسر گروپ کہا جاتا ہے۔ یہ گروپ براہ راست صدر کے تحت ہے جسے یہ مشکوک قرار دے دیں اس کی نگرانی مزید سخت ہو جاتی ہے اور آپ پر انہیں پہلے شک تھا لیکن اب وہ کنفرم ہیں کہ آپ دشمن ایجنٹ ہیں اس لئے ٹریسر گروپ نے آپ کی گرفتاری کے آرڈر دے دیئے ہیں"...... میکان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کیسے یہ سب باتیں معلوم ہوتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں اس ہوٹل میں ٹریسر گروپ کا آدمی ہوں لیکن میں دراصل ریڈ ایگل کا آدمی ہوں۔ مجھے ابو قحافہ صاحب نے حکم دیا تھا کہ آپ کو قاہرہ میں دیکھا گیا ہے اس لئے آپ لامحالہ تل ابیب آئیں گے اس لئے آپ کی نگرانی کا خیال رکھا جائے اور ساتھ ہی آپ کا قدوقامت بتا دیا گیا تھا اور آپ کے ساتھی کا بھی۔ جب آپ اسرائیل میں آئے تو آپ کے پیچھے ٹریسر گروپ کا آدمی بھی آ گیا جس پر میں چونک پڑا۔ مجھے آپ دونوں کے قدوقامت وغیرہ دیکھ کر میں سمجھ گیا کہ آپ ہی وہی آدمی ہیں۔ چنانچہ میں نے آپ کو آگاہ کر دیا۔ ابھی چند لمحے پہلے مجھے گروپ کی طرف سے کال آئی ہے کہ گرفتار کرنے والوں کو بھیجا جا رہا ہے اس لئے میں آپ کا خیال رکھوں"...... میکان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس گروپ کا انچارج کون ہے اور اس کا آفس کہاں ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"اس گروپ کا انچارج کرنل شونڈر ہے اور اس کا آفس ملٹری ایریا سوگار میں ہے۔ یہ سب انتہائی خفیہ طور پر کام کرتے ہیں اور پورے تل ابیب میں ان کا جال پھیلا ہوا ہے"...... میکان نے کہا۔

"یہ ہمیں گرفتار کر کے کیا ہیڈ کوارٹر لے جائیں گے"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہاں کسی اجنبی کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ یہاں تل ابیب میں ان کے کئی سب ہیڈ کوارٹر ہیں"...... میکان نے جواب دیا۔

"ابو قحافہ کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو میکان نے تفصیل بتا دی۔

"اوکے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا باس"...... ٹائیگر نے عمران کی پیشانی پر پھیلی ہوئی شکنیں دیکھ کر کہا۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن پریس نہیں تھا اس لئے وہ دوسری طرف سے آنے والی آواز نہ سن سکا تھا۔

"کوئی ٹریسر گروپ ہے۔ وہ ہمیں گرفتار کرنے آ رہا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ پھر"...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"اگر ہم نے میک اپ تبدیل کر لئے اور لباس بھی تب بھی یہ

ہمیں پہچان لیں گے کیونکہ جو لوگ ٹیلی ویو وائر میرے کوٹ کے کندھے میں ایڈجسٹ کر چکے ہیں ان کے پاس یقیناً جدید ترین چیکنگ آلات ہوں گے۔ فی الحال وہ مشکوک ہیں اور شاید ہمیں گرفتار کر کے پوچھ گچھ کریں لیکن اگر ہم نے میک اپ اور لباس تبدیل کر لیا تو پھر وہ کنفرم ہو جائیں گے اور ہمیں کسی بھی طرف سے گولی ماری جا سکتی ہے اس لئے میں سوچ رہا ہوں کہ کیا کیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن مسٹر رچرڈ۔ اگر وہ میک اپ اور لباس کی تبدیلی کے باوجود ہمیں چیک کر سکتے ہیں تو پھر تو وہ ہمارے اصل چہرے دیکھ چکے ہوں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ جو میک اپ کیا گیا ہے وہ آسانی سے شناخت نہیں ہو سکتا۔ دوبارہ ایسا نیا میک اپ کرنے میں طویل وقت لگے گا۔ ہم جلدی میں اس پر ماسک میک اپ کر سکتے ہیں لیکن جدید ترین ٹریسنگ مشینری کے سامنے ماسک میک اپ نہیں ٹھہر سکتا"۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر جواب دیتا دروازہ اس طرح کھٹکھٹایا جانے لگا جیسے وہ اسے توڑ دینا چاہتے ہوں۔

"جاؤ دروازہ کھولو۔ ہم نے گرفتار ہونا ہے لیکن اپنی بات پر اڑے رہنا ہے"...... عمران نے یکلخت کاندھے جھٹکتے ہوئے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو چار آدمی جن کے جسموں پر نیلے رنگ کی یونیفارمز تھیں بجلی کی سی

تیزی سے اندر داخل ہوئے۔

"سپیشل پولیس۔ آپ حراست میں ہیں اور اگر آپ نے کوئی غلط حرکت کی تو آپ کو گولی بھی ماری جا سکتی ہے"...... ایک آدمی نے چیخ کر کہا تو عمران نے اس طرح ہاتھ اٹھا دیئے جیسے وہ ان سے خوفزدہ ہو گیا ہو۔ ٹائیگر نے بھی اس کی پیروی کی۔

"ہم تو سیاح ہیں اور ایکریمین ہیں"...... عمران نے بڑے ڈرے اور سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر تم بے گناہ ہوئے تو ہم تمہیں چھوڑ دیں گے"...... اس آدمی نے کہا اور پھر اس کے حکم پر ان دونوں کے ہاتھ ان کے عقب میں کر کے کلپ ہتھکڑیاں ڈال دی گئیں اور پھر وہ انہیں کمرے سے باہر لا کر فائر ڈور کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ان کی کار میں بیٹھے سڑک پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ عمران چونکہ خاموش بیٹھا ہوا تھا اس لئے ٹائیگر بھی خاموش تھا۔ کار مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ایک کالونی میں داخل ہوئی اور پھر ایک کافی بڑی کوٹھی کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ اسی لمحے گیٹ خودبخود کھل گیا اور ڈرائیور کار اندر لے گیا۔ وہاں ان کی طرح نیلی یونیفارم پہنے آٹھ مسلح افراد موجود تھے۔ وہ سب کار کے گرد اکٹھے ہو گئے اور پھر ٹائیگر اور عمران دونوں کو نیچے اتار کر عمارت کے اندر لایا گیا اور ایک بڑے کمرے میں لا کر انہیں کرسیوں پر بیٹھنے کے لئے کہا گیا۔

"رسیاں لے آؤ"...... ان کے لیڈر نے کہا اور چند لمحوں بعد انہیں

رسیوں کی مدد سے کرسیوں سے باندھ دیا گیا۔ البتہ ان کے ہاتھوں سے کلپ ہتھکڑیاں نہ نکالی گئی تھیں۔

"اب چیف کو اطلاع دو"...... اس لیڈر نے کہا تو ایک آدمی تیزی سے مڑ کر واپس چلا گیا جبکہ چار آدمی وہیں کمرے میں رہ گئے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد کا آدمی اندر داخل ہوا۔ وہ سر سے گنجا تھا۔ اس کا چہرہ بڑا اور آنکھیں سوجی ہوئی لگتی تھیں۔ اس کے چہرے کی جلد ایسی تھی کہ وہ پتھر کا بنا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ بڑے فاخرانہ انداز میں چلتا ہوا سامنے رکھی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کون ہیں یہ اور کیا تفصیل ہے ڈکسن"...... کرسی پر بیٹھنے کے بعد اس آدمی نے اس لیڈر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب۔ ان دونوں ایکریمیز کو چیک کیا گیا اور انہیں اس لئے مشکوک سمجھا گیا کہ یہ سیاح ہونے کے باوجود سیاحوں کے انداز میں تل ابیب کو نہ دیکھ رہے تھے جبکہ کاغذات کے مطابق یہ پہلی بار اسرائیل آئے ہیں لیکن ان کے دیکھنے کا انداز بتا رہا تھا کہ یہ اس شہر سے پوری طرح واقف ہیں۔ چنانچہ ان کی مزید چیکنگ کی گئی لیکن یہ کمرے تک محدود رہے۔ پھر کمرے سے نکل کر یہ ایک میوزیکل شاپ میں گئے۔ وہاں انہوں نے نہ کوئی چیز خریدی اور نہ ہی دیکھی اور صرف مالک سے مل کر واپس چلے گئے۔ ہم نے مالک سے پوچھ گچھ کی تو اس نے بتایا کہ یہ دونوں ایکریمیا کی اس کمپنی کے آدمی ہیں جو

انہیں میوزک کے آلات سپلائی کرتی ہے اور ایک انتہائی قیمتی آرکسٹرا جو اس کمپنی سے خریدا گیا تھا اس کا ڈرم پھٹا ہوا تھا اور یہ اس لئے آئے تھے کہ کلیم اوکے کر سکیں ۔ جس پر ہم نے اس کمپنی کو فون کر کے معلوم کیا تو وہاں سے مالک کی بات کی تصدیق ہو گئی لیکن ہم نے پھر بھی ان کی نگرانی جاری رکھی ۔ یہ وہاں سے نکل کر سیدھے گولڈن برج گئے ۔ ہم نے وہاں اس آدمی کے کاندھے پر ٹیلی ویو وائر ایڈجسٹ کر دی لیکن اس کی ایڈجسٹ منٹ میں کچھ فرق پڑ گیا اس لئے ان کی آوازیں تو سنائی نہ دے سکیں لیکن ان کی فلم موصول ہوتی رہی ۔ یہ دونوں وہاں ایک گھنٹہ رہے ۔ انہوں نے عام ایکریمیوں کی طرح شراب نہیں پی بلکہ مشروب پیا ۔ پھر ان میں سے ایک نے فون بوتھ سے فون کیا اور پھر یہ دونوں واپس ہوٹل آ گئے ۔ ہم نے فون کمپنی کو کال کر کے اس کے فون کی ٹیپ چیک کی تو پتہ چلا کہ ان میں سے ایک آدمی جس کا نام رچرڈ ہے اس نے میوزیکل شاپ کے مالک کو فون کیا لیکن گفتگو میں یہ بات سامنے آئی کہ انہوں نے اس پھٹے ہوئے ڈرم کو مرمت کے لئے دیا ہوا ہے اور یہ اس کے بارے میں پوچھ رہا ہے جس سے ہم کنفرم ہو گئے کہ ان کی ہیڈ کوارٹر میں چیکنگ ضروری ہے اس لئے انہیں گرفتار کر کے یہاں لایا گیا ہے" ...... لیڈر نے پوری تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔ چیک کرو ۔ پھر مجھے رپورٹ دینا" ...... اس آدمی

نے کہا اور اٹھ کر واپس مڑ کر چلا گیا اور اس کے بعد تو انتہائی پھرتی سے کارروائی شروع کر دی گئی ۔ عمران اور ٹائیگر کے میک اپ انتہائی جدید ترین میک اپ واشر سے چیک کئے گئے لیکن جب میک اپ واش نہ ہوئے تو عمران کے کاندھے سے ٹیلی ویو وائر نکال لی گئی اس کے بعد یہ لیڈر ان کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا لیکن اب کمرے میں اس لیڈر کے ساتھ ایک آدمی رہ گیا تھا اور باقی باہر چلے گئے تھے ۔

"تم اپنی اصلیت بتا دو ورنہ تمہارا عبرتناک حشر ہو گا" ...... لیڈر نے کہا ۔

"حیرت ہے ۔ سب کچھ چیک کر لینے کے باوجود تم پھر یہ بات کر رہے ہو" ...... عمران نے کہا ۔

"تمہارا انداز بتا رہا ہے کہ تم سیاح نہیں ہو ورنہ گرفتاری کے وقت اور یہاں آنے کے بعد تمہارا یہ ردعمل نہ ہوتا" ...... لیڈر جس کا نام ڈکسن تھا، نے کہا ۔

"تمہارا تعلق سپیشل پولیس سے ہے ۔ کون ہے سپیشل پولیس کا انچارج" ...... عمران نے کہا ۔

"ابھی تمہارے سامنے وہ بیٹھے ہوئے تھے کرنل شونڈر" ۔ ڈکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"تم ایسا کرو کہ ایکریمین سفارت خانے کو اطلاع دے دو ۔ پھر تمہاری تسلی کرا دیں گے ۔ تمہارا مشکوک پن وہم کی بیماری میں تبدیل ہو چکا ہے اور وہ ہمارے لاکھ کہنے کے باوجود ختم نہیں ہو سکتا

"ہم واقعی سیاح ہیں"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ نہ بتاؤ۔ ابھی تمہاری روح بھی بول پڑے گی"...... ڈکسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف کھڑے آدمی کو مخاطب کیا۔

"کوڑا نکالو اور اس وقت تک ان پر برساتے رہو جب تک یہ اپنی اصلیت نہ بتا دیں"...... ڈکسن نے کہا۔

"یس سر"...... اس آدمی نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کاندھے سے لٹکاتے ہوئے کہا اور پھر ایک کونے میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے اب ایکشن میں آنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ کلپ ہتھکڑی اس نے کھول لی تھی لیکن ہتھکڑی اس نے کرسی پر ہی رکھی تھی تاکہ نیچے گرنے سے پتہ نہ چل سکے۔ کرسی اس انداز کی بنی ہوئی تھی کہ سیٹ میں عقبی پشت کے درمیان معمولی سا خلا تھا۔ اس لئے ہتھکڑی آسانی سے اس کی پشت پر پڑی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ کرسی کی عقبی پشت کی لکڑیوں کے درمیان خلا میں سے گزار کر عقبی طرف بندھی ہوئی گانٹھ ٹٹول کر اسے کھول لیا تھا۔ بس اب ایک زور دار جھٹکے کی ضرورت تھی کہ رسیاں کھل کر خود بخود نیچے گر جاتی تھیں۔ چونکہ اس کا صرف اوپر کا جسم ہی رسیوں سے بندھا ہوا تھا اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا۔ وہ صرف اس لئے آ گیا تھا تاکہ ایک تو یہ معلوم کر سکے کہ یہ گروپ

گروپ ان کے خلاف کیوں مشکوک ہوا ہے اور دوسری بات یہ کہ ان کا تعلق کہیں جی پی فائیو سے تو نہیں۔ لیکن اب ڈکسن کی باتوں سے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ علیحدہ سرکاری گروپ ہے اور ان کے خلاف یہ ساری کارروائی ڈکسن کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ ویسے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ ڈکسن خاصا ہوشیار آدمی ہے کیونکہ عام آدمی اس قدر باریک باتیں نوٹ نہیں کر سکتا کہ کاغذات کی رو سے عمران اور ٹائیگر پہلی بار اسرائیل آئے ہیں لیکن وہ یہاں اس طرح ٹریٹ کر رہے ہیں جیسے کئی بار یہاں آ چکے ہوں۔ ان کی حرکات نئے آنے والوں جیسی نہیں ہیں۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ کرنل شونڈر کا قد و قامت اس کے مطابق ہے جبکہ یہ ڈکسن ٹائیگر کے قد و قامت کے برابر تھا اس لئے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ کرنل شونڈر کے میک اپ میں اور ٹائیگر کو ڈکسن بنا کر ملٹری ایریا سوگار میں داخل ہو کر ایم گروپ سے وہ ڈسک آسانی سے حاصل کر لے گا اس لئے اس نے اب حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ عمران نے ہتھکڑی کو پکڑتے ہوئے مڑ کر ٹائیگر کی طرف دیکھا تو ٹائیگر نے مخصوص اشاروں میں پلکیں جھپک کر اسے بتا دیا کہ وہ بھی رسیاں کھول چکا ہے۔ چنانچہ عمران مطمئن ہو گیا۔ اس دوران وہ آدمی الماری سے کوڑا نکال کر واپس مڑا اور پھر وہ قدم بڑھاتا ہوا سیدھا عمران کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک عمران نے جسم کو زور دار جھٹکا دیا اور دوسرے لمحے رسیاں کھل کر نیچے جا گریں۔ اس سے پہلے کہ ڈکسن اور اس کا آدمی سنبھلتے

عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور کچھ فاصلے پر موجود ہاتھ میں کوڑا پکڑے ہوئے آدمی کے سینے پر کلپ ہتھکڑی پوری قوت سے پڑی اور وہ آدمی چیختا ہوا پشت کے بل نیچے جا گرا۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ کیا ہوا ستاچو"...... ڈکسن نے یکلخت بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بھی چیختا ہوا اچھل کر کرسی سمیت پیچھے جا گرا جبکہ ٹائیگر بھی اس دوران رسیوں سے آزاد ہو چکا تھا۔ اس نے اٹھتے ہوئے ستاچو کو سنبھال لیا اور چند لمحوں بعد ہی ستاچو اپنی گردن تڑوا کر ہلاک ہو چکا تھا جبکہ ڈکسن نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش میں ہی تھا کہ عمران نے اس کی کنپٹی پر یکے بعد دیگرے دو ضربیں لگا کر اسے بے ہوش کر دیا تھا۔ ویسے عمران نے محسوس کر لیا تھا کہ یہ لوگ چونکہ صرف نگرانی کا کام کرتے ہیں اس لئے لڑنے بھڑنے میں اس قدر تیز نہیں ہیں جتنے فیلڈ میں کام کرنے والے ہوتے ہیں۔

"ٹائیگر۔ یہ مشین گن لے کر باہر جاؤ اور سوائے اس کرنل شونڈر کے باقی سب کا خاتمہ کر دو۔ کرنل شونڈر کو تم دیکھ چکے ہو۔ اسے تم نے یہاں لانا ہے"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا۔

"یہ اگر ان کا ہیڈ کوارٹر ہے تو پھر تو یہاں کافی لوگ ہوں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ اس ہوٹل کے اسسٹنٹ مینجر میکان نے مجھے بتایا تھا کہ ہیڈ کوارٹر سوگار ایریا میں ہے۔ یہ کوئی چیکنگ پوائنٹ ہو گا"۔

عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا اور مشین گن اٹھا کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے ڈکسن کو اٹھا کر کرسی پر ڈالا اور پہلے اس کے دونوں ہاتھ پیچھے کر کے ان میں کلپ ہتھکڑی ڈال دی اور پھر نیچے پڑی ہوئی رسیاں اٹھا کر اس نے اسے اچھی طرح کرسی سے باندھ دیا۔ پھر وہ سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسے ٹائیگر کا انتظار تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر اندر داخل ہوا۔

"یہاں آٹھ آدمی تھے باس۔ انہیں میں نے ہلاک کر دیا ہے لیکن یہ کرنل شونڈر موجود نہیں ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اچھی طرح چیک کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب باہر جا کر پہرہ دو۔ میں اس ڈکسن سے پوچھ گچھ کر لوں"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا تو عمران اٹھا اور آگے بڑھ کر اس نے بے ہوش پڑے ہوئے ڈکسن کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد ڈکسن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔

"تم ۔ تم کیسے آزاد ہو گئے ۔ کیا مطلب"...... ڈکسن نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر سٹاچو کی لاش دیکھ کر اس کا چہرہ بگڑ گیا۔

"میں نے پوری کوشش کی کہ تم اپنا وہم ختم کر دو لیکن تم نے خوامخواہ ضد پکڑ لی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اب تو میری بات ثابت ہو گئی ہے کہ تم سیاح نہیں ہو۔ سیاح اس انداز کی کارروائیاں نہیں کر سکتے"...... ڈکسن نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے یہ تو معلوم ہے کہ تمہارا ہیڈ کوارٹر ملٹری ایریا سوگار میں ہے لیکن تم یہ بتاؤ کہ وہاں انچارج کون ہے"...... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"کرنل شونڈر"...... ڈکسن نے جواب دیا۔

"لیکن کرنل شونڈر تو یہاں تھا"...... عمران نے کہا۔

"وہ ویسے چیکنگ کے لئے آیا ہوا تھا"...... ڈکسن نے جواب دیا۔

"تم وہاں ہیڈ کوارٹر آتے جاتے رہتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں ۔ لیکن تم کیوں یہ سب کچھ پوچھ رہے ہو"...... ڈکسن نے کہا۔

"میں کرنل شونڈر کے پاس جا کر اسے مجبور کرنا چاہتا ہوں کہ وہ تمہاری نگرانی بند کر دے ۔ ہم غلط لوگ نہیں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ۔ یہ اس کا کام نہیں ہے ۔ تمہارے خلاف صرف میرا سیکشن کام کر رہا تھا ۔ تم مجھے چھوڑ دو میں اب تمہاری نگرانی نہیں کراؤں گا"...... ڈکسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ مجھے تمہارے وعدے پر اعتماد ہے ۔ یہ بتاؤ کہ ملٹری ایریا سوگار میں ایم گروپ کا سپیشل سٹور کہاں ہے"۔ عمران نے کہا تو ڈکسن بے اختیار چونک پڑا۔

"ایم گروپ کا سپیشل سٹور ۔ اوہ ۔ وہ ہے تو ملٹری ایریا کے اندر لیکن سب سے آخر میں ہے ۔ وہاں کوئی بھی نہیں جا سکتا ۔ سوائے ان کے جس کے پاس حکومت اسرائیل کی طرف سے ریڈ کارڈ جاری ہوا ہو یا پھر ایم گروپ کا چیف جیمسن جسے کارڈ ایشو کرے ۔ وہ اسرائیل کی ٹاپ سیکرٹ جگہ ہے اور اس کی حفاظت باقاعدہ ملٹری کمانڈر کے ذمے ہے اور یہ بھی سنا ہے کہ یہ سپیشل سٹور اس وقت دنیا کا محفوظ ترین مقام ہے جہاں انسان تو انسان اس کے خیالات بھی نہیں پہنچ سکتے"...... ڈکسن نے کہا۔

"کیا کرنل شونڈر اور کرنل جیمسن میں دوستانہ تعلقات ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"اوہ نہیں ۔ وہ تو ایک دوسرے کو جانتے بھی نہیں ہوں گے ۔ کرنل جیمسن کسی سے بھی نہیں ملتا ۔ سوائے صدر مملکت، وزیراعظم اور ملٹری چیف کے ۔ وہ کرنل شونڈر کا دوست کیسے ہو سکتا ہے"...... ڈکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آخر لوگ وہاں آتے جاتے تو رہتے ہی ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ لیکن تم یہ باتیں کیوں پوچھ رہے ہو۔ تمہارا ایم گروپ سے کیا تعلق ہے"...... ڈکسن نے کہا۔

"میرا ایم گروپ سے نہیں صرف کرنل جیمسن سے تعلق ہے۔ میں نے اس سے انتقام لینا ہے"۔ عمران نے کہا تو ڈکسن چونک پڑا۔

"انتقام لینا ہے۔ کیوں۔ کیا مطلب"...... ڈکسن نے کہا۔

"کرنل جیمسن کسی زمانے میں ایکریمیا میں طویل عرصہ رہا ہے۔ وہاں میری ایک عزیزہ رہتی تھی جبکہ میں اپنی ملازمت کے سلسلے میں ایک اور ملک میں رہتا تھا۔ کرنل جیمسن نے میری عزیزہ جس کا نام ماریا تھا، سے تعلقات پیدا کر لئے اور جب اس کا دل بھر گیا تو اس نے اسے ٹھکرا دیا۔ ماریا بے حد حساس لڑکی تھی اس نے خودکشی کر لی اور کسی کو معلوم نہ تھا کہ اس نے کیوں خودکشی کی ہے۔ بہرحال میں آیا اور میں نے ماریا کی تجہیز و تکفین کی اور پھر اس کا سامان لے کر واپس چلا گیا۔ پھر کچھ عرصہ گزر گیا تو میں نے ماریا کا سامان کھولا تو اس میں سے مجھے اس کی ذاتی ڈائری ملی۔ میں نے وہ ڈائری پڑھی تو مجھے اصل حالات معلوم ہوئے اور میرے سینے میں انتقام کی آگ جل اٹھی۔ ہم دراصل قبائلی لوگ ہیں اور باہر سے آ کر ایکریمیا میں سیٹل ہوئے ہیں اس لئے ہمارے اندر قبائلی خون ابھی تک موجود ہے۔ میں نے اپنے ساتھی وکی کو ساتھ لیا اور یہاں آ گیا۔ یہاں آ کر میں نے

معلوم کر لیا کہ کرنل جیمسن ایم گروپ کا چیف ہے اور ایم گروپ ملٹری ایریا سوگار میں ہے لیکن اس دوران تم ٹپک پڑے اور نتیجے میں ہم یہاں پہنچ گئے۔ اب اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو مجھے بتاؤ کہ اس کرنل جیمسن سے کیسے اور فوری انتقام لیا جا سکتا ہے۔ کوئی قابل عمل حل بتاؤ تو میں تمہیں چھوڑ دوں گا ورنہ دوسری صورت میں تمہیں گولی مار دی جائے گی اور تم اس دنیا کی تمام خوبصورتیوں اور رعنائیوں سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جاؤ گے"...... عمران نے باقاعدہ ایک کہانی بنا کر اسے بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم واقعی مجھے چھوڑ دو گے"...... ڈکسن نے کہا۔

"ہاں۔ ہم قبائلی لوگ ہیں اور قبائلی جو وعدہ کرتے ہیں وہ ہر صورت میں پورا کرتے ہیں اس لئے میرا وعدہ کہ میں تمہیں زندہ رکھوں گا لیکن شرط وہی ہے کہ کوئی قابل عمل حل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے تم پر اعتماد ہے۔ سنو۔ کرنل جیمسن کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ وہ ملٹری ایریا سوگار میں شفٹ ہونے سے پہلے ایک بلڈنگ کے فلیٹ میں رہتا تھا۔ یہ فلیٹ اس نے خریدا ہوا تھا۔ اس میں میرا بھی رہائشی فلیٹ تھا۔ اس طرح کرنل جیمسن سے تعلقات پیدا ہو گئے لیکن وہ بے حد مغرور آدمی ہے اس لئے یہ تعلقات بس ہیلو ہیلو تک ہی محدود رہے۔ اس کی ایک خاص عورت ہے جس کا نام کانشا ہے۔ کانشا یہاں کے سٹار کلب کی مالکہ اور جنرل مینجر

ہے ۔ کہا یہی جاتا ہے کہ یہ کلب کرنل جیمسن کی رقم سے خریدا گیا
ہے ۔ بہرحال وہ کانشا ہر ویک اینڈ پر لازماً کرنل جیمسن کے فلیٹ
میں آتی رہتی تھی اور دو روز رہ کر واپس جاتی تھی ۔ پھر کرنل جیمسن
ملٹری ایریا میں شفٹ ہو گیا لیکن فلیٹ اس کے پاس ہی رہا ۔ کانشا
چونکہ ملٹری ایریا میں کسی صورت نہ جا سکتی تھی اس لئے کرنل
جیمسن ہر ویک اینڈ پر ملٹری ایریا سے یہاں اس فلیٹ میں آتا ہے اور
دو روز اس فلیٹ میں کانشا کے ساتھ گزارتا ہے ۔ میں اس بلڈنگ
کے فلیٹ میں اب بھی رہتا ہوں اس لئے یہ سب کچھ مجھے معلوم
ہے"...... ڈکسن نے بتایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رہائشی پلازہ
کے بارے میں تفصیل اور اس کے فلیٹ کا نمبر بتا دیا۔

"ویری گڈ ۔ تم نے واقعی کام کی ٹپ دی ہے ۔ اب اس کرنل
جیمسن کا حلیہ اور قدوقامت بھی بتا دو کیونکہ میں نے اسے کبھی نہیں
دیکھا"...... عمران نے کہا تو ڈکسن نے اسے اس کے حلیئے اور
قدوقامت کے بارے میں تفصیل بتا دی اور عمران بے اختیار مسکرا
دیا کیونکہ جو تفصیل ڈکسن نے بتائی تھی اس کے مطابق عمران کرنل
جیمسن کا روپ آسانی سے اختیار کر سکتا تھا۔

"اوکے ڈکسن ۔ دیکھ لو ۔ میں اپنا وعدہ پورا کر رہا ہوں اور تمہیں
زندہ چھوڑ کر جا رہا ہوں"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"مجھے آزاد کر دو ۔ اس طرح تو میں بندھے بندھے مر جاؤں گا"۔
ڈکسن نے چیخ کر کہا۔

"یہ کام میرا ساتھی کرے گا"...... عمران نے مڑے بغیر کہا اور
آگے بڑھ کر کمرے سے باہر چلا گیا ۔ باہر ٹائیگر موجود تھا۔

"کیا ہوا باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کچھ نہیں ۔ میں نے وعدہ کیا تھا کہ ڈکسن کو میں نہیں ماروں گا
اس لئے میں وعدہ پورا کر کے آ گیا ہوں ۔ اب یہ کام تم نے کرنا
ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر مسکراتا ہوا مڑا اور تیزی سے اس
کمرے کی طرف بڑھ گیا ۔ عمران نے اس دوران دیکھا کہ یہ ایک
چھوٹی سی عمارت تھی جو کافی پرانی تھی اور کسی علیحدہ جگہ پر بنی ہوئی
تھی ۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واپس آ گیا۔

"ٹائیگر ۔ یہاں لازماً میک اپ باکس وغیرہ ہوں گے کیونکہ یہ
ٹریسنگ گروپ کا اڈا ہے اور یہ لوگ میک اپ کرتے رہتے ہوں
گے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ۔ میں نے پہلے ہی چیکنگ کر لی ہے ۔ یہاں نہ
صرف میک اپ باکسز موجود ہیں بلکہ مختلف سائز کے لباسوں سے
الماریاں بھری ہوئی ہیں اور اسلحے کا بھی خاصا بڑا ذخیرہ موجود ہے"۔
ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ پھر فوراً ہم نے یہ کام کرنا ہے ۔ میک اپ اور
لباس تبدیل کر کے ہم یہاں سے باہر جائیں گے ورنہ ٹریسنگ گروپ
نے ہمیں پہچان لینا ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں
سر ہلا دیا۔

کرنل ڈیوڈ کی حالت پاگلوں جیسی ہو رہی تھی ۔ وہ کئی گھنٹوں سے آفس میں اس لئے موجود تھا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں اطلاع کب آتی ہے لیکن سرے سے کوئی اطلاع ہی نہ آ رہی تھی ۔ وہ کئی بار براؤن کو فون پر جھاڑ چکا تھا لیکن ظاہر ہے براؤن اب تل ابیب جیسے گنجان آباد شہر میں کیسے عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کر سکتا تھا۔

"اس طرح تو کام نہیں بنے گا۔ وہ شیطان عمران تو اپنا کام کر کے نکل جائے گا۔ مجھے خود کچھ کرنا ہو گا"...... کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کرنل ویلمز بول رہا ہوں چیف آف سپیشل اسکوارڈ"۔ دوسری طرف سے ایک بھرائی ہوئی سی آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ ۔ فرمائیں کیسے یاد کیا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے لہجے کو نرم کرتے ہوئے کہا۔

"صدر صاحب نے بتایا ہے کہ اس پاکیشیائی ایجنٹ عمران نے آپ کی آواز کی نقل کر کے صدر صاحب سے معلوم کر لیا ہے کہ ڈسک سٹار فورڈ لیبارٹری میں نہیں ہے اس لئے صدر صاحب نے حکم دیا ہے کہ اب ہمارا وہاں رہنا فضول ہے ۔ ہم آپ کے ساتھ مل کر انہیں تلاش کریں اور ہلاک کر دیں"...... کرنل ویلمز نے کہا۔

"ہاں ۔ ایسا ہی ہوا ہے ۔ وہ شیطان عمران اسی طرح دوسروں کی آوازوں کی نقل کر کے اپنا کام نکلوا لیتا ہے لیکن آپ نے اسے ٹریس کیا ہے یا نہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ہمارا اس سے پہلے کبھی ان لوگوں سے ٹکراؤ نہیں ہوا اس لئے ہم تو اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے ۔ میں نے آپ کو فون اسی لئے کیا ہے کہ آپ ہمیں گائیڈ کریں ۔ ہم مل کر کام کر سکتے ہیں"۔ کرنل ویلمز نے کہا تو کرنل ڈیوڈ کا سینہ یکلخت دو انچ پھول گیا ۔ اس کے چہرے پر چمک ابھر آئی تھی۔

"یہ لوگ دنیا کے شاطر ترین لوگ ہیں ۔ خاص طور پر ان کا لیڈر عمران تو شیطانی ذہن کا مالک ہے لیکن کرنل ڈیوڈ سے بچ کر وہ نہیں

جا سکتے ۔ آپ ویسے شہر میں انہیں ٹریس کرتے رہیں ۔ میرے آدمی بھی انہیں ٹریس کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ یہ گروپ کی صورت میں آئے ہوں گے اور یہ سب لوگ میک اپ کے ماہر ہیں ۔ صرف ایک نشانی ہے اس عمران کی کہ وہ زیادہ دیر تک سنجیدہ نہیں رہ سکتا ۔ مزاحیہ باتیں کرنا اس کی عادت ثانیہ بن چکی ہے ۔ بس یہی ایک نشانی ہے اور کچھ نہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" اس طرح تو بہت مشکل ہو جائے گی اسے ٹریس کرنے میں ۔ بہرحال ٹھیک ہے ۔ کام تو کرنا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" ہونہہ ۔ سپیشل اسکوارڈ ۔ کر لو تلاش عمران کو"...... کرنل ڈیوڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس نے دانستہ کرنل ویلز کو چیکنگ ریز کے بارے میں نہیں بتایا تھا لیکن وہ مسلسل اس کے کنٹرول آفس سے پوچھ رہا تھا کیونکہ اس نے انہیں عمران اور پرنس آف ڈھمپ کے الفاظ بتائے ہوئے تھے لیکن کنٹرولر نے ہر بار یہی بتایا کہ ابھی یہ الفاظ کیچ نہیں ہوئے اور ہر بار کرنل ڈیوڈ جھلا کر رسیور رکھ دیتا تھا اور پھر اچانک فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" براؤن بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے کیپٹن براؤن کی مسمسی سی آواز سنائی دی۔

" کیا ہوا ۔ کیا ٹریس ہو گئے ہیں یہ لوگ"...... کرنل ڈیوڈ نے چونک کر پوچھا۔

" جناب ۔ ابھی تک تو ٹریس نہیں ہو سکے ۔ البتہ یہ اطلاع ملی ہے کہ ٹریسنگ گروپ کے ڈکسن نے دو ایکریمین کو مشکوک سمجھ کر ان کی نگرانی کی ہے ۔ یہ دونوں مرد ہیں"...... براؤن نے کہا۔

" کیا شک پڑا ہے انہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" جناب ۔ میں نے ٹریسنگ گروپ کے انچارج کرنل شونڈر سے فون کر کے معلوم کیا ہے تو انہوں نے بتایا ہے کہ وہ ان دونوں کو چیک کر چکے ہیں ۔ کاغذات کی رو سے یہ دونوں پہلی بار اسرائیل آئے ہیں لیکن ڈکسن نے چیک کیا ہے کہ وہ اس طرح یہاں رہ رہے ہیں جیسے کئی بار پہلے بھی آ چکے ہوں ۔ بہرحال یہ بات اسے مشکوک لگی ہے"...... براؤن نے کہا۔

" نانسنس ۔ یہ کیا بات ہوئی ۔ پھر اس نے کیا کیا ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" اس نے ان دونوں کو ہوٹل سے گرفتار کر لیا ہے اور اب وہ انہیں مکمل چیکنگ کے لئے تھرا ڈ ایریا میں اپنے کسی پوائنٹ پر لے گیا ہے"...... براؤن نے کہا۔

"تم انہیں چھوڑو ۔ بس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تلاش کرو ۔ اب مجھے یقین ہے کہ یہ دونوں وہ نہیں ہو سکتے کیونکہ ٹریسنگ گروپ کے ہاتھوں وہ اس طرح گرفتار نہیں ہو سکتے ۔ تم انہیں چھوڑو اور خود جا کر انہیں تلاش کرو ۔ تمہیں دیکھ کر وہ لازماً تم سے ملے گا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ ویسے میں اب تک تمام بڑے بڑے ہوٹلوں میں جا چکا ہوں ۔ کئی سڑکوں پر پیدل چل چکا ہوں"...... براؤن نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"تم نے خود ہی یہ تجویز دی تھی اس لئے بھگتو ۔ ہمیں ہر صورت میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کرنا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر کنٹرول آفس سے میکارنل بول رہا ہوں جناب" ۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کیا کوئی رپورٹ ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے عمران کا نام لیا گیا ہے" ۔ میکارنل

نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ کہاں ہے وہ ۔ جلدی بتاؤ ۔ فوراً"...... کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"جناب ۔ تھرڈ ایریا کی کوٹھی نمبر بارہ سی بلاک میں یہ لفظ بولا گیا ہے"...... میکارنل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ کے ذہن میں جھماکا سا ہوا۔ ابھی براؤن نے اسے بتایا تھا کہ ٹریسنگ گروپ نے دو افراد کو گرفتار کر لیا ہے اور انہیں وہ تھرڈ ایریا میں چیکنگ کے لئے کسی پوائنٹ پر لے گئے ہیں اور اب میکارنل بھی تھرڈ ایریا کی ہی بات کر رہا تھا۔

"اگر وہ لوگ وہاں سے نکل جائیں تو کیا تم ساتھ ساتھ انہیں چیک کر سکتے ہو"...... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"یس سر ۔ جس آدمی نے یہ نام لیا ہے اس کی آواز کمپیوٹر نے مارک کر لی ہے ۔ اب وہ مسلسل چیکنگ میں رہے گا" ۔ میکارنل نے جواب دیا۔

"میرا نمبر نو براؤن تم سے رابطہ رکھے گا ۔ اسے ساتھ ساتھ بتاتے رہنا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے بجلی کی سی تیزی سے رسیور رکھا اور میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے میز پر رکھا اور تیزی سے اس پر براؤن کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ ۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے چیخ چیخ کر

بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ براؤن اٹنڈنگ یو سر۔ اوور"...... چند لمحوں بعد براؤن کی آواز سنائی دی۔

"کہاں ہو تم۔ جلدی بولو۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا۔

"رابرٹ روڈ پر ہوں جناب۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ماسٹر کنٹرول روم کے میکارنل نے بتایا ہے کہ تھرڈ ایریا کی کوٹھی نمبر بارہ سی بلاک میں لفظ عمران بولا گیا ہے۔ تم نے ابھی مجھے بتایا ہے کہ ٹریسنگ گروپ کا ڈکسن دو آدمیوں کو گرفتار کر کے تھرڈ ایریا میں اپنے کسی پوائنٹ پر لے گیا ہے۔ تم اپنے ساتھیوں سمیت فوراً وہاں پہنچو اور ان دونوں کو بے ہوش کر کے ڈجارو پوائنٹ پر پہنچا دو اور اگر وہ وہاں نہ ہوں تو میکارنل سے رابطہ رکھو۔ وہ تمہیں بتاتا رہے گا۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جیسے ہی یہ بے ہوش ہو کر ڈجارو پوائنٹ پر پہنچیں مجھے فوراً اطلاع دینا۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس میز کی دراز میں رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر مسرت اور کامیابی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اسے یقین تھا کہ اب عمران اور اس کے ساتھی لازماً پکڑے

جائیں گے اور پھر تقریباً دو گھنٹوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"براؤن بول رہا ہوں جناب۔ میں ان دونوں آدمیوں کو بے ہوش کر کے ڈجارو پوائنٹ پر لے آیا ہوں۔ انہوں نے ٹریسنگ گروپ کے ڈکسن اور اس کے نو ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ ہم جب اس کوٹھی میں پہنچے تو وہاں یہ دونوں موجود نہ تھے۔ البتہ وہاں ڈکسن اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں موجود تھیں۔ پھر میں نے میکارنل سے رابطہ کیا تو اس نے بتایا کہ وہ آدمی جسے مارک کیا گیا ہے اس وقت ٹرنر روڈ پر موونگ پوزیشن میں ہے۔ میں نے ٹرنر روڈ پر پہنچ کر اس سے پھر رابطہ کیا تو اس نے بتایا کہ یہ آدمی ٹرنر روڈ کے اینڈ پر واقع رائل ہوٹل میں موجود ہے۔ میں وہاں پہنچا تو پتہ چلا کہ ابھی دو ایکریمین آئے ہیں اور انہوں نے کمرہ نمبر گیارہ اور بارہ بک کرائے ہیں۔ میں نے دونوں کمروں کو چیک کیا اور دونوں کمروں کے اندر انتہائی زود اثر گیس فائر کر دی۔ کمرہ نمبر گیارہ میں دونوں آدمی موجود تھے۔ وہ کرسیوں پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ میں انہیں وہاں سے اٹھا کر ڈجارو پوائنٹ پر لے آیا ہوں اور اب وہیں سے آپ کو کال کر رہا ہوں"...... براؤن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان دونوں کے قد و قامت کیا ہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر پوچھا تو براؤن نے قد و قامت کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ ایک آدمی کا قد وقامت عمران سے ملتا ہے ۔ ٹھیک ہے تم انہیں بے ہوش رکھو ۔ میں خود آ رہا ہوں" ...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران کی آنکھیں جھٹکے سے کھلیں تو اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ وہ ہوٹل کے کمرے کی بجائے کسی اور جگہ موجود تھا ۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے ساتھ ہی دیوار کے ساتھ ٹائیگر بھی آہنی کنڈوں میں جکڑا ہوا موجود تھا ۔ عمران خود بھی کنڈوں میں جکڑا ہوا دیوار کے ساتھ کھڑا تھا ۔ اس کے دونوں پیروں کے گرد بھی کنڈے تھے جبکہ اس کے دونوں ہاتھ کافی اوپر کر کے دیوار میں نصب کنڈوں میں جکڑے ہوئے تھے ۔ اس کے جسم میں درد کی تیز لہریں دوڑ رہی تھیں لیکن ہوش میں آنے پر جیسے ہی وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا تو اس کے جسم میں دوڑنے والی درد کی لہریں آہستہ آہستہ ختم ہو گئیں ۔ ٹائیگر ابھی تک بے ہوش تھا ۔ عمران نے سب سے پہلے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش شروع کر دی ۔ اس نے انگلیوں کو موڑ کر کنڈوں

میں موجود ان بٹنوں کو تلاش کرنا شروع کر دیا جن کے پریس ہونے
سے کنڈے کھلتے اور بند ہوتے تھے لیکن ابھی وہ اس کوشش میں
مصروف تھا کہ اچانک اس کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد
کا آدمی اندر داخل ہوا لیکن اندر داخل ہوتے ہی وہ بے اختیار اس
طرح ٹھٹھک کر رک گیا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو۔

"تم ۔ تم ہوش میں آگئے ۔ کیسے ۔ تمہیں تو پہلے گیس سے بے
ہوش کیا گیا پھر طویل بے ہوشی کا انجکشن لگایا گیا تھا ۔ اس کے
باوجود تم ہوش میں ہو ۔ ویری بیڈ ۔ کرنل تو مجھے گولیوں سے اڑا
دے گا"...... اس آدمی نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس
کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا ۔ عمران
کے ذہن میں بے اختیار دھماکے سے ہونے لگ گئے تھے کیونکہ اس
آدمی نے جس انداز میں کرنل کی بات کی تھی اس سے وہ سمجھ گیا تھا
کہ یہ یقیناً کرنل ڈیوڈ ہی ہو گا کیونکہ وہ واقعی ایسا مشتعل مزاج
شخص تھا کہ اپنے ہی ماتحتوں کو گولیوں سے اڑا سکتا تھا ۔ اس نے
تیزی سے کنڈوں کے بٹن ٹٹولنے شروع کر دیئے لیکن نجانے یہ بٹن
کہاں موجود تھے کہ عمران کی بار بار انتہائی کوشش کے باوجود اس
کی انگلیاں بٹنوں تک نہ پہنچ رہی تھیں ۔ دروازہ ایک بار پھر کھلا اور
وہی آدمی اندر داخل ہوا ۔ اس کے ہاتھ میں ایک شیشی تھی ۔ وہ
تیزی سے دوڑتا ہوا عمران کی طرف مڑا۔

"تمہیں بے ہوش ہونا ہو گا ورنہ کرنل ڈیوڈ مجھے گولی سے اڑا

دے گا"...... اس آدمی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے عمران
کے قریب آکر اس نے شیشی کا ڈھکن کھولا اور اس کا دہانہ عمران کی
ناک سے لگا دیا ۔ عمران سمجھ گیا کہ وہ اسے گیس سے بے ہوش کرنا
چاہتا ہے ۔ اس نے اپنی سانس روک لی اور اس کے ساتھ ہی اس
نے نہ صرف اپنے جسم کو ڈھیلا چھوڑ دیا بلکہ اس کے چہرے کے
اعصاب بھی ڈھیلے پڑ گئے تھے ۔ اس آدمی نے شیشی ہٹائی اور اس کا
ڈھکن لگا دیا ۔ چند لمحوں تک وہ عمران کو غور سے دیکھتا رہا ۔ پھر اس
کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"شکر ہے ۔ میں پہلے چیکنگ کرنے آگیا تھا"...... اس آدمی کی
آواز عمران کے کانوں میں پڑی اور پھر اس کے مڑنے کی آواز سنائی دی
تو عمران نے نیم وا آنکھوں سے دیکھا تو وہ آدمی اطمینان بھرے انداز
میں واپس جا رہا تھا ۔ دروازے کے قریب پہنچ کر اس نے مڑ کر ایک
بار پھر عمران کو دیکھا اور پھر مڑ کر دروازہ کھولا اور باہر چلا گیا اور اس
کے ساتھ ہی عمران ایک بار پھر سیدھا ہو گیا ۔ اب اس نے باقاعدہ
کرنل ڈیوڈ کا نام سن لیا تھا اس لئے اب اس نے اپنی انگلیوں کی
حرکت تیز کر دی ۔ اسے معلوم تھا کہ کرنل ڈیوڈ اس کا قدوقامت
دیکھ کر ہی اسے گولی سے اڑا سکتا ہے اس لئے وہ اس کے آنے سے
پہلے ان آہنی کنڈوں سے نجات حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن نجانے یہ
کنڈے کس انداز کے بنائے گئے تھے کہ ان کے بٹن ہی اسے نہ مل
رہے تھے ۔ ابھی وہ اسی کوشش میں مصروف تھا کہ اسے دروازے

کے باہر ایک بار پھر قدموں کی آواز سنائی دی۔ اس بار آنے والے تین آدمی تھے۔ عمران نے ایک بار پھر جسم کو ڈھیلا چھوڑ کر تھوڑی سی آنکھیں کھلی رکھیں اور پھر دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور یہ دیکھ کر عمران کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگے کہ کرنل ڈیوڈ تیزی سے اندر داخل ہوا تھا۔ اس کے پیچھے ایک اور آدمی تھا جبکہ ان کے پیچھے ایک اور درمیانے قد کا آدمی تھا جس نے اسے اپنی طرف سے دوبارہ بے ہوش کیا تھا۔ اس نے ہاتھوں میں دو کرسیاں پکڑی ہوئی تھیں۔ اس نے کرسیاں عمران اور ٹائیگر سے کچھ فاصلے پر رکھیں تو کرنل ڈیوڈ اور اس کا ساتھی ان کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ کرسیاں لانے والا ان کے عقب میں دروازے کے قریب دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔

"ہنری"...... کرنل ڈیوڈ نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... اس آدمی نے جو کرسیاں لے کر آیا تھا جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی وہ دوڑ کر کرنل ڈیوڈ کی کرسی کے قریب آ گیا۔

"کیا ان میں سے کسی کو خودبخود ہوش تو نہیں آیا تھا"۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"نو سر۔ میں درمیان میں چیکنگ کرتا رہا ہوں۔ یہ دونوں مسلسل بے ہوش رہے ہیں"...... ہنری نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ کرنل ڈیوڈ کے خوف کی وجہ سے

اس نے جھوٹ بول دیا ہے حالانکہ عمران سمجھتا تھا کہ کرنل ڈیوڈ نے یہ بات کیوں پوچھی ہے کیونکہ کرنل ڈیوڈ جانتا تھا کہ عمران خودبخود ہوش میں آجایا کرتا تھا۔ وہ شاید یہ بات بھی اس کی پہچان کے طور پر پوچھ رہا تھا۔

"ہونہہ۔ ایک کا قد وقامت تو عمران جیسا ہے لیکن اگر یہ عمران ہوتا تو خودبخود ہوش میں آجاتا"...... کرنل ڈیوڈ نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ پہلے انہیں گیس سے بے ہوش کیا گیا تھا پھر ہنری نے انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگائے۔ ایسی صورت میں یہ خودبخود کیسے ہوش میں آسکتے تھے"...... ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اس شیطان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ براؤن اس لئے تم خاموش رہو"...... کرنل ڈیوڈ نے بری طرح سے اسے جھڑکتے ہوئے کہا تو وہ آدمی ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

"ہنری"...... کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... ہنری نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس آدمی کے ہاتھوں کے کنڈے چیک کرو"...... کرنل ڈیوڈ نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"سر۔ یہ ریموٹ کنٹرول ہیں اور یہ ریموٹ میرے پاس ہے۔ پھر یہ کیسے کھل سکتے ہیں"...... ہنری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر بھی چیک کرو۔ نانسنس"...... کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا۔

"یس سر"...... ہنری نے کہا اور دوڑتا ہوا عمران کی طرف بڑھا۔ اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر عمران کے دونوں ہاتھوں کے گرد موجود آہنی کنڈوں پر ہاتھ پھیرے اور پھر پیچھے واپس آ گیا۔

"بند ہیں سر"...... ہنری نے کرنل ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوکے۔ پھر انہیں ہوش میں لے آؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو ہنری نے جیب سے ایک لمبی گردن والی شیشی نکالی اور آگے بڑھ کر اس نے شیشی کا ڈھکن کھولا اور دہانہ عمران کی ناک سے لگا دیا۔ عمران نے ایک بار پھر سانس روک لیا۔ چند لمحوں بعد جب شیشی ہٹائی گئی تو عمران نے ہوش میں آنے کی اداکاری شروع کر دی جبکہ ہنری اب ٹائیگر کی ناک سے شیشی کا دہانہ لگائے ہوئے تھا۔ پھر ہنری پیچھے ہٹ گیا تو عمران نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی وہ سیدھا ہو کر اس طرح ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ وہ کہاں ہے۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ کون ہیں آپ لوگ۔ کہاں ہوں میں"۔ عمران نے خالصتاً ایکریمین لہجے میں کہا۔

"مجھے پہچانو عمران۔ میں کرنل ڈیوڈ ہوں اور تم اس وقت میرے سامنے بے بس کھڑے ہو۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ میں نے تمہیں کہا تھا کہ تمہاری موت میرے ہاتھوں ہی لکھی ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے فاتحانہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"عمران۔ کون عمران۔ کرنل ڈیوڈ۔ کیا مطلب۔ میرا نام تو رچرڈ ہے اور میں ایکریمین سیاح ہوں"...... عمران نے اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"تم جو کوئی بھی ہو اس کا فیصلہ بعد میں ہوتا رہے گا۔ فی الحال تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس کا رخ عمران کی طرف کر دیا۔

"یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ مم۔ مم۔ میں نے کیا قصور کیا ہے"...... عمران نے خوفزدہ ہونے کی مکمل اداکاری کرتے ہوئے کہا اس کا جسم خوف سے لرزنے لگ گیا تھا اور چہرہ لٹک گیا تھا۔ اس کی آنکھوں میں بھی خوف کے تاثرات نمودار ہونے لگے تھے۔ عمران جانتا تھا کہ وہ اس وقت مکمل طور پر بے بس ہے اس لئے اب اداکاری کر کے ہی کرنل ڈیوڈ جیسے خرانٹ آدمی کو ڈاج دیا جا سکتا ہے۔ گو یہ ضروری نہ تھا کہ کرنل ڈیوڈ اس ڈاج میں آ جاتا لیکن بہرحال کوشش کی جانی تو ضروری تھی۔

"ہونہہ۔ تم عمران نہیں ہو سکتے"...... چند لمحوں تک عمران کو غور سے دیکھنے کے بعد کرنل ڈیوڈ نے ڈھیلے سے لہجے میں کہا اور مشین پسٹل جیب میں ڈال کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مم۔ مم۔ میں رچرڈ ہوں۔ سیاح رچرڈ۔ یہ میرا ساتھی ہے وکی۔ وکی اس کا نام ہے"...... عمران نے خوف کی شدت سے لرزتے

ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہنری"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"...... ہنری نے فوراً ہی جواب دیا۔

"تیز پانی لے آؤ اور ساتھ ہی کھردرا تولیہ بھی۔ پھر تیز پانی سے اس کا چہرہ دھو کر تولیئے سے رگڑو"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو عمران دل ہی دل میں ہنس پڑا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اب ٹھنڈے پانی سے میک اپ صاف ہونے کا نسخہ کافی لوگوں کو معلوم ہو چکا ہے اس لئے اس نے جو میک اپ کر رکھا تھا وہ تیز پانی سے صاف نہ ہو سکتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس نے اور ٹائیگر نے کرنل ڈکسن اور اس کے ساتھیوں کے خاتمہ کے بعد پہلے میک اپ پر عارضی میک کیا تھا اور لباس بھی تبدیل کر لئے تھے لیکن ہوٹل پہنچ کر عمران نے وہ عارضی میک اپ ختم کر دیئے تھے کیونکہ اس کا ارادہ تھا کہ وہ اب اپنا اور ٹائیگر کا نئے سرے سے مکمل میک اپ کرے گا لیکن میک اپ کرنے سے پہلے ہی وہ بے ہوش ہو گیا تھا اور اسے یہاں ہوش آیا تھا اس لئے وہ اس مکمل میک اپ میں تھا جس میں ڈکسن نے اسے گرفتار کیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہنری نے عمران کا منہ انتہائی تیز پانی سے دھو کر تولیئے سے اسے خوب رگڑا۔

"اوہ نہیں۔ یہ عمران نہیں ہے بلکہ کوئی اور ہے۔ ہم خواہ مخواہ ان کے پیچھے بھاگتے رہے"...... کرنل ڈیوڈ نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں رچرڈ ہوں۔ سیاح ہوں"...... عمران نے اسی

طرح کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سن لیا ہے میں نے۔ بند کرو بکواس"...... کرنل ڈیوڈ عمران پر پھٹ پڑا۔

"ہنری"...... کرنل ڈیوڈ نے ہنری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... ہنری نے کہا۔

"ان دونوں کو ہلاک کر کے ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دینا آؤ براؤن۔ خواہ مخواہ وقت ضائع ہوا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"لیکن باس۔ وائس کمپیوٹر نے تو عمران کا لفظ مارک کیا تھا"...... براؤن نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

"کوئی ملتا جلتا لفظ ہو گا۔ آؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ کرنل ڈیوڈ کے پیچھے براؤن اور براؤن کے پیچھے ہنری بھی کمرے سے باہر چلا گیا۔

"رچرڈ۔ یہ سب کیا ہے"...... ٹائیگر نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

"اسے کہتے ہیں بال بال بچنا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن اب اس ہنری کا کیا ہو گا۔ کنڈوں میں تو بٹن نہیں ہیں بلکہ یہ ریموٹ کنڈ ول ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"دیکھو۔ اسی لئے تو میں بے بس ہو رہا تھا"...... عمران نے کہا اور پھر تقریباً دس بارہ منٹ بعد دروازہ کھلا اور ہنری اندر داخل ہوا۔

"اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... ہنری نے ان کے سامنے

رکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن کاندھے سے اتار لی۔

"سنو ہنری۔ اگر تم ہمیں چھوڑ دو تو تمہیں دس لاکھ ڈالر مل سکتے ہیں اور کسی کو معلوم بھی نہ ہو گا کیونکہ تمہارے باس نے ہماری لاشیں بھی برقی بھٹی میں ڈالنے کا حکم دیا ہے"..... عمران نے کہا تو اس نے ہنری کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر اندازہ لگا لیا تھا کہ ہنری لالچی آدمی ہے۔

"دس لاکھ ڈالر۔ کہاں ہیں۔ بولو"..... ہنری نے مشین گن کو جھکاتے ہوئے چونک کر کہا۔

"میری جیب میں گارنٹڈ چیک بک ہے"..... عمران نے جواب دیا تو ہنری نے جلدی سے مشین گن کو کاندھے سے لٹکایا اور آگے بڑھ کر اس نے عمران کے کوٹ کی اندرونی جیبوں کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ پھر عمران کے کہنے پر ایک خاص جیب سے گارنٹڈ چیک بک اس نے نکال لی۔

"اوہ۔ واقعی یہ تو بینک آف ایکریمیا کی گارنٹڈ چیک بک ہے۔ ویری گڈ"..... ہنری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس پر جب تک میں دستخط نہیں کروں گا یہ آنر نہیں ہو گا اس لئے مجھے چھوڑ دو۔ میں دستخط کر دیتا ہوں"..... عمران نے کہا۔

"میں تمہارا دایاں ہاتھ آزاد کر دیتا ہوں۔ تم دستخط کر دو اور بیس لاکھ ڈالرز کا چیک دے دو۔ میں تمہیں اور تمہارے ساتھی کو

آزاد کر دوں گا"..... ہنری نے کہا۔

"مجھے منظور ہے"..... عمران نے کہا تو ہنری کی آنکھوں میں چمک آ گئی اور عمران سمجھ گیا کہ وہ اصل میں کیا چاہتا ہے۔ اس کا خیال تھا کہ دستخط کرا کر وہ ان دونوں کو گولی مار کر ان کی لاشیں جلا دے گا۔ اس طرح وہ بیس لاکھ ڈالرز کا مالک بھی بن جائے گا اور کوئی رسک بھی باقی نہ رہے گا۔ ہنری نے چیک بک جیب میں ڈالی اور پھر جیب سے ایک جدید ساخت کا ریموٹ کنٹرول نکال کر اس نے اس کا رخ عمران کے دائیں ہاتھ میں موجود کنڈے کی طرف کر کے ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی کنڈا کھل گیا اور عمران کا ہاتھ باہر آ گیا۔ ہنری ریموٹ کنٹرول جیب میں ڈالنے لگا تاکہ اسے جیب میں ڈال کر چیک بک نکال سکے۔ اسی لمحے عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے ہنری چیختا ہوا اس کے جسم سے آ لگا۔ عمران کا بازو اس کی گردن کے گرد سختی سے جما ہوا تھا۔ عمران نے یکلخت ایک زور دار جھٹکا دیا تو ہنری کا جسم اس کے بازو میں ہی ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ عمران نے اس کے ڈھیلے جسم کو اپنے جسم کے ساتھ سہارا دیا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے سیدھا ہو کر ہنری کی اس جیب میں داخل ہوا جس میں اس نے ریموٹ کنٹرول رکھا تھا۔ ہاتھ ہٹتے ہی ہنری کا جسم تیزی سے نیچے ڈھلکا لیکن عمران اس کی جیب سے ریموٹ کنٹرول نکالنے میں کامیاب ہو گیا اور ہنری کا جسم اس کے قدموں میں ڈھیر ہو

گیا۔ عمران نے ریموٹ کنٹرول کا رخ اپنے بائیں ہاتھ کے کنڈے کی
طرف کر کے بٹن دبا دیا تو کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کا دوسرا
بازو بھی آزاد ہو گیا تو عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔
پھر عمران جھکا اور اس نے ایک ہاتھ سے ہنری کے جسم کو آگے کی
طرف دھکیلا اور پھر ریموٹ کنٹرول کی مدد سے اس نے اپنے دونوں
پیر بھی آزاد کر لئے۔ اس کے بعد ظاہر ہے ٹائیگر کو آزاد ہوتے دیر نہ
لگنی تھی۔ عمران نے ریموٹ کنٹرول ایک طرف پھینکا اور پھر آگے
بڑھ کر اس نے ہنری کی جیب سے اپنی چیک بک نکالی اور اسے
جیب میں ڈال کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر نے مشین
گن اٹھا لی تھی۔ ہنری بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

"باس۔ اسے ہلاک کر دیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ خود بخود ہوش میں آجائے گا اور خود ہی خاموش رہے گا
اگر اسے ہلاک کر دیا تو کرنل ڈیوڈ کو اطلاع مل جائے گی کہ ہم فرار
ہو گئے ہیں اور پھر وہ پاگلوں کی طرح ایک بار پھر ہمارے پیچھے چل
پڑے گا جبکہ اب وہ یہی سمجھے گا کہ ہمیں ہلاک کر کے برقی بھٹی میں
ڈال دیا گیا ہے۔ البتہ یہ سن لو کہ تم نے ڈکسن والی کوٹھی میں میرا
نام لیا تھا جس کی وجہ سے ہم یہاں جکڑے گئے۔ آئندہ محتاط
رہنا"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

سپیشل اسکوارڈ کا چیف کرنل ویلز اپنے آفس میں بڑی مایوسی
کے عالم میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا کیونکہ اس کے
آدمیوں نے ایک لحاظ سے پورے تل ابیب کو چھان مارا تھا لیکن
پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں اسے کوئی اطلاع نہ ملی تھی۔
اسے معلوم تھا کہ ناکامی کی صورت میں صدر صاحب نے اس کی
ایجنسی توڑ دینی ہے اس لئے وہ بے حد پریشان ہو رہا تھا کہ اچانک
سامنے میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ڈھیلے سے انداز
میں ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کرنل ویلز بول رہا ہوں"...... کرنل ویلز نے کہا۔

"کیتھرائن بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی
آواز سنائی دی۔ یہ کرنل ویلز کی نمبر ٹو تھی۔

"اوہ تم۔ کیا ہوا۔ کوئی خاص بات"...... کرنل ویلز نے کہا۔

"ہاں ۔ ایک انتہائی عجیب اور اہم اطلاع ملی ہے اس لئے میں نے فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا"...... کرنل ویلمز نے کہا۔

"ٹریننگ گروپ کے ڈکسن نے دو ایکریمین کو مشکوک سمجھ کر گرفتار کیا اور انہیں اپنے ایک پوائنٹ پر تفصیلی چیکنگ کے لئے لے گیا لیکن پھر اطلاع ملی کہ وہاں ڈکسن اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں موجود ہیں اور دونوں مشکوک آدمی غائب ہو چکے تھے ۔ یہ اطلاع ملنے پر میں خود وہاں گئی کیونکہ ہو سکتا تھا کہ یہ دونوں مشکوک افراد ہمارے مطلوبہ افراد ہوں ورنہ عام آدمی اس طرح گرفتاری کے بعد انتہائی تربیت یافتہ لوگوں کو ہلاک کر کے نہیں نکل سکتے ۔ وہاں جا کر مجھے معلوم ہوا کہ مجھ سے پہلے جی پی فائیو کا میجر براؤن یہاں کا راؤنڈ لگا چکا ہے اور پھر یہ اطلاع ملی کہ کیپٹن براؤن نے یہاں سے نکل کر رائل ہوٹل میں موجود دو افراد کو بے ہوش کر کے نکالا ہے اور وہ انہیں ڈجارو پوائنٹ پر لے گیا ہے ۔ مجھے اس پوائنٹ کے بارے میں معلوم تھا اس لئے میں وہاں پہنچ گئی ۔ وہاں اس پوائنٹ کا انچارج ہنری بے ہوش پڑا ہوا تھا ۔ پھر میں نے ہنری کو ہوش میں لا کر اس سے پوچھ گچھ کی تو اس نے بتایا کہ جی پی فائیو کا کیپٹن براؤن دو آدمیوں کو بے ہوشی کے عالم میں یہاں لایا تھا ۔ انہیں ریموٹ کنٹرول کنڈوں میں جکڑ دیا گیا ۔ پھر جی پی فائیو کے چیف کرنل ڈیوڈ خود یہاں آئے ۔ ان کا خیال تھا کہ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے

لوگ ہیں لیکن چیکنگ کے بعد ان کا خیال بدل گیا اور انہوں نے ان دونوں کو ہلاک کر کے برقی بھٹی میں ڈالنے کا حکم دے دیا اور کرنل ڈیوڈ اور کیپٹن براؤن دونوں چلے گئے ۔ ہنری نے ان دونوں مشکوک افراد کو ہلاک کرنا چاہا لیکن ان میں سے ایک آدمی نے اسے چکر دے کر اپنا ایک ہاتھ آزاد کرا لیا اور پھر اسے بے ہوش کر کے وہ دونوں آہنی کنڈوں سے آزادی حاصل کر کے نکل گئے "۔ کیتھرائن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس ساری تفصیل بتانے کا مقصد کیا ہے"..... کرنل ویلمز نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"باس ۔ یہ دونوں واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے آدمی تھے ۔ انہوں نے اپنی اداکاری سے کرنل ڈیوڈ جیسے خرانٹ آدمی کو بھی دھوکہ دے دیا ہے اور یہی بات بتا رہی ہے کہ ان میں سے ایک مشہور عالم ایجنٹ عمران ہے ورنہ میں نے وہاں ان کنڈوں کو خود دیکھا ہے یہ کنڈے ریموٹ کنٹرول ہیں اور کسی صورت بھی ان سے نہ کھل سکتے تھے لیکن انہوں نے ہنری کو چکر دے کر انہیں بھی کھلوا لیا"۔ کیتھرائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات میں وزن تو محسوس ہوتا ہے لیکن اب انہیں کہاں تلاش کیا جائے"...... کرنل ویلمز نے کہا۔

"میں نے انہیں تلاش کر لیا ہے باس"...... کیتھرائن نے کہا تو کرنل ویلمز بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہی ہو۔ کیسے۔ کس طرح"...... کرنل ویلمز نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے جی پی فائیو کے اس ڈبجارو پوائنٹ سے باہر انکوائری کی تو مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ کراس ورلڈ کی ٹیکسی میں سوار ہوئے ہیں۔ میں نے ان کے ہیڈ آفس سے رابطہ کیا اور پھر ہیڈ ڈرائیور کی کال پر ایک ڈرائیور نے بتایا کہ اس نے ان حلیوں کے دو افراد کو ڈبجارو سے پک کر کے راسٹن روڈ کے آغاز میں ڈراپ کیا ہے۔ پھر ایک اور ڈرائیور نے کال دی کہ اس نے دو آدمیوں کو جن کے حلیئے وہی تھے راسٹن روڈ سے پک کر کے گرینڈ کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ اے میں ڈراپ کیا ہے۔ چنانچہ میں اپنے گروپ سمیت گرینڈ کالونی پہنچ گئی۔ میں نے بلیو ریز فائر کر کے چیک کر لیا کہ اندر وہی دونوں افراد موجود ہیں۔ اب آپ حکم دیں تو اس کوٹھی کو مکمل طور پر بلاسٹ کر دیا جائے۔ حکم دیں تو اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے انہیں گرفتار کر لیا جائے"...... کیتھرائن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"اگر انہیں کوٹھی سمیت بلاسٹ کر دیا گیا تو ان کی شناخت کیسے ہو گی۔ اصل مسئلہ تو ان کی شناخت ہے۔ کرنل ڈیوڈ جیسا آدمی بھی جب اس شناخت کی وجہ سے چکر کھا گیا ہے تو ہم کیسے صدر صاحب کو یقین دلائیں گے کہ ہم نے عمران کو ہلاک کر دیا ہے"...... کرنل ویلمز نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں انہیں بے ہوش کر کے وہاں سے نکالتی ہوں اور مورس روڈ پوائنٹ پر لے آتی ہوں۔ آپ بھی وہاں آ جائیں مجھے یقین ہے کہ میں ان کا میک اپ واش کر لوں گی کیونکہ آپ کو تو معلوم ہے کہ میں نے میک اپ پر ایکریمیا میں خصوصی ڈگری لی ہوئی ہے"...... کیتھرائن نے کہا۔

"اوکے۔ لیکن سب کام انتہائی احتیاط سے کرنا۔ یہ لوگ حد درجہ خطرناک ہیں"...... کرنل ویلمز نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں اب آپ کو مورس روڈ پوائنٹ سے کال کروں گی"...... کیتھرائن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ویلمز نے دل ہی دل میں دعا مانگنے لگا کہ کیتھرائن نے جنہیں پکڑا ہے وہی ان کے مطلوبہ افراد ہوں اور ان کی اصلیت سامنے آ جائے اور اس طرح وہ کرنل ڈیوڈ کے مقابلے پر حکومت کے سامنے سرخرو ہو جائے گا۔ اس نے رسیور رکھ دیا۔ پہلے وہ مایوس تھا لیکن اب اس کے جسم میں بے چینی کی لہریں دوڑ رہی تھیں۔ وہ بار بار سامنے دیوار پر موجود کلاک کو دیکھ رہا تھا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ کلاک کی سوئیاں حرکت کرنا بند کر گئی ہیں لیکن پھر جب وہ چونک کر دیکھتا تو بے اختیار ہونٹ بھینچ لیتا تھا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید ترین انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کرنل ویلمز بول رہا ہوں"...... کرنل ویلمز نے تیز لہجے

میں کہا۔

"کیتھرائن بول رہی ہوں باس ۔ مورس روڈ پوائنٹ سے ۔ کیتھرائن کی انتہائی پرجوش آواز سنائی دی تو کرنل ویلمز کے چہرے پر مسرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"کیا ہوا" ...... کرنل ویلمز نے پوچھا۔

"وکٹری باس ۔ میں نے ان دونوں کا میک اپ واش کر دیا ہے ۔ اب یہ دونوں اصل ایشیائی چہروں میں ہیں" ...... کیتھرائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ ویری گڈ کیتھرائن ۔ تم نے کمال کر دیا۔ تمہیں اب لازماً اسرائیل کا سب سے بڑا قومی اعزاز مل جائے گا۔ ویری گڈ ۔ میں رہا ہوں ۔ انہیں ہوش تو نہیں آیا" ...... کرنل ویلمز نے کہا۔

"نہیں باس ۔ ویسے اگر آپ کہیں تو میں انہیں گولیوں سے دوں" ...... کیتھرائن نے کہا۔

"اوہ نہیں ۔ پہلے انہیں ہوش میں لا کر ان سے ان کے ساتھیو کے بارے میں معلومات حاصل کرنا پڑیں گی کیونکہ یہ تو ناممکن ہے کہ صرف دو آدمی اسرائیل آئے ہوں ۔ لازماً ان کا اصل گروپ علیحدہ ہو گا اور اگر انہیں ٹریس کئے بغیر ان دونوں کو ہلاک کر دیا گیا تو پ وہ کسی صورت بھی ٹریس نہ ہو سکیں گے" ...... کرنل ویلمز نے کہا۔

"باس ۔ آپ کی بات درست ہے لیکن یہ عمران انتہائی خطرناک آدمی ہے ۔ اسے تو فوراً گولی مار دینی چاہئے" ...... کیتھرائن نے کہا۔

"تم خوفزدہ کیوں ہو ۔ کیا تم نے انہیں باندھا نہیں ہے" ۔ کرنل ویلمز نے اس بار کرخت لہجے میں کہا۔

"میں نے انہیں نہ صرف راڈز میں جکڑ دیا ہے بلکہ رسیوں سے بھی جکڑ دیا ہے لیکن اس کے باوجود مجھے خطرہ ہے کہ یہ سچوئیشن تبدیل نہ کر لیں" ...... کیتھرائن نے کہا۔

"یہ صرف خوف ہے ۔ میں آ رہا ہوں" ...... کرنل ویلمز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا ۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے ۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے مورس روڈ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

عمران اور ٹائیگر کرنل ڈیوڈ والے پوائنٹ سے نکل کر پہلے ایک بڑی مارکیٹ میں پہنچے۔ وہاں سے عمران نے سپیشل میک اپ کے لئے خصوصی خریداری کی۔ لباس وہ اسی پوائنٹ پر تبدیل کر چکے تھے البتہ عمران کو وہاں سے ایسا سامان نہ مل سکا تھا کہ وہ سپیشل میک اپ وہیں کر سکتا اس لئے سپیشل میک اپ کا سامان خرید کر وہ ایک ٹیکسی کے ذریعے گرینڈ کالونی کی ایک کوٹھی میں پہنچ گئے۔ یہ کوٹھی عمران نے ایک پراپرٹی ڈیلر کو نقد ضمانت دے کر حاصل کی تھی۔ عمران اب مطمئن تھا کہ کرنل ڈیوڈ چونکہ پوری تسلی کر کے گیا ہے اس کے مطابق تو ہنری نے انہیں ہلاک کر کے برقی بھٹی میں راکھ کر دیا ہو گا اس لئے اب وہ ان کے پیچھے نہ بھاگے گا اور وہ میک اپ تبدیل کر کے اطمینان سے ایم پوائنٹ سے ڈسک حاصل کر لیں گے وہ میک اپ بھی اس لئے تبدیل کرنے پر مجبور تھے کیونکہ اگر وہ پہلے

والے میک اپ میں رہتے تو کیپٹن براؤن اور کرنل ڈیوڈ تک اطلاع پہنچ جاتی کہ انہیں ہنری نے ہلاک نہیں کیا اور نتیجہ یہ کہ انہیں گولیاں ماری جا سکتی تھیں۔

"باس۔ اصل مسئلہ تو ملٹری ایریا سوگار میں داخل ہونے کا ہے۔ اس کے لئے ہمیں کوئی پلاننگ کرنا پڑے گی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ میک اپ کر کے تم جاؤ اور اس ایریا کے بارے میں رپورٹ لے آؤ۔ میں اس دوران فون پر کوشش کرتا ہوں"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران سپیشل میک اپ کی تیاری میں مصروف تھا۔ اس کے سامنے میز پر بے شمار ٹیوبز موجود تھیں جنہیں وہ ایک دوسرے کے ساتھ مخصوص انداز میں مکس کرنے میں مصروف تھا کہ اچانک اس کی ناک سے نامانوس سی بو ٹکرائی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"باس۔ ہمیں بے ہوش کیا جا رہا ہے"...... ٹائیگر نے گھٹے گھٹے سے لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار سانس روک لیا لیکن اس کا ذہن اتنی دیر میں ہی کسی تیز رفتار پنکھے سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے گھومنے لگا۔ اس نے اپنے ذہن کو بلینک کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ایسا کرنے میں بھی کامیاب نہ ہو سکا اور اس کا ذہن اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جس طرح گہری تاریکی میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن میں بھی روشنی کا نقطہ بار بار نمودار ہونے لگا اور آہستہ آہستہ یہ روشنی پھیلتی چلی گئی تو اس نے بے اختیار

آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ نہ صرف راڈز میں جکڑا ہوا ہے بلکہ اس کے اوپر والے جسم کو کرسی کے ساتھ باقاعدہ رسیوں سے باندھا گیا ہے ۔ اس کے دونوں ہاتھ کرسی کی سائیڈوں سے عقب میں کر کے ان میں کلپ ہتھکڑی ڈالی گئی تھی ۔ عمران نے نظریں گھمائیں تو ساتھ ہی دوسری کرسی پر ٹائیگر بندھا ہوا تھا لیکن اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی ۔ کمرہ خالی تھا ۔ عمران سمجھ گیا کہ اسے ذہنی دفاعی رد عمل کی وجہ سے خود بخود پہلے ہوش آ گیا ہے ۔ اس نے سب سے پہلے اپنی ٹانگیں پیچھے کر کے راڈز ہٹانے کی کوشش شروع کر دی کیونکہ رسیاں وہ آسانی سے کاٹ سکتا تھا اور چند لمحوں بعد اسے معلوم ہو گیا کہ ان راڈز کے آپریٹنگ بٹن عقبی پائے میں نہیں ہیں تو اس نے سامنے دروازے کے ساتھ موجود سوئچ بورڈ کو دیکھا لیکن سوئچ بھی عام سے تھے ۔

" یہ کس قسم کے راڈز ہیں ۔ پہلے وہ ریموٹ کنٹرول آہنی کنڈے سامنے آئے اب یہ راڈز "...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اس نے میکنزم کی تار تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن وہاں کوئی تار بھی موجود نہ تھی ۔ ابھی عمران سوچ ہی رہا تھا کہ کیسے ان سے نجات حاصل کرے کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد کا آدمی اندر داخل ہوا ۔ اس کے ہاتھوں میں پلاسٹک کی دو کرسیاں موجود تھیں ۔

" کون ہم سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے آ رہا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسیاں لے آنے والا بے اختیار ہنس پڑا ۔

" موت "...... اس آدمی نے کرسیاں عمران اور ٹائیگر کے سامنے رکھتے ہوئے کہا ۔

" تو یہاں اسرائیل میں ہر ذی روح کے لئے علیحدہ علیحدہ موت ہوتی ہے ۔ ہم دو ہیں اور موتیں بھی دو آ رہی ہوں گی "...... عمران نے دو کرسیوں کی وجہ سے کہا ۔

" تم خاصے شگفتہ مزاج آدمی ہو لیکن میرا مشورہ ہے کہ آخری دعائیں مانگ لو "...... اس آدمی نے کہا ۔

" تمہارا نام کیا ہے تاکہ ان آخری دعاؤں میں تمہیں بھی یاد رکھا جائے "...... عمران نے کہا ۔

" میرا نام راکسن ہے اور ہاں ۔ تمہیں خود بخود ہوش کیسے آ گیا "...... راکسن نے اس طرح چونک کر کہا جیسے اچانک اسے خیال آیا ہو ۔

" تاکہ تم سے باتیں کی جا سکیں "...... عمران نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک نوجوان مقامی لڑکی اندر داخل ہوئی ۔ اس نے پینٹ اور سیاہ جیکٹ پہنی ہوئی تھی ۔ اس کے اخروٹی رنگ کے بال اس کے شانوں پر پڑے ہوئے تھے ۔ اپنے انداز سے وہ انتہائی چست دکھائی دے رہی

تھی۔

"ارے۔ تمہیں ہوش آگیا۔ کیسے"..... اس لڑکی نے کہا۔

"میں حسن کے معاملے میں بے حد حساس واقع ہوا ہوں۔ ابھی حسن کا جلوہ دور ہوتا ہے کہ مجھ پر اثرات مرتب ہونا شروع ہو جاتے ہیں"..... عمران نے جواب دیا تو لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔

"راکسن۔ وہ بیگ جو میں نے تیار کیا ہے وہ لے آؤ اور ساتھ ہی میک اپ واشر بھی"..... لڑکی نے راکسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس میڈم"..... راکسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"تمہارا نام علی عمران ہے اور تم پاکیشیا کے خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہو"..... اس لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام رچرڈ ہے اور یہ میرا ساتھی وکی ہے۔ ہم سے زندگی میں سب سے بڑی غلطی یہ ہوئی کہ ہم اسرائیل کی سیاحت کے لئے تل ابیب آگئے"..... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو لڑکی بے اختیار ہنس پڑی لیکن اس کی ہنسی طنزیہ تھی۔

"تم نے کرنل ڈیوڈ اور اس کے نمبر ٹو کیپٹن براؤن کو اپنی اداکاری سے احمق بنا لیا تھا لیکن میرا نام کیتھرائن ہے اور میرا تعلق سپیشل اسکوارڈ سے ہے۔ مجھے تم احمق نہیں بنا سکتے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم سپیشل میک اپ میں ہو لیکن میں نے ایکریمیا سے میک اپ میں باقاعدہ ڈگری لی ہوئی ہے اس لئے ابھی تمہارا یہ سپیشل

میک اپ واش ہو جائے گا اور تم اپنی اصل شکل میں آ جاؤ گے"۔ کیتھرائن نے کہا۔

"کاش۔ ایسا ہو جائے تاکہ کم از کم اس عذاب سے جان چھوٹ جائے"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو کیتھرائن ایک بار پھر ہنس پڑی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور راکسن ایک ہاتھ میں بیگ، اور دوسرے ہاتھ سے ایک ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ ٹرالی پر ایک جدید میک اپ واشر موجود تھا۔ اس کے اندر آتے ہی کیتھرائن بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے راکسن کے ہاتھ سے بیگ لیا اور بیگ کھول کر اس نے ایک ڈبہ باہر نکالا۔

"اس ڈبے میں موجود پیسٹ کو پہلے اس عمران کے ساتھی کے چہرے پر اچھی طرح لگاؤ پھر اس کا میک اپ واش کرو"..... کیتھرائن نے کہا اور ڈبہ راکسن کو دے کر وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واقعی اپنے اصل چہرے میں آ چکا تھا۔ اب عمران نے سنجیدگی سے سوچنا شروع کر دیا کہ راڈز اور رسیاں اسے جس قدر جلد ممکن ہو سکے کھول لینی چاہئیں کیونکہ اب اسے خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ اصل چہرہ سامنے آتے ہی یہ لوگ اسے بغیر کوئی وقفہ دیئے گولی مارنے سے بھی دریغ نہیں کریں گے لیکن یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ وہ ان راڈز کو کیسے کھولے کہ اس دوران اس کے چہرے پر پیسٹ لگایا جانے لگا۔ عمران نے بازوؤں کو آزاد کرنے کے لئے انگلیوں کی مدد سے کلپ ہتھکڑی کھول لی اور پھر اس نے ہاتھ اونچے

کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ اب اس کے چہرے پر کنٹوپ چڑھا دیا
گیا تھا اور راکسن اور کیتھرائن دونوں کی توجہ اس میک اپ واشر کی
طرف ہی تھی اس لئے عمران کے بازوؤں کی حرکت انہیں محسوس نہ
ہو سکی۔ عمران نے رسیوں کی گانٹھ ٹٹولنا شروع کر دی لیکن گانٹھ
ہاتھ میں نہ آ رہی تھی کہ اس کے چہرے کا میک اپ واش ہونے لگا۔
عمران نے آنکھیں بند کر لیں۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس
کے چہرے پر موجود پیسٹ غبار بن کر اڑا چلا جا رہا ہے اور پھر تھوڑی
دیر بعد کنٹوپ ہٹا لیا گیا۔

"ہا۔ ہا۔ تو آ گئی تمہاری اصل شکل سامنے"...... کیتھرائن نے
مسرت بھرے انداز میں قلقاری مارتے ہوئے کہا۔

"کیا خیال ہے۔ کیسی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"کاش تم اسرائیل کے دشمن نہ ہوتے تو میں تم سے دوستی کر
لیتی۔ راکسن"...... کیتھرائن نے جملے کے آخر میں راکسن کو مخاطب
کر کے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم"...... راکسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم یہاں کا خیال رکھنا۔ میں چیف کو اطلاع کر دوں"۔
کیتھرائن نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی
جبکہ اس راکسن نے ٹرالی کو دھکیل کر ایک طرف کر دیا۔

"تم اس پوائنٹ کے انچارج ہو"...... عمران نے راکسن سے

پوچھا۔

"ہاں"...... راکسن نے مختصر سا جواب دیا۔

"یہ راڈز تم نے کس سسٹم کے تحت بنوائے ہوئے ہیں"۔
عمران نے کہا تو راکسن بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ سپیشل میکنزم ہے۔ تم اسے نہیں سمجھ سکتے"...... راکسن
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا آرکام سسٹم پر بنائے گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہ سپیشل سسٹم ہے۔ ڈبل آرکام"...... راکسن نے
جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ ہو گا"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے سمجھ
نہ آئی ہو لیکن اس کی انگلیاں اس دوران گانٹھ کو ٹٹول چکی تھیں اور
چند لمحوں بعد اس نے گانٹھ کھول لی۔ اس کے ساتھ ہی رسیاں
خود بخود ڈھیلی پڑ گئیں۔ اسی لمحے ٹائیگر نے کراہتے ہوئے آنکھیں
کھولیں۔ وہ حیرت سے چند لمحوں تک ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ وہ صرف
راڈز میں جکڑا ہوا تھا۔ اس کے گرد رسیاں نہیں باندھی گئی تھیں۔

"ہم ڈبل آرکام ٹائپ راڈز میں جکڑے ہوئے ہیں"...... عمران
نے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ کی شکل کیوں بدل گئی ہے"...... ٹائیگر نے
یکلخت چونک کر کہا۔

"ہماری اصل شکلیں دیکھنے کی کوشش کی گئی ہے"...... عمران

نے کہا۔
"چیف کرنل ویلز ہے"۔ عمران نے راکسن سے مخاطب ہو کر کہا
جو ایک طرف خاموش کھڑا تھا۔
"ہاں"...... راکسن نے جواب دیا۔
"سپیشل اسکوارڈ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ کیا ملٹری ایریا سو گار میں
ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"نہیں۔ یہاں تل ابیب میں ہے"...... راکسن نے جواب دیا۔
اسی لمحے دروازہ کھلا اور کیتھرائن اندر داخل ہوئی۔
"اس کو بھی ہوش آ گیا۔ ٹھیک ہے۔ چیف ابھی آ رہے
ہیں"...... کیتھرائن نے کہا۔
"تو میں جاؤں باہر میڈم"...... راکسن نے کہا۔
"ہاں۔ تم جاؤ اور چیف کو ساتھ لے آنا۔ میں اس دوران عمران
سے چند باتیں کر لوں"...... کیتھرائن نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گئی
اور راکسن ٹرالی دھکیلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
"تمہارا باقی گروپ کہاں ہے عمران"...... کیتھرائن نے عمران
سے مخاطب ہو کر کہا۔
"میرے گروپ میں تو تم بھی شامل ہو"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔
"میں کیسے شامل ہو سکتی ہوں۔ تمہارا گروپ تو پاکیشیا سیکرٹ
سروس کا ہے"...... کیتھرائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ تو گروپ سے تمہارا یہ مطلب تھا۔ میں سمجھا تم اپنے
گروپ کی بات کر رہی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"مسٹر رچرڈ۔ کیا خیال ہے حرکت میں آیا جائے"...... اچانک
ساتھ بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے کہا تو کیتھرائن چونک کر اسے دیکھنے لگی
لیکن چونکہ ٹائیگر نے پاکیشیائی زبان میں بات کی تھی اس لئے اسے
فقرہ سمجھ میں نہ آ سکا تھا۔
"کیا تم حرکت میں آ سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔
"ہاں"...... ٹائیگر نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔
"یہ تم کیا باتیں کر رہے ہو"...... کیتھرائن نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا۔
"ایک دوسرے کو بتا رہے ہیں کہ آخری دعائیں مانگ لینی
چاہئیں یا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"ہاں۔ مانگ لو۔ چیف کے آنے کے بعد شاید تمہیں دعائیں
مانگنے کا وقت بھی نہ مل سکے"...... کیتھرائن نے مسکراتے ہوئے کہا
لیکن اسی لمحے کڑاک کڑاک کی آوازیں سنائی دیں تو کیتھرائن نے
چونک کر ٹائیگر کی طرف دیکھا جس کے جسم کے گرد موجود راڈز
غائب ہو چکے تھے اور وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔
"تم۔ تم۔ یہ"...... کیتھرائن نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے جیکٹ کی جیب
میں رینگ گیا لیکن دوسرے لمحے ٹائیگر نے اس پر چھلانگ لگا دی

مگر کیتھرائن واقعی انتہائی تربیت یافتہ تھی۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے ایک طرف ہٹ گئی لیکن ٹائیگر کا جسم ہوا میں ہی گھوم گیا اور دوسرے لمحے کمرہ کیتھرائن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر اسے ساتھ لیتا ہوا نیچے فرش پر جا گرا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر نے الٹی قلابازی کھائی لیکن قلابازی کھا کر ابھی وہ سیدھا ہی ہوا تھا کہ اس نے یکلخت غوطہ مارا اور گولیاں اس کے جسم سے صرف چند انچوں کے فاصلے سے نکل گئیں۔ کیتھرائن نے اٹھنے کی بجائے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس پر فائر کھول دیا تھا لیکن ٹائیگر غوطہ مارتے ہوئے ایک بار پھر اچھلا اور اس بار کیتھرائن کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل کر ایک طرف جا گرا۔ ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر اس پر چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے وہ نیچے جھک کر مڑا۔ اسی لمحے کیتھرائن نے بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر اس پر چھلانگ لگانے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر کا ایک بازو ہوا میں گھوما اور کیتھرائن چیختی ہوئی ایک بار پھر دھماکے سے سائیڈ پر جا گری۔ اس کے ساتھ ہی تڑتڑاہٹ کی آوازوں اور کیتھرائن کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ ٹائیگر نے پہلے تو بازو گھما کر اسے ضرب لگا کر ایک طرف گرا دیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتی ٹائیگر نے دوسرے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل کا فائر اس پر کھول دیا اور نتیجہ یہ کہ گولیوں نے کیتھرائن کے جسم کو شہد کی مکھیوں کے چھتے میں تبدیل کر دیا اور وہ چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئی۔ ٹائیگر

مشین پسٹل لئے دروازے کی طرف دوڑتا چلا گیا اور عمران ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد ٹائیگر کی واپسی ہوئی۔

"جلدی کرو۔ مجھے کھولو۔ کرنل ویلز کسی بھی لمحے یہاں پہنچ سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر دوڑتا ہوا اس کے عقب میں آیا اور اس نے تیزی سے رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ پھر اس نے کرسی کے عقب میں زمین پر زور سے پیر مارا تو کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی عمران کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے۔

"تم نے کیسے عقب میں دباؤ ڈالا تھا"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ نے ڈبل آرکام کہہ کر مجھے بتا دیا تھا کہ اس کا کیا سسٹم ہے۔ کرسی کے دونوں پایوں کے درمیان پلیٹ موجود ہے لیکن یہ پلیٹ ریوالونگ ہے کیونکہ ڈبل آرکام میں پلیٹ کو فکس نہیں کیا جا سکتا۔ تمام سسٹم کا مرکز اس پلیٹ کی ریوالونگ میں ہی ہوتا ہے اس لئے جب کیتھرائن آپ کی طرف متوجہ تھی تو میں نے پلیٹ کو پیر سے اوپر کر کے جھٹکا دیا تو پلیٹ پھنس گئی اور اب ایک جھٹکا ہی کافی تھا۔ چنانچہ آپ سے پوچھ کر میں نے جسم کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو راڈز غائب ہو گئے"...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ پلیٹ کیسے پھنس گئی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

پاس ۔ ایک پیر سے میں نے پلیٹ کو اوپر اٹھایا اور دوسرے پیر
سے میں نے اس پر ہلکی سی ٹھوکر لگائی تو وہ پھنس گئی ۔ اس طرح
کا کنٹرول ختم ہو گیا"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اسے تو خوش قسمتی ہی کہا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو
ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ وہ دونوں اس دوران دروازے تک
پہنچ چکے تھے۔
"راکسن کا کیا کیا تم نے"...... عمران نے ٹائیگر سے پوچھا۔
"اس کی گردن توڑ دی ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور پھر وہ
جیسے ہی باہر آئے اسی لمحے پھاٹک پر کار رکنے کی آواز سنائی دی اور پھر
ہارن بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔
"تم جا کر پھاٹک کھولو میں یہاں رکتا ہوں"...... عمران نے کہا
تو ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا ۔ راکسن کی
لاش چونکہ وہاں نظر نہ آ رہی تھی اس لئے عمران سمجھ گیا کہ وہ پھاٹک
کے ساتھ بنی ہوئی کوٹھڑی میں ہو گا اور ٹائیگر نے اسے ہلاک کر دیا
تھا اور یقیناً اب اس کی لاش اس کوٹھڑی میں ہی پڑی ہو گی ۔ عمران
پورچ کے قریب ایک چوڑے ستون کی اوٹ میں تھا ۔ گو اس کے
پاس کوئی اسلحہ نہ تھا لیکن اسے اس کی فکر نہ تھی ۔ ایک بار پھر ہارن
بجنے کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے بڑا پھاٹک کھولا اور خود اس کے پیچھے
ہو گیا ۔ سیاہ رنگ کی کار تیزی سے اندر داخل ہوئی ۔ ڈرائیونگ
سیٹ پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی موجود تھا ۔ کار میں اس

کے علاوہ اور کوئی نہ تھا ۔ کار تیزی سے پورچ میں آ کر رکی اور وہ آدمی
دروازہ کھول کر نیچے اتر رہا تھا کہ عمران نے اس پر چھلانگ لگا دی اور
دوسرے لمحے وہ آدمی چیختا ہوا قلابازی کھا کر پشت کے بل ایک
دھماکے سے فرش پر آ گرا جبکہ ٹائیگر نے فوراً ہی پھاٹک بند کر دیا تھا
عمران تیزی سے آگے بڑھا اور جھک کر اس نے ایک ہاتھ اس کے سر
پر اور دوسرا اس کے کاندھے پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز
میں جھٹکا دیا تو اس آدمی کا تیزی سے مسخ ہوتا ہوا چہرہ یکلخت دوبارہ
نارمل ہونا شروع ہو گیا تو عمران سیدھا کھڑا ہو گیا۔
"اسے اٹھاؤ اور اندر لے چلو"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو
ٹائیگر نے جھک کر اس آدمی کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور تیز تیز قدم
اٹھاتا ہوا اندر کی طرف بڑھ گیا جہاں راڈز والی کرسیاں تھیں ۔ اس
نے اسے اس کرسی پر ڈال دیا جس کرسی پر پہلے عمران موجود تھا ۔ پھر
اس نے کرسی کے عقبی طرف جا کر فرش پر پیر مارا تو کٹاک کٹاک کی
آوازوں کے ساتھ ہی راڈز اس آدمی کے جسم کے گرد نمودار ہو گئے ۔
"اب تم باہر ٹھہرو ۔ کوئی بھی آ سکتا ہے ۔ میں اس سے دو چار
باتیں کر لوں"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا ۔
عمران نے آگے بڑھ کر اس آدمی کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے
بند کر دیا ۔ چند لمحوں بعد جب اس آدمی کے جسم میں حرکت کے
تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر
اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا ۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے

ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"تمہارا نام کرنل ویلز ہے اور تم سپیشل اسکوارڈ کے چیف ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو وہ آدمی چونک کر غور سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"تم۔ تم پاکیشیائی ایجنٹ۔ تم اس حالت میں۔ کیا مطلب۔ کیا کیتھرائن نے غداری کی ہے"...... کرنل ویلز نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ادھر کیتھرائن کی گولیوں سے چھلنی لاش پڑی ہوئی ہے۔ اس بے چاری نے اپنی طرف سے مزاحمت کرنے کی کوشش کی تھی"...... عمران نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو کرنل ویلز نے ادھر دیکھا تو اس کا چہرہ یکلخت تاریک پڑ گیا۔

"تم۔ تم آزاد ہو گئے۔ مگر کیسے۔ مجھے تو بتایا گیا تھا کہ یہ سپیشل راڈز ہیں اور پھر کیتھرائن نے تمہیں رسیوں سے بھی باندھا تھا"۔ کرنل ویلز نے ایک لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیتھرائن نے واقعی ہمیں بے بس کر دیا تھا لیکن خوش قسمتی ہمارے کام آ گئی۔ بہرحال اب تم ذہنی طور پر پوری طرح سنبھل گئے ہو اس لئے اب بتاؤ کہ تم اپنا انجام کیا چاہتے ہو"۔ عمران کا لہجہ یکدم سرد ہو گیا۔

"انجام۔ کیا مطلب"...... کرنل ویلز نے چونک کر کہا۔

"تم ایک ایجنسی کے چیف ہو۔ میں نے آج تک جی پی فائیو کے چیف کرنل ڈیوڈ کو دانستہ ہلاک نہیں کیا حالانکہ وہ سینکڑوں بار ہمارے ہاتھوں ہلاک ہو سکتا تھا کیونکہ بہرحال چیف کو اتنا حق حاصل ہے اس لئے اب تم بتاؤ کہ تمہیں ہلاک کیا جائے یا چھوڑ دیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"تم اس کے بدلے میں مجھ سے کیا چاہو گے"...... کرنل ویلز نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں"...... عمران نے کہا تو کرنل ویلز بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"پھر"...... کرنل ویلز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ملٹری ایریا سوگار میں ایم گروپ کا آفس ہے۔ اس کا انچارج کرنل جیمسن ہے۔ کیا تم اسے جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"کرنل جیمسن۔ نہیں۔ میں اسے نہیں جانتا۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... کرنل ویلز نے چونک کر پوچھا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"اس لئے کہ اگر تم جیمسن کو جانتے ہو تو پھر تمہیں معاف کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"۔ کرنل ویلز نے کہا۔

"او کے۔ اب میں جا رہا ہوں اور دیکھ لو۔ میں نے تمہیں گولی نہیں ماری"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے

دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" مجھے چھوڑ دو۔ میں تمہارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کروں گا"...... کرنل ویلمز نے چیخ کر کہا لیکن عمران مڑے بغیر کمرے سے باہر آگیا۔ ٹائیگر باہر ہی موجود تھا۔

" جاؤ اور اس کرنل ویلمز کا خاتمہ کر دو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ٹائیگر مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو عمران وہیں برآمدے میں موجود تھا۔

" ختم کر دیا ہے اسے"...... ٹائیگر نے واپس آتے ہوئے کہا۔

" میں سوچ رہا ہوں کہ ہم کب تک ان بھول بھلیوں میں گھومتے رہیں گے۔ ہمیں ہر صورت میں ڈسک حاصل کرنی ہے اور ڈسک ملٹری ایریا میں ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" باس۔ پہلے تو ہمیں میک اپ کرنے چاہئیں۔ اس طرح اصل چہروں میں تو ہمیں انتہائی آسانی سے پہچان لیا جائے گا۔ جی پی فائیو اور سپیشل اسکوارڈ دونوں ہماری تلاش میں ہیں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ یہاں کی تلاشی لو۔ یہاں ماسک میک اپ تو بہرحال موجود ہوں گے اور سنو۔ اب ہم نے بسوں میں سوار ہو کر وہاں رہائش گاہ پر پہنچنا ہے ورنہ ٹیکسیوں کے ذریعے پھر ہمیں تلاش کر لیا جائے گا"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر واپس مڑ گیا۔

پریذیڈنٹ ہاؤس کے سپیشل میٹنگ روم میں اس وقت چار افراد موجود تھے جن میں سے ایک کرنل ڈیوڈ تھا جبکہ دوسرا کرنل شیفرڈ تھا جو اسرائیل کے قومی سلامتی کے امور کا مشیر تھا۔ تیسرا کرنل جیمسن تھا جو ایم گروپ کا انچارج تھا اور چوتھا کرنل ولسن تھا جس کا تعلق اسپیشل اسکوارڈ سے تھا۔ وہ سب خاموش بیٹھے ہوئے تھے کہ میٹنگ ہال کا دروازہ کھلا اور اسرائیل کے صدر اندر داخل ہوئے تو وہ چاروں اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر باری باری سب نے صدر کو باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

" بیٹھیں"...... صدر نے خشک لہجے میں کہا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے بیٹھتے ہی کرنل ڈیوڈ سمیت باقی افراد بھی مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئے۔

" یہ سپیشل میٹنگ اس لئے کال کی گئی ہے کہ ایک بار پھر

پاکیشیا سیکرٹ سروس اسرائیل میں کام کر رہی ہے لیکن اب تک ہماری تمام ایجنسیاں ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں جبکہ سپیشل اسکوارڈ چیف کرنل ویلمز اور اس کی نمبر ٹو کیتھرائن کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... صدر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کرنل ویلمز کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کب جناب"...... کرنل ڈیوڈ نے جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بیٹھ کر بات کریں۔ اٹھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کرنل ویلمز اور ان کی نمبر ٹو کیتھرائن کی لاشیں ان کے مورس روڈ والے پوائنٹ سے دستیاب ہوئی ہے۔ کرنل ویلمز کی جگہ کرنل ولسن کو سپیشل اسکوارڈ کا چیف بنا دیا گیا ہے۔ کرنل ولسن نے جو انکوائری کی ہے اس کے مطابق کیتھرائن نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دو افراد کا سراغ لگایا اور انہیں اغوا کر کے مورس روڈ پوائنٹ پر لے جایا گیا۔ ہیڈ کوارٹر میں جو کال ٹیپ ہوئی ہے اس کے مطابق کیتھرائن نے کرنل ویلمز کو فون کرتے ہوئے بتایا کہ اس نے ان دونوں کا میک اپ بھی واش کر لیا ہے اور ان میں ایک آدمی پاکیشیائی ایجنٹ عمران ہے اور پھر کرنل ویلمز خود اس پوائنٹ پر چلا گیا اور نتیجہ یہ کہ وہاں سے ان دونوں یعنی کرنل ویلمز اور کیتھرائن کی لاشیں دستیاب ہوئیں جبکہ عمران اور اس کا ساتھی غائب ہیں۔ کرنل ویلمز نے وہی حماقت کی کہ پوچھ گچھ کے چکر میں پڑ گیا جس کی وجہ سے انہیں اپنی جان سے ہاتھ دھونے پڑے"...... صدر نے تلخ لہجے میں کہا لیکن سب

خاموش بیٹھے رہے۔

"اس اڈے پر جو بات چیت ہوئی ہے اس کی خفیہ ریکارڈنگ کے مطابق اس عمران کو ایم گروپ اور کرنل جیمسن کے بارے میں معلوم ہے کہ پاکیشیا سے حاصل کی جانے والی کمپیوٹر ڈسک ایم گروپ کی تحویل میں ہے حالانکہ اسے خصوصی طور پر خفیہ رکھا گیا تھا لیکن اس عمران نے کسی نہ کسی طرح اس کا پتہ چلا لیا اور یقیناً اب وہ ایم گروپ کے سپیشل سٹور پر حملہ کرے گا اور میں چاہتا ہوں کہ اس بار وہ کسی صورت بچ کر نہ جا سکے"...... صدر نے کہا۔

"سر۔ وہ سپیشل سٹور میں تو داخل ہی نہیں ہو سکتا"۔ کرنل جیمسن نے کہا۔

"وہ انتہائی شاطرانہ ذہن کا مالک ہے اور چونکہ یہ بات اب سامنے آ چکی ہے کہ اس بار پوری سیکرٹ سروس کی بجائے عمران کے ساتھ صرف ایک آدمی آیا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ تل ابیب میں دو آدمیوں کو تلاش کرنا ناممکن ہے اس لئے ہمیں تمام تر توجہ ملٹری ایریا پر ہی رکھنی چاہئے۔ ویسے مجھے اطمینان ہے کہ وہ انتہائی محفوظ جگہ ہے لیکن اس کے باوجود اس عمران سے کچھ بعید نہیں کہ وہ کسی بھی میک اپ میں وہاں پہنچ جائے یا کسی بھی آواز کی نقل کر کے وہ پاکیشیا کا مشن مکمل کر لے اس لئے میں نے یہ سپیشل میٹنگ کال کی ہے کہ ہمیں اب باقاعدہ منصوبہ بندی کر لینا چاہئے"...... صدر نے کہا۔

"جناب۔ تمام حالات آپ کے سامنے ہیں۔ آپ جیسے حکم دیں"...... کرنل ڈیوڈ نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"آپ جی پی فائیو کے ساتھ ملٹری ایریا کی سیکنڈ چیک پوسٹ سنبھال لیں۔ جو آدمی چاہے میں ہی کیوں نہ ہوں ایم گروپ ایریا میں جانا چاہے آپ نے اسے بے ہوش کر کے اس سے تفصیلی معلومات حاصل کرنی ہیں اور اگر آپ کو شک پڑ جائے کہ یہ عمران ہو سکتا ہے کیونکہ اس کا قدوقامت آپ جانتے ہیں تو اسے پوچھ گچھ کے بغیر ہی گولی مار دیں"...... صدر نے کہا۔

"یس سر"...... کرنل ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل شیفرڈ۔ آپ ایم گروپ میں کرنل جیمسن کی جگہ لیں گے اور کرنل جیمسن اس وقت تک جب تک عمران اور اس کے ساتھی ہلاک نہیں ہو جاتے آپ کو ملٹری ہیڈ کوارٹر میں رہنا ہو گا اور آپ ملٹری ہیڈ کوارٹر سے باہر کسی صورت نہیں جائیں گے اور نہ ہی آپ کوئی کال اٹنڈ کریں گے"...... صدر نے کہا۔

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ میرے بارے میں ایسے احکامات کیوں دیئے جا رہے ہیں"...... کرنل جیمسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔ ایسا آپ کی کسی کوتاہی یا کسی کمزوری کی وجہ سے نہیں کہا جا رہا بلکہ اس لئے کہ دشمن ایجنٹ آپ تک کسی بھی انداز میں نہ پہنچ سکیں۔ سپیشل سٹور آپ کی آواز کے بغیر کسی

صورت نہیں کھل سکتا اور نہ ہی اسے کسی صورت اوپن کیا جا سکتا ہے اس لئے جب تک آپ سامنے نہ ہوں گے یہ لوگ سپیشل سٹور کو اوپن ہی نہ کر سکیں گے"...... صدر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... کرنل جیمسن نے اس بار مطمئن لہجے میں کہا۔

"کرنل شیفرڈ۔ اب آپ سپیشل سٹور کے انچارج ہیں لیکن جب تک یہ دشمن ایجنٹ ختم نہیں ہو جاتے آپ صرف بطور انچارج وہاں رہیں گے۔ آپ نہ سپیشل سٹور اوپن کر سکیں گے اور نہ ہی اس معاملے میں کوئی کارروائی کر سکیں گے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھ گیا ہوں سر"...... کرنل شیفرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل ولسن۔ آپ اب سپیشل اسکوارڈ کے چیف ہیں۔ آپ اپنے گروپ سمیت ملٹری ایریا کی فرسٹ چیک پوسٹ پر ڈیوٹی دیں گے اور سوائے ریڈ کارڈ ہولڈرز کے اور کسی کو بھی آپ سیکنڈ چیک پوسٹ تک جانے کی اجازت نہیں دیں گے اور جو ریڈ کارڈ ہولڈر نہیں ہوں گے انہیں آپ نے واپس بھیج دینا ہے چاہے وہ میں ہی کیوں نہ ہوں"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ لیکن کیا اتنے بڑے ملٹری ایریا میں سب کو ریڈ کارڈ جاری کر دیئے گئے ہیں"...... کرنل ولسن نے کہا۔

"صرف سربراہوں کو ریڈ کارڈ جاری کئے گئے ہیں۔ باقی تمام نقل و حرکت اس وقت تک بند رہے گی جب تک دشمن ایجنٹوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا"...... صدر نے کہا۔

"یس سر"...... کرنل ولسن نے کہا۔

"اب آپ لوگ اپنی اپنی ڈیوٹی سنبھال لیں لیکن یہ میری طرف سے لاسٹ وارننگ ہے کہ اگر کسی سے معمولی سی کوتاہی بھی ہوئی تو اس کا کورٹ مارشل کر دیا جائے گا"...... صدر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئے۔

سیاہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے تل ابیب کے شمالی علاقے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر ٹائیگر بیٹھا ہوا تھا۔ دونوں مقامی میک اپ میں تھے اور ان کی جیبوں میں باقاعدہ تصدیق شدہ کاغذات بھی تھے۔ کاغذات کی رو سے عمران کا نام سٹونز تھا جبکہ ٹائیگر کا نام جیکب اور ان دونوں کا تعلق ریڈ ایرو کلب سے تھا۔ عمران کلب کا اسسٹنٹ مینجر اور ٹائیگر سپروائزر تھا۔ ریڈ ایرو کلب دراصل ریڈ ایگل گروپ کا تھا لیکن بظاہر یہ کٹر یہودیوں کا کلب تھا۔ یہی وجہ تھی کہ یہاں سول اور فوجی اعلیٰ افسران کے ساتھ ساتھ تل ابیب کے تقریباً تمام صنعت کار اور تاجر بھی باقاعدگی سے آتے جاتے رہتے تھے اور ریڈ ایرو کلب کی پورے تل ابیب میں بے حد قدر کی جاتی تھی۔ کہا جاتا تھا کہ اس کلب کو اسرائیل کے صدر اور وزیراعظم بھی میزبانی کا شرف بخش چکے

ہیں ۔ کلب میں داخلہ محدود تھا اور سوائے ممبرز کے کسی اور کا کلب میں داخلہ تقریباً ناممکن تھا ۔ البتہ اگر کوئی ممبر اپنے ساتھ کوئی مہمان لے آتا تھا تو وہ بھی کلب کے ایک مخصوص حصے کی حد تک محدود رہتا تھا اور اس مہمان کی انتہائی سخت چیکنگ اور سکریننگ کی جاتی تھی اس لئے اس کلب کا اسسٹنٹ مینجر اور سپروائزر معاشرے میں اونچا مقام رکھتے تھے ۔ سٹونز نام کا اسسٹنٹ مینجر واقعی تھا اور سٹونز کے تعلقات انتہائی اعلیٰ افسران سے بھی انتہائی بے تکلفانہ تھے ریڈ ایگل گروپ کے چیف ابو قحافہ کے خصوصی حکم پر سٹونز کو انڈر گراؤنڈ کر دیا گیا تھا اور اس کی جگہ عمران نے لے لی تھی اور سٹونز سے ہونے والی گفتگو کے نتیجے میں ہی وہ اس وقت شمالی علاقے میں واقع ایک علاقے روکاش کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے ۔ سٹونز نے اسے بتایا تھا کہ ملٹری ایریا سوگار کی ڈیزائننگ معروف فوجی ڈیزائنر کرنل یارک نے کی تھی اور کرنل یارک اب ریٹائر ہو کر روکاش میں رہائش پذیر ہے ۔ کرنل یارک کبھی کبھار ہی کلب آتا تھا اس لئے عمران اس سے ملنے اس کی رہائش گاہ پر جا رہا تھا ۔ اس نے سٹونز کی حیثیت سے کلب سے فون کر کے اس سے ملاقات کا وقت لے لیا تھا ۔

" باس ۔ کیا اس کے پاس اصل اور بنیادی نقشہ ہو گا " ۔ ٹائیگر نے کہا ۔

" ہاں ۔ ایسے لوگ اپنے بنائے ہوئے ہر ڈیزائن کی کاپی لازماً رکھتے ہیں ۔ یہ ان کی نفسیاتی کمزوری ہوتی ہے " ...... عمران نے جواب دیا ۔

" لیکن باس ۔ کیا یہ ضروری ہے کہ سپیشل سٹور کا کوئی خفیہ راستہ بھی رکھا گیا ہو ۔ اس کی آخر کیا ضرورت ہو سکتی ہے " ۔ ٹائیگر نے کہا ۔

" اس لئے کہ اگر ایک ہی راستہ رکھا جائے تو وہ کسی بھی وقت اتفاقی طور پر بلاک ہو سکتا ہے اس لئے یہ بھی ڈیزائنر کی مجبوری ہوتی ہے کہ وہ ایسی ہر عمارت میں ایک سے زائد راستے رکھتا ہے ۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ باقی راستے عارضی طور پر کلوز کر دیئے جائیں لیکن بہرحال وہ موجود ہوتے ہیں " ...... عمران نے کہا ۔

" باس ۔ اگر ہم فوجی افسران کے روپ میں ملٹری ایریا میں داخل ہو جائیں تو اس وسیع و عریض ایریئے میں اتنی سخت چیکنگ تو ممکن نہیں کہ ہر فوجی افسر کو انتہائی باریک بینی سے چیک کیا جا سکے " ...... ٹائیگر نے کہا ۔

" میں نے ریڈ ایگل کے ذریعے جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق سپیشل اسکوارڈ کے کرنل ویلز اور کیتھرائن کی ہلاکت کے بعد اسرائیل کے صدر نے ہنگامی میٹنگ کال کی اور اس میٹنگ میں فیصلے ہوئے کہ ملٹری ایریا کی فرسٹ چیک پوسٹ پر سپیشل اسکوارڈ کا نیا انچارج کرنل ولسن پہرہ دے گا اور بغیر ریڈ کارڈ کے کسی کو اندر نہیں جانے دے گا اور ریڈ کارڈ صرف بڑے بڑے افسروں کو جاری کئے گئے ہیں ۔ باقی سب کی ملٹری ایریا سے باہر جانے اور اندر آنے پر پابندی لگا دی گئی ہے ۔ سیکنڈ چیک پوسٹ پر جی پی فائیو کا چیف

کرنل ڈیوڈ موجود ہوگا جو ریڈ کارڈ ہولڈرز کو بھی باقاعدہ چیک کرے گا چاہے وہ صدر اسرائیل یا وزیراعظم اسرائیل ہی کیوں نہ ہوں اور کرنل جیمسن کی بجائے ایم گروپ کا انچارج قومی سلامتی کے مشیر کرنل شیفرڈ کو بنا دیا گیا ہے جبکہ کرنل جیمسن کو جی ایچ کیو میں محدود کر دیا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس تبدیلی کا کیا فائدہ"...... ٹائیگر نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی سوال میرے ذہن میں بھی ابھرا تھا۔ مزید معلومات کی گئیں تو پتہ چلا کہ سپیشل سٹور صرف کرنل جیمسن کی آواز سے ہی کھلتا ہے۔ اس کے علاوہ اور کسی کی آواز پر نہیں کھل سکتا اس لئے اسے وہاں سے ہٹا دیا گیا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار سائیڈ پر موڑ دی کیونکہ روکاش قصبے کا بورڈ وہاں موجود تھا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد وہ ایک خاصے بڑے اور جدید انداز کے قصبے میں داخل ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار قصبے کے کنارے پر موجود ایک پرانی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔ یہ کوٹھی کرنل یارک کی تھی۔ یہ اس کی آبائی جائیداد تھی اس لئے کرنل یارک ریٹائرمنٹ کے بعد اس کوٹھی میں آکر آباد ہو گیا تھا۔ عمران کے ہارن بجانے پر پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک مسلح باوردی آدمی باہر آگیا۔

"میرا نام سٹونز ہے اور میں ریڈ ایرو کلب کا اسسٹنٹ مینجر ہوں۔

یہ کلب کا سپروائزر جیکب ہے۔ کرنل صاحب نے ہمیں فون پر ملاقات کا وقت دیا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں۔ آپ تشریف لے آئیں"۔ اس مسلح آدمی نے کہا اور چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا تو عمران نے کار اندر بڑھا دی اور پھر خاصے بڑے پورچ میں اس نے کار روک دی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر آئے۔

"کرنل صاحب ایک ایمرجنسی کی وجہ سے کہیں گئے ہوئے ہیں۔ ان کی صاحبزادی موجود ہیں میں انہیں اطلاع کرتا ہوں"...... ملازم نے انہیں ایک ڈرائینگ روم کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں لے جا کر کہا۔

"کرنل صاحب کب آئیں گے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ابھی تھوڑی دیر میں آجائیں گے۔ وہ کہہ کر گئے ہیں"۔ ملازم نے کہا اور واپس چلا گیا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا اور ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ ٹائیگر بھی دوسرے صوفے پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد ملازم واپس آیا تو اس نے ٹرے میں شراب کے دو گلاس رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ایک ایک گلاس ان دونوں کے سامنے رکھا اور پھر ٹرے اٹھا کر واپس چلا گیا۔

"ادھر گملے میں انڈیل دو دونوں گلاس"...... عمران نے ایک طرف موجود ڈور پودے کے بڑے سے گملے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اس کی ہدایت پر عمل کر دیا۔ اب خالی جام

سامنے رکھے ہوئے وہ بیٹھے تھے کہ اندرونی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی جس نے عام سا لباس پہنا ہوا تھا۔

"ارے سٹونز تم اور یہاں۔ کیا مطلب"...... لڑکی نے اس طرح آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا جیسے سٹونز کا یہاں آنا ناقابل یقین بات ہو اور عمران کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا کیونکہ وہ تو اس لڑکی کو جانتا تک نہیں تھا لیکن اتنی بات وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ لڑکی کرنل یارک کی بیٹی ہے جس کا حوالہ پھاٹک کھولنے والے ملازم نے دیا تھا۔

"کیوں۔ یہاں آنا جرم ہے"...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے اسی طرح بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔ عمران کے اٹھتے ہی ٹائیگر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"جرم۔ مگر تم نے تو کہا تھا کہ میں اب کبھی تمہارے گھر نہیں آؤں گا۔ اوہ ڈیئر۔ تم کتنے اچھے ہو کہ اپنی قسم توڑ کر آگئے ہو۔ میں تو تمہارے لئے تڑپ رہی تھی"...... اس لڑکی نے کہا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر عمران کے گلے لگ گئی اور عمران کو بے اختیار ایک جھٹکے سے اسے دور اچھالنا پڑا ورنہ اس لڑکی کا جو انداز تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ہر اخلاقی حدود پھلانگ جائے گی۔ اب عمران کو اس سٹونز پر غصہ آرہا تھا جس نے اسے اس لڑکی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔ عمران کے جھٹکتے ہی لڑکی اچھل کر سامنے صوفے پر جا گری۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے مجھے ٹھکرایا ہے۔ مجھے۔ سیلی کو۔

تمہاری یہ جرأت"...... لڑکی نے یکلخت اٹھ کر چیختے ہوئے کہا۔

"آرام سے بیٹھ جاؤ سیلی۔ میں تمہارے ڈیڈی سے انتہائی ضروری بات کرنے آیا ہوں۔ سمجھیں"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم مجھ پر غرا رہے ہو۔ مجھ پر۔ سیلی پر۔ تمہاری یہ جرأت"...... لڑکی نے یکلخت پاگلوں کے سے انداز میں چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف دوڑ گئی۔ اس نے دھماکے سے دروازہ کھولا اور باہر چلی گئی۔

"کس مصیبت سے پالا پڑ گیا ہے۔ اب مجھے معلوم ہی نہیں کہ سٹونز کا اس لڑکی سے کیا تعلق ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا اور عمران اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہی کرنل یارک ہے۔

"اوہ سٹونز۔ تم آئے ہو۔ آئی ایم سوری۔ مجھے ایک ضروری کام کی وجہ سے جانا پڑا"...... کرنل یارک نے معذرت آمیز لہجے میں کہا اور پھر اس نے عمران اور ٹائیگر سے مصافحہ کیا اور پھر وہ تینوں صوفوں پر بیٹھ گئے۔

"بولو۔ کیسے آنا ہوا۔ سیلی تو کہہ رہی تھی کہ تم کسی صورت یہاں نہیں آسکتے۔ اب جب میں نے اسے بتایا کہ تم نے باقاعدہ مجھ سے وقت لیا ہے تو وہ بے حد خوش ہوئی۔ وہ واقعی تمہیں بے حد پسند کرتی ہے۔ کیا تم اس سے شادی کرو گے"...... بوڑھے نے یکلخت

منہ بھر کر اس طرح کہہ دیا جیسے وہ بیٹی کا باپ ہونے کی بجائے بیٹے کا باپ ہو لیکن ظاہر ہے عمران یہاں کی معاشرت کو جانتا تھا اس لئے اس کے چہرے پر کوئی منفی تاثر نہ ابھرا تھا۔

" یہ معاملہ میں اور سیلی مل کر حل کر لیں گے ۔ آپ بے فکر رہیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا ۔ ٹھیک ہے ۔ بہرحال بتاؤ کیسے آنا ہوا "...... کرنل یارک نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" میری ایک آدمی سے بہت بھاری شرط لگ گئی ہے ۔ اس آدمی کے مطابق آپ نے ملٹری ایریا سوگار میں سپیشل سٹور کا نقشہ تیار کیا ہے لیکن آپ نے اس کی کاپی نہیں رکھی ہوئی جبکہ میں نے کہا ہے کہ آپ کے پاس لازماً کاپی ہو گی "...... عمران نے کہا۔

" کون ہے وہ آدمی "...... کرنل یارک نے چونک کر پوچھا۔

" کلب کا ملازم ہے "...... عمران نے جواب دیا۔

" پھر تم شرط جیت گئے ہو لیکن میں وہ کاپی کسی کو نہیں دے سکتا یہ میری مجبوری ہے "...... کرنل یارک نے کہا۔

" دینے کی ضرورت نہیں ہے ۔ وہ مجھے دکھا دیں ۔ پھر یہ میرا ساتھی گواہی دے گا کہ اس نے وہ کاپی دیکھی ہے اور میں بھاری شرط جیت جاؤں گا "...... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ دکھائی جا سکتی ہے ۔ لیکن مجھے کیا فائدہ ہو گا "...... کرنل یارک نے کہا۔ بہرحال وہ یہودی تھا۔

" شرط کی آدھی رقم آپ کی "...... عمران نے فوراً جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ نکالو آدھی رقم "...... کرنل یارک نے کہا۔

" رقم تو مجھے کلب میں ملے گی اور رات کو رقم میں یہاں بھجوا دوں گا "...... عمران نے کہا۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ میں لے آتا ہوں کاپی "...... کرنل یارک نے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

" بغیر فائدے کے تو یہ قدم بھی نہیں اٹھاتے "...... ٹائیگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

" شکر کرو کہ ابھی اس محترم نے ہمیں چھوڑ دیا ہے "...... عمران نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد کرنل یارک اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی۔

" یہ دیکھو ۔ میں سپیشل سٹور کے نقشے کی کاپی لے آیا ہوں "۔ کرنل یارک نے کہا اور فائل کھول کر عمران کے سامنے رکھ دی ۔ عمران نے فائل اٹھائی اور اس میں موجود نقشے کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا ۔ پھر اس نے کرنل یارک سے چند سوالات اس انداز میں کئے جیسے وہ کنفرم کرنا چاہتا ہو کہ یہ واقعی سپیشل سٹور کا نقشہ ہے۔

" اوکے کرنل یارک ۔ اب میں شرط جیت جاؤں گا اور آدھی رقم میں آپ کو یہاں پہنچا دوں گا "...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"دیکھو یاد رکھنا"....... کرنل یارک نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر وہ کرنل یارک کے ساتھ ہی کمرے سے باہر آ گئے کرنل یارک ان کی کار تک ان کے ساتھ آیا اور پھر واپس مڑ گیا۔ عمران ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ ٹائیگر اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا ہی تھا کہ اچانک ایک طرف سے سیلی دوڑتی ہوئی آئی۔

"ٹھہرو۔ میں تمہارے ساتھ جاؤں گی"....... اس نے چیخ کر کہا اور بجلی کی سی تیزی سے کار کا عقبی دروازہ کھول کر وہ کار کے اندر بیٹھ گئی۔

"ارے ہم تو ایک ضروری کام سے سٹاگرم جا رہے ہیں"۔ عمران نے کار کو بیک کر کے پھاٹک کی طرف موڑتے ہوئے کہا۔

"تم چاہے چاند پر جاؤ میں اب تمہارے ساتھ ہی رہوں گی۔ یہ میرا فیصلہ ہے"....... سیلی نے چیخ کر کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے"....... عمران نے کہا اور پھر ملازم نے پھاٹک کھولنے پر وہ کار باہر لے آیا۔ چند لمحوں بعد وہ قصبے سے باہر آ چکا تھا۔ اس نے کار ایک سائیڈ پر روک دی۔

"جیکب تم عقبی سیٹ پر جاؤ اور سیلی کو ہاف آف کر دو"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر سرہلاتا ہوا کار سے نیچے اترا اور اس نے کار کا عقبی دروازہ کھول دیا۔

"تم آگے چلی جاؤ"....... ٹائیگر نے سیلی سے کہا جو حیرت بھری نظروں سے ٹائیگر کو دیکھ رہی تھی۔

"اوہ اچھا۔ ویری گڈ"....... سیلی نے خوش ہو کر کہا اور سر جھکا کر وہ باہر نکلنے ہی لگی تھی کہ ٹائیگر نے اس کی گردن کے عقبی حصے میں ہتھیلی کا ہلکا سا وار کیا تو سیلی چیخ کر وہیں منہ کے بل سڑک پر ڈھیر ہو گئی۔

"اسے اٹھا کر ان درختوں کے جھنڈ میں ڈال دو۔ ہوش میں آ کر خود ہی واپس چلی جائے گی"....... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے جھک کر سیلی کو اٹھایا اور پھر سڑک کراس کر کے دوسری طرف موجود درختوں کے جھنڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ خالی ہاتھ واپس آیا اور سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا تو عمران نے کار آگے بڑھا دی۔

"سٹونز کو اس لڑکی کے بارے میں آپ کو بتانا چاہئے تھا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"یہاں اس کھلی معاشرت میں کوئی کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔ صرف وقت گزارا جاتا ہے۔ یہ لڑکی شاید نفسیاتی مریضہ ہے کہ اس کے پیچھے اس انداز میں پاگل ہو رہی ہے"....... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"باس۔ کیا کوئی راستہ نظر آیا ہے"....... ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہاں۔ ایک کی بجائے دو راستے ہیں"....... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن باس۔ اگر ہم اندر بھی داخل ہو جائیں تو پھر بھی سٹور تو نہیں کھلے گا۔ کیا آپ اسے تباہ کریں گے"....... ٹائیگر نے کہا۔

"ارے نہیں ۔ وہ ڈسک ہمارے دفاع کے لئے انتہائی اہم ہے ۔ وہ ہم نے بہرحال حاصل کرنی ہے چاہے سپیشل سٹور میں موجود ہر شخص کو گولی کیوں نہ مارنی پڑے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کو مین روڈ پر موڑ کر اس کا رخ شہر کی طرف کر دیا ۔ ابھی وہ تھوڑا ہی آگے گئے ہوں گے کہ اچانک عمران کو کار کی رفتار آہستہ کرنا پڑی کیونکہ کچھ آگے سڑک کو بند کر کے ٹریفک چیکنگ کی جا رہی تھی ۔ دس بارہ کاریں چیکنگ کے انتظار میں موجود تھیں ۔ عمران نے بھی ان کے پیچھے کار روک دی ۔ اس سے آگے جانے والی کاریں آگے سرکتی رہیں اور عمران بھی کار کو آگے کرتا رہا۔

"اوہ ۔ ریڈ ایرو کلب ۔ ٹھیک ہے ۔ تم جا سکتے ہو"...... چیکنگ آفیسر نے کار پر ریڈ ایرو کلب کا مونوگرام دیکھ کر کہا۔

"شکریہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کار آگے بڑھا دی ۔ تھوڑی دی بعد وہ شہر میں داخل ہو چکے تھے ۔ عمران نے کار کا رخ ریڈ ایرو کلب کی طرف موڑ دیا ۔ اس نے کار کلب کے سٹاف کی مخصوص پارکنگ میں روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر کر کلب میں داخل ہو گئے ۔ سٹونز کا آفس دوسری منزل پر تھا اس لئے سٹاف لفٹ سے وہ دوسری منزل پر پہنچ گئے ۔ اس کے آفس کے باہر کھڑے مسلح دربان نے انہیں سلام کیا اور عمران سلام کا جواب دیتے ہوئے آفس میں داخل ہو گیا ۔ اس نے میز کے پیچھے موجود کرسی سنبھالی اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"یس ۔ راڈرک بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رچرڈ سٹونز بول رہا ہوں کلب سے ۔ پال سٹونز سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ۔ یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ۔ پال سٹونز بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔ لہجہ وہی تھا جو عمران کا تھا۔

"میں رچرڈ بول رہا ہوں پال ۔ میں تمہارے روپ میں روکاش قصبہ میں کرنل یارک کے پاس ہو آیا ہوں لیکن تم نے مجھے اس کی بیٹی سیلی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ۔ سیلی ۔ کیا وہ وہاں تھی ۔ وہ تو ایکریمیا گئی ہوئی تھی"۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی اور پھر کرنل یارک کے بارے میں بھی تفصیل بتا دی اور سیلی کے بارے میں بھی کہ وہ اسے بے ہوش کر کے درختوں کے جھنڈ میں چھوڑ آئے ہیں۔

"اب آپ کا مزید کیا پروگرام ہے"...... پال سٹونز نے پوچھا۔

"میں نے تمہیں تفصیلات بتانی تھیں ۔ ہمارا کام ہو گیا ہے ۔ اب ہم جا رہے ہیں ۔ تم اپنا آفس سنبھال لو"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ آپ جائیں میں سب سنبھال لوں گا"...... پال سٹونز نے کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"آؤ ٹائیگر"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں ب
راہداری میں آ گئے۔ باہر موجود دربان نے انہیں سلام کیا۔ عم
نے اسے سلام کا جواب دیا اور پھر وہ دونوں اطمینان سے چلتے ہو
کلب سے باہر آ گئے۔ کلب سے کچھ فاصلے پر ایک بند گلی تھی جس
کوڑے کے ڈرم موجود تھے۔ عمران اس گلی میں مڑ گیا۔ ظاہر
ٹائیگر اس کے پیچھے تھا۔ ڈرموں کی اوٹ میں عمران نے اپنے چہ
پر موجود سٹونز کا ماسک میک اپ اتارا اور اسے کوڑے کے ڈرم
پھینک دیا۔ اب بھی وہ مقامی میک اپ میں تھا لیکن یہ بنیادی ط
پر مستقل میک اپ تھا۔ ٹائیگر نے بھی اپنا ماسک اتار دیا تھا۔
وہ بھی ایک مختلف لیکن مقامی میک اپ میں تھا۔

"آؤ اپنی رہائش گاہ پر چلیں۔ اب ہمارے پاس بہرحال مشن
لائحہ عمل آ گیا ہے"...... عمران نے کہا اور دوبارہ سڑک کی طر
بڑھتا چلا گیا۔

کرنل ڈیوڈ اپنے آفس میں موجود تھا۔ اس نے ملٹری ایریا کی سیکنڈ چیک پوسٹ پر خود جانے کی بجائے براؤن کو بھیج دیا تھا اور اس کے ساتھ ایکشن گروپ کا پورا دستہ بھی بھیج دیا تھا جبکہ وہ خود آفس میں آ کر بیٹھ گیا تھا۔ اس کے ذہن میں کرنل ویلز اور اس کی نمبر ٹو کیتھرائن کی موت کا خیال بار بار آ رہا تھا۔

"ان کی موت کا مطلب ہے کہ انہوں نے عمران کو ٹریس کر لیا تھا۔ لیکن کیسے"...... کرنل ڈیوڈ نے بار بار دماغ پر زور دیتے ہوئے کہا لیکن اس کے ذہن میں کوئی بات نہ آ رہی تھی کہ اچانک اس کے ذہن میں روجر کا خیال آیا جو سپیشل اسکوارڈ کے آفس میں جی پی فائیو کا مخبر تھا۔ اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور سیکرٹری سے کہا کہ وہ روجر کو ٹریس کر کے اس سے اس کی بات کرائے اور پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور اٹھالیا۔

"یس" ...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"روجر لائن پر ہے۔ بات کریں جناب" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں" ...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ میں روجر بات کر رہا ہوں" ...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"روجر۔ کرنل ویلز اور کیتھرائن کی موت کیسے واقع ہوئی۔ کیا تفصیلات ہیں" ...... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"سر۔ میں نے دانستہ آپ کو کال کر کے تفصیلات نہیں بتائی تھیں کیونکہ آپ ناراض بھی ہو سکتے تھے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کھل کر بات کرو" ...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"سر۔ آپ ناراض تو نہیں ہوں گے" ...... روجر نے کہا۔

"نانسنس۔ احمق۔ بتاؤ کیا بات ہے۔ میں ناراض نہیں ہوں گا۔ اب بتاؤ جلدی" ...... کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"جناب۔ آپ نے اور کیپٹن براؤن نے جن دو آدمیوں کو سپیشل پوائنٹ پر چیک کیا تھا اور پھر اس پوائنٹ کے انچارج ہنری کو آپ نے ان دونوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا تھا وہ ایکریمین سیاح نہیں تھے بلکہ اصل پاکیشیائی ایجنٹ تھے۔ ان میں ایک کا نام عمران

ہے۔ انہوں نے ہنری کو بے ہوش کر دیا اور خود فرار ہو گئے اور ایک شی کوٹھی پر پہنچ گئے۔ کیتھرائن نے ہنری کو ہوش میں لا کر اس سے ساری معلومات حاصل کر لیں اور پھر وہ اس کوٹھی پر پہنچ گئی۔ اس نے ان دونوں کو وہاں سے بے ہوش کر کے اپنے ایک سپیشل پوائنٹ پر لے آئی۔ وہاں اس نے ان دونوں کا میک اپ بھی واش کر دیا۔ پھر باس ویلز خود بھی وہاں پہنچ گئے اور اس کے بعد وہاں سے کرنل ویلز اور کیتھرائن کی لاشیں ملیں" ...... روجر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ کیا سپیشل اسکوارڈ نے معلوم کیا ہے کہ اب یہ لوگ کہاں ہیں" ...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"سر۔ ویسے تو ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا لیکن ایک مبہم سی اطلاع ملی ہے۔ یہ اطلاع روکاش ٹاؤن میں کرنل ...رک کی بیٹی سیلی نے دی ہے۔ اس کے مطابق ریڈ ایرو کلب کا اسسٹنٹ مینجر سٹونز اپنے ایک سپروائزر جیکب کے ساتھ کرنل ...رک کی رہائش گاہ پر پہنچا۔ سیلی اس سٹونز کی انتہائی گہری دوست ہے لیکن اس آدمی جو سٹونز تھا، نے سٹونز سے بالکل مختلف ردعمل ظاہر کیا۔ اس نے سیلی کو اگنور کیا اور پھر سیلی جب زبردستی اس کی کار میں سوار ہوئی تو انہوں نے سیلی کو بے ہوش کر کے وہیں درختوں کے جھنڈ میں پھینک دیا۔ سیلی کو ہوش آیا تو وہ غصے سے پاگل ہو کر جب ریڈ ایرو کلب پہنچی تو وہاں سٹونز نے اس سے وہی

سلوک کیا جیسے وہ اس کا گہرا دوست ہو ۔ سیلی سپیشل اسکوارڈ میں
کام کرتی ہے ۔ وہ روکوش میں سپیشل اسکوارڈ کی مخبر ہے ۔ اس نے
کرنل ولسن کو رپورٹ دی تو کرنل ولسن نے الٹا سیلی کو پاگل قرار
دے دیا لیکن میری سیلی سے بات ہوئی ہے ۔ اس نے ایک ایسی
بات بتائی ہے جس نے مجھے چونکا دیا ہے ۔ اس نے بتایا ہے کہ سٹونز
نے اس کے باپ کرنل یارک سے کوئی نقشہ منگوا کر دیکھا تھا ۔
روجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ اس وقت سیلی کہاں ہے "...... کرنل ڈیوڈ نے
پوچھا۔

" وہ اپنی رہائش گاہ پر ہے ۔ کرنل یارک کی رہائش گاہ پر "۔ روجر
نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ کرنل ولسن نے تو اس بات پر توجہ نہیں دی ۔
میں دے دیتا ہوں ۔ اگر تمہاری بات سے کوئی فائدہ ہوا تو تمہیں
خصوصی ڈبل انعام دیا جائے گا "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے
دو نمبر پریس کر دیئے ۔

" یس سر "...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی
دی ۔

" روکاش ٹاؤن میں کرنل یارک رہتے ہیں ۔ نمبر معلوم کر کے
میری بات کرنل یارک سے کراؤ اور اگر وہ موجود نہ ہوں تو ان کی

بیٹی سیلی سے بات کراؤ "...... کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا اور رسیور رکھ
دیا۔

" نقشہ دیکھا تھا ۔ سیلی سے اس سٹونز کا رویہ مختلف تھا ۔ اوہ ۔
"...... کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر دس منٹ بعد
فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

" یس "...... کرنل ڈیوڈ نے رسیور اٹھا کر کہا۔

" کرنل یارک سے بات کیجئے جناب "...... دوسری طرف سے کہا
گیا۔

" ہیلو ۔ چیف آف جی پی فائیو کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں "۔ کرنل
ڈیوڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس ۔ کرنل یارک بول رہا ہوں ۔ آپ نے کیسے مجھے فون کیا
ہے "...... دوسری طرف سے ایک بلغم زدہ کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی
دی۔

" ریڈ ایرو کلب کا اسسٹنٹ مینجر سٹونز آپ کے پاس آیا تھا اور آپ
نے اسے کوئی نقشہ دکھایا ہے "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" ہاں ۔ آپ کی بات درست ہے ۔ سٹونز میری بیٹی سیلی کا بوائے
فرینڈ ہے اس لئے سٹونز اکثر یہاں آتا رہتا ہے لیکن پھر سیلی اور اس
کے درمیان کوئی جھگڑا ہو گیا اور جب سٹونز نے مجھے فون کر کے مجھ
سے وقت مانگا تو میں نے فوراً وقت دے دیا کیونکہ میں سمجھ گیا تھا کہ
سٹونز مجھ سے سیلی سے شادی کرنے کی اجازت مانگنے آرہا ہے ۔ پھر وہ

یہاں آیا تو اس نے بتایا کہ اس کی اپنے کسی ساتھی سے شرط لگ گئی ہے کہ میں نے ملٹری ایریا میں جو سپیشل سٹور کا نقشہ ڈیزائن کیا ہے اس کی کاپی میرے پاس ہے ۔ میں نے اسے بتایا کہ کاپی تو ہے لیکن میں اسے صرف دکھا سکتا ہوں دے نہیں سکتا ۔ وہ رضامند ہو گیا ۔ میں نے اسے نقشہ دکھایا اور وہ واپس چلا گیا"...... کرنل یارک نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تو کرنل ڈیوڈ کے ذہن میں فوراً جھماکا سا ہوا۔

"اس نقشے میں سپیشل سٹور کے خفیہ راستے بھی دکھائے گئے ہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جی ہاں ۔ دو راستے ہیں لیکن وہ تو بند ہیں اور آپ کو کیسے معلوم ہو گیا ۔ کیا آپ ڈیزائنر ہیں"...... کرنل یارک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان خفیہ راستوں کی کیا تفصیل ہے کرنل یارک"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کرنل یارک نے تفصیل بتا دی۔

"آپ کی بیٹی سیلی کہاں ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"وہ تل ابیب گئی تھی ۔ ابھی واپس آئی ہے ۔ اپنے کمرے میں ہو گی ۔ مگر کیوں"...... کرنل یارک نے کہا۔

"میری بات کرائیں اس سے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ۔ سیلی بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز

سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں ۔ چیف آف جی پی فائیو"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"مجھے ڈیڈی نے بتایا ہے ۔ فرمائیں مجھ سے آپ کو کیا کام ہے"...... سیلی نے کہا۔

"جب سٹونز آپ کی کوٹھی پر آیا تھا اور اب جب آپ کلب میں جا کر اس سے ملی ہیں تو کیا دونوں میں واضح فرق آپ نے محسوس کیا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"ہاں ۔ سٹونز کا رویہ یہاں مجھ سے اجنبیت کا تھا جبکہ کلب میں ایسا نہیں تھا ۔ لیکن آپ کو کس نے بتایا ہے"...... سیلی نے کہا۔

"آپ روکاش میں سپیشل اسکوارڈ کی مخبر ہیں اور میں جی پی فائیو کا چیف ہوں ۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ میں جاہل اور لاعلم رہتا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے ۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"گارسن سے میری بات کراؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ ۔ تو عمران سٹونز کے میک اپ میں وہاں گیا اور اس نے

نقشے سے خفیہ راستے چیک کر لئے "...... کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... کرنل ڈیوڈ نے رسیور اٹھا کر کہا۔

" گارسن سے بات کریں جناب "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ۔ گارسن بول رہا ہوں باس "...... دوسرے لمحے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" گارسن ۔ فوراً اپنے ساتھیوں کو تیار کراؤ ۔ تم سب نے دو ہیلی کاپٹرز میں سوار ہو کر ملٹری ایریا کے شمال کی طرف بڑی نہر کے اوپر پرواز کرنی ہے ۔ میں اپنے خصوصی ہیلی کاپٹر پر وہاں موجود رہوں گا اور ہمارا رابطہ ٹرانسمیٹر کے ذریعے رہے گا ۔ تمہارے ساتھیوں کو ہر طرح سے مسلح ہونا چاہئے اور ریز میزائل بھی اپنے ہیلی کاپٹر میں رکھوا لینا "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" یس باس "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کتنی دیر میں تم وہاں پہنچو گے "...... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

" زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹے میں باس "...... گارسن نے جواب دیا۔

" اوکے ۔ نصف گھنٹے بعد میں وہاں پہنچ جاؤں گا اور سنو ۔ وہاں ہمارا ٹارگٹ صرف دو آدمی ہیں ۔ ہم نے ان دونوں کو ٹریس بھی کرنا ہے اور ہلاک بھی کرنا ہے "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" صرف دو آدمی ہیں باس ۔ پھر ریز میزائل کی بجائے ایرو میزائل نہ لے جائیں ۔ وہ زیادہ مؤثر ثابت ہوں گے "...... گارسن نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ وہ لے لو ۔ لیکن فوری پہنچو وہاں "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

" یس سر "...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری نے کہا۔

" ٹیری سے کہو کہ میرا سپیشل ہیلی کاپٹر تیار کرے ۔ میں آ رہا ہوں "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھنے ہی لگا تھا کہ اچانک اسے ایک خیال آیا تو اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور دو بٹن پریس کر دیئے۔

" یس سر "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ملٹری ایریا سوگار میں ایئر فورس کا کوئی اڈا ہے تو اس کے کمانڈر سے میری بات کراؤ "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" یس باس "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" کمانڈر رابنسن سے بات کریں جناب "...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ہیلو ۔ کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" یس سر۔ میں ایئر کمانڈر رابنسن بول رہا ہوں ملٹری ایریا سے جناب"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

" کمانڈر رابنسن ۔ہم نے دشمن ایجنٹوں کے خلاف ملٹری ایریا کے شمالی علاقے میں آپریشن کرنا ہے ۔ ہمارے تین ہیلی کاپٹرز وہاں پرواز کریں گے ۔آپ نے کوئی مداخلت نہیں کرنی "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" ان کی کوئی نشانی جناب"...... کمانڈر رابنسن نے کہا۔

" ان تینوں پر جی پی فائیو کا مخصوص نشان اور الفاظ لکھے ہوئے ہوں گے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ کوئی مداخلت نہیں ہو گی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے اطمینان بھرے انداز میں رسیور رکھا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ایک جیپ تیزی سے ویران سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ سڑک کے دونوں اطراف میں وسیع میدان تھا جس میں سوائے اونچی نیچی جھاڑیوں کے اور کچھ بھی نہ تھا۔جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران جبکہ سائیڈ سیٹ پر ٹائیگر بیٹھا ہوا تھا ۔ وہ دونوں مقامی میک اپ میں تھے۔

" باس ۔ ملٹری ایریا سے آخر نگرانی تو کی جاتی ہو گی"...... ٹائیگر نے کہا۔

" یہ تو جب ہم وہاں پہنچیں گے تو معلوم ہو گا ۔ فی الحال تو ہم وہاں سے کافی فاصلے پر ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

" باس ۔ کیا ہم اس ایریئے کے عقبی طرف سے پہنچیں گے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

" نہیں ۔ شمال کی طرف سے کیونکہ سپیشل سٹور کا خفیہ راستہ

شمال کی طرف ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد انہیں دور سے کسی قصبے کے آثار نظر آنے لگ گئے۔

"یہ کون سا قصبہ ہے"...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"اس کا نام گران ہے۔ اس گران نامی قصبے کے بعد ہم اس علاقے میں داخل ہو جائیں گے جو ملٹری ایریا کہلاتا ہے"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا اس قصبے میں چیکنگ سپاٹ تو نہیں بنایا گیا"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ٹائیگر نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ عام سا قصبہ ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی جیپ قصبے میں داخل ہو گئی۔ عمران نے جیپ کی رفتار آہستہ کر دی اور پھر ایک زرعی فارم نما عمارت کے بند گیٹ کے سامنے اس نے کار روک دی۔ ٹائیگر چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا لیکن عمران کی توجہ پھاٹک کی طرف تھی اور چند لمحوں بعد اچانک پھاٹک کھلا اور ٹائیگر یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ پھاٹک کھلتے ہی ایک نوجوان لڑکی جس نے جینز کی پینٹ اور سیاہ شرٹ پہنی ہوئی تھی اور جس کے پیروں میں جوگرز تھے باہر آ گئی۔

"میرا نام مائیکل ہے۔ کیا آپ سینڈی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میرا نام سینڈی ہے"...... اس لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ناتھن نے کہا تھا کہ آپ ہماری مدد کریں گی۔ کیا واقعی"۔ عمران نے کہا۔

"بالکل کروں گی کیونکہ ناتھن نے مجھے بتایا ہے کہ تم لوگ یہودی نہیں ہو اور میں بھی یہودی نہیں ہوں۔ میں کرسچن ہوں"...... سینڈی نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ سائیڈ سیٹ پر آ جائیں۔ ہم نے ابھی کافی فاصلہ طے کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ میں پھاٹک بند کر آؤں"...... سینڈی نے کہا اور پھر وہ تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گئی۔

"یہ کون ہے باس"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ اسی قصبے میں رہتی ہے اور سپیشل سٹور کے کرنل جیمسن کی عورت ہے۔ لیکن پھر کرنل جیمسن نے اسے دھتکار دیا اور اسے واپس اس قصبے میں آنا پڑا۔ ناتھن تل ابیب میں ایک کلب کا مینجر ہے۔ وہ کرسچنز کے ایک ایسے گروپ کا ممبر ہے جو یہودیوں کے خلاف ہے۔ اس نے اسے ٹریس کر کے اپنے گروپ میں شامل کر لیا۔ مجھے جب ناتھن کے بارے میں معلوم ہوا تو میں نے ریڈ ایرو کلب کے سٹونز کے ذریعے اس سے رابطہ کیا تو اس نے مجھے سینڈی کے بارے میں بتایا اور ساتھ ہی اسے اپنا پیغام بھی پہنچا دیا کہ وہ ہماری مدد کرے"...... عمران نے کہا۔ اس دوران سینڈی واپس آ گئی۔

"تم عقبی سیٹ پر چلے جاؤ"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو

ٹائیگر اٹھ کر عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ سینڈی عمران کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ عمران نے جیپ موڑی اور پھر اس کا رخ بدل کر وہ آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس قصبے سے باہر آچکے تھے یہاں سڑک کے دونوں اطراف میں جھاڑیوں کے ساتھ ساتھ درختوں کے جھنڈ بھی تھے۔

" سپیشل سٹور میں تم کتنا عرصہ رہی ہو"...... عمران نے سینڈی سے پوچھا۔

" چھ ماہ تک"...... سینڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کبھی اس کے خفیہ راستے سے بھی گزری ہو"...... عمران نے پوچھا۔

" مجھے وہاں خفیہ راستے سے ہی لے جایا جاتا تھا۔ ورنہ تو میں وہاں داخل ہی نہ ہو سکتی تھی کیونکہ مین راستے پر کمپیوٹر چیکنگ ہوتی تھی"...... سینڈی نے جواب دیا۔

" باس۔ ہیلی کاپٹرز کی آواز آرہی ہے"...... اچانک عقبی سیٹ پر موجود ٹائیگر نے کہا تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جیپ کو سڑک سے نیچے اتار دیا اور قریب ہی درختوں کے ایک جھنڈ میں لے جا کر روک دیا اور پھر وہ سب جیپ سے اتر کر درختوں کی اوٹ میں کھڑے ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد دو ہیلی کاپٹر سڑک کے اوپر سے گزر کر آگے بڑھ گئے۔

" اوہ۔ یہ تو جی پی فائیو کے ہیلی کاپٹرز ہیں۔ یہ اس طرف کیسے

گئے"...... عمران نے قدرے الجھے ہوئے لہجے میں کہا جس کی نظریں آسمان پر جمی ہوئی تھیں۔

" کیا اس طرف ایئر فورس کا کوئی اڈا ہے"...... عمران نے سینڈی سے پوچھا۔

" نہیں۔ ادھر تو میدان ہے اور پھر یہ میدان ایک بڑی نہر پر جا کر ختم ہو جاتا ہے۔ اس نہر سے ہی خفیہ راستہ سپیشل سٹور کو جاتا ہے۔ یہ راستہ خصوصی کوڈ بولنے سے کھلتا ہے"...... سینڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا کوئی جواب دیتا اچانک اس کے کانوں میں ایک اور ہیلی کاپٹر کی آواز پڑی اور تھوڑی دیر بعد ہی ایک بڑا ہیلی کاپٹر تیزی سے اڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور عمران نے اس ہیلی کاپٹر کو دیکھ کر بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ وہ پہچان گیا تھا کہ یہ ہیلی کاپٹر کرنل ڈیوڈ کا ہے اور یقیناً کرنل ڈیوڈ اس میں سوار ہو گا۔

" باس۔ لگتا ہے انہیں ہمارے اس طرف جانے کی اطلاع مل چکی ہے ورنہ اس ویران علاقے کی طرف ان کے آنے کی کوئی اور وجہ نہیں ہو سکتی"...... ٹائیگر نے کہا۔

" تم میرے ساتھ چلو۔ میں تمہیں ایک ایسے راستے سے لے چلتی ہوں کہ ہیلی کاپٹر تمہیں چیک نہ کر سکیں گے لیکن ہمیں پیدل جانا ہو گا"...... سینڈی نے کہا۔

" کس طرف جانا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ادھر پہلے مشرق کی طرف اور پھر وہاں سے جنوب کی طرف سے گھوم کر ہم ایک بڑی نہر کو کراس کر کے اس کی دوسری سائیڈ پر پہنچ جائیں گے"...... سینڈی نے کہا۔

"لیکن اتنا طویل فاصلہ پیدل کیسے کراس ہو گا۔ ہمیں جیپ پر جانا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن جیپ کو وہاں سے آسانی سے چیک کیا جا سکتا ہے"۔ سینڈی نے کہا۔

"اگر انہیں اس خفیہ راستے کے بارے میں اطلاع مل چکی ہے تو پھر لازماً یہ تینوں ہیلی کاپٹر وہیں نہر پر ہی موجود ہوں گے اس لئے وہ جیپ کو چیک نہ کریں گے البتہ جہاں خطرہ ہو گا وہاں جیپ چھوڑ کر ہم پیدل آگے بڑھ جائیں گے ورنہ یہاں سے پیدل وہاں پہنچتے پہنچتے ہمیں کم از کم آٹھ دس گھنٹے لگ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر چلو"...... سینڈی نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا مڑا اور ایک بار پھر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ سینڈی سائیڈ سیٹ پر اور ٹائیگر عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔

"ٹائیگر۔ لانگ رینج گن تھیلے میں سے نکال لو۔ شاید کسی ہیلی کاپٹر پر فائر کھولنا پڑے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے جیپ سٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی۔ جو راستہ سینڈی نے بتایا تھا وہ اسے سمجھ گیا تھا اس لئے وہ اس سے پوچھے بغیر جیپ کو تیزی سے جھاڑیوں

کے درمیان دوڑاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا جبکہ ٹائیگر لانگ رینج گن ہاتھ میں پکڑے جیپ کی عقبی طرف کھڑا ہو گیا تھا۔ جیپ کی چھت کھلی تھی اس لئے وہ جیپ میں کھڑا آسمان پر نظریں جمائے ہوئے تھا جیپ اونچی نیچی جھاڑیوں کو روندتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ابھی وہ تھوڑا سا ہی آگے گئے ہوں گے کہ ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"باس۔ دور سے ایک ہیلی کاپٹر ادھر آ رہا ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جیپ کا رخ بدلا اور اسے قریب ہی درختوں کے جھنڈ کے اندر لے گیا۔

"ہم نے سامنے والے جھنڈ میں رکنا ہے۔ ہیلی کاپٹر کے ادھر آنے کا مطلب ہے کہ انہوں نے جیپ کو دوربین کی مدد سے چیک کر لیا ہے۔ بیگ بھی نکال لو۔ جلدی کرو"...... عمران نے نیچے اترتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے جیپ کی عقبی سائیڈ پر پڑے ہوئے سیاہ رنگ کے بیگ کو گھسیٹ کر باہر نکالا۔ سینڈی بھی دوسری سائیڈ سے نیچے اتر آئی تھی اور پھر وہ تینوں جھنڈ کی عقبی طرف سے دوڑ کر باہر نکلے اور جھاڑیوں کی اوٹ لیتے ہوئے کچھ فاصلے پر موجود درختوں کے ایک اور جھنڈ کی طرف بڑھتے چلے گئے اور پھر عمران نے سینڈی کو ایک جھاڑی کے پیچھے چھپنے کا کہا اور خود وہ اور ٹائیگر دونوں علیحدہ علیحدہ درختوں پر چڑھتے چلے گئے۔ البتہ عمران نے درخت پر چڑھنے سے قبل بیگ سے ایک مشین گن اور ایک دوربین نکال کر اپنے پاس رکھ لی تھی۔ بیگ سینڈی کے پاس ہی جھاڑی کے پیچھے چھپا دیا گیا تھا۔

عمران درخت پر چڑھ کر ابھی اپنے آپ کو ایڈجسٹ کر ہی رہا تھا کہ اس نے تقریباً اپنے سروں پر ہیلی کاپٹر کی آواز سنی ۔ عمران نے پتوں کی اوٹ لے لی ۔ ہیلی کاپٹر اوپر سے گزر کر آگے بڑھ گیا ۔ چند لمحوں بعد وہ راؤنڈ لگا کر واپس آنے لگا ۔ وہ خاصی بلندی پر تھا اور پھر وہ عمران والے جھنڈ کے اوپر سے گزر کر جیسے ہی دوسرے جھنڈ پر پہنچا جہاں جیپ موجود تھی اچانک ہیلی کاپٹر سے سرخ رنگ کے بڑے بڑے کیپسول جھنڈ پر گرتے دکھائی دیئے اور اس کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے تین انتہائی خوفناک دھماکے ہوئے اور اس جھنڈ میں جہاں ان کی جیپ موجود تھی آگ کے شعلے بلند ہوتے دکھائی دیئے ۔ ہیلی کاپٹر آگے بڑھ گیا تھا اور پھر ایک لمبا راؤنڈ لگا کر وہ واپس آیا اور ایک بار پھر آگے بڑھ کر دوبارہ پلٹا اور درختوں کے اس جلتے ہوئے جھنڈ سے کچھ فاصلے پر زمین پر اتر گیا۔

" ہم نے اس ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنا ہے ۔ جلدی اترو نیچے " ۔ عمران نے قدرے اونچی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے درخت سے نیچے اترتا چلا گیا ۔ دوسرے درخت سے ٹائیگر بھی نیچے اتر آیا۔

" سینڈی ۔ ہم آ رہے ہیں "...... عمران نے کہا تو سینڈی جو جھاڑی کے پیچھے چھپی ہوئی تھی بے اختیار اٹھ کر کھڑی ہو گئی ۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات تھے ۔

" ہماری تو جیپ تباہ ہو گئی ہے ۔ اب یہ یہاں کیوں آئے ہیں "۔

سینڈی نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

" گھبراؤ مت ۔ ہم نے اس ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنا ہے ۔ تم یہیں رکو ۔ ہم دونوں ان لوگوں کا خاتمہ کریں گے "...... عمران نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ اور ٹائیگر تیزی سے مختلف سمتوں میں آگے بڑھے ۔ عمران نے ٹائیگر کو مخصوص اشارہ کر دیا تھا اس لئے ٹائیگر جھاڑیوں کی آڑ لیتا ہوا اس جھنڈ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا جبکہ عمران سائیڈ سے ہو کر ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا ۔ عمران نے ایک چکر کاٹا اور پھر اس ہیلی کاپٹر کی عقبی طرف پہنچ گیا ۔ ہیلی کاپٹر خالی نظر آ رہا تھا ۔ اس میں کوئی آدمی موجود نہ تھا ۔ ابھی عمران سوچ ہی رہا تھا کہ ٹائیگر کی طرف سے کوئی فائرنگ نہیں ہوئی کہ اس نے سامنے والے جھنڈ سے چار مسلح افراد کو باہر آتے دیکھا۔

" جیپ تباہ ہو گئی ہے لیکن انسانی لاشوں کے ٹکڑے موجود نہیں ہیں اس لئے اس میں سوار افراد یقیناً ادھر ادھر چھپ گئے ہوں گے ۔ تم احتیاط سے ادھر ادھر پھیل جاؤ اور ان کا شکار کرو "...... ایک لمبے قد کے آدمی نے اونچی آواز میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کے ساتھی ادھر ادھر پھیلتے اچانک جھنڈ کی ایک سائیڈ سے مشین گن کی تڑتڑاہٹ سنائی دی اور وہ چاروں چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے ایک بار پھر تڑتڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور تڑپتے ہوئے چاروں افراد ساکت ہو گئے ۔

" سینڈی کو لے آؤ ۔ جلدی کرو "...... عمران نے اٹھ کر سامنے

آتے ہوئے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گیا۔ اسی لمحے ہیلی کاپٹر کا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ مرفی۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ مرفی بول رہا ہوں۔ اوور"...... عمران نے اس آدمی کی آواز اور لہجے کی نقل کرتے ہوئے کہا جو باقی ساتھیوں کو ہدایات دے رہا تھا۔

"کیا ہوا ہے۔ تم نے ہیلی کاپٹر سے فائرنگ کی ہے۔ کیا ہوا ہے۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"سر۔ ہم نے ایک جیپ کو درختوں کے جھنڈ میں جاتے دیکھا تو ہم نے اسے چیک کیا۔ جیپ میں دو آدمی اور ایک عورت سوار تھے۔ وہ تینوں جیپ سے اتر کر ادھر ادھر جھاڑیوں میں چھپ گئے تو ہم نے فائر کر کے جیپ تباہ کر دی اور پھر ان تینوں کو تلاش کر کے انہیں بھی ختم کر دیا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔ اس دوران ٹائیگر اور سینڈی بھی ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے تھے۔

"کون لوگ ہیں یہ۔ ان کے قدوقامت بتاؤ۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا تو عمران نے اپنے سے مختلف قدوقامت بتانے شروع کر دیئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ کرنل ڈیوڈ کیوں قدوقامت پوچھ رہا ہے۔ اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے اپنا قدوقامت بتایا تو

کرنل ڈیوڈ دوسرے ہیلی کاپٹر سمیت سیدھا یہاں آ جائے گا اور پھر ان کے لئے مشکل ہو جائے گی۔

"اوہ۔ یہ تو کوئی غیر متعلق لوگ ہیں۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"سر۔ ہمیں شک ہے کہ ایک اور جیپ ان سے کافی پہلے بڑی نہر کی طرف گئی ہے۔ اب ہم اس کے پیچھے جا رہے ہیں۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"ادھر تو کوئی جیپ نہیں آئی۔ ہم یہاں موجود ہیں۔ بہرحال پھر بھی تم چیکنگ ضرور کرو۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر ہیلی کاپٹر سٹارٹ کر کے اس نے اسے فضا میں اٹھا لیا اور تھوڑی دیر بعد وہ اسے لمبا چکر دے کر نہر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"باس۔ یہ لوگ تو ہمیں مارک کر لیں گے"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ بس سینڈی کا خیال رکھنا۔ یہ بہت خوفزدہ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے واقعی بے حد خوف آ رہا ہے۔ یہ تو کوئی انتہائی خوفناک سلسلہ ہے۔ میں تو سمجھی تھی کہ ایڈونچر ہے اور مجھے بڑی رقم مفت میں مل جائے گی"...... سینڈی نے رک رک کر کہا۔

"بے فکر رہو۔ یہ واقعی ایڈونچر ہے اور تمہیں رقم بھی ملے گی"۔

عمران نے کہا۔

" ہم تمہاری حفاظت کریں گے سینڈی اس لئے تم بے فکر رہو"۔ ٹائیگر نے کہا لیکن سینڈی نے کوئی جواب نہ دیا۔ عمران ایک لمبا چکر کاٹ کر اب نہر پر پہنچ گیا تھا اور اب اسے کافی دور دو ہیلی کاپٹر بھی آسمان پر نظر آنے لگ گئے تھے۔

" باس۔ دونوں ہیلی کاپٹروں کو فضا میں ہی اڑا دیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

" نہیں۔ ایئر فورس اڈے سے لازماً ان ہیلی کاپٹروں کو چیک کیا جا رہا ہو گا"...... عمران نے کہا اور پھر ہیلی کاپٹر کو کم بلندی پر لے جا کر وہ اسے نہر کے دوسرے کنارے پر آگے بڑھتا چلا گیا۔ اچانک ٹرانسمیٹر ایک بار پھر جاگ اٹھا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ مرفی۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" یس سر۔ مرفی بول رہا ہوں۔ اوور"...... عمران نے مرفی کی آواز اور لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم اتنی کم بلندی پر کیوں آ گئے ہو۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

" سر۔ ہم نے نہر کے دوسرے کنارے پر سامنے والے درختوں کے جھنڈ کے قریب نقل و حرکت مارک کی ہے۔ ہم چیکنگ کر رہے ہیں۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

" کیسی نقل و حرکت۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" جناب۔ ایک آدمی تھا لیکن اور کچھ نہیں تھا۔ چیک کرنا ہے کہ وہ واقعی آدمی تھا یا کوئی جانور۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" اچھی طرح چیکنگ کرو اور اپنا خیال رکھنا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارا ہیلی کاپٹر ہی اڑا لیں۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" تیار ہو جاؤ۔ ہم نے اس جھنڈ میں ہیلی کاپٹر اتار کر آگے پیدل جانا ہے"...... عمران نے کہا۔

" لیکن باس۔ اوپر سے ہمیں چیک کر لیا جائے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

" نہیں۔ وہ دوسری سمت میں راؤنڈ لگا رہے ہیں۔ ان کی ساری توجہ نہر کی دوسری طرف ہے اس لئے تو میں ہیلی کاپٹر ادھر لے آیا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھنڈ کے اندر ایک کھلی جگہ پر ہیلی کاپٹر اتار دیا۔

" باس۔ اس میں بم نہ رکھ دیں۔ کم از کم ایک ہیلی کاپٹر تو تباہ ہو جائے"...... ٹائیگر نے کہا۔

" اس سے الٹا ہمیں نقصان ہو گا۔ وہ سمجھ جائیں گے کہ ہم یہاں موجود ہیں اور وہ پوری فوج ہم پر چڑھا دیں گے"...... عمران نے ہیلی کاپٹر سے نیچے اترتے ہوئے کہا جبکہ ٹائیگر اور سینڈی بھی نیچے اتر آئے

تھے ۔ ٹائیگر نے سیاہ رنگ کا بیگ بھی اندر سے اٹھا لیا تھا۔

" لیکن جب وہ ہیلی کاپٹر خالی دیکھیں گے تو پھر باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

" اس وقت تک ہم ٹارگٹ پر پہنچ چکے ہوں گے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر وہ تینوں اس جھنڈ کی دوسری طرف سے نکل کر جھاڑیوں کی اوٹ لیتے ہوئے آگے دوڑتے چلے گئے ۔ آسمان پر موجود دونوں ہیلی کاپٹر چوڑی نہر کے دوسرے کنارے پر کافی فاصلے پر تھے اور کافی بلندی پر تھے ۔ گو ان کی بلندی کافی تھی لیکن عمران کو معلوم تھا کہ وہ چونکہ نہر کے اونچے کنارے سے متصل ہو کر جا رہے ہیں اس لئے وہ انہیں نظر نہیں آسکتے جب تک وہ نہر کے اوپر نہ آ جائیں ۔ تینوں تیزی سے دوڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر والے درختوں کے جھنڈ سے کافی فاصلے پر آ گئے ۔

" جھاڑیوں کی اوٹ لے لو ۔ ہیلی کاپٹر آ رہے ہیں"...... عمران نے ہیلی کاپٹروں کی آواز سن کر کہا تو وہ دونوں اونچی جھاڑیوں میں گھستے چلے گئے جبکہ عمران نے بھی ایک اونچی جھاڑی کی اوٹ اس انداز میں لی تھی کہ اوپر سے نظر نہ آسکے ۔ البتہ وہ خود اوپر آسانی سے دیکھ رہا تھا اور پھر اس نے ایک ہیلی کاپٹر کو نہر کراس کر کے اس جھنڈ کی طرف جاتے دیکھا جہاں انہوں نے ہیلی کاپٹر اتارا تھا جبکہ دوسرے ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دے رہی تھی اور پھر دوسرا ہیلی کاپٹر اس جھنڈ پر راؤنڈ لے کر نیچے اترتا چلا گیا۔

" چلو بھاگو یہاں سے ۔ ہم نے اب نہر کے کٹے پھٹے کناروں میں کوئی قدرتی کریک تلاش کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور دوڑ پڑا ۔ تھوڑا سا آگے جا کر اس نے نہر کے کنارے پر ایک کافی بڑا قدرتی کریک دیکھ لیا ۔ شاید یہاں سے نہر ٹوٹ گئی تھی جسے اندر سے بند کر دیا گیا تھا البتہ کریک وہاں موجود تھا جو کافی اندر تک چلا گیا تھا اور اوپر سے بند تھا۔

" آؤ ۔ اس میں آ جاؤ ۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا اور پھر وہ اس کریک میں داخل ہو گیا ۔ اس کے پیچھے سینڈی اور آخر میں ٹائیگر بھی اندر داخل ہو گیا ۔ بیگ اس کے ساتھ تھا ۔ عمران کریک کے آغاز میں ہی رک گیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے دونوں ہیلی کاپٹروں کی آوازیں اپنے سر پر سنیں لیکن وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ وہ انہیں کسی صورت بھی نظر نہیں آسکتے ۔ دونوں ہیلی کاپٹر کافی دیر تک نہر کے اوپر سائیڈوں پر اڑتے رہے ۔ پھر تیسرے ہیلی کاپٹر کی بھی آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ انہوں نے جو ہیلی کاپٹر درختوں کے جھنڈ میں چھوڑا تھا وہ لوگ اسے بھی اڑا کر لے جا رہے ہیں ۔ کافی دیر تک ہیلی کاپٹروں کی آوازیں سنائی دیتی رہیں پھر وہ نہر کراس کر کے دوسری طرف چلے گئے اور پھر ان کی آوازیں بھی سنائی دینا بند ہو گئیں۔

" وہ ایک راؤنڈ لگائیں گے اس لئے ابھی ہم یہیں رہیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"باس ۔ ہیلی کاپٹر کی وجہ سے وہ سمجھ تو جائیں گے کہ ہم ادھر ہی موجود ہیں ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ نیچے اتر کر چیکنگ کریں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"دیکھو کیا ہوتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہمیں نہر کراس کر کے دوسری طرف جانا ہوگا۔ تب ہی ہم اس خفیہ راستے کے دہانے پر پہنچ سکتے ہیں"...... سینڈی نے کہا۔

"یہ راستہ کیا درختوں کے جھنڈ کے اندر ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے ۔ کیا تم پہلے بھی ادھر آئے ہو"...... سینڈی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں ۔ اگر میں یہاں آیا ہوتا تو پھر تمہیں ساتھ لانے کی کیا ضرورت تھی ۔ ویسے ایسے خفیہ راستے کسی نہ کسی اوٹ میں ہی رکھے جاتے ہیں اس لئے میں نے اندازاً کہا تھا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ یہ خفیہ راستہ درختوں کے جھنڈ کے اندر ہے"۔ سینڈی نے کہا ۔ اسی لمحے ہیلی کاپٹروں کی آواز ایک بار پھر سنائی دینے لگی اور پھر کافی دیر تک سنائی دیتی رہے اور پھر واپس ہو کر خاموشی ہو گئی۔

"آؤ ۔ اب وہ کسی حد تک مطمئن ہو گئے ہیں کہ ہم کہیں اور نکل گئے ہیں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ کریک سے باہر آ گیا۔ اس کے پیچھے ٹائیگر اور سینڈی بھی باہر آ گئے اور ایک بار پھر وہ جھاڑیوں کی

اوٹ لیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔

"باس ۔ ہم نہر کیسے کراس کریں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"فکر مت کرو ۔ کچھ آگے جا کر پل موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن پل پر سے تو ہمیں چیک کر لیا جائے گا"...... سینڈی نے چونک کر کہا۔

"ہم پل کے نیچے سے ہو کر اسے کراس کریں گے"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے دانستہ جواب نہ دیا تھا تاکہ ٹائیگر کوئی جواب دے اور ٹائیگر نے اس کی مرضی کے عین مطابق جواب دیا تھا اس لئے وہ مسکرا رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ پل تک پہنچ گئے۔ پل لکڑی کا بنا ہوا تھا لیکن ادھر ادھر کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔

"ہم نے پل کے نیچے سے اسے کراس کرنا ہے اور یہ سن لو کہ دوسری طرف ہمیں بہت محتاط رہنا ہوگا کیونکہ اس طرف کا سارا علاقہ وہ باقاعدہ چیک کر رہے ہوں گے۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر اور سینڈی دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر انہوں نے لکڑی کے اس پل کو واقعی نیچے موجود لکڑیوں کو پکڑ پکڑ کر آگے بڑھتے ہوئے کراس کیا۔ نیچے لکڑیاں کراس کی صورت میں لگی ہوئی تھیں تاکہ پل کو سہارا دیا جا سکے اور وہ ان لکڑیوں کی مدد سے آسانی سے پل کراس کر گئے۔ دوسری طرف بھی جھاڑیاں تھیں ۔ وہ تینوں تیزی سے ان

جھاڑیوں کی اوٹ میں ہو گئے ۔ عمران کو یہ دیکھ کر اطمینان ہوا کہ
ان سے کافی فاصلے پر ایک ہیلی کاپٹر موجود تھا جبکہ باقی ہیلی کاپٹر نظر نہ
آرہے تھے ۔ شاید وہ لمبے راؤنڈ پر گئے ہوئے تھے ۔

" کتنے فاصلے پر ہے یہاں سے وہ جھنڈ "...... عمران نے سینڈی
سے پوچھا۔

" تقریباً آدھا گھنٹہ ہمیں چلنا پڑے گا "...... سینڈی نے کہا ۔
عمران نے اثبات میں سرہلایا اور ایک بار پھر ان کا سفر شروع ہو گیا ۔
اس بار وہ پہلے سے کہیں زیادہ محتاط تھے اور پھر واقعی آدھے گھنٹے بعد
وہ جھاڑیوں کی اوٹ لیتے ہوئے درختوں کے ایک بڑے جھنڈ میں
داخل ہو گئے ۔

" خبردار ۔ ہینڈز اپ "...... اچانک ایک چیختی ہوئی آواز سنائی
دی اور عمران سمیت وہ تینوں بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے ۔
عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے جیب میں رینگ گیا ۔ اسی لمحے
درختوں کی اوٹ سے تین مسلح آدمی باہر آگئے ۔ ان کے ہاتھوں میں
مشین گنیں تھیں۔

" ہاتھ اٹھاؤ اور گھوم جاؤ ورنہ "...... ایک آدمی نے چیختے ہوئے کہا ۔
لیکن دوسرے لمحے عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے جیب سے باہر آیا
اور اس کے ساتھ ہی سٹک سٹک کی آوازیں سنائی دیں اور دوسرے
لمحے وہ تینوں مسلح آدمی چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے ہی تھے کہ
ٹائیگر نے بھی ان پر سائیلنسر لگے مشین پسٹل کا فائر کھول دیا اور وہ

تینوں تڑپتے ہوئے یکلخت ساکت ہو گئے ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ اس قدر قتل و غارت ۔ اوہ "...... سینڈی نے ڈوبتے
ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ لہرا کر نیچے گر گئی۔

" ٹائیگر ۔ تم ان تینوں کو گھسیٹ کر یہاں سے دور کسی اور جھنڈ
میں ڈال آؤ ۔ میں اس سینڈی کو ہوش میں لاتا ہوں "...... عمران
نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اوکے باس "...... ٹائیگر نے کہا۔

" خیال رکھنا ۔ گھسیٹنے کے آثار نمودار نہ ہوں "...... عمران نے
کہا تو ٹائیگر نے سرہلاتے ہوئے جھک کر ایک لاش کو اٹھا کر کاندھے
پر ڈالا اور اسے اٹھا کر وہ دوڑتا ہوا جھنڈ کی عقبی طرف کو بڑھ گیا جبکہ
عمران نے جھک کر سینڈی کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر
دیئے ۔ چند لمحوں بعد سینڈی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار
ہوئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور پھر جیسے ہی سینڈی نے کراہتے
ہوئے آنکھیں کھولیں عمران نے اسے بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے
سے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔

" ہوش میں آؤ سینڈی ۔ یہ سب یہودی ہیں "...... عمران نے
کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ہاں ۔ ہاں ۔ مگر اس قدر بے دردی سے قتل کرتے
ہو تم لوگ "...... سینڈی نے لہراتے ہوئے کہا۔

" یہ ہمیں اس سے بھی زیادہ بے دردی سے قتل کر دیتے ۔ ہوش

میں آؤ"...... عمران نے اس بار سرد لہجے میں کہا تو سینڈی کا لہراتا ہوا جسم یکلخت ساکت ہو گیا۔ اسی لمحے ٹائیگر واپس آگیا۔

" کہاں ہے وہ راستہ۔ بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ ادھر آؤ"...... سینڈی نے کہا اور پھر وہ آگے بڑھنے لگی۔ کافی آگے جا کر ایک چوڑے تنے کے درخت کے قریب وہ رک گئی۔ اس نے درخت کے تنے کے نچلے حصے میں موجود ایک باریک سے سوراخ کے قریب منہ لے جا کر ڈارک ہنڈلی کے الفاظ کہے تو گڑگڑاہٹ کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی درخت کے موٹے تنے کے اندر باقاعدہ دروازہ نظر آنے لگا۔

" اندر کتنا فاصلہ ہے اور اندر کی کیا پوزیشن ہے۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا تو سینڈی نے تفصیل بتانا شروع کر دی جبکہ ٹائیگر دوسری لاش اٹھائے باہر چلا گیا تھا۔ پھر عمران نے یکے بعد دیگرے کئی سوال کرنے کے بعد اندر کی تمام پوزیشن معلوم کر لی تو اس کا جیب میں موجود ہاتھ باہر آیا اور دوسرے لمحے سٹک کی آواز کے ساتھ ہی سینڈی چیختی ہوئی نیچے گری اور تڑپنے لگی۔

" مجبوری تھی سینڈی ورنہ اندر تم ہمارے لئے مسئلہ بن سکتی تھی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور پھر جب ٹائیگر واپس آیا تو سینڈی کو نیچے پڑی دیکھ کر وہ چونک پڑا۔

" جلدی کرو ٹائیگر۔ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیسری لاش اٹھا کر بھاگتا ہوا درختوں میں

غائب ہو گیا۔ عمران وہاں کھڑا رہا۔ کچھ دیر بعد ٹائیگر واپس آگیا۔

" اسے بھی اٹھا کر وہیں ڈال آؤ۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے آگے بڑھ کر سینڈی کی لاش کو اٹھایا اور ایک بار پھر دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ کچھ دیر بعد اس کی واپسی ہوئی۔

" بیگ اٹھا لو اور آؤ"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے ایک طرف موجود بیگ اٹھایا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے اس درخت کے اندر داخل ہو گئے۔ گہرائی میں ایک سرنگ جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ عمران نے اندر پہنچ کر تنے کی جڑ کو دیکھا تو وہاں موجود کیل کا سرا اسے نظر آگیا۔ اس نے اس سرے پر پیر مارا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی درخت کے تنے میں موجود دروازہ بند ہو گیا۔ اب وہاں گھپ اندھیرا تھا لیکن جلد ہی ان کی آنکھیں اندھیرے کی عادی ہو گئیں اور وہ دونوں تیزی سے اس سرنگ میں آگے بڑھتے چلے گئے لیکن ابھی وہ تھوڑا ہی آگے گئے ہوں گے کہ اچانک سرنگ کی چھت سے چٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس آواز نے اس کے ذہن پر اچانک سیاہ پردہ ڈال دیا ہو۔

کرنل شیفرڈ سپیشل سٹور میں اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل شیفرڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

"ایئر فورس کے اڈے سے سب ایئر کمانڈر رابرٹ کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ایئر فورس اڈے سے۔ کیوں۔ ملاؤ کال"...... کرنل شیفرڈ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

"آپ کی ٹرانسمیٹر فریکونسی کیا ہے جناب"...... سب ایئر کمانڈر رابرٹ نے کہا۔

"کیوں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ وجہ"...... کرنل شیفرڈ نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ سپیشل سٹور کے شمال کی طرف بڑی نہر کے اوپر جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ خود بھی ایک ہیلی کاپٹر پر موجود ہیں جبکہ ان کی سروس کے دو ہیلی کاپٹرز بھی وہاں پرواز کر رہے ہیں۔ وہ آپ سے کوئی ضروری بات کرنا چاہتے ہیں لیکن ان کے پاس آپ کی ٹرانسمیٹر فریکونسی نہیں ہے اس لئے انہوں نے یہاں ایئر فورس اڈے پر ٹرانسمیٹر کال کی ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو فون کر کے آپ کی فریکونسی معلوم کر کے انہیں ٹرانسمیٹر پر بتاؤں"...... سب ایئر کمانڈر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ وہاں کیوں موجود ہیں۔ صدر صاحب نے تو ان کی ڈیوٹی سیکنڈ چیک پوسٹ پر لگائی تھی"...... کرنل شیفرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ میں تو ان سے نہیں پوچھ سکتا۔ آپ کو وہ بتا دیں گے"...... سب ایئر کمانڈر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بتا دیتا ہوں فریکونسی"...... کرنل شیفرڈ نے کہا اور پھر اس نے فریکونسی بتا دی۔

"ٹھیک ہے سر۔ میں انہیں بتا دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل شیفرڈ نے رسیور رکھا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس میں موجود لانگ رینج

ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے میز پر رکھا اور پھر اس پر خاص طور پر اپنی
فریکونسی ایڈجسٹ کر دی ۔ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع
ہو گئی تو کرنل شیفرڈ نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ چیف آف جی پی فائیو کرنل ڈیوڈ کالنگ ۔
اوور "...... کرنل ڈیوڈ کی آواز سنائی دی ۔

" یس ۔ کرنل شیفرڈ اٹنڈنگ یو ۔ اوور "...... کرنل شیفرڈ نے
بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

" کرنل شیفرڈ۔ سپیشل سٹور کا ایک خفیہ راستہ شمال کی طرف
بڑی نہر کے قریب نکلتا ہے ۔ کیا آپ کو اس کا علم ہے ۔ اوور "۔
کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" اوہ نہیں ۔ ایسا تو کوئی راستہ میرے علم میں نہیں ہے اور میرا
خیال ہے کہ ہے بھی نہیں ۔ اوور "...... کرنل شیفرڈ نے چونک کر
جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پاکیشیائی ایجنٹوں نے روکاش ٹاؤن میں رہنے والے کرنل
یارک جس نے ملٹری ایریا سوگار کو ڈیزائن کیا ہے اس سے اس کے
نقشے کی کاپی چیک کی اور اس راستے کے بارے میں ان سے خصوصی
معلومات حاصل کر لیں اور یہ راستہ بہرحال موجود ہے ۔ گو اسے بند
کر دیا گیا ہو گا لیکن یہ پاکیشیائی ایجنٹ انتہائی خطرناک ہیں ۔ یہ بند
راستہ آسانی سے کھول لیں گے اس لئے میں اپنے گروپ کے ساتھ
تین ہیلی کاپٹروں پر یہاں بڑی نہر کے اوپر موجود ہوں تاکہ ان

پاکیشیائی ایجنٹوں کو اس راستے میں داخل ہونے سے پہلے ہی کور کیا
جا سکے ۔ اوور "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" اوہ ۔ اگر ایسی بات ہے تو مجھے یہاں کا نقشہ دیکھنا پڑے گا لیکن
آپ جب موجود ہیں تو ایجنٹ کس طرح اندر جا سکتے ہیں ۔ اوور "۔
کرنل شیفرڈ نے کہا۔

" آپ انتظامی عہدیدار ہیں ۔ آپ کا تعلق فیلڈ سے نہیں رہا اس
لئے آپ سمجھ ہی نہیں سکتے کہ یہ کس قدر خطرناک ایجنٹ ہیں ۔ ہم
نے ایک جیپ مارک کی لیکن جب ہم نے جیپ پر میزائل فائر کئے تو
جیپ تباہ ہو گئی لیکن وہ لوگ چیک نہ ہو سکے ۔ ہم ابھی تک انہیں
تلاش کر رہے ہیں مگر ان کا کوئی سراغ نہیں مل رہا ۔ ویسے میں نے
اس جگہ جہاں سے خفیہ راستہ جاتا ہے خصوصی تربیت یافتہ افراد
چھپائے ہوئے ہیں لیکن اس کے باوجود آپ ہر لحاظ سے محتاط رہیں اور
اگر آپ کو کوئی گڑبڑ محسوس ہو تو آپ فوراً مجھے کال کریں ۔ میری
فریکونسی نوٹ کر لیں ۔ اوور "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر اس نے
فریکونسی بتا دی ۔

" ٹھیک ہے ۔ میں الرٹ رہوں گا ۔ اوور "...... کرنل شیفرڈ نے
کہا اور پھر دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کہہ کر کال ختم کر دی گئی تو
کرنل شیفرڈ نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اٹھ کر ایک چھوٹے کمرے کی
طرف بڑھ گیا ۔ وہاں ایک الماری میں وہ فائل موجود تھی جس میں
سپیشل سٹور کا نقشہ موجود تھا ۔ گو کرنل شیفرڈ نے اسے دیکھا تھا لیکن

اس نے اسے سرسری طور پر دیکھ کر واپس رکھ لیا تھا لیکن اب اس نے فائل نکالی اور اسے لے کر وہ اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے فائل کھولی اور نقشے کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا اور کچھ دیر بعد وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ واقعی سپیشل سٹور کی شمالی جانب ایک خفیہ راستہ موجود تھا۔ نقشے میں اس راستے کو ڈبلیو تھری کا کوڈ نام دیا گیا تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ راتھر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سپیشل سٹور کے مشین انچارج راتھر کی آواز سنائی دی۔

"میرے آفس میں آ جاؤ۔ فوراً"...... کرنل شیفرڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔

"آؤ بیٹھو"...... کرنل شیفرڈ نے کہا اور راتھر سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ نے مجھے کال کر کے بتایا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے ملٹری ایریا کے ڈیزائنر کرنل یارک سے سٹور کا خفیہ راستہ معلوم کر لیا ہے جو سپیشل سٹور کے شمال کی طرف بڑی نہر کی طرف نکلتا ہے۔ اس پر کرنل ڈیوڈ اپنے آدمیوں سمیت ہیلی کاپٹرز پر وہاں موجود ہے۔ میں یہ اطلاع ملنے پر بے حد حیران ہوں کیونکہ مجھے تو کسی خفیہ راستے کا علم نہ تھا۔ میں نے یہ نقشہ نکالا ہے اس میں واقعی ڈبلیو تھری خفیہ راستہ موجود ہے۔ کیا تمہیں اس کا

علم ہے"...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

"یس سر۔ مجھے دونوں خفیہ راستوں کا علم ہے اور کرنل جیمسن کو بھی ان کا علم تھا۔ آپ چونکہ اب آئے ہیں اس لئے آپ کو علم نہیں تھا لیکن آپ بے فکر رہیں۔ ان راستوں پر سائنسی انتظامات موجود ہیں۔ اگر وہ لوگ ان راستوں سے اندر آئے تو وہ ریز اٹیک کی وجہ سے بے ہوش ہو جائیں گے اور پھر انہیں آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے"...... راتھر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال الرٹ رہنا۔ ویسے تو اگر یہ لوگ اندر آ بھی جائیں تب بھی وہ سپیشل سٹور کھول ہی نہیں سکتے کیونکہ سپیشل سٹور صرف کرنل جیمسن کی آواز سے ہی کھل سکتا ہے اور کسی صورت بھی نہیں کھل سکتا"...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

"یس سر۔ اس کا کھلنا تو ہر صورت میں ناممکن ہے"...... راتھر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بس یہی بات کرنے کے لئے میں نے تمہیں بلایا تھا۔ اب میں مطمئن ہوں"...... کرنل شیفرڈ نے کہا تو راتھر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور سلام کر کے دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ کرنل شیفرڈ نے فائل بند کی اور اسے لے جا کر واپس الماری میں رکھ کر وہ مڑا ہی تھا کہ اسے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے قدم اٹھاتا ہوا میز کی طرف آیا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

"راتھر بول رہا ہوں باس ۔ دو آدمی ڈبلیو تھری کے اندر ریز فائر سے بے ہوش ہوئے ہیں ۔ میں جب آپ سے مل کر واپس آیا تو مجھے اطلاع ملی ہے"...... راتھر نے کہا تو کرنل شیفرڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ یہی پاکیشائی ایجنٹ ہوں گے ۔ انہیں فوراً گولیوں سے اڑا دو"...... کرنل شیفرڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہاں باقاعدہ ٹارچنگ روم موجود ہے جناب ۔ میں انہیں وہاں راڈز والی کرسیوں میں جکڑ دیتا ہوں اور یہاں انتہائی جدید میک اپ واشر بھی موجود ہے ۔ اس سے ان کا میک اپ واش کیا جائے تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہم غلط لوگوں کو ہلاک کر کے مطمئن ہو جائیں اور بعد میں اصل آدمی آ جائیں ۔ اب وہ راڈز تو نہیں توڑ سکتے ۔ انہیں کسی بھی وقت گولی ماری جا سکتی ہے"...... راتھر نے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو ۔ لیکن کرنل ڈیوڈ نے کہا تھا کہ اس صورت میں انہیں فوراً اطلاع دی جائے تو کیوں نہ انہیں اطلاع کر دی جائے اور وہ خود ہی انہیں ڈیل کرتے رہیں گے ۔ کرنل شیفرڈ نے کہا۔

"جناب ۔ پکڑا تو انہیں ہم نے ہے ۔ اس کا کریڈٹ تو ہمیں ہی ملنا چاہئے"...... کرنل ڈیوڈ تو حکومت کے سامنے اپنا کریڈٹ بنانے کے لئے انہیں حاصل کرنا چاہتے ہیں"...... راتھر نے کہا۔

"اوہ ۔ ٹھیک ہے ۔ تم واقعی انتہائی ذہین آدمی ہو لیکن یہ سارا کام تمہارے آدمی کریں گے ۔ مجھے اس قسم کے کاموں کا کوئی تجربہ

نہیں ہے"...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب ۔ ہم یہ کام کر لیں گے ۔ آپ صرف سپروائزنگ کریں ۔ میں انہیں راڈز والی کرسیوں میں جکڑ کر آپ کو اطلاع دیتا ہوں"...... راتھر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل شیفرڈ نے رسیور رکھ دیا ۔ ایک بار اسے خیال آیا کہ وہ صدر صاحب کو اطلاع کر دے لیکن پھر وہ یہ سوچ کر رک گیا کہ راتھر کی بات درست ہے ۔ پہلے مکمل تسلی ہو جانی چاہئے ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اصل لوگ نہ ہوں اور اسے بعد میں شرمندگی اٹھانا پڑے ۔

عمران کے تاریک ذہن میں روشنی کی لہر سی نمودار ہوئی اور پھر یہ لہر پھیلتی چلی گئی اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے تک کے تمام واقعات کسی فلم کی طرح گھومتے چلے گئے۔ وہ ٹائیگر سمیت خفیہ راستہ کھول کر سرنگ میں داخل ہوا تھا اور تھوڑا سا آگے بڑھتے ہی سرنگ کی چھت سے اچانک چٹک کی آواز سنائی دی تھی اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر سیاہ پردہ سا پھیلتا چلا گیا۔ اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے اطمینان بھرا طویل سانس نکل گیا کیونکہ نہ صرف وہ خود زندہ سلامت تھا بلکہ ٹائیگر بھی اس کے ساتھ زندہ موجود تھا۔ وہ دونوں راڈز والی کرسیوں میں جکڑے ہوئے تھے جبکہ یہ ایک کافی بڑا ہال نما کمرہ تھا جس کے ایک کونے میں الماری موجود تھی۔ سامنے دو کرسیاں پڑی تھیں لیکن اس وقت

یہ کرسیاں خالی تھیں جبکہ ایک لمبے قد کا آدمی ساتھ والی کرسی پر موجود ٹائیگر کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔

"ہم کہاں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تم سپیشل سٹور میں ہو"...... اس آدمی نے کہا اور الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے ایک جدید ساخت کا میک اپ واشر نکالا اور عمران کی طرف آ گیا۔

"یہ سب کیا ہے۔ ہمیں کیوں جکڑا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو۔ تمہیں چیکنگ کے بعد گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے گا"...... اس آدمی نے میک اپ واشر کا کنٹوپ عمران کے سر اور چہرے پر چڑھاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اسے مخصوص انداز میں کلپ کیا اور میک اپ واشر کا بٹن دبا دیا۔ کنٹوپ میں سرخ رنگ کی گیس بھر گئی۔ عمران نے آنکھیں بند کر لیں۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے چہرے کو کسی نے جلتے ہوئے تنور میں ڈال دیا ہو لیکن وہ مطمئن تھا کہ اس گیس سے اس کا کیا ہوا سپیشل میک اپ واش نہیں ہو سکتا۔ تھوڑی دیر بعد میک اپ واشر آف کر دیا گیا اور پھر اس کے چہرے سے کنٹوپ علیحدہ کیا گیا تو عمران نے آنکھیں کھول دیں۔

"یہ سب کیا ہے۔ یہ تم کیا کر رہے ہو"...... عمران نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"تم میک اپ میں نہیں ہو۔ پھر کون ہو۔ تم تو ایشیائی ہو۔

اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم مقامی لوگ ہیں۔ تم خواہ مخواہ زبردستی ہمیں ایشیائی بنائے جا رہے ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم خفیہ راستے سے کیوں داخل ہوئے تھے"...... اس آدمی نے کہا۔

"تمہارا یہاں انچارج کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کرنل شیفرڈ۔ کیوں"...... اس آدمی نے کہا۔

"اسے بلاؤ۔ ہم اس سے بات کریں گے۔ ہمارا تعلق بھی ایک خفیہ ایجنسی سے ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا"...... اس آدمی نے کہا اور میک اپ واشر وہیں رکھ کر وہ واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"یہ کیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا جو اس دوران ہوش میں آ چکا تھا لیکن اس نے دانستہ کوئی نام نہ لیا تھا۔

"ہمیں ایشیائی ایجنٹ سمجھا جا رہا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور دوہرے بدن کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا اور ان دونوں کے پیچھے وہ آدمی تھا جس نے عمران کا میک اپ چیک کیا تھا۔

"تو یہ میک اپ میں نہیں ہیں"...... سب سے آگے والے نے کہا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ ادھیڑ عمر آدمی بھی اس کے ساتھ والی

کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یس سر۔ میں نے اس کا میک اپ چیک کیا ہے۔ یہ میک اپ میں نہیں ہے"...... تیسرے آدمی نے جو ان کی کرسیوں کے ساتھ کھڑا تھا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون ہو تم اور اس خفیہ راستے سے کیوں اندر داخل ہوئے ہو"...... پہلے آدمی نے کہا۔

"پہلے آپ اپنا تعارف کرائیں۔ پھر بات ہو گی"...... عمران نے باوقار لہجے میں کہا۔

"میرا نام کرنل شیفرڈ ہے اور میں سپیشل سٹور کا انچارج ہوں اور یہ راتھر ہے سپیشل سٹور کی مشینری کا انچارج اور یہ اس کا اسسٹنٹ ہے میکارٹی"...... کرنل شیفرڈ نے اپنا اور باقی دونوں افراد کا بھی باقاعدہ تعارف کرتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تعلق ریڈ پاور ہے۔ ریڈ پاور انتہائی بااختیار اور سیکرٹ ایجنسی ہے۔ ہم یہاں خفیہ چیکنگ کے لئے آئے ہیں۔ میرا نام کرنل راڈک ہے اور یہ میرا ساتھی ہے وکی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس خفیہ راستے کا علم کیسے ہوا اور تم کرنل ڈیوڈ کی چیکنگ سے چھپ کر اندر کیسے آ گئے ہو"...... راتھر نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا جواب دیتا کرنل شیفرڈ کی جیب سے ٹرانسمیٹر کی سیٹی کی آواز سنائی دی تو اس نے جلدی سے جیب سے

ٹرانسمیٹر نکال لیا اور پھر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ چیف آف جی پی فائیو کرنل ڈیوڈ کالنگ ۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ کی تیز آواز سنائی دی تو عمران نے بے اختیار اپنی ٹانگ موڑ کر اسے کرسی کے عقب میں لے گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ٹانگ میں ہونے والے درد سے نجات کے لئے اسے موڑ رہا ہو جبکہ اس نے ساتھ بیٹھے ہوئے ٹائیگر کو معنی خیز نظروں سے دیکھا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" یس ۔ کرنل شیفرڈ اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

" کرنل شیفرڈ۔ خفیہ راستے سے کوئی اندر تو نہیں آیا ۔ اوور" ۔ کرنل ڈیوڈ کا لہجہ اس کی عادت کے مطابق انتہائی تحکمانہ تھا اور کرنل شیفرڈ کا بے اختیار منہ بن گیا۔

" نہیں ۔ کیوں ۔ اوور"...... کرنل شیفرڈ نے جواب دیا۔

" درختوں کے جھنڈ سے یہ خفیہ راستہ نکلتا ہے ۔ وہاں میں نے اپنے تین آدمی چھپائے ہوئے تھے ۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس جھنڈ سے کچھ فاصلے پر ایک اور جھنڈ میں میرے تینوں آدمیوں کی لاشیں پڑی ہیں اور ان کے ساتھ ایک اجنبی لڑکی کی لاش بھی موجود ہے ۔ ان سب کو گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ اس جھنڈ میں داخل ہوئے ہیں اور یقیناً وہ خفیہ راستے میں داخل ہو گئے ہوں گے ۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے

چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اس کا مطلب ہے کرنل ڈیوڈ کہ آپ کے آدمی نکمے ہیں ۔ بہرحال یہاں کوئی نہیں آیا ۔ آپ بے فکر رہیں یہاں خفیہ راستوں میں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں اس لئے اگر کوئی اندر آیا تو فوراً ہلاک ہو جائے گا ۔ ہم باقاعدہ راستوں کی چیکنگ کر رہے ہیں ۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل شیفرڈ نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" نانسنس ۔ نجانے اپنے آپ کو کیا سمجھتا ہے ۔ نانسنس" ۔ کرنل شیفرڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا ۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ کرنل ڈیوڈ کے تحکمانہ لہجے سے کرنل شیفرڈ چڑ گیا تھا جبکہ اس کا پیر کرسی کے عقب میں موجود مخصوص بٹن پر جما ہوا تھا۔

" تم بتاؤ کون ہو تم ۔ سچ بولو ورنہ میں تمہیں ہلاک کر کے تمہاری لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوا دوں گا"...... کرنل شیفرڈ نے اس بار غصیلے لہجے میں عمران سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

" ہمارا تعلق ریڈ پاور سے ہے ۔ ہمیں ان کرسیوں سے آزاد کر دو ورنہ"...... عمران نے کہا۔

" راتھر ۔ انہیں گولیوں سے اڑا دو"...... کرنل شیفرڈ نے یکلخت اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" یس سر"...... راتھر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

" میکارٹی ۔ الماری سے مشین پسٹل نکالو اور ان کا خاتمہ کر کے

ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دو"...... راتھر نے تیسرے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... میکارٹی نے کہا اور الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"آؤ راتھر"...... کرنل شیفرڈ نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"حکم کی فوری تعمیل کرو"...... راتھر نے میکارٹی سے کہا اور پھر وہ بھی تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کرنل شیفرڈ کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"یس باس"...... میکارٹی نے الماری سے ایک مشین پسٹل نکال کر مڑتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کرنل شیفرڈ اور راتھر ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے۔

"اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... میکارٹی نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے کٹاک کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی نہ صرف عمران بلکہ ٹائیگر کی کرسی کے راڈز بھی کھل گئے اور پھر جس طرح بجلی چمکتی ہے اس طرح ٹائیگر نے میکارٹی پر چھلانگ لگا دی۔ میکارٹی ابھی انہیں راڈز سے آزاد ہوتے دیکھ کر آنکھیں پھاڑے کھڑا تھا کہ چیختا ہوا، ہوا میں اچھلا اور ایک دھماکے سے پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ مشین پسٹل اس کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف جا گرا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا ٹائیگر نے دوڑ کر مشین پسٹل اٹھایا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی تیزی سے اٹھتا ہوا

میکارٹی چیختا ہوا واپس گرا اور تڑپنے لگا جبکہ اس دوران عمران تیزی سے اس الماری کی طرف بڑھ گیا تھا۔ اس نے الماری کھولی تو اس کی آنکھیں یہ دیکھ کر چمک اٹھیں کہ الماری کے نچلے خانے میں مشین گنیں اور ان کے میگزین موجود تھے۔

"مشین گن اٹھاؤ اور چلو۔ ہم نے اب یہاں موجود ہر آدمی کا خاتمہ کرنا ہے۔ جلدی کرو"...... عمران نے ایک مشین گن اٹھا کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ دروازے کے باہر ایک چھوٹی سی راہداری تھی جو آگے جا کر ایک دروازے پر ختم ہو رہی تھی۔ دروازہ کھلا تھا۔ عمران پنجوں کے بل دوڑتا ہوا اس دروازے پر پہنچا۔ دوسری طرف خاموشی تھی۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوا اور پھر کمرے کے دوسرے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دوسری طرف ایک راہداری تھی اور پھر اسے دور سے کرنل شیفرڈ کے چیخ کر بات کرنے کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے راہداری میں داخل ہوا۔ اسی لمحے ٹائیگر بھی اس کے پیچھے پہنچ گیا۔ اس کے ہاتھ میں بھی مشین گن تھی۔ کرنل شیفرڈ کے بولنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ ٹرانسمیٹر پر بات کر رہا ہے۔

"میں کہہ رہا ہوں کہ یہاں کوئی نہیں آیا۔ آپ خواہ مخواہ ضد کر رہے ہیں۔ اب اگر آپ نے مزید کوئی بات کی تو میں آپ کی شکایت صدر صاحب سے کر دوں گا اور آپ جانتے ہیں کہ میں قومی سلامتی کا مشیر ہونے کی وجہ سے صدر صاحب کے کتنے قریب ہوں۔ اوور اینڈ

آل۔۔۔۔ کرنل شیفرڈ نے چیخ کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو عمران مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ کرنل ڈیوڈ نے اسے دوبارہ کال کیا تھا اور وہ کرنل ڈیوڈ کی عادت جانتا تھا۔ راہداری کے آخری حصے میں ایک اور دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور اس میں مشینری چلنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

"مشینری والے حصے میں راتھر ہو گا اور اس کے ساتھی بھی۔ تم اندر جاؤ اور سوائے راتھر کے باقی سب کو ہلاک کر دو۔ میں کرنل شیفرڈ کا خاتمہ کرتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے سرگوشی کے انداز میں کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ پنجوں کے بل دوڑتا ہوا دروازہ کراس کر کے آگے بڑھ گیا۔ عمران آگے بڑھا اور پھر اس کھلے دروازے سے اندر داخل ہوا تو کرنل شیفرڈ کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ دروازے کی طرف اس کی سائیڈ تھی۔ عمران کی آہٹ سن کر اس نے گردن موڑی۔

"تم۔ تم۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ کرنل شیفرڈ نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اٹھا ہی تھا کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی کرنل شیفرڈ چیختا ہوا نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ میز پر ٹرانسمیٹر پڑا ہوا تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے جیب میں ڈال کر وہ تیزی سے باہر نکلا تو اسے مشین ہال کی طرف سے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ انسانی چیخیں بھی سنائی دینے لگیں تو وہ دوڑتا ہوا اس طرف گیا

جب وہ ہال میں داخل ہوا تو وہاں سات افراد فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے جن میں راتھر بھی شامل تھا لیکن اس کی ٹانگیں زخمی تھیں۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے تڑپتے ہوئے راتھر کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا۔ راتھر کے حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"بولو کہاں ہے سپیشل سٹور۔ بولو۔ تفصیل بتاؤ"۔۔۔۔ عمران نے پیر کو واپس موڑتے ہوئے کہا۔

"پپ۔ پپ۔ پیر ہٹاؤ۔ مجھے پانی دو۔ مم۔ میں مر رہا ہوں"۔۔۔۔ راتھر نے رک رک کر کہا۔

"جلدی بتاؤ۔ فوراً۔ پھر پانی ملے گا اور تمہاری ڈریسنگ بھی کر دی جائے گی"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو راتھر نے رک رک کر بتانا شروع کر دیا۔ عمران نے اس سے پے در پے سوالات کر کے اس سے تمام تفصیل معلوم کر لی اور پھر پیر کو ایک جھٹکے سے اوپر کو موڑا تو راتھر کے جسم نے بے اختیار جھٹکا کھایا اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ ٹائیگر اس دوران مشین روم سے باہر جا چکا تھا۔ مشینیں ویسے ہی چل رہی تھیں۔ عمران تیزی سے ایک مشین کی طرف بڑھا اور پہلے تو وہ اسے غور سے دیکھتا رہا کیونکہ راتھر کے کہنے کے مطابق اس مشین کے ذریعے سپیشل سٹور کا راستہ کھلتا تھا۔ یہ کمپیوٹرائزڈ مشین تھی۔ عمران کچھ دیر تک اسے دیکھتا رہا پھر اس نے مشین گن کاندھے سے لٹکائی اور مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

پھر اس نے ایک مائیک نکالا اور اس کی سائیڈ پر موجود بٹن پریس کر دیا۔

"یس ۔ ماسٹر کمپیوٹر اسٹنڈنگ یو"...... ایک مشینی آواز سنائی دی۔

"فرسٹ کی کال دو"...... عمران نے راتھر کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"ڈبلیو تھری ایکس زیڈ آئی سکس"...... مشینی آواز سنائی دی۔

"تھری ایکس کی کال دو"...... عمران نے ایک بار پھر راتھر کی آواز میں کہا۔

"نین ون ۔ نین نو"...... مشینی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"اوپن کال دو"...... عمران نے پھر راتھر کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"فور ۔ فور سکس فور اوپن"...... مشینی آواز ایک بار پھر سنائی دی۔

"ڈبلیو تھری ایکس زیڈ آئی سکس چینج نمبر دو"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی ۔ اس نے وہ نمبر پریس کر دیا۔

"یس آرڈر پلیز"...... مشینی آواز سنائی دی۔

"میری آواز کو اوپن کال کو ڈیپ کرو"...... عمران نے راتھر کی آواز میں کہا۔

"یس سر ۔ آرڈر کی تعمیل ہو گئی ہے"...... مشینی آواز سنائی

دی۔

"اوپن کال فور فور سکس فور"...... عمران نے راتھر کی آواز میں کہا تو سامنے دیوار میں گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی ایک خلا نمودار ہو گیا اور عمران تیزی سے دوڑتا ہوا اس خلا میں داخل ہوا تو دوسری طرف ایک بڑا ہال تھا جس میں الماریاں موجود تھیں ۔ ایک الماری پر سرخ رنگ کی لہریں گھوم رہی تھیں جبکہ باقی الماریاں صاف تھیں عمران نے کاندھے سے مشین گن اتاری اور اس لماری کی جڑ کی طرف نال کا رخ کر کے اس نے فائر کھول دیا ۔ تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی فرش کے ٹکڑے اڑتے چلے گئے اور پھر سرخ رنگ کی ایک موٹی سی تار الماری کے نیچے جاتی صاف دکھائی دینے لگی ۔ عمران نے نال کا رخ اس تار کی طرف کیا اور ایک بار پھر تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی تار میں سے شعلے نکلے اور پھر نہ صرف شعلے خود بخود بجھ گئے بلکہ الماری کے گرد نظر آنے والی سرخ رنگ کی شعاعیں بھی غائب ہو گئیں ۔ عمران نے مشین گن کی نال اونچی کی اور دوسرے لمحے مسلسل فائرنگ نے الماری کے مخصوص لاک کے پرخچے اڑا کر رکھ دیئے ۔ عمران نے مشین گن دوبارہ کاندھے سے لٹکائی اور آگے بڑھ کر اس نے ایک جھٹکے سے الماری کھول دی ۔ الماری کے اندر فائلیں موجود تھیں جبکہ اوپر والے خانے کے اندرونی حصے میں ایک پیکٹ موجود تھا جس پر باقاعدہ سیلیں لگی ہوئی تھیں ۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر وہ پیکٹ اٹھایا اور اسے غور سے دیکھنا شروع

کر دیا۔ دوسرے لمحے اس کے لبوں پر مسکراہٹ اور آنکھوں میں
چمک ابھر آئی کیونکہ پیکٹ پر سٹار فورڈ لیبارٹری کی مہریں اور سیلیں
موجود تھیں۔ عمران سمجھ گیا کہ یہی اس کا مطلوبہ پیکٹ ہے۔ اس
میں وہ کمپیوٹر ڈسک موجود ہے جس کی وجہ سے پاکیشیا کا ایٹمی دفاع
شدید ترین خطرے میں پڑ گیا تھا۔ اس نے پیکٹ کو پھاڑا تو اس کے
اندر واقعی کمپیوٹر ڈسک موجود تھی۔ اس نے اسے جیب میں ڈالا اور
پھر الماری بند کر کے وہ تیزی سے مڑا اور پھر دوڑتا ہوا مشین روم میں
پہنچا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہاں موجود تمام مشینری پر یکے بعد
دیگرے فائر کھول دیا اور تمام مشینیں دھماکوں سے تباہ ہوتی چلی
گئیں۔ پوری تسلی کر لینے کے بعد عمران باہر آیا تو دوسری طرف سے
ٹائیگر دوڑ کر آتا ہوا دکھائی دیا۔

"کیا ہوا"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"میں تو ادھر فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں سن کر آ رہا تھا
باس"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"آؤ نکلیں۔ اب ہم نے واپس جانا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کام ہو گیا ہے باس"۔۔۔۔ ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ ڈسک میری جیب میں ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں نے یہاں کا مکمل صفایا کر دیا ہے۔ اب یہاں کوئی آدمی
زندہ موجود نہیں ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر
ہلا دیا اور پھر وہ دونوں دوڑتے ہوئے اس سرنگ میں پہنچ گئے جہاں

انہیں بے ہوش کیا گیا تھا لیکن اب عمران پوری طرح مطمئن تھا
کیونکہ اس نے سپیشل سٹور میں موجود تمام مشینری تباہ کر دی تھی
اس لئے اب اس پر کسی قسم کا کوئی فائر نہ ہو سکتا تھا۔ دونوں
دوڑتے ہوئے آخرکار اس جگہ پہنچ گئے جہاں سے راستہ درخت سے
باہر نکلتا تھا۔ عمران نے زمین پر ایک ابھری ہوئی جگہ پر پیر مارا تو ہلکی
سی گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی راستہ کھل گیا اور عمران دوڑ کر
اس راستے سے باہر آ گیا۔ اس کے پیچھے ٹائیگر بھی باہر آ گیا اور عمران
نے درخت کی جڑ میں ایک ابھری ہوئی جگہ پر پیر مارا تو گڑگڑاہٹ کی
آواز کے ساتھ ہی تنا دوبارہ برابر ہو گیا۔

"نجانے کوئی ہیلی کاپٹر ادھر موجود ہے یا نہیں"۔۔۔۔ عمران نے
کہا۔

"میں کسی اونچے درخت پر چڑھ کر دیکھوں باس"۔۔۔۔ ٹائیگر نے
کہا۔

"ہاں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر کسی پھرتیلے بندر کی طرح
ایک درخت پر چڑھتا چلا گیا جبکہ عمران وہاں ایک اونچی جھاڑی کی
اوٹ میں بیٹھ گیا۔ اسے خطرہ تھا کہ اچانک کوئی ادھر نہ آ جائے۔

"باس۔ دو ہیلی کاپٹر موجود ہیں اور دونوں یہاں سے بالکل قریب
فضا میں بلندی پر موجود ہیں"۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر نے نیچے
اترتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اب یہاں سے نکلنا مسئلہ بن جائے گا"۔ عمران

نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" باس ۔ دوبارہ اندر جا کر اس کے مین گیٹ کی طرف سے نہ نکل جائیں "...... ٹائیگر نے کہا۔

" نہیں ۔ ہمیں پورا ملٹری ایریا طے کرنا پڑے گا اور ہم مارے جائیں گے "...... عمران نے کہا۔

" باس ۔ ہم جھاڑیوں کی اوٹ لے کر اگر نہر تک پہنچ جائیں تو ہم ان ہیلی کاپٹروں کی زد سے نکل جائیں گے "...... ٹائیگر نے کہا۔

" ہمیں بہت زیادہ فاصلہ طے کرنا ہو گا ۔ ہمارے پاس نہ جیپ ہے اور نہ ہیلی کاپٹر ۔ اب یہاں سے نکلنا واقعی ہمارے لئے مسئلہ ہے بہرحال اب ہمیں آگے جانا تو ہے ۔ آؤ "...... عمران نے کہا اور تیزی سے جھنڈ سے باہر کی طرف بڑھنے لگا ۔ جھنڈ سے باہر آ کر وہ جھاڑیوں کی اوٹ لے کر آہستہ آہستہ اس انداز میں آگے بڑھتے رہے کہ اوپر سے ان کی حرکت کو چیک نہ کیا جا سکے اور پھر وہ نہر کے اس حصے تک پہنچ گئے جس پر پہلے پل تھا لیکن دوسرے لمحے عمران یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ لکڑی کے اس پل کو میزائلوں سے تباہ کر دیا گیا تھا۔

" اوہ ۔ اب پانی میں اترے بغیر چارہ نہیں ہے اور پانی میں اترتے ہی ہیلی کاپٹرز سے ہمیں چیک کر لیا جائے گا "...... عمران نے جھاڑی کی اوٹ میں بیٹھ کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" باس ۔ آپ اس کمپیوٹر ڈسک کو محفوظ کر لیں ۔ ہم ایک ایک کر کے اس نہر کو کراس کریں گے اور مردہ سٹائل میں تیریں گے تو

ہمیں چیک نہ کیا جا سکے گا "...... ٹائیگر نے کہا۔

" نہیں ۔ ہمیں زیادہ سے زیادہ دیر پانی کے اندر رہنا ہو گا اور صرف آکسیجن لینے کے لئے سر باہر نکالنا ہو گا ورنہ جس طرح تم کہہ رہے ہو اس طرح تیرتے ہوئے تو ہمارا پورا جسم ان کی فائرنگ کی زد میں آ جائے گا "...... عمران نے کہا۔

" باس ۔ وہ ڈسک پانی میں خراب نہ ہو جائے "...... ٹائیگر نے کہا۔

" نہیں ۔ اس کی فکر مت کرو ۔ وہ اندرونی سیلڈ جیب میں ہے ۔ اس میں پانی داخل نہیں ہو سکتا "...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

" باس ۔ کیوں نہ ہم اس نہر کے کنارے کنارے اس طرف بڑھ جائیں جہاں ہماری جیپ ہٹ ہوئی تھی ورنہ ہمیں نہر ایک بار پھر کراس کرنا پڑے گی "...... ٹائیگر نے کہا۔

" اوہ نہیں ۔ میں اس لئے نہر کراس نہیں کر رہا کہ ہم نے واپس اس طرف آنا ہے ۔ ادھر تو اب دارالحکومت تک چیکنگ کا جال پھیلا ہوا ہو گا ۔ ہم نے مخالف سمت میں آگے بڑھنا ہے ۔ کہیں نہ کہیں بہرحال کوئی ٹاؤن آ جائے گا ۔ وہاں سے ہم آسانی سے کوئی گاڑی اڑا سکتے ہیں ۔ اس طرح ہم ان چیکنگ کرنے والوں کو بھی ڈاج دے سکتے ہیں "...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" میں جا رہا ہوں باس "...... ٹائیگر نے کہا اور پھر وہ کرالنگ کرتا

ہوا نہر کے کنارے پر چڑھتا چلا گیا جبکہ عمران نیچے جھاڑی کی اوٹ میں رہا ۔ تھوڑی دیر بعد اسے عزاپ کی مخصوص آواز سنائی دی او۔ عمران سمجھ گیا کہ ٹائیگر پانی میں اتر گیا ہے ۔ اس کی نظریں اوپر کچھ فاصلے پر موجود ہیلی کاپٹروں پر جمی ہوئی تھیں ۔ دونوں ہیلی کاپٹر ایک مخصوص راؤنڈ میں چکر کاٹ رہے تھے ۔ کچھ دیر بعد ٹائیگر کی دور سے آواز سنائی دی ۔ وہ عمران کو بتا رہا تھا کہ وہ نہر کراس کر چکا ہے ۔ عمران آگے بڑھا اور پھر وہ بھی کرالنگ کرتا ہوا نہر کے کنارے پر چڑھا اور پھر پانی میں اتر گیا ۔ پانی کے اندر تیرتا ہوا وہ آگے بڑھتا چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ دوسری طرف کنارے پر پہنچ گیا اور ایک بار پھر وہ کرالنگ کرتا ہوا نہر کے کنارے پر چڑھا اور دوسری طرف نیچے اتر گیا ۔ یہاں ٹائیگر جھاڑی کی اوٹ میں پہلے سے موجود تھا ۔

"میں چیک کرتا رہا ہوں باس ۔ ہیلی کاپٹرز ہمیں چیک نہیں کر سکے"...... ٹائیگر نے کہا ۔

"اگر وہ چیک کر لیتے تو اب تک میزائل فائر ہو چکے ہوتے" ۔ عمران نے کہا ۔ چونکہ لباس پانی میں تربتر ہو چکا تھا اس لئے عمران جھاڑیوں کی اوٹ میں ہی بیٹھا ہوا تھا تاکہ کسی حد تک پانی خشک ہو جائے ۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد جب پانی کافی حد تک خشک ہو گیا تو عمران اور ٹائیگر جھاڑیوں کی اوٹ لے کر آگے بڑھنے لگے ۔ وہ بار بار رک کر ہیلی کاپٹروں کی طرف دیکھتے لیکن وہ ویسے ہی مخصوص انداز میں راؤنڈ لگا رہے تھے ۔ عمران کو اطمینان ہو گیا کہ وہ ان کی

نظروں سے بچ کر نکل آنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ درختوں کے ایک جھنڈ میں داخل ہو گئے ۔ عمران نے سیلڈ جیب چیک کی ۔ ڈسک جیب میں موجود تھی ۔

"چلو ۔ اب ہم نے تیز رفتاری سے سفر طے کرنا ہے ۔ کسی بھی وقت سپیشل سٹور میں ہونے والی قتل وغارت سامنے آسکتی ہے اور پھر یہاں ہر طرف فوج ہی فوج نظر آنے لگ جائے گی"...... عمران نے کہا ۔

"باس ۔ کرنل ڈیوڈ خاموش بیٹھنے والا تو نہیں ہے ۔ پھر کیوں اس نے دوبارہ کال نہیں کی"...... ٹائیگر نے کہا ۔

"ٹرانسمیٹر تو میری جیب میں ہے لیکن اب وہ پانی میں خراب ہو چکا ہو گا ۔ اس کے باوجود میں نے اس لئے پاس رکھا ہوا ہے کہ شاید کال آ جائے ۔ میرا خیال ہے کہ کرنل شیفرڈ کے جواب کی وجہ سے کرنل ڈیوڈ کو تسلی ہو گئی ہو گی کہ ہم سرنگ میں داخل نہیں ہو سکے ورنہ ہمیں لازماً اس کا دروازہ کھلا ہوا ملتا"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں اس جھنڈ سے نکل کر جھاڑیوں کی اوٹ لیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے ۔ دور دور تک جھاڑیوں سے بھرا ہوا میدان نظر آ رہا تھا جس میں جگہ جگہ درختوں کے جھنڈ تھے ۔ اب وہ ویسے بھی ہیلی کاپٹروں سے کافی فاصلے پر پہنچ چکے تھے اور پھر اچانک انہیں اپنے عقب میں طیاروں کی گھن گرج سنائی دی یوں لگ رہا تھا جیسے فائٹر طیاروں کا پورا اسکوارڈن آ رہا ہو ۔ عمران

تیزی سے ایک جھاڑی کی اوٹ میں ہو گیا جبکہ ٹائیگر بھی رک گیا تھا لیکن طیاروں کا یہ اسکوارڈن ان کے سروں سے ہوتا ہوا آگے بڑھتا ہوا ان کی نظروں سے غائب ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد ان کی آوازیں بھی معدوم ہو گئیں تو عمران سمجھ گیا کہ وہ کسی اور مشن پر جا رہے ہیں۔ انہوں نے ایک بار پھر آگے بڑھنا شروع کر دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد انہیں دور سے ایک قصبے کے آثار نظر آنے شروع ہو گئے تو ان کے دل میں اطمینان سا ہو گیا کیونکہ وہاں سے انہیں آسانی سے کوئی سواری مل سکتی تھی۔ اگر ویسے نہ ملتی تو وہ اسے کہیں سے زبردستی بھی حاصل کر سکتے تھے اس لئے وہ اطمینان بھرے انداز میں آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک انہیں قصبے کی طرف سے کتوں کے بھونکنے کی مخصوص آوازیں سنائی دیں تو عمران اور ٹائیگر دونوں بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے کیونکہ یہ عام کتوں کی آوازیں نہیں تھیں بلکہ ان کتوں کی مخصوص آوازیں تھیں جنہیں دشمن کو ٹریس کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا اور آوازیں جس انداز میں سنائی دے رہی تھیں اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ کتے قصبے کے میدانی حصے کی طرف موجود ہیں۔

"یہاں یہ کتے کیوں رکھے گئے ہیں"..... ٹائیگر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ انتظام حفظ ماتقدم کے طور پر کیا گیا ہے لیکن اب ہمارے لئے مسئلہ بن گیا ہے"..... عمران نے کہا۔

"باس۔ یہ کتے مخصوص بو پر ہی آگے بڑھتے ہیں"..... ٹائیگر نے

کہا۔

"ہاں۔ لیکن بہرحال کتے تو ہیں اس لئے یہ اجنبی کی طرف بھی لپکیں گے اور ان کے ساتھ مسلح افراد بھی ہوں گے۔ پھر ہمارا بچ نکلنا ناممکن ہو جائے گا"..... عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر اب کیا کیا جائے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"اب ہمیں اس قصبے سے ہٹ کر آگے بڑھنا ہو گا۔ مجھے یقین ہے کہ نہر والے حصے کی طرف یہ کتے رکھے گئے ہوں گے دوسری طرف نہیں"..... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں نے اپنا رخ بدل لیا اور پھر کافی فاصلے پر جا کر وہ ایک بار پھر سیدھے آگے بڑھنے لگے۔ اب وہ قصبے سے کافی فاصلے پر تھے اور تھوڑی دیر بعد وہ قصبے کو کراس کرتے ہوئے آگے نکل گئے لیکن اس طرف انہیں کتوں کے بھونکنے کی آوازیں سنائی نہ دی تھیں اس لئے انہوں نے رخ بدلا اور قصبے کی طرف بڑھنے لگے۔ ابھی وہ قصبے کے قریب پہنچے ہی تھے کہ انہوں نے ایک عمارت کے باہر بڑی جیپ کھڑی دیکھی۔ جیپ نئے ماڈل کی تھی۔ یہ جیپ ان کے لئے واقعی بہترین تھی کیونکہ اس میں وہ طویل فاصلہ آسانی سے اور جلد سے جلد طے کر سکتے تھے۔

"ہم نے اس جیپ کو حاصل کرنا ہے"..... عمران نے کہا۔

"لیکن باس۔ اس جیپ کے سٹارٹ ہونے کی آواز اندر پہنچ جائے گی اور پھر ہمیں گھیر لیا جائے گا۔ کیوں نہ عمارت میں داخل ہو کر

اندر موجود افراد کو ہلاک کر دیا جائے اور پھر جیپ حاصل کی جائے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"لیکن اس طرح بے گناہ افراد ہلاک ہوں گے۔ بہر حال آؤ دیکھتے ہیں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں جھاڑیوں کی اوٹ لیتے ہوئے اس عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے جبکہ سامنے جیپ موجود تھی۔ ابھی وہ قریب پہنچے ہی تھے کہ عمارت کا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان لڑکی کی رنگ ہاتھ میں گھماتی ہوئی باہر آئی اور پھر اس نے ہاتھ ہلا کر پھاٹک کی طرف اشارہ کیا جیسے کسی کو الوداع کہہ رہی ہو اور پھر جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر وہ اچھل کر اندر بیٹھ گئی۔

"جیسے ہی یہ اسے بیک کرے گی ہم نے عقبی طرف سوار ہونا ہے۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا اور پھر جیسے ہی اس لڑکی نے جیپ کا رخ موڑنے کے لئے اسے بیک کیا عمران اور ٹائیگر دونوں بجلی کی سی تیزی سے جمپ لگا کر جیپ پر چڑھے اور اندر رینگ گئے۔ لڑکی جیپ کو موڑنے کی طرف متوجہ تھی اس لئے اس ہلکے سے کھٹکے کا اس نے خیال ہی نہ کیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جیپ مڑی اور پھر ایک جھٹکے سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ وہ نہر کی طرف جانے کی بجائے بائیں ہاتھ کی طرف جا رہی تھی۔ یہاں کوئی باقاعدہ سڑک تو نہ تھی اس لئے جیپ اچھلتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔ عمران اور ٹائیگر دونوں سیٹوں کے نیچے چھپے ہوئے تھے۔ ٹائیگر نے اٹھنے کی کوشش کی تو عمران نے

اشارے سے اسے روک دیا اور تھوڑی دیر بعد جیپ ایک جھٹکے سے پختہ سڑک پر چڑھی اور پھر اس کی رفتار بے حد تیز ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی ہوئی لڑکی نے ڈیک آن کر دیا اور تیز میوزک کی آواز جیپ میں گونجنے لگی لیکن کچھ آگے جانے کے بعد لڑکی نے یکلخت ڈیک بند کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ کی رفتار بھی آہستہ کر دی۔ عمران نے ٹائیگر کو مخصوص اشارہ کیا اور وہ دونوں سیٹوں کے درمیان مزید سیٹ ہو گئے کیونکہ عمران سمجھ گیا تھا کہ کوئی چیک پوسٹ آ رہی ہے اس لئے جیپ کی رفتار مسلسل آہستہ ہوتی چلی جا رہی تھی اور پھر جیپ ایک جھٹکے سے رک گئی۔ جیپ سے باہر لوگوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

"تم ہو جولی"...... ایک مردانہ آواز جیپ کے قریب سنائی دی۔ لہجہ بے تکلفانہ تھا۔

"کیا ہو گیا ہے آسٹر۔ وہاں تک ٹاؤن میں بھی ٹریسر کتے رکھے گئے ہیں اور اب یہاں بھی چیک پوسٹ بنا دی گئی ہے۔ کیا ہو رہا ہے"...... اس لڑکی نے کہا۔

"دو دشمن ایجنٹوں کی تلاش جاری ہے۔ وہ اس علاقے میں غائب ہو گئے ہیں۔ یہ سارے انتظامات ان کے لئے کئے گئے ہیں"...... مردانہ آواز دوبارہ سنائی دی۔

"صرف دو آدمیوں کے لئے اس قدر انتظامات۔ حیرت ہے"۔ جولی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ دنیا کے انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ بہرحال تم تو جاؤ۔ تم تو اکیلی ہو"...... آسٹر نے کہا۔

"ہاں۔ کب تم سے ملاقات ہو گی"...... جولی نے کہا۔

"جب تک یہ ایجنٹ پکڑے یا مارے نہیں جاتے تب تک تو ہم سب کو یہاں پابند کر دیا گیا ہے۔ جب یہ مارے جائیں گے یا پکڑے جائیں گے پھر ملاقات ہو سکے گی"...... آسٹر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میری دعا ہے کہ یہ خطرناک لوگ جلد پکڑے جائیں"...... جولی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ کو آگے بڑھا دیا لیکن جیپ رینگ رہی تھی۔ پھر عمران نے محسوس کیا کہ عقبی طرف سے کسی سائے نے اندر جھانکا اور اس کے ساتھ ہی سایہ پیچھے ہٹ گیا اور پھر جیپ ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور خاصی تیز رفتاری سے دوڑنے لگی تو عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا لیکن ابھی تک وہ سیٹ کے نیچے موجود تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر وہ اچانک اٹھ کر بیٹھ گیا تو لڑکی کے ہاتھ پاؤں پھول جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ کوئی ایکسیڈنٹ کر بیٹھے اس لئے وہ ویسے ہی سیٹ کے نیچے پڑا ہوا تھا۔ لڑکی نے ایک بار پھر ڈیک آن کر دیا لیکن اب عمران نے اٹھنے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ اب فوری خطرہ دور ہو چکا تھا اور پھر وہ جیپ کو خود کنٹرول کر کے آگے جانا چاہتا تھا۔ اس نے پیر کو زور سے عقبی طرف جیپ کی سائیڈ پر مارا تو کھڑاک کی زوردار آواز سنائی دی تو جیپ کی رفتار یکلخت آہستہ ہو گئی۔ عمران نے ایک بار

پھر پیر مارا تو جیپ ایک جھٹکے سے رک گئی اور پھر دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو عمران سیٹ کے نیچے سے نکل کر سیٹ پر بیٹھ گیا۔ دوسری طرف ٹائیگر بھی سمجھ گیا تھا اس لئے وہ بھی اچھل کر اوپر کو اٹھا اور ساتھ والی سیٹ پر بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھ گیا۔

"تم۔ تم کون ہو"...... اچانک عقبی طرف سے لڑکی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات تھے۔

"مہمان"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم کہیں وہ دونوں دشمن ایجنٹ تو نہیں ہو۔ مگر تم کہاں سے اچانک آگئے ہو"...... لڑکی نے چیخ کر کہا۔

"اگر تم چاہتی ہو کہ تمہیں یہیں چھوڑ کر ہم جیپ لے کر جائیں تو کھڑی رہو۔ ہم جا رہے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سیٹ سے اٹھا اور اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"نہیں۔ نہیں۔ مت جاؤ۔ رک جاؤ"...... لڑکی نے چیخ کر کہا اور وہ جیپ کی سائیڈ کی طرف دوڑی لیکن ٹائیگر نے عقبی طرف سے نیچے چھلانگ لگائی۔

"خبردار۔ رک جاؤ"...... ٹائیگر نے کہا تو لڑکی جو ڈرائیونگ سیٹ کے پاس پہنچ چکی تھی بے اختیار جھٹکے سے مڑی اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی خوف کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ ٹائیگر کے ہاتھ میں مشین پسٹل اسے نظر آگیا تھا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ پلیز۔ میں تم سے تعاون کروں

گی"...... لڑکی نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"تو چلو جیپ کی ادھر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ جاؤ اور سنو۔ اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی یا کرنے کی کوشش کی تو دوسرا سانس نہ لے سکو گی۔ ہم تمہیں نقصان نہیں پہنچانا چاہتے"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر وہ اسے لے کر جیپ کے سامنے سے ہو کر سائیڈ سیٹ پر لے آیا۔

"چلو بیٹھو"...... ٹائیگر نے کہا تو لڑکی نے دروازہ کھولا اور اچھل کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی تو ٹائیگر دوڑتا ہوا عقبی طرف آیا اور اچھل کر اندرونی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ مشین پسٹل بدستور اس کے ہاتھ میں تھا اور ظاہر ہے اس کا رخ بھی لڑکی کی پشت کی طرف ہی تھا۔

"گھبراؤ نہیں جولی۔ اگر تم کوئی غلط حرکت نہیں کرو گی تو ہم تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے"...... عمران نے اس لڑکی سے مخاطب ہو کر انتہائی نرم لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ آگے بڑھا دی۔

"تم۔ تم جیپ میں کب اور کیسے سوار ہوئے ہو"...... لڑکی نے اسی طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے اعصاب ابھی تک حیرت کے شدید ترین جھٹکے سے باہر نہیں آئے تھے تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ مجھے اندازہ بھی نہیں ہوا۔ کیا تم وہی دشمن ایجنٹ ہو"...... لڑکی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہم دشمن ایجنٹ نہیں ہیں۔ ہم تو مقامی ہیں۔ ہمارا تعلق ایک

خفیہ سرکاری ایجنسی سے ہے اور ہم یہاں ایجنسیوں کی کارکردگی چیک کرنے آئے تھے اس لئے ہمیں چھپ کر تمہاری جیپ میں جانا پڑا کہ اگر سرکاری ایجنٹوں کو معلوم ہو جاتا کہ ہماری رپورٹ کی وجہ سے ان کے خلاف کارروائی ہو گی تو وہ ہمیں دشمن ایجنٹ قرار دے کر ہلاک کر دیتے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے اور تمہارے ساتھی کا کیا نام ہے۔ تم کہاں جانا چاہتے ہو"...... جولی نے اس بار قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور میرے ساتھی کا نام وکی ہے اور ہم نے تل ابیب جانا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن تم تو تل ابیب کی مخالف سمت جا رہے ہو۔ یہ سڑک تو سرحد تک چلی جاتی ہے تار کی سرحد پر"...... جولی نے جواب دیا۔

"راستے میں کسی بڑے شہر میں ہم ڈراپ ہو جائیں گے اور پھر وہاں سے تل ابیب چلے جائیں گے"...... عمران نے جواب دیا تو لڑکی ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔

"تم مجھے یہاں اتار دو۔ میں تمہارے ساتھ نہیں بیٹھ سکتی۔ میرا دل ڈوب رہا ہے"...... اچانک جولی نے کہا۔

"ارے کیا مطلب۔ اچھی بھلی تو بیٹھی ہوئی ہو۔ اچانک کیا ہو گیا ہے تمہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں تم سے خوفزدہ ہوں۔ تم غلط کہہ رہے ہو۔ تم

یقیناً دشمن ایجنٹ ہو۔ تم مجھے یہیں اتار دو"...... جولی نے کہا۔

"ٹائیگر۔ اسے گولی مار دو"...... عمران نے یکلخت انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ نہیں۔ نہیں۔ رک جاؤ۔ مجھے مت مارو"...... لڑکی نے یکلخت دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی جولی کے حلق سے یکلخت چیخ نکلی اور وہ منہ کے بل سامنے ڈیش بورڈ سے ٹکرا کر سائیڈ پر گر گئی جبکہ عمران نے بریک لگا کر جیپ روک دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کے ہاتھ میں تو ٹرانسمیٹر تھا۔ جلدی کرو۔ اسے اٹھا کر نیچے پھینکو اور جلدی بیٹھو"...... عمران نے اس کے پہلو کے بل گرنے کی وجہ سے اس کے دوسرے ہاتھ میں جو دروازے کی طرف تھا ایک چھوٹا سا انتہائی جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر دیکھ لیا تھا۔ ٹائیگر اچھل کر عقبی طرف سے نیچے اترا اور پھر اس نے دروازہ کھول کر ایک جھٹکے سے جولی کو گھسیٹ کر باہر پھینک دیا۔

"اسے کسی جھاڑی میں پھینک دو۔ جلدی کرو"...... عمران نے چیخ کر کہا تو ٹائیگر اسے اٹھا کر دوڑتا ہوا ایک طرف موجود اونچی جھاڑیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جب وہ واپس آ کر جیپ میں سوار ہو گیا تو عمران نے جیپ سٹارٹ کر کے ایک جھٹکے سے اسے سڑک سے اتارا اور میدان میں دوڑاتا ہوا کچھ فاصلے پر موجود درختوں کے ایک بڑے جھنڈ کی طرف لے گیا۔ اس نے جیپ جھنڈ کے اندر لے جا کر

روک دی۔

"باس۔ یہ ٹرانسمیٹر پر کسے اطلاع دے سکتی ہے"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باتیں بعد میں۔ ہم نے دوسرے جھنڈ میں چھپنا ہے۔ آؤ"۔ عمران نے کہا اور ایک بار پھر وہ اس جھنڈ سے نکل کر دوڑتے ہوئے کچھ فاصلے پر موجود ایک اور جھنڈ کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ ابھی وہ جھنڈ میں پہنچے ہی تھے کہ انہیں دور سے ہیلی کاپٹروں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"درخت پر چڑھ جاؤ۔ ہو سکتا ہے وہ نیچے تلاش کرنے آئیں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک درخت پر چڑھتا چلا گیا جبکہ ٹائیگر ساتھ والے درخت پر چڑھ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد عمران درخت کے سب سے اوپر والے حصے میں اس طرح ایڈجسٹ ہو کر بیٹھ گیا کہ وہ آسانی سے ارد گرد کو دیکھ سکتا تھا جبکہ اسے دور سے چیک نہ کیا جا سکتا تھا۔ دوسرے لمحے چار ہیلی کاپٹر وہاں پہنچ کر فضا میں معلق ہو گئے جہاں پہلے جیپ موجود تھی۔ ان میں سے ایک ہیلی کاپٹر جی پی فائیو کا تھا جبکہ باقی تین ملٹری کے گن شپ ہیلی کاپٹر تھے اور پھر جی پی فائیو والا ہیلی کاپٹر سڑک پر ہی اتر گیا جبکہ باقی تینوں ہیلی کاپٹر فضا میں ہی معلق رہے۔ جی پی فائیو کے ہیلی کاپٹر سے مشین گنوں سے مسلح چار افراد نیچے اترے۔

"یہاں خون کے دھبے ادھر جا رہے ہیں۔ تلاش کرو۔ جولی کی

لاش یقیناً مل جائے گی"...... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور دو مسلح آدمی اس طرف کو دوڑ پڑے جدھر ٹائیگر نے جولی کی لاش چھپائی تھی ۔ عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے ۔ وہ اب سمجھ گیا تھا کہ اس سے غلطی ہوئی ہے ۔ اگر اسے معلوم ہوتا کہ جولی جی پی فائیو کی مقامی ایجنٹ ہے تو وہ اسے شروع میں ہی گولی مار دیتا ۔ جولی نے انہیں واقعی ڈاج دیا تھا کہ بظاہر وہ خوفزدہ نظر آتی رہی لیکن اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اسے آن کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایسی باتیں شروع کر دیں کہ دوسری طرف سننے والے فوراً سمجھ جاتے کہ کیا پوزیشن ہے اور ظاہر ہے مشین کے ذریعے انہوں نے آسانی سے سپاٹ بھی ٹریس کر لیا تھا اور پھر چند لمحوں بعد دونوں آدمی جولی کی لاش اٹھائے سڑک کی طرف آتے دکھائی دیئے ۔

"کیپٹن ۔ جیپ کے ٹائروں کے نشانات ادھر جا رہے ہیں" ۔ ایک مسلح آدمی نے اس آدمی سے کہا جسے کیپٹن کہا گیا تھا ۔

"اوہ ہاں ۔ یہ یقیناً ادھر سامنے جھنڈ میں گئے ہیں"...... کیپٹن کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن دبا کر اس نے کال کرنا شروع کر دیا تھا ۔ اس کے کال کرتے ہی فضا میں موجود تینوں ہیلی کاپٹر تیزی سے حرکت میں آنے اور ان کا رخ اس جھنڈ کی طرف ہو گیا جہاں عمران نے جیپ چھوڑی تھی اور پھر وہ جھنڈ کے اوپر پہنچ کر معلق ہو گئے جبکہ کیپٹن اپنے ساتھیوں سمیت درختوں کے اس جھنڈ کی طرف بڑھنے لگا ۔ وہ

بکھر کر آگے بڑھ رہے تھے اور بے حد چوکنا نظر آ رہے تھے ۔

"نیچے اترو ٹائیگر ۔ اب ہم نے اس ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنا ہے"...... عمران نے قدرے اونچی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے درخت سے نیچے اتر آیا ۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر بھی نیچے آ گیا ۔

"ادھر آؤ ۔ ان کی تمام توجہ اس جھنڈ پر ہے اور یقیناً وہ اس جھنڈ کے بعد ارد گرد کا علاقہ اور یہ جھنڈ بھی چیک کریں گے کیونکہ جیپ دیکھ کر انہیں سو فیصد یقین ہو جائے گا کہ ہم یہیں کہیں موجود ہیں اس لئے ہم نے عقبی طرف سے نکل کر چکر کاٹ کر جانا ہے ۔ ان سب کی توجہ اس جھنڈ پر ہے جس میں جیپ موجود ہے"...... عمران نے کہا اور پھر محتاط انداز میں دوڑتا ہوا وہ جھنڈ کی عقبی طرف سے باہر نکلا اور پھر جھاڑیوں کی اوٹ لیتا ہوا تیزی سے جنوب کی طرف بڑھنے لگا ۔ ٹائیگر اس کی پیروی کر رہا تھا ۔ یہاں سے تینوں فوجی ہیلی کاپٹر نظر آ رہے تھے ۔ وہ تینوں اس جیپ والے جھنڈ کے اوپر فضا میں معلق تھے اور عمران انسانی نفسیات کے مطابق سمجھتا تھا کہ نیچے بھی جو افراد موجود ہیں اور اوپر ہیلی کاپٹرز میں موجود افراد ان سب کی توجہ بہرحال اس جھنڈ اور اس کے ارد گرد کے علاقے پر ہو گی لیکن اس کے باوجود وہ انتہائی محتاط انداز میں آگے بڑھ رہے تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ اگر ان کی حرکت چیک کر لی گئی تو انہیں آسانی سے ہیلی کاپٹرز سے فائرنگ کر کے ہلاک کیا جا سکتا ہے اس لئے وہ انتہائی

محتاط انداز میں آگے بڑھ رہے تھے اور پھر وہ کافی لمبا چکر کاٹ کر ایک اور جھنڈ سے نکل کر اب ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ رہے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ تقریباً اس کے قریب پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ ہیلی کاپٹر کے قریب ایک آدمی موجود تھا جبکہ ہیلی کاپٹر خالی تھا اور عمران سمجھ گیا کہ وہ آدمی ہیلی کاپٹر کا پائلٹ ہے۔ اس پائلٹ کی تمام تر توجہ بھی اس جھنڈ کی طرف تھی اس لئے عمران اور ٹائیگر رینگتے ہوئے سائیڈ سے ہو کر ہیلی کاپٹر کے عقب میں پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔

"میں ہیلی کاپٹر پر سوار ہوتا ہوں۔ تم اس پائلٹ کی گردن توڑ کر فوراً اندر آ جاؤ"...... عمران نے سرگوشی کے انداز میں کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے رینگتا ہوا آگے بڑھ گیا جبکہ عمران اچھل کر ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گیا لیکن شاید پائلٹ نے کوئی آہٹ سن لی تھی کہ وہ یکلخت مڑ گیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتا ٹائیگر کسی بھوکے چیتے کی طرح اس پر ٹوٹ پڑا اور پھر اس پائلٹ کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی اور ڈوب گئی۔ اس کی گردن ٹوٹ چکی تھی۔ عمران نے پائلٹ سیٹ سنبھالی اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر بھی اوپر آ گیا اور اس نے دروازہ دھکیل کر بند کر دیا۔ اب پورا ہیلی کاپٹر کور ہو چکا تھا چونکہ یہ ہیلی کاپٹر جی پی فائیو کا تھا اس لئے خصوصی ساخت کا تھا۔ عمران نے انجن سٹارٹ کیا اور پھر چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے

سے فضا میں اٹھتا چلا گیا۔

"ٹائیگر۔ اس کے اندر پیراشوٹ تو ہوں گے۔ ایک مجھے پہنا دو اور دوسرا خود پہن لو۔ ہمیں کسی بھی وقت اس سے باہر کودنا پڑ سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"۔ ٹائیگر نے کہا۔ اس دوران ہیلی کاپٹر خاصی بلندی پر پہنچ چکا تھا۔ اسی لمحے ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی لیکن عمران نے ٹرانسمیٹر آن نہ کیا۔ وہ ہیلی کاپٹر کو پوری رفتار سے چلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس نے چونکہ پائلٹ کی آواز نہ سنی تھی اس لئے وہ ٹرانسمیٹر پر کوئی بات نہ کرنا چاہتا تھا۔ اس کی کوشش تھی کہ جلد از جلد جس قدر دور پہنچا جا سکتا ہے پہنچ جائے۔ ٹرانسمیٹر مسلسل سیٹی کی آواز دیتا رہا لیکن عمران نے جیسے اس کی طرف سے کان بند کر لئے تھے لیکن چند لمحوں بعد ہی فوجی گن شپ ہیلی کاپٹرز اس کے قریب پہنچ گئے۔

"باس۔ یہاں کوئی پیراشوٹ نہیں ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ اسلحہ ہے یا وہ بھی نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں باس۔ میں نے چیک کیا ہے۔ اندر کوئی اسلحہ نہیں ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بس پھر اللہ حافظ ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت ٹرانسمیٹر آن کر دیا کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ فوجی گن شپ ہیلی کاپٹر اب اس پر حملے کی پوزیشن میں آ گئے تھے اور ان کا

ہیلی کاپٹر چونکہ گن شپ نہ تھا بلکہ عام سا ہیلی کاپٹر تھا اس لئے اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا تھا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کون پائلٹ ہے۔ جلدی بولو۔ ورنہ ہیلی کاپٹر ہٹ کر دیا جائے گا۔ اوور"...... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"چیف آف جی پی فائیو کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ تم کون ہو اور تم نے جرأت کیسے کی مجھے گھیرنے کی۔ اوور"...... عمران نے کرنل ڈیوڈ کی آواز اور لہجے میں چیخ کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ آپ۔ مگر آپ کیسے ہیلی کاپٹر میں پہنچ گئے۔ اوور"...... دوسری طرف سے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"تم سب احمقوں کی طرح جھنڈوں کی تلاشی لے رہے تھے جبکہ میں دشمن ایجنٹوں کا پیچھا کر رہا ہوں۔ اب کال بند کرو اور واپس جاؤ نانسنس۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے اسی طرح چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جب فوجی گن شپ ہیلی کاپٹروں کو چکر کاٹ کر واپس جاتے ہوئے دیکھا تو اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ رینگنے لگی۔ اسے معلوم تھا کہ ابھی اس کیپٹن کی کال آئے گی لیکن اب اسے اس سے کوئی خطرہ نہیں تھا۔ زیادہ خطرہ فوجی گن شپ ہیلی کاپٹروں سے تھا کیونکہ جی پی فائیو کا یہ ہیلی کاپٹر سادہ ہیلی کاپٹر تھا اس لئے عمران چاہے لاکھ کوشش کرتا وہ ہٹ ہو جاتا جبکہ ان کے پاس پیراشوٹ

بھی نہیں تھے۔ ان کا زندہ بچ نکلنا ناممکن ہو جاتا تھا۔ عمران ہیلی کاپٹر کو پوری رفتار سے تل ابیب کی طرف بڑھائے چلا جا رہا تھا لیکن ابھی ہیلی کاپٹر تل ابیب سے کچھ فاصلے پر تھا کہ اچانک فضا میں جنگی طیاروں کا ایک پورا اسکوارڈ آتا نظر آنے لگا اور عمران نے اسے دیکھتے ہی یکلخت نہ صرف ہیلی کاپٹر کی رفتار کم کر دی بلکہ اس نے اسے غوطہ دیا اور پھر وہ انتہائی بلندی سے نیچے اترتے چلے گئے۔ نیچے ہر طرف کھیت پھیلے ہوئے نظر آ رہے تھے اور پھر ایک درختوں کا جھنڈ نظر آتے ہی عمران ہیلی کاپٹر کو اس جھنڈ کے اوپر لے گیا۔

"میں ہیلی کاپٹر جھنڈ میں اتار رہا ہوں لیکن ہیلی کاپٹر اترتے ہی تم نے اس جھنڈ سے نکل کر ساتھ ہی بڑی نہر پر پہنچنا ہے اور اس میں کسی بڑے کریک کو تلاش کر کے اس کے اندر چھپنا ہے۔ یہ لوگ ہر طرف لازماً بمباری کریں گے"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر جھنڈ کے اندر ایک خالی قطعے پر اتر گیا۔ ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکل رہی تھی لیکن عمران نے اس کی طرف دیکھا بھی نہ تھا۔

"آؤ"...... عمران نے دروازہ کھول کر نیچے چھلانگ لگاتے ہوئے کہا اور پھر وہ پہاڑی خرگوش کی طرح اپنی پوری رفتار سے دوڑتا ہوا عقبی طرف کو بڑھ گیا۔ ٹائیگر اس کے پیچھے تھا۔ نہر بالکل جھنڈ کے عقب میں تھی اور نہر اور جھنڈ کے درمیان ایک چھوٹا سا کھیت تھا

جس میں اونچے قد کی فصل بھی موجود تھی ۔ عمران اس جھنڈ سے نکل کر اس فصل کے اندر دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا ۔ گو اس کے دوڑنے کی وجہ سے فصل تیزی سے ہل رہی تھی لیکن عمران کو اس کی پرواہ نہ تھی اور پھر چند لمحوں بعد وہ نہر کے کنارے پر پہنچ گیا ۔ اس کی تیز نظریں نہر کے کنارے پر موجود کسی کریک کو تلاش کر رہی تھیں لیکن وہاں کوئی کریک نہ تھا ۔ اسی لمحے فائٹر طیارے چیختے چنگھاڑتے ان کے سروں پر پہنچ گئے ۔

" پانی میں اتر جاؤ لیکن نہر میں آگے نہ بڑھنا ورنہ مارے جاؤ گے "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرالنگ کے انداز میں کنارے پر چڑھ کر پانی میں اتر گیا اور پھر کنارے کے ساتھ ہی پانی کے اندر اس طرح بیٹھ گیا کہ اس نے سر پانی سے باہر نکالا ہوا تھا ۔ ٹائیگر نے بھی اس کی پیروی کی ۔ اسی لمحے بموں اور فائرنگ کی پے در پے خوفناک آوازیں سنائی دینے لگیں ۔ آوازوں سے پتہ چل رہا تھا کہ طیارے اس جھنڈ اور اس کے ساتھ کھیت اور نہر کے کناروں پر بے دریغ اور اندھا دھند بمباری اور فائرنگ کر رہے ہیں اور چند لمحوں بعد طیارے نہر کے اوپر سے گزرنے لگے اور اس کے ساتھ ہی نہر کے اندر اور دوسرے کنارے پر خوفناک بموں کی بارش شروع ہو گئی لیکن عمران اور ٹائیگر دونوں سائیڈوں پر ہونے کی وجہ سے اس بمباری سے بچے ہوئے تھے کہ اچانک ایک طیارہ تیزی سے پلٹا اور اس کے ساتھ ہی تیز فائرنگ کرتا ہوا جھنڈ کی طرف بڑھ گیا

اور عمران کو اتنا موقع بھی نہ ملا تھا کہ وہ اس فائرنگ سے بچ جاتا اس لئے گولیاں اس کے پہلو میں اترتی چلی گئیں ۔

" باہر آؤ اور مجھ سے کمپیوٹر ڈسک لے کر نکل جاؤ ۔ جس طرح بھی ہو سکے نکل جاؤ "...... عمران نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کنارے پر چڑھ گیا ۔ اس کے پہلو سے خون فوارے کی طرح نکل رہا تھا ۔

" باس ۔ باس ۔ آپ ہٹ ہو گئے ہیں ۔ میں آپ کو یہاں کیسے چھوڑ کر جا سکتا ہوں "...... ٹائیگر نے اس کے پیچھے آتے ہوئے چیخ کر کہا ۔

" جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو ۔ نکل جاؤ ۔ میں اہم نہیں ہوں ۔ پاکیشیا کے دفاع کے لئے یہ ڈسک اہم ہے "...... عمران نے سیلڈ جیب سے ڈسک نکال کر ٹائیگر کے حوالے کرتے ہوئے کہا ۔

" باس "...... ٹائیگر نے ضد کرتے ہوئے کہا ۔

" جاؤ "...... عمران نے غرا کر کہا تو ٹائیگر تیزی سے پلٹا اور پانی میں غوطہ لگا کر تیزی سے آگے بڑھنے کی بجائے پانی کے ساتھ ساتھ آگے کی طرف تیرتا چلا گیا ۔ کمپیوٹر ڈسک اس نے اپنی سیلڈ جیب میں ڈال لی تھی ۔ چند لمحوں بعد جب وہ فائرنگ رینج سے نکل گیا تو عمران نے جس کی حالت لمحہ بہ لمحہ خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی تھی اطمینان بھرے انداز میں آنکھیں بند کر لیں اور دل ہی دل میں دعا کرنے لگا کہ ٹائیگر ڈسک سمیت بخیر و عافیت پاکیشیا پہنچ جائے ۔ اس

کے پہلو سے خون مسلسل نکل رہا تھا۔ عمران نیچے کھسکا اور جب اس
کا زخمی حصہ پانی میں ڈوب گیا تو اس نے سر نہر کے کنارے پر رکھا
اور بے اختیار آنکھیں بند کر لیں اور چند لمحوں بعد اس کے احساسات
جیسے موت کی تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔

کرنل ڈیوڈ اپنے آفس میں انتہائی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا
تھا۔ وہ بار بار فون کی طرف دیکھتا اور پھر ٹہلنا شروع کر دیتا۔ اسے
سو فیصد یقین تھا کہ عمران اور اس کا ساتھی سپیشل سٹور میں داخل
ہو چکے ہیں کیونکہ اس جھنڈ پر جہاں خفیہ راستے کا دہانہ تھا اس نے
اپنے تین آدمی تعینات کئے ہوئے تھے لیکن جب ان کی چیکنگ کی گئی
تو وہ اس جھنڈ سے کچھ فاصلے پر دوسرے جھنڈ میں مردہ پائے گئے تھے
ان کے ساتھ ہی ایک مقامی لڑکی کی لاش بھی موجود تھی جبکہ اس
سے پہلے ایک جھنڈ میں موجود جیپ کو بھی چیک کر کے تباہ کر دیا گیا
تھا اس لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ اس جیپ میں اس لڑکی سمیت عمران
اپنے ساتھی کے ساتھ وہاں پہنچا اور پھر نجانے کیوں اس لڑکی کو بھی
انہوں نے اس کے آدمیوں سمیت ہلاک کر دیا تھا اور چونکہ وہاں آس
پاس عمران اور اس کا ساتھی نہ مل رہا تھا اس لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ

سپیشل سٹور میں داخل ہو چکے ہیں ۔ اس نے بے حد کوشش کی کہ کسی طرح وہ اس خفیہ راستے کا دہانہ ٹریس کر کے اسے کھول کر ان کے عقب میں اندر پہنچ جائے لیکن جب راستہ اس سے کسی صورت بھی نہ کھل سکا تو اس نے ٹرانسمیٹر پر ایئر فورس کے اڈے پر موجود سب کمانڈر کو کال کر کے اس کے ذریعے کرنل شیفرڈ کی فریکونسی معلوم کرائی اور پھر ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر سے اس نے کرنل شیفرڈ کو کال کیا لیکن کرنل شیفرڈ نے اندر کسی کی موجودگی سے صاف انکار کر دیا ۔ لیکن چونکہ کرنل ڈیوڈ کو سو فیصد یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اندر ہیں اس لئے اس نے کچھ دیر بعد ایک بار پھر کرنل شیفرڈ کو ٹرانسمیٹر پر کال کی لیکن کرنل شیفرڈ نے الٹا اس کی بے عزتی کر دی اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا جس پر کرنل ڈیوڈ غصے سے پاگل ہو گیا ۔ اس نے اپنا ایک ہیلی کاپٹر وہاں چھوڑا اور دوسرے ہیلی کاپٹر کو ساتھ لے کر وہ واپس اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا ۔ اس نے یہاں پہنچ کر پہلے ایئر فورس کے اڈے سے دو فوجی گن شپ ہیلی کاپٹروں کو وہاں موجود جی پی فائیو کے ہیلی کاپٹر کی حفاظت میں وہاں چیکنگ کے لئے بھیج دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی بہرحال اس راستے سے ہی واپس جائیں گے ۔ اس کے بعد اس نے پریذیڈنٹ ہاؤس کال کر کے کرنل شیفرڈ کے بارے میں صدر سے بات کرنا چاہی لیکن صدر صاحب، وزیراعظم کے ساتھ کسی اہم ترین سیاسی میٹنگ میں مصروف تھے اور صدر کے ملٹری سیکرٹری نے وعدہ کیا تھا کہ جب بھی

صدر صاحب میٹنگ سے فارغ ہوں گے وہ ان کی بات صدر سے کرا دے گا اس لئے وہ اس وقت صدر صاحب سے بات کرنے کے لئے انتہائی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا ۔ اس کا رابطہ اپنے ہیلی کاپٹر میں موجود کیپٹن راسن سے مسلسل تھا لیکن کیپٹن راسن دونوں فوجی ہیلی کاپٹروں کے ساتھ چیکنگ میں مصروف تھا لیکن اس کی طرف سے بھی کوئی اطلاع نہ آ رہی تھی اور جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا کرنل ڈیوڈ کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی ۔ پھر نجانے اسے کتنا وقت ٹہلتے ہوئے گزر گیا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ اس طرح فون پر جھپٹا جیسے انتہائی بھوکا عقاب تیتر پر جھپٹتا ہے ۔

"یس ۔ کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں" ...... کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا ۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ" ...... دوسری طرف سے صدر صاحب کے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی ۔

"اوہ یس ۔ فوراً بات کراؤ ۔ اٹ از موسٹ ایمرجنسی" ۔ کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا ۔

"ہیلو" ...... چند لمحوں بعد صدر صاحب کی باوقار آواز سنائی دی ۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں جناب" ...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔

"یس ۔ کیا ایمرجنسی ہے کرنل ڈیوڈ" ...... دوسری طرف سے صدر نے کہا ۔

"جناب ۔ دشمن ایجنٹ سپیشل سٹور میں داخل ہو چکے ہیں لیکن کرنل شیفرڈ میری بات ہی نہیں سن رہے" ...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ ۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ فرسٹ چیک پوسٹ اور سیکنڈ چیک پوسٹ سے گزر کر سپیشل سٹور کا کمپیوٹرائزڈ دروازہ کراس کر کے سپیشل سٹور میں داخل ہو جائیں" ۔ صدر نے اپنے عہدے کا خیال رکھے بغیر چیخ کر کہا۔

"جناب ۔ وہ اس راستے سے نہیں بلکہ سٹور کے ایک خفیہ راستے سے اندر گئے ہیں" ...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرنل پارک ڈیزائنر کے بارے میں بتا دیا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ پھر تم نے انہیں روکا نہیں" ...... صدر نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"جناب ۔ میں اپنے محکمے کے تین ہیلی کاپٹر لے کر وہاں پہنچ گیا ۔ میں نے اس جھنڈ میں اپنے تین آدمی چھپا دیئے جہاں خفیہ راستے کا دہانہ ہے اور خود میں نے ہیلی کاپٹروں کے ذریعے تمام علاقے کی چیکنگ شروع کر دی ۔ پھر درختوں کے ایک جھنڈ میں ہمیں ایک بڑی جیپ کھڑی نظر آ گئی ۔ ہم نے میزائل فائر کر کے اسے تباہ کر دیا لیکن وہاں سے انسانی لاشیں یا ان کے ٹکڑے نہ ملے تو ہم ایک بار پھر اس پورے علاقے میں پھیل گئے ۔ پھر ہمیں اطلاع ملی کہ دو آدمیوں کو اس جھنڈ کے قریب چیک کر لیا گیا ہے جس جھنڈ میں دہانہ ہے ۔ چنانچہ ہم وہاں پہنچے تو جھنڈ خالی تھا جبکہ ساتھ والے جھنڈ

میں میرے ان تینوں آدمیوں کی لاشیں موجود تھیں ۔ ان کے ساتھ ایک مقامی لڑکی کی بھی لاش موجود تھی ۔ اس سے میں کنفرم ہو گیا کہ عمران اور اس کا ساتھی کسی نہ کسی انداز میں اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو چکے ہیں ۔ میں نے فوراً کرنل شیفرڈ کو کال کیا لیکن کرنل شیفرڈ نے اندر کسی کے داخل ہونے سے انکار کر دیا اور میرے زور دینے پر الٹا انہوں نے میری بے عزتی کر دی اور کال بند کر دی اس لئے میں آپ کو کال کر کے بتانا چاہتا تھا کہ آپ کرنل شیفرڈ سے بات کریں" ...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ اس وقت کہاں موجود ہیں" ...... صدر نے پوچھا۔

"میں اپنے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہوں جناب" ...... کرنل ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا آپ نے وہاں چیکنگ ختم کر دی ہے" ...... صدر نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں جناب ۔ ایک میرے محکمے کا ہیلی کاپٹر اور دو فوجی گن شپ ہیلی کاپٹر وہاں مسلسل چیکنگ کر رہے ہیں" ...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں کرنل شیفرڈ سے بات کر کے آپ سے بات کرتا ہوں" ...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا ۔ اب اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ ابھر آئی تھی ۔ اسے معلوم تھا کہ اب جب صدر صاحب

کرنل شیفرڈ کو ڈاشیں گے تو کرنل شیفرڈ کو معلوم ہو گا کہ کرنل ڈیوڈ کی کیا اہمیت ہے۔ اس نے ٹرانسمیٹر آگے کیا اور پھر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ کیپٹن راسن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد کیپٹن راسن کی آواز سنائی دی۔

"کیا رزلٹ ہے کیپٹن راسن چیکنگ کا۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"ہم تینوں ہیلی کاپٹرز مسلسل چیکنگ کر رہے ہیں۔ آپ کے حکم پر نہر کی دوسری طرف نک ٹاؤن میں ٹریسر کٹے بھی پہنچ گئے ہیں تاکہ اگر دشمن ایجنٹ ادھر جائیں تو انہیں چیک کر کے پکڑا جا سکے لیکن ابھی تک ان کے بارے میں کسی طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی۔ اوور"...... کیپٹن راسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چیکنگ جاری رکھو۔ پوری ہوشیاری سے۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹہ گزر گیا لیکن صدر صاحب کی طرف سے کوئی کال نہ آئی تو ایک بار پھر وہ بے چین ہونے لگا لیکن ظاہر ہے اب وہ خود کال نہ کر سکتا تھا اس لئے اسے بہرحال کال کا انتظار کرنا تھا کہ اچانک ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو

کرنل ڈیوڈ نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں۔ صدر صاحب سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"سر۔ میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کرنل ڈیوڈ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ سپیشل سٹور کا مین گیٹ بند ہے فرسٹ چیک پوسٹ سے نہ کوئی اندر گیا ہے اور نہ ہی کوئی باہر آیا ہے اس کے باوجود سپیشل سٹور کھلا ہوا ملا ہے۔ کرنل شیفرڈ اور سپیشل سٹور میں موجود تمام افراد کو گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے اور وہ کمپیوٹر ڈسک غائب ہے۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ کیا اب اسرائیل اس قدر کمزور ہو گیا ہے کہ دو آدمی اس سے سنبھالے نہیں جا سکے۔ یہ لوگ جہاں چاہتے ہیں اور جب چاہتے ہیں دندناتے ہوئے پہنچ جاتے ہیں اور آپ اور اسرائیل کی سب ایجنسیاں احمقوں کی طرح بعد میں لاشیں سمیٹتی رہ جاتی ہیں۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے"...... صدر نے اپنے منصب کی پرواہ کئے بغیر حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"جناب۔ میں نے کرنل شیفرڈ کو اسی لئے کال کیا تھا لیکن انہوں نے الٹا میرے ساتھ بات کرنے سے ہی انکار کر دیا تھا"...... کرنل ڈیوڈ نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم سے بات کرنے والا وہ پاکیشیائی ایجنٹ عمران ہو گا۔ یہ

سب آخر کیا ہو رہا ہے ۔ کیا اسرائیل اب اس قدر کمزور ہو گیا ہے ۔ سنو کرنل ڈیوڈ ۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو ہر صورت میں ان دونوں کو زندہ یا مردہ گرفتار کر کے پیش کرو ورنہ تمہیں بغیر کورٹ مارشل کے بھی گولی ماری جا سکتی ہے ۔ میں اب مزید برداشت نہیں کر سکتا"...... صدر نے اسی طرح چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ نے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھ دیا۔

"یہ آخر کہاں جا سکتے ہیں ۔ یہ لازماً وہیں عقبی طرف ہوں گے"...... کرنل ڈیوڈ نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اسے سامنے رکھا اور اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ ۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا ۔ ٹرانسمیٹر پر پہلے سے ہی فریکونسی ایڈجسٹ تھی اس لئے اسے نئے سرے سے ایڈجسٹ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

"یس سر۔ کیپٹن راسن بول رہا ہوں ۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد دوسری طرف سے کیپٹن راسن کی آواز سنائی دی۔

"کیوں دیر سے کال رسیو کی ہے ۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جناب ۔یہاں قیامت ٹوٹ پڑی ہے ۔ ہم نے ایک مقامی مخبر سے ریڈ کاشن وصول کیا تو ہم ہیلی کاپٹر لے کر وہاں پہنچ گئے ۔ یہ جگہ نہر سے تقریباً دس کلو میٹر کے فاصلے پر ہے ۔ وہاں جب ہم پہنچے تو

قریب ہی جھاڑیوں سے مخبر مقامی لڑکی کی لاش مل گئی اور ایک بڑی جیپ کے ٹائروں کے نشانات ہم نے ایک جھنڈ کی طرف جاتے چیک کر لیئے ۔ فوجی ہیلی کاپٹر اس جھنڈ پر معلق ہو گئے اور میں پائلٹ کو وہیں چھوڑ کر اپنے ساتھیوں سمیت اس جھنڈ میں داخل ہوا ۔ وہاں جیپ موجود تھی لیکن کوئی آدمی نہ تھا ۔ ہم ابھی ساتھ والے دوسرے جھنڈوں کو چیک کر رہے تھے کہ اچانک ہمیں معلوم ہوا کہ ہمارا ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو گیا ہے ۔ ہم نے فوجی ہیلی کاپٹروں کو الرٹ کیا تو انہوں نے آگے بڑھ کر اسے کور کیا اور پھر چھوڑ دیا اور واپس ایئر فورس کے اڈے پر چلے گئے کیونکہ ان کا کہنا تھا کہ اس ہیلی کاپٹر میں کرنل ڈیوڈ خود موجود ہیں اور انہوں نے ہمیں خود واپس جانے کا حکم دیا ہے ۔ میں چیختا رہا کہ یہ دشمن ایجنٹ ہیں لیکن انہوں نے میری کوئی بات نہ مانی جس پر میں نے ایئر فورس کے اڈے پر کمانڈر سے براہ راست بات کی اور انہوں نے گن شپ ہیلی کاپٹروں اور جنگی بمبار طیاروں کا اسکوارڈن بھیج دیا ۔ میرا ان سے رابطہ رہا ۔ ہمارا اغوا شدہ ہیلی کاپٹر تل ابیب کے نواح میں درختوں کے ایک جھنڈ میں اتر گیا تھا ۔ پھر جنگی طیاروں نے وہاں اور ارد گرد زبردست بمباری اور فائرنگ کی ہے اور مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ وہاں نہر کے کنارے ایک آدمی شدید زخمی حالت میں چیک کر لیا گیا ہے اور پھر اسے ہیلی کاپٹر میں ڈال کر ملٹری ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے ۔ ہمارا ہیلی کاپٹر بھی اس بمباری میں تباہ ہو گیا ہے ۔ میں نے ایئر فورس کے

اڈے سے ایک ہیلی کاپٹر منگوایا ہے تاکہ ہم واپس پہنچ سکیں ۔ اوور"...... کیپٹن راسن نے مسلسل بولتے ہوئے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہ زخمی کہاں ہے ۔ جلدی بتاؤ ۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا۔

"ملٹری ہسپتال میں ہے جناب ۔ بس اتنا بتایا گیا ہے ۔ اوور"...... کیپٹن راسن نے جواب دیا۔

"اور دوسرا آدمی ۔ وہ کہاں ہے ۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے اسی طرح چیختے ہوئے کہا۔

"اس کی تلاش جاری ہے جناب ۔ اوور"...... کیپٹن راسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ نجانے کون زخمی ہوا ہے ۔ میں معلوم کرتا ہوں ۔ تم واپس جاؤ ۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے اس کے نیچے موجود بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ایک دشمن ایجنٹ زخمی حالت میں ایئر فورس کو ملا ہے جسے ملٹری ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے ۔ ملٹری ہسپتال کے انچارج سے میری بات کراؤ ۔ فوراً ۔ جلدی"...... کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا۔

"کاش یہ زخمی عمران ہو تاکہ میں اسے ہسپتال میں ہی ہلاک کر کے اس کی لاش صدر صاحب کے سامنے رکھ دوں"...... کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ملٹری ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر کرنل ایڈورڈ صاحب سے بات کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ۔ میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں ۔ چیف آف جی پی فائیو"...... کرنل ڈیوڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس ۔ ڈاکٹر کرنل ایڈورڈ بول رہا ہوں ۔ فرمایئے"...... دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"ایئر فورس کی طرف سے ایک شدید زخمی کو ملٹری ہسپتال بھجوایا گیا ہے ۔ اس کی کیا پوزیشن ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اسے چھ گولیاں لگی تھیں لیکن وہ اپنی انتہائی حیرت انگیز قوت مدافعت کی وجہ سے زندہ تھا ورنہ پانی میں رہنے کے باوجود اور اتنا خون بہہ جانے پر وہ ختم ہو چکا ہوتا ۔ بہرحال ایک گھنٹے تک اس کا آپریشن کیا جاتا رہا ہے اور اب وہ سپیشل وارڈ میں ہے لیکن ابھی اس کی حالت خطرے سے باہر نہیں ہے ۔ بہرحال وہ زندہ ہے"۔

ڈاکٹر کرنل ایڈورڈ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ انتہائی خطرناک دشمن ایجنٹ ہے۔اسے ہر صورت میں مرنا چاہئے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"سوری سر۔ ہمارے لئے وہ مریض ہے۔ ہم تو اس کی زندگی بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔اس کے بعد جب ہم اسے ہسپتال سے فارغ کر دیں گے تب آپ جو چاہیں اس کے ساتھ سلوک کریں"...... ڈاکٹر کرنل ایڈورڈ نے صاف الفاظ میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو گیا۔اس نے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"...... دوسری طرف سے صدر کے ملٹری سیکرٹری کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔صدر صاحب سے بات کرائیں۔اٹ از موسٹ ایمرجنسی"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اوکے۔ میں معلوم کرتا ہوں۔ ہولڈ کریں"...... ملٹری سیکرٹری نے کہا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد صدر صاحب کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں سر۔ایک دشمن ایجنٹ کو پکڑ لیا گیا ہے۔وہ شدید زخمی ہے اور اس وقت ملٹری ہسپتال کے سپیشل وارڈ

میں ہے جناب۔اسے چھ گولیاں لگی ہیں۔اس کے آپریشن ہوئے ہیں لیکن ابھی تک اس کی حالت خطرے سے باہر نہیں ہوئی لیکن جناب اگر وہ تندرست ہو گیا تو وہاں سے نکل جائے گا اس لئے میرا خیال ہے کہ اسے اسی حالت ہلاک کر دیا جائے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کون ہے وہ خود عمران ہے یا اس کا ساتھی ہے"...... صدر نے پوچھا۔

"یہ تو وہاں جا کر معلوم ہو گا جناب۔بہرحال کوئی بھی ہو اس کا فوری خاتمہ ضروری ہے جناب"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ احمق تو نہیں ہیں۔ایک آدمی زخمی ہے اور ملٹری ہسپتال میں زیر علاج ہے۔اسے بغیر کورٹ مارشل کے کیسے گولی ماری جا سکتی ہے۔کیا اسرائیل میں کوئی قانون نہیں ہے کوئی ضابطہ نہیں ہے۔اگر آپ جیسے لوگ بھی قانون اور ضابطے کی خلاف ورزی کریں گے تو پھر کون اس کی پابندی کرے گا"...... صدر نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر۔سر۔اس جیسے انتہائی خطرناک ایجنٹ کو زندہ رکھنا اپنے آپ سے زیادتی ہے جناب۔پہلے بھی کئی بار اس کا کورٹ مارشل ہو چکا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"نہیں۔میں اس طرح قانون کی خلاف ورزی کی اجازت نہیں دے سکتا۔آپ جا کر اسے دیکھیں اور پھر مجھے بتائیں کہ وہ کون ہے اور ہاں۔اس کا دوسرا ساتھی کہاں ہے"...... صدر نے کہا۔

"دوسرا ساتھی فرار ہو گیا ہے۔اس کی تلاش جاری ہے"۔کرنل ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فوراً جا کر معلوم کرو کہ وہ کمپیوٹر ڈسک اس کے پاس موجود ہے یا اس کے ساتھی کے پاس ہے۔اگر اس کے ساتھی کے پاس ہو تو پھر اسے ہر صورت میں تلاش کریں۔اٹ از مائی آرڈرز"۔دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔اس کے ساتھ ہی وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔تھوڑی دیر بعد اس کی کار ملٹری ہسپتال کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔وہ دل ہی دل میں دعائیں مانگ رہا تھا کہ وہ زخمی عمران ہو اور کمپیوٹر ڈسک اس کے پاس موجود ہو۔ملٹری ہسپتال پہنچ کر وہ پہلے انچارج ڈاکٹر کرنل ایڈورڈ سے ملا۔

"کیا پوزیشن ہے اس زخمی کی"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اس کی حالت خطرے سے باہر آ گئی ہے۔وہ انتہائی قوت مدافعت کا مالک ہے۔ہم تو اس کیس پر حیران ہیں۔یہ واقعی میڈیکل ہسٹری کا منفرد کیس ہے"...... ادھیڑ عمر ڈاکٹر کرنل ایڈورڈ نے کہا۔

"اس کا لباس اور سامان کہاں ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کلوک روم میں موجود ہے"...... ڈاکٹر کرنل ایڈورڈ نے کہا۔

"سامان منگوائیں۔تمام سامان۔کوئی چیز رہ نہ جائے"۔کرنل

ڈیوڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔تشریف رکھیں"...... ڈاکٹر کرنل ایڈورڈ نے کہا اور اس نے رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کئے اور پھر کسی کو مریض کا سامان دفتر میں لے آنے کا حکم دے کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ اسے دشمن ایجنٹ بتا رہے تھے۔کون ہے یہ آدمی"۔ڈاکٹر کرنل ایڈورڈ نے رسیور رکھ کر کرنل ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہے۔اس اکیلے آدمی نے اسرائیل کو جس قدر نقصان پہنچایا ہے اتنا نقصان تو سارے فلسطینی مل کر بھی نہیں پہنچا سکے"...... کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک آدمی نے اندر داخل ہو کر سلام کیا۔اس کے ہاتھ میں ایک پیکٹ تھا جس پر ہسپتال کی مہریں لگی ہوئی تھیں۔

"یہ ہے جناب مریض کا سامان"...... اس آدمی نے پیکٹ ڈاکٹر ایڈورڈ کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"اور کوئی سامان رہ تو نہیں گیا۔یہ بات انتہائی ضروری ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"نو سر۔اس کے لباس سے یہی سامان نکلا تھا"...... اس آدمی نے جواب دیا اور پھر ڈاکٹر ایڈورڈ کے اشارے پر وہ واپس چلا گیا۔ڈاکٹر ایڈورڈ نے پیکٹ کی سیل کھولی اور پھر پیکٹ کھول کر اس نے اسے میز پر الٹ دیا لیکن سامان دیکھ کر کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ بھینچ لئے

کیونکہ اس میں کرنسی نوٹوں اور ایک چھوٹے سے پسٹل کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔

"کیا میں اس آدمی کو دیکھ سکتا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ ویسے ہم نے اسے بے ہوش کر دیا ہے تاکہ وہ حرکت نہ کر سکے ورنہ اس کے ٹانکے ٹوٹ گئے تو وہ ہلاک بھی ہو سکتا ہے"...... ڈاکٹر کرنل ایڈورڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر وہ دونوں دفتر سے نکل کر سپیشل وارڈ کے ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ اندر داخل ہوتے ہی کرنل ڈیوڈ کی آنکھیں مسرت سے چمک اٹھیں کیونکہ بیڈ پر موجود مریض اپنے قدوقامت سے بہرحال عمران ہی تھا۔ گو وہ مقامی میک اپ میں تھا لیکن کرنل ڈیوڈ اسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کہ یہ عمران ہے۔ کمرے میں ایک نرس اور دو ڈاکٹر پہلے سے موجود تھے۔ عمران کی آنکھیں بند تھیں۔

"ڈاکٹر۔ کیا ہم اسے اپنی تحویل میں لے سکتے ہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے ڈاکٹر ایڈورڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ آپ اسے کسی دوسرے ہسپتال میں شفٹ کرنا چاہتے ہیں لیکن میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا"۔ ڈاکٹر ایڈورڈ نے کہا۔

"تو آئیے۔ مجھے صدر صاحب سے بات کرنا پڑے گی"...... کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ ایک بار تو اس کا دل چاہا تھا کہ مشین پسٹل جیب سے نکال کر

عمران کو گولیوں سے چھلنی کر دے یا اس کے بیڈ کو ہی اڑا دے تاکہ یہ خطرناک دشمن ہلاک ہو جائے لیکن پھر اس نے اپنے آپ پر کنٹرول کر لیا کیونکہ وہ صدر صاحب سے بات کر چکا تھا۔ اب اگر وہ ان کے حکم کی خلاف ورزی کرتا تو اس کا اپنا بھی کورٹ مارشل ہو جاتا۔ دفتر میں پہنچ کر کرنل ڈیوڈ نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تاکہ صدر صاحب سے جو بات ہو اسے ڈاکٹر ایڈورڈ بھی سن سکے۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ صدر صاحب سے بات کراؤ۔ میں ملٹری ہسپتال سے بات کر رہا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اوکے۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ اب ڈاکٹر کرنل ایڈورڈ کے چہرے پر مرعوبیت کے آثار واضح دکھائی دینے لگ گئے تھے۔ شاید اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ کرنل ڈیوڈ صدر صاحب سے براہ راست بھی بات کر سکتا ہے۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد صدر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"سر۔ میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں ملٹری ہسپتال کے انچارج کرنل ڈاکٹر ایڈورڈ کے آفس ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے اس زخمی کے بارے میں"...... صدر نے

کہا۔

" جناب ۔ میں نے اسے چیک کر لیا ہے ۔ وہ سو فیصد عمران ہے لیکن اس کے سامان میں وہ کمپیوٹر ڈسک نہیں مل سکی"...... کرنل ڈیوڈ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر اس کے ساتھی کو ٹریس کرو ۔ ہر قیمت پر"...... صدر نے کہا۔

" یس سر ۔ اس کی تلاش جاری ہے سر ۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اس عمران کو ہم اپنی تحویل میں لے لیں کیونکہ یہ ٹھیک ہونے پر بہرحال فرار ہو جائے گا اور کرنل ڈاکٹر ایڈورڈ تو اسے نہیں جانتے جناب ۔ لیکن ہم تو اس کے بارے میں جانتے ہیں ۔ میں نے کرنل ڈاکٹر ایڈورڈ سے کہا ہے کہ ہم اسے اپنی تحویل میں لینا چاہتے ہیں لیکن انہوں نے انکار کر دیا ہے سر اس لئے میں نے آپ کو کال کی ہے سر"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" ڈاکٹر ایڈورڈ سے بات کراؤ"...... صدر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور کرنل ڈاکٹر ایڈورڈ کی طرف بڑھا دیا۔

" سر ۔ میں ڈاکٹر ایڈورڈ بول رہا ہوں سر"...... کرنل ڈاکٹر ایڈورڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اس کی آواز کانپ رہی تھی ۔ شاید وہ زندگی میں پہلی بار ملک کے صدر سے اس طرح براہ راست بات کر رہا تھا۔

" ڈاکٹر ایڈورڈ ۔ اس مریض کی کیا پوزیشن ہے جس کی بات

کرنل ڈیوڈ کر رہے ہیں"...... صدر نے کہا۔

" جناب ۔ اس مریض کو چھ گولیاں لگی تھیں ۔ جب اسے ہسپتال لایا گیا تو اس کا خون تقریباً بہہ چکا تھا اور ہمارا خیال تھا کہ یہ زندہ نہ بچ سکے گا لیکن ہم نے اس کے آپریشن کئے اور وہ زندہ رہا ۔ اس میں غیر معمولی قوت مدافعت موجود ہے سر ۔ لیکن اس کی حالت خطرے میں تھی لیکن پھر وہ حیرت انگیز طور پر نہ صرف خطرے سے باہر ہو گیا بلکہ ہوش میں بھی آ گیا ۔ چونکہ اس کے زخموں کی نوعیت ایسی ہے کہ معمولی سی حرکت بھی اسے ہلاک کر سکتی ہے اس لئے ہم نے اسے دوبارہ بے ہوش کر دیا ہے اور اس کے جسم کو بیڈ سے کلیمپ کر دیا گیا ہے ۔ اب کرنل ڈیوڈ صاحب اسے کسی اور ہسپتال میں لے جانا چاہتے ہیں لیکن میں نے اس لئے انکار کر دیا ہے کہ اس طرح مریض ہلاک ہو سکتا ہے جناب ۔ ویسے آپ جو حکم دیں اس کی تعمیل ہو گی"...... کرنل ڈاکٹر ایڈورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ مریض کب تک اس قابل ہو سکے گا کہ حرکت کر سکے"...... صدر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" جناب ۔ کم از کم ایک ہفتے میں جناب"...... ڈاکٹر ایڈورڈ نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ تب تک اس کا دوسرا ساتھی بھی پکڑا جائے گا ۔ میں فوجی دستہ بھجوا رہا ہوں وہ اس مریض کی حفاظت کرے گا"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... ڈاکٹر ایڈورڈ نے کہا۔

"کرنل ڈیوڈ سے بات کرائیں"...... صدر نے کہا تو ڈاکٹر ایڈورڈ نے رسیور کرنل ڈیوڈ کی طرف بڑھا دیا۔

"یس سر۔ کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں سر"...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کرنل ڈیوڈ۔ آپ اس کے دوسرے ساتھی کو تلاش کریں۔ کمپیوٹر ڈسک یقیناً اس کے پاس ہو گی اور وہ اسے لازماً کسی سپیشل کوریئر سروس کے ذریعے باہر بھجوانے کی کوشش کرے گا۔ آپ فوراً تل ابیب میں موجود تمام کوریئر سروسز کو احکامات دے دیں کہ وہ باہر جانے والے تمام سامان کی آپ کے آدمیوں سے چیکنگ کرائے بغیر باہر نہ بھیجیں۔ ایئر پورٹ پر بھی اپنے آدمی تعینات کر دیں تاکہ اگر کوئی سامان وہاں پہنچ چکا ہے تو اسے چیک کر کے روکا جا سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسرے آدمی کو بھی ٹریس کریں۔ اس عمران کی فکر مت کریں۔ یہ فوج کی حفاظت میں رہے گا اور پھر ٹھیک ہونے پر اس کا کورٹ مارشل ہو گا اور اسے گولی مار دی جائے گی"۔ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا۔

"اس آدمی کا خاص خیال رکھنا ڈاکٹر۔ اگر یہ یہاں سے فرار ہو گیا تو آپ سمیت سارے ہسپتال کو گولیوں سے اڑایا جا سکتا ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ یس سر"...... اس بار ڈاکٹر ایڈورڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی وہ احتراماً اٹھ کھڑا ہوا تو کرنل ڈیوڈ کا سینہ بے اختیار پھول گیا اور وہ مسکراتا ہوا مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ اپنے ہیڈ کوارٹر جا کر صدر صاحب کے احکامات کی تعمیل کر سکے۔ ویسے فوجی دستے کی بات سن کر اسے تسلی ہو گئی تھی کہ اب عمران فرار نہ ہو سکے گا۔

ٹائیگر کی حالت بے حد خستہ ہو رہی تھی۔ وہ عمران کی گھرکی ا
ناراضگی کی وجہ سے اسے اس شدید ترین زخمی حالت میں چھوڑ کر آ
گیا تھا لیکن اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے اندر بہت بڑا خ
پیدا ہو گیا ہو۔ وہ بہرحال بمباری اور گن شپ ہیلی کاپٹروں ک
فائرنگ کی زد سے کسی نہ کسی طرح بچ بچا کر تل ابیب میں داخ
ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا اور اس وقت وہ تل ابیب کی نوا
کالونی کی ایک کوٹھی میں موجود تھا۔ کوٹھی کے باہر کرائے کے
خالی ہے کا بورڈ موجود تھا۔ ٹائیگر جانتا تھا کہ یہاں تل ابیب میں بھ
فرنشڈ کوٹھیاں ہی کرائے پر دی جاتی ہیں اس لئے وہ عقبی طرف سے
اندر کود گیا۔ وہاں ایک چوکیدار موجود تھا لیکن ٹائیگر نے آسانی سے
اس کی گردن توڑ کر اسے ہلاک کر دیا تھا کیونکہ وہ پھاٹک کے ساتھ
بنے ہوئے چھوٹے سے گارڈ روم میں کرسی پر سر رکھے سویا ہوا تھا او

ٹائیگر نے سوتے ہوئے اس کی گردن پر کھڑی ہتھیلی کا وار کر کے اس
کا خاتمہ کر دیا تھا۔ اب وہ کوٹھی کے اندر سٹنگ روم میں بیٹھا ہوا تھا
اس نے کوٹھی کی مکمل تلاشی لے لی تھی۔ وہ دراصل اپنا لباس
تبدیل کرنا چاہتا تھا کیونکہ موجودہ لباس اس کے جسم پر بے حد خراب
ہو گیا تھا اور اس لباس کے ساتھ وہ شہر میں داخل ہوتا تو پولیس لازماً
اسے روک لیتی اور اسے معلوم تھا کہ ایک بار اگر پولیس نے اسے
روک لیا تو پولیس سے پیچھا چھڑانا ناممکن ہو جائے گا اور پھر وہ اچانک
چونک پڑا۔ اسے خیال آ گیا تھا کہ گارڈ روم میں موجود چوکیدار کا
قد و قامت اور جسامت اس کے برابر ہی ہے اس لئے وہ آسانی سے
اس کا لباس پہن سکتا تھا۔ چنانچہ وہ اٹھا اور گارڈ روم میں جا کر اس
نے اس مردہ چوکیدار کا لباس اتارا اور پھر ایک باتھ روم میں جا کر
اس نے اپنا لباس اتارا البتہ اس نے کمپیوٹر ڈسک کو خصوصی طور پر
ایک اونچی جگہ پر رکھ دیا اور پھر اچھی طرح غسل کر کے اس نے
چوکیدار کا سادہ لباس پہن لیا۔ اب وہ نہ صرف فریش ہو چکا تھا بلکہ
لباس کی تبدیلی کی وجہ سے وہ عام سا آدمی نظر آ رہا تھا۔ اس نے کمپیوٹر
ڈسک اٹھائی اور اسے جیب میں ڈال کر دوبارہ سٹنگ روم میں آ کر
بیٹھ گیا۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ عمران کے بارے میں کیسے معلوم
کرے کہ اچانک اسے ایک خیال آیا تو اس نے سامنے موجود فون کی
طرف ہاتھ بڑھایا لیکن پھر ایک خیال کے تحت اس نے ہاتھ پیچھے کر
لیا۔ اسے خیال آ گیا تھا کہ عمران صاحب نے اپنی جان پر کمپیوٹر

ڈسک کو ترجیح دی تھی اس لئے اسے سب سے پہلے اس کمپیوٹر ڈسک کو پاکیشیا پہنچانا چاہئے۔ اس طرف سے اطمینان کر لینے کے بعد وہ عمران کے بارے میں معلوم کرے گا۔ گو اس کے اندر واقعی ایک خلا پیدا ہو گیا تھا لیکن اس کے باوجود نجانے کیا بات تھی کہ اس کا دل مطمئن تھا کہ عمران بخیریت ہو گا لیکن اب وہ سوچ رہا تھا کہ کس طرح اس کمپیوٹر ڈسک کو باہر بھیجے۔ کوریئر سروس کے ذریعے وہ اسے نہ بھجوانا چاہتا تھا کیونکہ ایک تو تل ابیب سے براہ راست پاکیشیا کے لئے بکنگ ہی نہ ہو سکے گی اور اگر ہو بھی جائے تب بھی پاکیشیا کا نام سامنے آتے ہی سب چونک پڑیں گے اور ہو سکتا ہے کہ تمام کوریئر سروسز کو احکامات مل چکے ہوں لیکن اس کے علاوہ اسے اور کوئی صورت نظر نہ آ رہی تھی۔ وہ تل ابیب میں کسی کو نہ جانتا تھا اور نہ ہی اس کا کسی فلسطینی گروپ سے رابطہ تھا۔ تمام رابطے عمران کے ہی تھے۔ وہ کافی دیر تک سوچتا رہا پھر اس نے کسی خیال کے تحت ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔ فون کو وہ پہلے ہی چیک کر چکا تھا فون میں ٹون موجود تھی اس لئے اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"قبرص اور اس کے دارالحکومت نکوشیا کے رابطہ نمبر دیں"۔ ٹائیگر نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیئے گئے۔ ٹائیگر نے

کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن بولنے والی کا لہجہ قبرصی تھا۔

"نکوشیا میں ڈیمار روڈ پر ٹیسکو بار ہے۔ اس کا نمبر دیں"۔ ٹائیگر نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ ٹائیگر نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹیسکو بار"...... ایک چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔

"سارہ کلارک سے بات کراؤ۔ میں تل ابیب سے فرینک بول رہا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کون بول رہا ہے"...... چند لمحوں بعد ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"آپ سارہ کلارک بول رہی ہیں"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہاں۔ آپ کون ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میرا نام فرینک ہے اور میں تل ابیب سے بول رہا ہوں۔ میرے پاس آپ کے لئے کارمن کی مس برنیڈا ہارڈنگ کی ٹپ موجود ہے اور رقم بھی آپ کو بہت بڑی مل سکتی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ برنیڈا کا کام ہے۔ کیا کام ہے۔ جلدی بتاؤ"۔ دوسری

طرف سے کہا گیا۔

" ایک چھوٹا سا پیکٹ تل ابیب سے کارمن بھجوانا ہے لیکن یہ بتا دوں کہ اس پیکٹ کو چیک کرنے کے لئے حکومت اسرائیل کی تمام ایجنسیاں حرکت میں ہیں" ...... ٹائیگر نے کہا۔

" کیا ہے اس پیکٹ میں" ..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ایک کمپیوٹر ڈسک ہے" ...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ کارمن میں کہاں پہنچانا ہے یہ پیکٹ" ۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" برنیڈا ہارڈنگ کو" ...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" اوہ۔ ٹھیک ہے۔ پہنچ جائے گا لیکن معاوضہ دس لاکھ ڈالر ہو گا" ...... سارہ کلارک نے کہا۔

" معاوضہ بھی برنیڈا ہارڈنگ ہی دے گی" ...... ٹائیگر نے کہا۔

" لیکن تم صرف برنیڈا ہارڈنگ کا حوالہ دے رہے ہو اس طرح کیسے کام ہو گا" ...... سارہ نے جواب دیا۔

" تم فون بند کرو۔ برنیڈا تمہیں خود فون کرے گی۔ اس کے بعد میں خود تمہیں فون کر کے مزید تفصیلات بتاؤں گا لیکن ایک بات بتا دوں کہ اس کام میں مجھے سو فیصد کامیابی چاہئے۔ ایک فیصد رسک بھی نہیں لیا جا سکتا۔ اگر تم یہ کام نہیں کر سکتی تو اب بھی وقت ہے بتا دو ورنہ بعد میں تم اور تمہارا گروپ ناکامی کی صورت میں موت کے گھاٹ اتر سکتا ہے" ...... ٹائیگر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" تم مجھے جانتے نہیں ہو فرینک۔ اس لئے میں اپنی توہین معاف کر رہی ہوں۔ برنیڈا نے ویسے ہی تمہیں میری ٹپ نہیں دی" ۔ دوسری طرف سے غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

" اوکے" ...... ٹائیگر نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کئے اور پھر انکوائری آپریٹر سے اس نے کارمن اور اس کے بڑے شہر لوپاگ کا رابطہ نمبر معلوم کیا اور پھر کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے کے ساتھ ساتھ پوری دنیا میں انکوائری کے لئے مخصوص نمبر پریس کر دیا۔

" انکوائری پلیز" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ کارمن تھا۔

" ہارڈنگ کلب کا نمبر دیں" ...... ٹائیگر نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو ٹائیگر نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ہارڈنگ کلب" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" میں تل ابیب سے فرینک بول رہا ہوں۔ مادام برنیڈا سے بات کرائیں" ...... ٹائیگر نے کہا۔

" ہولڈ کریں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ برنیڈا بول رہی ہوں" ...... چند لمحوں بعد ایک اور

نسوانی آواز سنائی دی۔

" ٹائیگر فرینک بول رہا ہوں تل ابیب سے۔ آپ کو یہ نام یاد ہے یا نہیں "..... ٹائیگر نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ بالکل یاد ہے۔ کیا مسئلہ ہے "..... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" آپ نے قبرص کی سارہ کلارک کا ریفرنس دیا تھا۔ یاد ہے آپ کو "..... ٹائیگر نے کہا۔

" ہاں۔ تو پھر۔ کوئی مسئلہ ہے "..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہاں۔ یہاں تل ابیب سے میں نے ایک پیکٹ تمہارے پاس پہنچانا ہے۔ اس پیکٹ کے پیچھے اسرائیلی حکومت اور اس کی تمام ایجنسیاں حرکت میں ہیں اس لئے میں کسی کوریئر سروس کے ذریعے نہیں بھجوانا چاہتا کیونکہ اس کام میں ایک فیصد ناکامی بھی میری موت ہے اس لئے میں نے تمہاری ٹپ کے مطابق سارہ کلارک کو فون کیا ہے۔ اس نے حامی بھر لی ہے اور دس لاکھ ڈالرز معاوضہ طلب کیا ہے۔ پہلے تو تم بتاؤ کہ کیا سارہ کلارک اس قابل ہے بھی ہی یا نہیں اور اگر ایسا ہے تو پھر تم خود سارہ کلارک کو فون کر کے کہہ دو اور معاوضہ بھی اسے دے دینا۔ میں تمہیں ادا کر دوں گا لیکن یہ کام فوراً اور جلد ہونا چاہئے "..... ٹائیگر نے کہا۔

" تم بے فکر رہو۔ میں سارہ کلارک اور اس کے مکمل نیٹ ورک کو بہت اچھی طرح جانتی ہوں۔ تمہارا کام سو فیصد ہو جائے گا۔ میں

اسے خود فون کر دیتی ہوں۔ تم پندرہ منٹ بعد اس سے رابطہ کر لینا معاوضہ بھی میرے ذمے رہا لیکن میں نے پیکٹ کہاں بھجوانا ہے "..... برنیڈا نے کہا۔

" اگر میں چند روز کے اندر تم سے رابطہ کر لوں تو میں خود آ کر لے جاؤں گا ورنہ تم یہ پیکٹ پاکیشیا کے سیکرٹری خارجہ سر سلطان کو اس ہدایات کے ساتھ بھجوا دینا کہ یہ پیکٹ سر داور کو بھجوا دیں کیونکہ اور یہ پیکٹ علی عمران نے بھیجا ہے "..... ٹائیگر نے کہا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں بات کرتی ہوں سارہ سے "..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ اس نے فون پر نہ صرف عمران کا نام بلکہ پاکیشیا کا نام بھی لیا ہے اس لئے کسی بھی وقت اس کوٹھی پر جی پی فائیو یا کوئی دوسری ایجنسی چھاپہ مار سکتی ہے لیکن وہ مجبور تھا کیونکہ ضروری نہیں تھا کہ کوئی اور اس انداز کا فون اسے مل سکے۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس نے ایک بار پھر سارہ کلارک سے رابطہ کیا۔

" فرینک بول رہا ہوں "..... ٹائیگر نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ برنیڈا ہارڈنگ نے مجھے فون کیا ہے۔ ٹھیک ہے تمہارا کام سو فیصد ہو جائے گا۔ تم تل ابیب میں اس وقت کہاں موجود ہو کہ میرا آدمی تم سے وہ پیکٹ لے سکے "..... سارہ کلارک نے کہا۔

"پہلے مجھے بتاؤ کہ تم اسے کیسے یہاں سے نکالو گی کیونکہ یہاں ہر طرف ایجنسیاں چیکنگ کر رہی ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ جو آدمی تم سے پیکٹ لے گا وہ تل ابیب سے قبرص چارٹرڈ فلائٹس کمپنی میں چیف پائلٹ ہے۔ اس کے خاص آدمی فلائٹ چارٹرڈ کریں گے جس کا چیف پائلٹ وہ خود ہو گا۔ پھر یہ چارٹرڈ فلائٹ قبرص پہنچ جائے گی اور پائلٹس کی تلاشی کا تو کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔ اس طرح یہ پیکٹ مجھ تک پہنچ جائے گا اور یہاں سے میرا ایک خاص آدمی ایک اور چارٹرڈ فلائٹ کے ذریعے کارمن پہنچے گا اور پیکٹ ہیڈ کوارٹر تک پہنچ جائے گا"...... سارہ نے کہا۔

"گڈ۔ ٹھیک ہے۔ کتنی دیر میں تمہارا آدمی پہنچے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"دو گھنٹے بعد۔ تاکہ طیارہ پہلے سے چارٹرڈ ہو سکے اور فلائٹ کے لئے تیار ہو سکے"...... سارہ نے کہا۔

"میں اس وقت تل ابیب کے ایک نواحی علاقے میں ایک نئی کالونی جس کا نام راسٹر کالونی ہے اور کوٹھی نمبر ایک سو بارہ سے بول رہا ہوں۔ اس کوٹھی کے باہر کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ موجود ہے۔ تمہارا آدمی اس کوٹھی کے سامنے پہنچ کر کار سے اتر کر دونوں ہاتھ باری باری سر پر پھیرے گا تو میں خود ہی اس سے رابطہ کر لوں گا۔ اس آدمی کا نام مجھے بتا دو اور میرا نام اسے بتا دینا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

348

"اگر تمہیں وہاں خطرہ ہے تو پھر تم ایسا کرو کہ راسٹر کالونی کی کوٹھی نمبر سترہ کے سامنے پہنچ جاؤ۔ یہ کوٹھی میرے آدمیوں کی ہے۔ وہاں ایک چوکیدار موجود ہے۔ اس کا نام ولسن ہے۔ تم اسے اپنا نام بتا دینا وہ تمہیں اندر بٹھا دے گا۔ میرا آدمی وہاں پہنچ جائے گا۔ اس کا نام ڈیوک ہے۔ اس کی جیب سے سبز رنگ کے رومال کا کونہ باہر نکلا ہوا ہو گا۔ تم دونوں نے ایک دوسرے کے نام پوچھنے ہیں اور پھر پیکٹ اسے دے دینا ہے"...... سارہ کلارک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں وہاں پہنچ جاتا ہوں۔ تم ولسن کو فون کر دو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"دس منٹ بعد پہنچ جانا۔ میں فون کر دیتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹائیگر نے رسیور رکھا اور پھر اٹھنے ہی لگا تھا کہ ایک خیال کے تحت وہ چونک پڑا۔ اس نے فون پیس اٹھا کر اسے غور سے دیکھنا شروع کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی کیونکہ فون جدید تھا اور اس کے اندر باقاعدہ میموری موجود تھی جس میں کال نمبرز اور ساتھ ہی ہونے والی گفتگو ٹیپ ہو جاتی تھی۔ ٹائیگر کو اچانک اس کا خیال آ گیا تھا۔ اگر وہ میموری کو واش کئے بغیر چلا جاتا اور کسی ایجنسی کا آدمی یہاں پہنچ جاتا تو اسے میموری سے ساری بات کا علم ہو جاتا اور پھر یقیناً نہ صرف ڈیوک سے وہ پیکٹ واپس حاصل کر لیا جاتا بلکہ ٹائیگر کو بھی آسانی سے ڈھیر کیا جا سکتا تھا۔ ٹائیگر نے دل ہی دل میں اس خیال کے

آنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور پھر میموری کو مکمل طور پر واش کر کے وہ اٹھا اور پھر کوٹھی کے عقبی طرف موجود دروازہ کھول کر باہر گلی میں آگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کوٹھی نمبر سترہ کے سامنے پہنچ گیا۔ یہ درمیانے درجے کی کوٹھی تھی۔ ٹائیگر نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا تو پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی باہر آگیا۔

"میرا نام فرینک ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ آئیے سر۔ میرا نام ولسن ہے"...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔ ٹائیگر اس کے پیچھے اندر گیا تو ولسن نے چھوٹی کھڑکی بند کی اور پھر وہ اسے ساتھ لے کر سٹنگ روم میں آگیا۔

"آپ کیا پئیں گے جناب"...... ولسن نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی ایک صاحب آئیں گے اس بارے میں تمہیں بریف کر دیا گیا ہے یا نہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یس سر۔ پائلٹ ڈیوک کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ میں انہیں جانتا ہوں جناب"...... ولسن نے کہا۔

"اوکے۔ خیال رکھنا۔ کسی غلط آدمی کو اندر نہ آنے دینا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ ایسی کوئی بات نہیں جناب۔ ہم اپنے گروپ کے آدمیوں کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں جناب"...... ولسن نے مسکراتے

ہوئے جواب دیا اور واپس پلٹ گیا اور پھر تقریباً دو گھنٹے بعد کار کے ہارن کی آواز دور سے سنائی دی تو ٹائیگر چوکنا ہو کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اسے باہر سے دو آدمیوں کے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر ولسن کے پیچھے ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کی شخصیت دیکھ کر ٹائیگر سمجھ گیا کہ وہ واقعی پائلٹ ہو سکتا ہے۔ ویسے اس کے کوٹ کی اوپر والی جیب میں سبز رنگ کا رومال موجود تھا جس کا کونہ باہر نکلا ہوا تھا۔ ولسن اسے پہنچا کر واپس چلا گیا۔

"میرا نام ڈیوک ہے جناب"...... آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام فرینک ہے۔ بیٹھیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ایئرپورٹ پر طیارہ فلائٹ کے لئے تیار ہے اس لئے میرے پاس وقت نہیں ہے جناب"...... ڈیوک نے جواب دیا۔

"میں نے آپ سے صرف یہ پوچھنا ہے کہ تل ابیب سے قبرص تک چارٹرڈ فلائٹ کتنا وقت لے گی اور قبرص سے کارمن کے لئے چارٹرڈ فلائٹ کتنا وقت لے گی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یہاں سے قبرص تک تو صرف ایک گھنٹہ لگے گا۔ البتہ قبرص سے کارمن تک تین گھنٹے کی فلائٹ ہے"...... ڈیوک نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیب سے وہ پیکٹ نکالا اور اسے ڈیوک کی طرف بڑھا دیا۔ ڈیوک نے پیکٹ لیا۔ اسے ایک منٹ دیکھا اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال کر وہ

مڑا اور واپس چلا گیا۔ ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اب معاملہ اس کے اختیار سے باہر ہو گیا تھا۔ وہ اپنے طور پر جو کر سکتا تھا اس نے کر دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اسے عمران کا خیال آ گیا اور وہ بے چین ہو کر کھڑا ہو گیا لیکن پھر ایک جھٹکے سے وہ بیٹھ گیا اسے خیال آ گیا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے عمران کو زندگی دینی ہے تو وہ لازماً بچ جائے گا اور اگر واقعی اس کی موت کا وقت آ گیا ہے تو پھر ظاہر ہے ٹائیگر بھی اسے نہ بچا سکتا تھا لیکن اس کے ذہن میں عمران کی غراہٹ بھری آواز مسلسل گونج رہی تھی کہ میں اہم نہیں ہوں۔ پاکیشیا کے دفاع کے لئے یہ ڈسک اہم ہے۔ اور اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ پانچ گھنٹوں بعد پھر برنیڈا کو کال کر کے اس سے تسلی کرے گا تاکہ عمران کی دی ہوئی قربانی ضائع نہ ہو سکے۔ اس نے ولسن کو بلوا کر اسے کافی اور سینڈوچ لانے کا کہہ دیا اور پھر کافی پینے اور سینڈوچ کھانے کے بعد وہ آرام کرنے کے لئے بیڈ روم میں چلا گیا۔ گو اسے بے چینی کی وجہ سے نیند تو نہ آئی لیکن بہرحال وہ آنکھیں بند کر کے بیڈ پر پڑا رہا۔ اس نے ولسن کو کہہ دیا تھا کہ پانچ ساڑھے پانچ گھنٹوں بعد اسے جگایا جائے اور پھر اسی طرح لیٹے لیٹے نجانے کس وقت اسے نیند آ گئی اور پھر ولسن کی آواز سن کر اس کی آنکھیں کھل گئیں اور وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے کمرے میں دیوار پر موجود کلاک دیکھا تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ چھ گھنٹے گزر چکے تھے۔

"یہاں میرے سائز کا لباس اور میک اپ کا سامان ہے"۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"لباس تو ہر سائز کے موجود ہیں جناب اور ماسک میک اپ بھی موجود ہے"...... ولسن نے جواب دیا۔

"میرے سائز کا لباس لے آؤ۔ میں غسل کر لوں"...... ٹائیگر نے کہا تو ولسن سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک سوٹ اور ایک ماسک میک اپ باکس اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹائیگر نے اسے کافی بنانے کے لئے کہا اور پھر سوٹ اور باکس اٹھائے وہ ملحقہ باتھ روم میں چلا گیا۔ اس نے غسل کر کے نیا لباس پہنا اور پھر میک اپ باکس سے ایک ماسک منتخب کر کے اس نے اپنے چہرے اور سر پر چڑھا کر اسے دونوں ہاتھوں سے تھپتھپانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ پوری طرح ایڈجسٹ ہو گیا تو ٹائیگر نے آئینے میں بھرپور انداز میں اس کا جائزہ لیا اور پھر باتھ روم سے باہر آ کر اس نے پہلے لباس کی جیبوں میں موجود سامان نکال کر نئے لباس کی جیبوں میں ڈالا اور اس کے ساتھ ہی وہ سٹنگ روم میں آ گیا۔ چند لمحوں بعد ولسن اندر داخل ہوا تو وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رہ گیا۔

"اوہ آپ۔ کمال ہے۔ آپ تو بالکل تبدیل ہو گئے ہیں"۔ ولسن نے چونک کر کہا۔ ظاہر ہے وہ لباس خود لے کر آیا تھا اس لئے لباس کی وجہ سے وہ اسے پہچان گیا تھا۔

"ہاں۔ شکریہ"...... ٹائیگر نے کہا اور کافی پینے کے بعد اس نے

فون کا رسیور اٹھایا لیکن اس میں ٹون نہیں تھی ۔ اس نے ولسن کو آواز دی تو ولسن اندر آ گیا۔

"یس سر" ...... ولسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"فون میں ٹون کیوں نہیں ہے" ...... ٹائیگر نے کہا۔

"میں اسے آن کر دیتا ہوں" ...... ولسن نے کہا اور واپس مڑنے لگا۔

"سنو" ...... ٹائیگر نے کہا تو ولسن رک گیا۔

"کہاں سے اسے آن کرو گے اور کیوں اسے آف کیا ہوا ہے" ۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"یہ سپیشل سیٹلائٹ فون ہے جناب ۔ دوسری بات یہ کہ اس پر ہونے والی گفتگو کسی صورت سنی نہیں جا سکتی اس لئے اسے صرف خصوصی حالات میں آن کیا جاتا ہے ۔ عام فون ڈرائینگ روم میں موجود ہے" ...... ولسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو ۔ تم اسے آن کر دو ۔ میں نے ایک خاص فون کرنا ہے" ...... ٹائیگر نے کہا تو ولسن مسکراتا ہوا باہر چلا گیا ۔ چند لمحوں بعد فون پر موجود ایک بلب جل اٹھا تو ٹائیگر سمجھ گیا کہ فون آن ہو گیا ہے ۔ اس نے رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ وہ برنیڈا ہارڈنگ کو فون کر رہا تھا تاکہ اس سے معلوم کر سکے کہ پیکٹ پہنچ گیا ہے یا نہیں۔

"ہارڈنگ کلب" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز

سنائی دی ۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"ٹائیگر فرینک بول رہا ہوں ۔ مادام برنیڈا سے بات کراؤ" ۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہولڈ کریں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ۔ برنیڈا بول رہی ہوں" ...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے برنیڈا کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں برنیڈا ۔ پیکٹ پہنچ گیا ہے" ...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہاں ۔ ابھی ایک گھنٹہ پہلے پہنچا ہے اور میں نے اسے سپیشل لاکر میں محفوظ کرا دیا ہے ۔ سارہ کلارک کو اس کا معاوضہ بھی ادا کر دیا گیا ہے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر سے ٹنوں بوجھ اتر گیا ہو۔

"ٹھیک ہے ۔ اب جیسا میں نے کہا ہے ویسے کرنا" ...... ٹائیگر نے کہا۔

"وہ تو میں کر لوں گی کیا تم تل ابیب سے ہی بول رہے ہو" ۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں ۔ کیوں" ...... ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے اس لئے پوچھا ہے کہ اگر تمہیں تل ابیب سے باہر آنے میں دشواری پیش آ رہی ہو تو تم سارہ سے بات کر لینا ۔ وہ اس پیکٹ کی طرح تمہیں بھی وہاں سے آسانی سے نکال سکتی ہے اور میں

نے اسے کہہ دیا ہے اس لئے کسی معاوضے کی فکر مت کرنا"۔ برنیڈا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تھینک یو"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ملٹری ایریا سوگار میں موجود ایئر فورس اڈے کا نمبر دیں"۔ ٹائیگر نے مقامی زبان میں کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ ٹائیگر نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایئر فورس سپاٹ"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں جی پی فائیو سے کیپٹن رینالڈ بول رہا ہوں۔ کمانڈر سے بات کراؤ"...... ٹائیگر نے رعب دار لہجے میں کہا۔

"کمانڈر تو موجود نہیں ہیں جناب۔ سب کمانڈر رابرٹ موجود ہیں۔ ان سے بات کر لیں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ سب کمانڈر رابرٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور آواز سنائی دی تو ٹائیگر لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ یہ کوئی جوان آدمی ہے۔

"میں جی پی فائیو سے کیپٹن رینالڈ بول رہا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یس سر۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ملٹری ایریا ساگور کے شمالی طرف آپ نے جو آپریشن کیا ہے اس میں کوئی زخمی آدمی بھی ملا تھا آپ کو"...... ٹائیگر نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا۔ اس کے جسم کا تمام خون اس طرح اچھل رہا تھا جیسے فون پارے میں تبدیل ہو گیا ہو۔

"سر۔ وہ شدید زخمی ملٹری ہسپتال میں پہنچا دیا گیا تھا اور ابھی تک وہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹائیگر نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا اور کرسی کی پشت سے کمر لگا کر اس نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"ملٹری ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر کا نمبر دیں"...... ٹائیگر نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو ٹائیگر نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ملٹری ہسپتال۔ پی اے ٹو ڈاکٹر کرنل ایلسن"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جی پی فائیو سے کیپٹن رینالڈ بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب سے

بات کراؤ"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کرنل ڈاکٹر ایلسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں کیپٹن رینالڈ بول رہا ہوں جی پی فائیو سے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یس سر۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جو شدید زخمی ملٹری ایریا سوگار کے شمالی علاقے سے آپ کے ہسپتال پہنچایا گیا ہے اس کی کیا پوزیشن ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"آپ کہاں سے بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے اس لہجے میں کہا گیا جسے سن کر ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا تھا۔

"قبرص سے۔ کیوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ اسی لئے آپ کو معلوم نہیں ہے جناب۔ اس مریض کو جسے پاکیشیائی بتایا گیا ہے انتہائی مخدوش ترین حالت میں یہاں لایا گیا تھا۔ اسے چھ گولیاں لگی تھیں۔ اس کے آپریشن کئے گئے۔ وہ اپنی انتہائی حیرت انگیز قوت مدافعت کی وجہ سے بچ گیا۔ پھر جی پی فائیو کے چیف کرنل ڈیوڈ آئے اور انہوں نے اسے اس حالت میں لے جانے کی بات کی لیکن اس وقت انچارج ڈاکٹر نے انکار کر دیا۔ پھر انہوں نے صدر مملکت سے بات کی تو صدر صاحب نے انچارج ڈاکٹر سے براہ راست بات کی جس پر صدر صاحب نے ایک ہفتے کے لئے

یہاں فوجی دستے کا پہرہ لگایا لیکن پھر اچانک اب سے ایک گھنٹہ پہلے صدر صاحب کا فون آیا کہ اس مریض کو اسی حالت میں ڈاسٹر چھاؤنی پہنچایا جانا ہے تاکہ وہاں اس کا کورٹ مارشل کر کے اسے سزا دی جائے۔ چنانچہ جی پی فائیو کے چیف خود یہاں آئے اور وہ مریض کو اسی حالت میں لے کر چلے گئے ہیں"...... دوسری طرف سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا گیا۔

"اسی حالت سے آپ کی کیا مراد ہے"...... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ مریض کے چھ آپریشن ہوئے ہیں۔ انہیں بے ہوش رکھا گیا ہے اور ان کے جسم کو سٹریچر سے مکمل طور پر کلیمپ کر دیا گیا ہے کیونکہ مریض کو حرکت دینے سے ٹانکے ٹوٹ سکتے ہیں اور وہ ہلاک ہو سکتا ہے لیکن صدر صاحب کے احکامات کی تعمیل تو لازمی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ڈاسٹر چھاؤنی کہاں ہے۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ جناب۔ حیرت ہے۔ یہ اسرائیل کی مشہور چھاؤنی ہے۔ میں خود وہاں کافی عرصہ کام کرتا رہا ہوں۔ تل ابیب کے مشرق میں واقع پہاڑیاں جنہیں سنیک ماؤتھ کہا جاتا ہے یہ چھاؤنی ان پہاڑیوں کے اندر ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... ٹائیگر نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ ایک

جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ولسن"...... ٹائیگر نے اونچی آواز میں کہا۔

"یس سر"...... چند لمحوں بعد ولسن اندر داخل ہوا۔

"یہاں سے اسلحہ اور کار مل جائے گی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یس سر۔ کار بھی موجود ہے اور اسلحہ بھی آپ لے جا سکتے ہیں کیونکہ آپ کے بارے میں یہی حکم دیا گیا ہے کہ آپ کے ساتھ مکمل تعاون کیا جائے"...... ولسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہاں تل ابیب کا تفصیلی نقشہ ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یس سر"...... ولسن نے کہا۔

"جلدی سے لے آؤ۔ جلدی کرو"...... ٹائیگر نے کہا تو ولسن سر ہلاتا ہوا مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ ٹائیگر کے ذہن میں دھماکے ہو رہے تھے۔ عمران زندہ تو بچ گیا تھا لیکن اسے معلوم تھا کہ رسمی کورٹ مارشل کی کارروائی کر کے اسے بے ہوشی کے دوران ہی گولی مار دی جائے گی اور ٹائیگر نے فیصلہ کر لیا تھا کہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے وہ بہرحال عمران کی جان بچانے کی کوشش ضرور کرے گا اچانک اسے ایک خیال آیا تو اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری سے ڈاسٹر چھاؤنی کے نمبر معلوم کر کے اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کر دیئے۔ اسی لمحے ولسن اندر داخل ہوا تو ٹائیگر نے اشارے سے اسے بیٹھنے کو کہا۔

"یس۔ ڈاسٹر چھاؤنی"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز

سنائی دی۔

"کون انچارج ہے یہاں"...... ٹائیگر نے رعب دار لہجے میں کہا۔

"کرنل ڈیسمنڈ جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا کیونکہ اسرائیل آرمی میں کرنل سب سے بڑا عہدہ تھا۔

"میں ریڈ آرمی کا چیف کرنل پیٹر بول رہا ہوں۔ بات کراؤ کرنل ڈیسمنڈ سے"...... ٹائیگر نے اسی طرح رعب دار لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کرنل ڈیسمنڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"چیف آف ریڈ آرمی کرنل پیٹر بول رہا ہوں۔ ملٹری ہسپتال سے جس مریض کو یہاں کورٹ مارشل کے لئے لایا گیا ہے کیا وہ پہنچ گیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جی ہاں"...... دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا۔

"کیا اسے کورٹ مارشل کر کے سزا دے دی گئی ہے"۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"ابھی نہیں کیونکہ صدر صاحب نے خود اس کورٹ مارشل اور اس کے بعد ہونے والی کارروائی کو مانیٹر کرنا ہے اور صدر صاحب دو گھنٹے بعد تشریف لائیں گے۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ موجود ہیں یہاں"...... ٹائیگر نے

اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"وہ قیدی مریض کو یہاں پہنچا کر واپس چلے گئے ہیں"...... کرنل ڈیسمنڈ نے جواب دیا۔

"صدر صاحب بے حد مصروف ہیں اس لئے میری ان سے بات نہیں ہو سکی۔ میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ جب صدر صاحب آئیں تو آپ میری طرف سے انہیں بتادیں کہ یہ مریض علی عمران نہیں ہے پہلے اس کی مکمل چیکنگ کرائیں پھر کارروائی کریں۔ سن لیں آپ کے لئے یہ انتہائی ضروری ہے ورنہ بعد میں آپ کے خلاف بھی کورٹ مارشل ہو سکتا ہے"...... ٹائیگر نے انتہائی رعب دار لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کا پیغام پہنچا دیا جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹائیگر نے رسیور رکھ دیا۔

"کہاں ہے نقشہ"...... ٹائیگر نے سامنے خاموش بیٹھے ہوئے ولسن سے کہا تو ولسن نے ہاتھ میں موجود نقشے کو کھول کر اسے میز پر پھیلا دیا۔

"ہم اس وقت کہاں موجود ہیں"...... ٹائیگر نے کہا تو ولسن نے ایک جگہ پر انگلی رکھ دی۔

"ڈاسٹر چھاؤنی کہاں ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"وہ تو یہاں ہے جناب"...... ولسن نے کافی فاصلے پر موجود ایک جگہ پر انگلی رکھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے ایک نظر میں دیکھ لیا کہ ڈاسٹر چھاؤنی وہاں سے تقریباً دو سو کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔

"یہاں سے قریب کوئی ایئر فورس کا اڈا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں جناب۔ ویسے آپ چاہتے کیا ہیں۔ آپ مجھے بتائیں ہو سکتا ہے کہ میں آپ کی کوئی مدد کر سکوں"...... ولسن نے کہا۔

"میرا ایک ساتھی شدید زخمی ہو کر پہلے ملٹری ہسپتال پہنچایا گیا اور اب اسے وہاں سے ڈاسٹر چھاؤنی لے جایا گیا تاکہ اس کا رسمی کورٹ مارشل کر کے اسے اسی بے ہوشی کی حالت میں گولیوں سے اڑا دیا جائے۔ میں نے ہر صورت میں اور ہر قیمت پر اسے بچانا ہے۔ چاہے میری جان ہی کیوں نہ چلی جائے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"آپ پاکیشیائی ہیں"...... ولسن نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"اس لئے کہ میں قبرص میں ایک فلسطینی گروپ کے ساتھ کام کرتا رہا ہوں۔ میں قبرصی ہوں لیکن میری ہمدردیاں فلسطین کے ساتھ ہیں اور مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے بے شمار بار فلسطینیوں کے لئے یہاں کام کیا ہے اور تمام فلسطینی پاکیشیا سے اس طرح محبت کرتے ہیں جس طرح وہ فلسطین سے کرتے ہیں۔ اب میں آپ کے ساتھ ہوں لیکن ڈاسٹر چھاؤنی ایک تو بہت دور ہے دوسرے وہاں کے انتظامات اس قدر سخت ہیں کہ کوئی اجنبی کسی صورت بھی اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ اسے اسرائیل کی سب سے محفوظ چھاؤنی سمجھا جاتا ہے۔ میں بھی وہاں دس روز تک قیدی رہ

ہوں ۔ پھر فلسطینی گروپ نے مجھے چند یہودی فوجیوں کے تبادلے
میں رہا کرا یا ۔ آپ کے ساتھی کا اگر کورٹ مارشل ہوتا ہے تو اس
کے لئے ڈاسنہ چھاؤنی کے اندر شمال مغرب کی طرف ایک علیحدہ
عمارت ہے ۔ اس عمارت کا رنگ گہرا سرخ ہے ۔ اس کے ارد گرد
مسلسل فوجی دستے کا پہرہ رہتا ہے اور چھاؤنی کے خاص آدمیوں کے
علاوہ اور کسی فوجی کو وہاں جانے کی اجازت نہیں ہے"...... ولسن
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان باتوں کو چھوڑو ولسن ۔ کوئی لائحہ عمل بتاؤ ۔ جلدی"۔
ٹائیگر نے کہا۔

"جناب یہاں سے قریب ایک کمپنی ہے جو سیاحوں کو ہیلی کاپٹر
کرائے پر دیتی ہے ۔ آپ وہاں سے کرائے پر ہیلی کاپٹر لیں تو آپ جلد
از جلد چھاؤنی پہنچ جائیں گے ۔ آگے اب میں کیا بتا سکتا ہوں"۔ ولسن
نے کہا۔

"کیا ہیلی کاپٹر یہاں منگوایا جا سکتا ہے ۔ جلدی ۔ میں مزید وقت
ضائع نہیں کرنا چاہتا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یس سر ۔ میں فون کر کے منگوا لیتا ہوں"۔ ولسن نے کہا۔

"لیکن یہ سن لو کہ کل کو اس ہیلی کاپٹر کو منگوانے کی وجہ سے
تم پر عذاب بھی تو آ سکتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کچھ نہیں ہوگا ۔ وہ ہماری کمپنی ہے"...... ولسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ تم ایک تیز رفتار ہیلی کاپٹر منگواؤ ۔ پائلٹ کو

یہاں سے واپس بھیج دینا اور مجھے اسلحہ بھی دے دو"۔ ٹائیگر نے
کہا۔

"آئیے ۔ میں آپ کو اسلحہ خانے لے چلتا ہوں ۔ آپ اپنی مرضی کا
اسلحہ سلیکٹ کر لیں ۔ میں اس دوران ہیلی کاپٹر منگواتا ہوں"۔ ولسن
نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا تو ٹائیگر بھی سر ہلاتا ہوا اٹھا اور اس کے پیچھے
کمرے سے باہر نکل گیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں اسرائیل میں مکمل ہونے والے مشن پر مبنی یادگار ناول

ٹائیگر اِن ایکشن
حصہ دوم

مصنف مظہر کلیم ایم اے

- کیا ٹائیگر کمپیوٹر ڈسک اسرائیل سے پاکیشیا بھجوانے میں کامیاب ہو سکا۔ یا پھر؟
- عمران جب شدید زخمی ہو کر بے بس ہو گیا تو اس کا انجام کیا ہوا؟
- کیا ٹائیگر پاکیشیا کے مفادات کے تحفظ کے ساتھ ساتھ علی عمران کا تحفظ بھی کر سکا۔ یا نہیں؟
- وہ لمحہ جب ٹائیگر کی کارکردگی اپنے عروج پر پہنچ گئی جس کا اعتراف عمران سمیت سب کو کرنا پڑا۔

مسلسل اور انتہائی تیز رفتار ایکشن، خوفناک اور جان لیوا جدوجہد

اعصاب کو چٹخا دینے والے سسپنس سے بھرپور ایک ایسا یادگار ناول جسے کبھی نہ بھلایا جا سکے گا۔

ناشران
خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

کتب منگوانے کا پتہ
ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک بین الاقوامی یادگار ہنگامہ خیز ناول

مکمل ناول

سارج ایجنسی

مصنف مظہر کلیم ایم اے

سارج ایجنسی — ایک بین الاقوامی تنظیم جسے یہودیوں اور ایکریمیوں نے مل کر قائم کیا۔

سارج ایجنسی — جس نے پاکیشیا میں ایک خوفناک واردات کی اور پاکیشیا کے ایک انتہائی اہم سائنسدان کو نہ صرف ہلاک کر دیا بلکہ اس کا فارمولا بھی جلا کر راکھ کر دیا۔ کیوں ---؟

سارج ایجنسی — جو اسرائیل کی ایک لیبارٹری میں تیار ہونے والے فارمولے کو تحفظ دینا چاہتی تھی۔

سارج ایجنسی — جس کے بارے میں کوئی نہ جانتا تھا اور نہ ہی کسی کو اس کے ہیڈ کوارٹر کا علم تھا۔ پھر ---؟

سارج ایجنسی — جس نے اسرائیلی لیبارٹری میں تیار ہونے والے فارمولے کی حفاظت اپنے ذمے لے لی اور اسرائیلی کے جی پی فائیو کے [illegible] کو اس لیبارٹری کے قریب بھی نہ جانے دیا گیا۔ کیوں ---؟

وہ لمحہ — جب جولیا کی سرکردگی میں صفدر اور تنویر سارج ایجنسی کے ہیڈ [illegible]

ناشر ------- مظہر کلیم ایم اے

اہتمام ----- محمد ارسلان قریشی

تزئین ------ محمد علی قریشی

طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

قیمت ------ -/100 روپے

کتب منگوانے کا پتہ

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Mob 0333-6106573

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ۔ اسرائیل میں مکمل ہونے والے مشن " ٹائیگر ان ایکشن " کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ اس ناول میں کہانی اور ٹائیگر کی بے مثال جدوجہد اپنے عروج پر پہنچ رہی ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کو ہر لحاظ سے پسند آئے گا ۔ البتہ ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ یہ بھی دلچسپی کے لحاظ سے کسی طرح بھی کم نہیں ہیں ۔

چکوال سے واصف رشید قاضی لکھتے ہیں ۔ " گزشتہ انیس سالوں سے آپ کے ناولوں کا نان سٹاپ قاری ہوں اور کوئی نان سٹاپ قاری اس وقت ہی ہو سکتا ہے جب مصنف کی تحریروں میں کچھ موجود ہو ۔ آپ اپنے ناولوں میں لفظ شیطان عمران کے لئے خاص طور پر بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں حالانکہ آپ خیر و شر کی آویزش پر بہت اعلیٰ ناول لکھ رہے ہیں ۔ اس میں خیر کی تمام جدوجہد شیطان اور اس کی ذریات کے خلاف ہی ہوتی ہے ۔ پھر آپ عمران کے ساتھ لفظ شیطان کیوں لگاتے ہیں ۔ میری گزارش ہے کہ آپ ایسا نہ کیا کریں چاہے مذاقاً یا پیار سے ہی کیوں نہ ہو ۔ امید ہے آپ ضرور توجہ دیں گے "۔

محترم واصف رشید قاضی صاحب ۔ خط لکھنے اور نان سٹاپ قاری ہونے کا بے حد شکریہ ۔ آپ جیسے قاری کسی بھی مصنف کا حقیقی سرمایہ ہوتے ہیں ۔ جہاں تک عمران کے ساتھ لفظ شیطان کے استعمال کا تعلق ہے تو یہ آپ کی عمران سے بے پناہ محبت کا اظہار ہے کہ آپ اس کے نام کے ساتھ پیار سے بھی لفظ شیطان برداشت نہیں کر سکتے ۔ میں کوشش کروں گا کہ آپ اور آپ جیسے دوسرے قارئین کے جذبات کا آئندہ خیال رکھوں ۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے ۔

اب اجازت دیجئے ۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

E.Mail.Address
mazhar kaleem.ma@gmail.com

کرنل ڈیوڈ اپنے آفس میں کرسی پر بیٹھا مسلسل مٹھیاں بند اور کھول رہا تھا ۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے کیونکہ پوری جی پی فائیو تل ابیب میں پھیل کر عمران کے ساتھی کو تلاش کرنے میں مصروف تھی لیکن ابھی تک کسی طرف سے کوئی اطلاع نہ ملی تھی اس لئے وہ انتہائی بے چینی سے کال کا انتظار کر رہا تھا ۔ تل ابیب سے باہر جانے والے تمام راستوں پر جی پی فائیو کے آدمی تعینات تھے اور تل ابیب نے باہر جانے والے ہر آدمی کی چاہے وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو نہ صرف جامہ تلاشی لی جا رہی تھی بلکہ اسی طرح تل ابیب میں کام کرنے والی تمام کوریئر سروس چاہے وہ چھوٹی ہوں یا بڑی کی مکمل سکریننگ کی جا رہی تھی کہ عمران کا ساتھی وہ پیکٹ کسی کوریئر سروس سے خاموشی سے تل ابیب سے باہر بھجوانا چاہے تو اس پیکٹ کو کور کیا جا سکے لیکن ہر طرف مکمل خاموشی تھی اور اس خاموشی نے

کرنل ڈیوڈ کو سخت بے چین کیا ہوا تھا۔ اسرائیل کے صدر نے سپیشل سکوارڈ کو جی پی فائیو میں ضم کرنے کے احکامات دے دیئے تھے۔ اس طرح سپیشل سکوارڈ ختم ہو چکی تھی اور اب سب کچھ جی پی فائیو کی ذمہ داری بن گئی تھی۔ گو کرنل ڈیوڈ، عمران کے فوری خاتمے کا قائل تھا لیکن وہ صدر صاحب کی وجہ سے بے بس تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اگر عمران کے ساتھی عمران کو ہسپتال سے نکالنے پر کمربستہ ہو گئے تو پھر فوج کا دستہ بھی ان کے راستے میں رکاوٹ نہ بن سکے گا اور عمران جتنے بھی سانس لے رہا تھا وہ کرنل ڈیوڈ کے نقطہ نظر سے اسرائیل کے مجموعی مفاد کے خلاف جا رہے تھے۔ وہ اس وقت کو پچھتا رہا تھا جب کیپٹن راسن کو وہاں چھوڑ کر وہ خود ہیڈ کوارٹر آ گیا تھا تاکہ صدر صاحب سے بات کر سکے ورنہ اگر وہ وہاں ہوتا تو زخمی عمران کے پورے جسم کو گولیوں سے چھلنی کر دیتا اس لئے جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا کرنل ڈیوڈ کا پارہ بلند ہوتا جا رہا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ اس طرح فون پر جھپٹا جیسے بھوکا عقاب کسی کبوتر پر جھپٹتا ہے۔

"یس"...... کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"کراؤ بات"...... کرنل ڈیوڈ نے اپنے لہجے کو نرم کرتے ہوئے

کہا۔

"ہیلو۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں سر"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"یس۔ کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"صدر صاحب سے بات کیجئے سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد صدر کی بھاری آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں سر"...... کرنل ڈیوڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کرنل ڈیوڈ۔ عمران کے ساتھی اور کمپیوٹر ڈسک کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"...... صدر کے لہجے میں تلخی تھی۔

"ابھی تک کوئی اطلاع نہیں ہے جناب"...... کرنل ڈیوڈ نے چیکنگ کی تمام تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اسے جس قدر جلد ممکن ہو سکے پکڑا جانا چاہئے اور وہ کمپیوٹر ڈسک بھی برآمد ہونا ضروری ہے۔ البتہ کابینہ کے فیصلے کے مطابق یہ طے کیا گیا ہے کہ عمران کو ملٹری ہسپتال سے ڈاسٹر چھاؤنی میں شفٹ کر دیا جائے اور پھر اس کی بے ہوشی کے دوران ہی اس کا کورٹ مارشل کر کے اسے سزا دے دی جائے لیکن کابینہ کے فیصلہ کے مطابق میں خود اس تمام کارروائی کو مانیٹر کروں گا۔ عمران کی شفٹنگ کے لئے ایئر ایمبولینس ملٹری ہسپتال بھجوائی جا رہی ہے۔ آپ نے خود بھی اپنے محکمہ کے ہیلی کاپٹر پر اس کی حفاظت کرنی ہے

"اور اسے بحفاظت ڈاسٹر چھاؤنی پہنچا کر واپس آنا ہے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ یہ بہت اچھا فیصلہ ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ وہ تو چاہتا ہی یہی تھا۔

"عمران کو ڈاسٹر چھاؤنی پہنچا کر آپ نے اس کے ساتھی کو جلد از جلد گرفتار کرنا ہے۔ آپ کی کوتاہی طویل ہوتی جا رہی ہے"۔ صدر نے سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور پھر دو گھنٹوں کی مصروفیت کے بعد وہ ایک بار پھر اپنے آفس میں پہنچ گیا تھا عمران ملٹری ہسپتال میں بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اسے اسی بے ہوشی کے عالم میں ڈاسٹر چھاؤنی پہنچا دیا گیا تھا اور ڈاسٹر چھاؤنی کے انچارج کرنل ڈیسمنڈ نے جب عمران کو اپنی تحویل میں لے لیا تو کرنل ڈیوڈ واپس آ گیا۔ اب اسے مکمل اطمینان ہو گیا تھا کہ اب عمران کسی صورت زندہ نہ بچ سکے گا کیونکہ ڈاسٹر چھاؤنی کے حفاظتی انتظامات ایسے تھے کہ وہاں کوئی داخل ہی نہ ہو سکتا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ کورٹ مارشل کے لئے علیحدہ عمارت مخصوص تھی جس کے ساتھ احاطہ تھا جہاں فائرنگ سکواڈ کے ذریعے سزا پر عمل درآمد کیا جاتا تھا اس عمارت میں داخلہ سخت ممنوع تھا اور چھاؤنی کے لوگ بھی وہاں نہ جا سکتے تھے اور پھر صدر صاحب کی وہاں آمد کی وجہ سے وہاں ہائی الرٹ کر دیا گیا تھا۔ اس لحاظ سے کرنل ڈیوڈ عمران کو تو مردہ تصور

کر چکا تھا۔ اب اس کے سامنے مسئلہ عمران کے ساتھی کو ٹریس کرنے کا تھا۔ اس نے ایک بار پھر باری باری بے شمار سپاٹس پر فون کر کے رپورٹس لیں لیکن کسی سپاٹ سے بھی اسے کوئی مثبت رپورٹ نہ مل رہی تھی اس لئے ایک بار پھر اس کا پارہ چڑھتا چلا جا رہا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر تیزی سے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل ڈیوڈ نے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"فون چیکنگ سنٹر کے انچارج رچرڈ کی کال ہے جناب"۔ دوسری طرف سے اس کے پی اے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ جلدی کال ملواؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"سر۔ میں رچرڈ بول رہا ہوں۔ انچارج فون چیکنگ سنٹر جناب"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جلدی بکو کیا بات ہے۔ کیا ضرورت ہے اس طرح تعارف کرانے کی۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کون ہو"...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری سر۔ ہمارے سنٹر نے ایک فون کال چیک کی ہے۔ اس میں عمران اور پاکیشیا کے الفاظ آئے ہیں۔ یہ کال تل ابیب سے قبرص کی گئی ہے"...... دوسری طرف سے قدرے بوکھلائے ہوئے

لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ کہاں سے کال ہوئی ہے ۔ جلدی بولو ۔ جلدی"۔ کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا۔

"جناب ۔ راسٹر کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ سے جناب"...... سنٹر انچارج نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور پھر فون کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر کے اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جیکال بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں ۔ تم اپنے ساتھیوں سمیت فوراً راسٹر کالونی پہنچ کر کوٹھی نمبر ایک سو بارہ کو چاروں طرف سے گھیر لو ۔ اس کوٹھی میں پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہے ۔ وہاں پہنچتے ہی اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرو اور پھر اندر داخل ہو کر جتنے بھی افراد موجود ہوں انہیں گولیوں سے اڑا دو ۔ فوراً تعمیل کرو ۔ بغیر وقت ضائع کئے ۔ میں خود بھی وہاں پہنچ رہا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا اور پھر رسیور کریڈل پر پٹخ کر وہ اٹھا اور دوڑتے ہوئے انداز میں بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد اس کی مخصوص کار جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر سے نکل کر پوری رفتار سے دوڑتی ہوئی راسٹر کالونی کی طرف بڑھتی چلی گئی ۔ یہ کالونی نواحی علاقے میں تھی اس لئے باوجود تیز رفتاری کے کرنل ڈیوڈ کو وہاں

پہنچتے پہنچتے ڈیڑھ گھنٹہ لگ گیا اور پھر وہ کوٹھی نمبر ایک سو بارہ کے سامنے پہنچ گیا ۔ وہاں جی پی فائیو کی دو کاریں پہلے سے موجود تھیں ۔ کرنل ڈیوڈ کے کہنے پر ڈرائیور نے کار روکی تو کرنل ڈیوڈ تیزی سے دروازہ کھول کر نیچے اتر گیا ۔ اسی لمحے سائیڈ سے ایک آدمی تیزی سے اس طرف بڑھا۔

"جناب ۔ کوٹھی تو خالی ہے اور باہر کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ موجود ہے"...... آنے والے نے قریب آکر سلام کرتے ہوئے کہا۔

"فون موجود ہے اندر"...... کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... آنے والے نے کہا۔

"چلو میرے ساتھ اندر"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر وہ اس آدمی کے ساتھ کوٹھی کے اندر داخل ہوا ۔ پہلے تو اس نے پوری کوٹھی گھوم کر دیکھی پھر وہ عقبی طرف پہنچ گیا۔

"یہ دروازہ تم نے کھولا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"نہیں جناب ۔ یہ پہلے سے کھلا ہوا تھا"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"ہونہہ ۔ اس کا مطلب ہے وہ آدمی تمہارے یہاں پہنچنے سے پہلے ہی نکل گیا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور واپس مڑ گیا ۔ اس نے کمرے میں داخل ہو کر جھک کر فون کو غور سے دیکھا اور پھر بے

اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اس میں میموری موجود ہے اور کال ٹیپ سسٹم بھی۔ ویری گڈ"...... کرنل ڈیوڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے فون پر موجود بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ میموری باقاعدہ واش کر دی گئی ہے۔ ویری بیڈ"...... چند لمحوں بعد کرنل ڈیوڈ نے یکلخت چیخ کر کہا تو ساتھ کھڑا ہوا اس کا آدمی چونک پڑا۔

"اس کا مطلب ہے باس کہ وہ آدمی ہمارے یہاں آنے سے پہلے ہی نکل گیا ورنہ اگر اسے ہماری وجہ سے نکلنا پڑتا تو اسے میموری واش کرنے کا خیال ہی نہ آتا"...... دوسرے آدمی نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو جیکال۔ یہ عمران تو عمران اس کے ساتھی بھی اس کی طرح پورے شیطان ہیں۔ بہرحال وہ یہاں سے نکل کر کہیں دور نہیں جا سکتا۔ تم پوری کالونی کو چیک کرو۔ میں فون چیکنگ سنٹر سے دوبارہ بات کرتا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو دوسرا آدمی باہر چلا گیا جبکہ کرنل ڈیوڈ نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"فون چیکنگ سنٹر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ انچارج رچرڈ سے بات کراؤ"۔ کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا۔

"یس سر۔ یس سر"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"سر۔ میں رچرڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"تم نے معلوم کیا ہے کہ کال قبرص میں کہاں کی گئی ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر۔ ہمارے پاس جو مشینری ہے وہ تل ابیب کی حد تک چیکنگ کر سکتی ہے اور صرف اتنا معلوم ہو جاتا ہے کہ کال کس ملک میں رسیو کی گئی ہے۔ اس سے زیادہ تفصیل معلوم نہیں ہو سکتی"۔ رچرڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارے پاس وائس چیکنگ کمپیوٹر تو ہو گا یا وہ بھی نہیں ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس سر ہے"...... رچرڈ نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"کال کرنے والے کی آواز کمپیوٹر میں فیڈ کر کے چیکنگ مشینری سے اسے لنک کر دو۔ پھر جیسے ہی وہ آدمی دوبارہ کال کرے گا فوراً ٹریس ہو جائے گا اور تم نے فوراً مجھے کال کرنا ہے۔ سمجھ گئے ہو"...... کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا۔

"یس سر۔ یس سر"...... رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور پھر قدم بڑھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف چلا گیا۔

"تم واپس اپنے اڈے پر جاؤ ۔ اب جیسے ہی کسی دوسری جگہ نشاندہی ہو گی میں تمہیں کال کر دوں گا"...... کرنل ڈیوڈ نے باہر موجود جیکال سے کہا اور خود اپنی کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔

"ہیڈ کوارٹر چلو"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی ۔ کرنل ڈیوڈ اب مطمئن تھا کہ وائس چیکنگ کمپیوٹر کی وجہ سے اب عمران کا ساتھی کسی صورت بچ نہ سکے گا اور جیسے ہی وہ ٹریس ہو گا اسے گردن سے دبوچ لیا جائے گا اس لئے وہ پوری طرح مطمئن انداز میں کار میں بیٹھا واپس ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

چھوٹا سا ہیلی کاپٹر جس پر سیاحتی کمپنی کا نام لکھا ہوا تھا کوٹھی کے صحن میں کھڑا تھا جبکہ ولسن پائلٹ کو باہر چھوڑنے کے لئے گیا ہوا تھا اور ٹائیگر نئے میک اپ اور لباس میں سیاہ رنگ کا ایک تھیلا اپنی پشت پر لادے کوٹھی کے برآمدے میں کھڑا سوچ رہا تھا کہ اسے کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہئے کیونکہ ہیلی کاپٹر عام سا تھا اور زیادہ بڑا بھی نہ تھا اور ٹائیگر کو معلوم تھا کہ عمران شدید زخمی بھی ہے ۔ اسے وہاں سے نکال کر لے آنا یقیناً بظاہر ناممکن نظر آ رہا تھا اور وہ زیادہ اس پر سوچنا بھی نہ چاہتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وقت بے حد کم ہے اور ایسا نہ ہو کہ وہ صرف سوچتا ہی رہ جائے اور ادھر عمران کو ختم کر دیا جائے ۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھلا اور ولسن اندر آ گیا۔

"ولسن میری بات سنو"...... ٹائیگر نے کہا تو ولسن پھاٹک بند کر کے برآمدے میں آ گیا اور پھر ٹائیگر اسے ساتھ لے کر سٹنگ روم میں

آ گیا۔

"ولسن ۔ تم نے فلسطینی گروپ کی بات کی ہے ۔ کیا اس گروپ سے تمہارا اب بھی رابطہ ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جی ہاں ۔ میں ان کا کام بھی کرتا رہتا ہوں"...... ولسن نے جواب دیا۔

"اس گروپ کا نام کیا ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"سٹار گروپ ۔ ویسے یہ گروپ ریڈ ایگل کے تحت ہے"۔ ولسن نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔

"ریڈ ایگل کا انچارج ابو قحافہ ہے ناں"...... ٹائیگر نے کہا تو اس بار ولسن اچھل پڑا۔

"آپ ۔ آپ کیسے جانتے ہیں"...... ولسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تمہیں ابو قحافہ کا فون نمبر معلوم ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"آپ چاہتے کیا ہیں ۔ مجھے کھل کر بتائیں"...... ولسن نے کہا۔

"میرا ساتھی شدید زخمی حالت میں ڈاسٹر چھاؤنی میں موجود ہے اور ڈیڑھ گھنٹے بعد اسرائیل کا صدر وہاں پہنچ رہا ہے اور کورٹ مارشل کی رسمی کارروائی کر کے میرے ساتھی کو ہلاک کر دیا جائے گا جبکہ میرا ساتھی بے ہوش ہے اور شدید زخمی بھی ہے اور میں اسے اس چھاؤنی سے نکالنا چاہتا ہوں تاکہ کسی خفیہ ہسپتال میں اس کا علاج کرایا جا سکے"...... ٹائیگر نے کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ تو ناممکن ہے جناب ۔ ڈاسٹر چھاؤنی کے حفاظتی انتظامات ویسے بھی انتہائی سخت ہیں ۔ پھر اسرائیل کے صدر وہاں پہنچ رہے ہیں تو اب وہاں ہائی الرٹ ہو چکا ہو گا ۔ اگر آپ نے یہ ہیلی کاپٹر اس مقصد کے لئے منگوایا ہے تو پھر آپ خودکشی کرنے جا رہے ہیں"...... ولسن نے جواب دیا۔

"کسی خفیہ ہسپتال کے بارے میں بتاؤ یا دوسری صورت یہ ہے کہ ریڈ ایگل کے چیف ابو قحافہ سے میری بات کراؤ"...... ٹائیگر نے کہا۔

"سوری جناب ۔ میرا تو ان سے کوئی لنک نہیں ہے ۔ سٹار گروپ ایک چھوٹا سا گروپ ہے جو صرف مخبری کا کام کرتا ہے"۔ ولسن نے جواب دیا۔

"ہسپتال کے بارے میں کیا کہتے ہو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ایک ہسپتال والز روڈ پر ہے ۔ یہ پرائیویٹ ہسپتال ہے اور اس کا نام بھی سٹار ہسپتال ہے ۔ وہاں کا انچارج ڈاکٹر وکٹر ہے ۔ آپ اسے سارہ کلارک کا نام لیں گے تو وہ آپ کے مریض کو خفیہ حصے میں داخل کر لے گا لیکن پھر وہ سارہ کلارک سے تصدیق کرے گا اور پھر جیسے وہ مناسب سمجھے گا ویسے کرے گا"...... ولسن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔ شکریہ ۔ ارے ہاں ۔ یہ بتاؤ کہ ڈاسٹر چھاؤنی میں ایئر فورس کا کوئی اڈا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ڈاسٹر چھاؤنی سے تقریباً دس کلومیٹر پہلے ایک اڈا ہے لیکن وہاں

صرف گن شپ ہیلی کاپٹر ہوتے ہیں ۔ بڑے طیارے نہیں ہوتے ۔
البتہ ڈاسٹر چھاؤنی کے عقب میں پہاڑوں پر ایئر فورس کا بڑا اڈا ہے
جہاں فائٹر اور بمبار طیاروں کے کئی سکوارڈ موجود ہوتے ہیں "۔ ولسن
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ اب اجازت ۔ ویسے یہ ہیلی کاپٹر اس گن شپ ہیلی
کاپٹر اڈے کے قریب میں چھوڑ دوں گا ۔ تم وہاں سے منگوا لینا "۔
ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد
ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور پھر تیزی سے اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر
ڈاسٹر چھاؤنی تھی ۔ ٹائیگر کو معلوم تھا کہ وہ تقریباً ناممکن مشن پر جا
رہا ہے لیکن اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ بہر حال عمران کی زندگی
بچانے کی ہر ممکن کوشش کرے گا چاہے اس کے لئے اس کی اپنی
جان ہی کیوں نہ چلی جائے اس نے وہ ہونٹ بھینچے ہیلی کاپٹر اڑائے
چلا جا رہا تھا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ تقریباً اس جگہ پہنچ گیا جہاں
گن شپ ہیلی کاپٹروں کا اڈا ہونا چاہئے تھا اور پھر اسے وہ اڈا نظر آنا
شروع ہو گیا تو اس نے ہیلی کاپٹر اس کے قریب ہی درختوں کے
ایک جھنڈ کے اندر اتار دیا ۔ پھر اس نے سیاہ رنگ کا تھیلا اپنی پشت
سے علیحدہ کیا اور اسے کھول کر اس نے اس میں موجود اسلحہ نکال کر
اپنی جیبوں میں ڈالنا شروع کر دیا ۔ اس میں ایک ریز پسٹل بھی تھا جو
اتفاق سے ٹائیگر کو اس اسلحہ والی الماری کے ایک خفیہ خانے سے
مل گیا تھا ۔ ٹائیگر جانتا تھا کہ یہ انتہائی خصوصی پسٹل ہے ۔ اس میں

آر ایس ریز استعمال کی جاتی ہیں جنہیں عرف عام میں سپی اٹیک ریز
کہا جاتا ہے ۔ یہ وسیع علاقے میں نہ صرف فائر ہوتی ہیں بلکہ سامنے
آنے والی ہر چیز کو پلک جھپکنے میں راکھ کر دینے کی خاصیت بھی رکھتی
ہیں ۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے پاس دو تھری ایس باکیو بم بھی
تھے جو اس قدر طاقتور تھے کہ وہ پہاڑوں کو دھواں بنا کر اڑا سکتے تھے
اس کے علاوہ مشین پسٹل اور ایک مشین گن بھی کھلی ہوئی صورت
میں تھی لیکن ٹائیگر نے مشین گن کے پارٹس تھیلے میں چھوڑے اور
پھر وہ تھیلا اٹھائے ہیلی کاپٹر سے نیچے اترا اور اس نے تھیلا ایک
طرف موجود بڑی سی جھاڑی کے اندر چھپایا اور خود تیز تیز قدم اٹھاتا
ہوا اس جھنڈ سے باہر آ گیا ۔ سڑک کراس کر کے وہ گن شپ ہیلی
کاپٹر اڈے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا کہ اچانک آسمان پر دو فوجی
طیارے تیزی سے دارالحکومت کی طرف سے آتے اور پھر ڈاسٹر چھاؤنی
کی طرف جاتے دکھائی دیئے ۔ دونوں فوجی طیاروں کے پیچھے ایک عام
سا طیارہ تھا جس کے بعد دو مزید فوجی طیارے تھے ۔ اس عام طیارے
کو دیکھتے ہی ٹائیگر سمجھ گیا کہ اس طیارے میں یقیناً اسرائیلی صدر ہو
گا اور وہ ڈاسٹر چھاؤنی جا رہا ہے تاکہ وہاں وہ عمران کو اپنے سامنے گولی
مروا سکے اور یہ بات سامنے آتے ہی ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس
کے جسم میں خون کی بجائے لاوا ابلنے لگ گیا ہو ۔ وہ تیزی سے اڈے
کی طرف دوڑنے لگا ۔ اڈے کے گیٹ پر چار فوجی ہاتھوں میں مشین
گنیں اٹھائے کھڑے تھے اور ایک لوہے کے راڈ سے اندر جانے کا

راستہ بند کیا گیا تھا۔
"ہینڈز اپ ....." ان مسلح فوجیوں نے ٹائیگر کو دوڑ کر اپنی
طرف آتے دیکھ کر چیخ کر کہا لیکن دوسرے لمحے وہ چاروں اس چھوٹی
سی چیک پوسٹ عمارت سمیت آگ میں گم ہو گئے۔ ٹائیگر دوڑتا ہوا
اندر داخل ہوا اور پھر وہ بجلی کی سی تیزی سے اس طرف کو دوڑ پڑا
جہاں چار گن شپ ہیلی کاپٹر موجود تھے۔ ٹائیگر اس طرح دوڑتا ہوا
اس طرف جا رہا تھا جیسے اس کے پیروں میں مشین فٹ ہو گئی ہو۔
اس کے ایک ہاتھ میں ریز پسٹل تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں مشین
پسٹل تھا۔ گن شپ ہیلی کاپٹروں کے پاس بھی چار مسلح فوجی موجود
تھے۔ وہ بڑی حیرت سے ٹائیگر کو دیکھ رہے تھے۔ شاید ان کی سمجھ
میں نہ آ رہا تھا کہ یہ کون ہے اور کیوں اس طرح بے تحاشہ انداز میں
دوڑتا ہوا آ رہا ہے۔ ان چاروں کے علاوہ اور فوجی نہ تھے۔ شاید وہ
اندر کمروں میں موجود تھے جو آگ باہر چیک پوسٹ پر لگی تھی۔ وہ
یقیناً ان چاروں کو راکھ کر کے خودبخود بجھ گئی تھی اس لئے اندر موجود
کسی فوجی کو اس بارے میں بھی علم نہ ہو سکا تھا اس لئے وہ حیرت
سے بت بنے کھڑے تھے کہ اچانک ٹائیگر نے مشین پسٹل کا ٹریگر
دبایا اور وہ چاروں اکٹھے کھڑے فوجی تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ
ہی چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔ ٹائیگر نے دوڑتے ہوئے
ان پر فائر کیا تھا لیکن ان کے باوجود اس کا نشانہ درست ثابت ہوا تھا
اس کے ساتھ ہی ٹائیگر نے جمپ لگایا اور پھر وہ ایک گن شپ ہیلی

کاپٹر میں داخل ہو گیا۔ مشین پسٹل اور ریز پسٹل دونوں وہ اپنی
جیبوں میں ڈال چکا تھا۔ ہیلی کاپٹر میں بیٹھتے ہی اس نے بٹن دبا کر
اس کا دروازہ بند کیا اور پھر مخصوص انداز میں اس نے انجن سٹارٹ
کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے اوپر کو اٹھا اور اس کے
ساتھ ہی ٹائیگر نے ہیلی کاپٹر کو گھماتے ہوئے ایک بٹن دبا دیا۔
دوسرے لمحے گن شپ ہیلی کاپٹر کی گنوں میں موجود ایک ایک
میزائل باقی ہیلی کاپٹروں سے ٹکرایا اور خوفناک دھماکے کے ساتھ
ہی باقی تینوں گن شپ ہیلی کاپٹر تباہ ہو گئے۔ ان کے پرزے اڑ گئے
تھے جبکہ ٹائیگر ہیلی کاپٹر کو اٹھائے ڈاسٹر چھاؤنی کی طرف اڑائے چلا جا
رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کسی بھی وقت ٹرانسمیٹر پر کال آ سکتی ہے
لیکن اس کے ذہن میں صرف عمران کا چہرہ تھا اور کچھ نہ تھا اور پھر چند
لمحوں بعد ہیلی کاپٹر ڈاسٹر چھاؤنی کے اوپر پہنچ گیا۔ ٹائیگر نے سرخ
عمارت کو چیک کر لیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے غوطہ مارا اور بجلی
کی سی تیزی سے اس نے گن شپ ہیلی کاپٹر کو اس عمارت کے اندر
احاطے میں اتارا اور پھر بٹن دبا کر دروازہ کھولا اور اس کے ساتھ ہی وہ
اچھل کر باہر آ گیا۔ مشین پسٹل ایک بار پھر اس کے ہاتھ میں نظر آ
رہا تھا اور پھر وہ دوڑتا ہوا عمارت میں داخل ہوا۔ اچانک دو فوجی
دوڑتے ہوئے باہر آتے دکھائی دیئے تو ٹائیگر نے فائر کھول دیا اور وہ
دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ ٹائیگر انہیں پھلانگتا ہوا اندر
داخل ہوا اور پھر ایک ہال کمرے میں اسے سٹریچر پر بے ہوش پڑا ہوا

عمران نظر آ گیا۔ ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور اس نے سٹریچر کو جس کے نیچے پہیے لگے ہوئے تھے دوڑاتا ہوا اس ہال کمرے سے باہر آیا تو اس وقت ہر طرف خوفناک الارم بجنے لگ گئے لیکن ٹائیگر سٹریچر دوڑاتا ہوا اس گن شپ ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچا۔ اس کے کان ہر طرف سے بند ہو چکے تھے۔ چونکہ عمران بے ہوش تھا اس لئے اس کے جسم کو سٹریچر کے ساتھ کلپ نہ کیا گیا تھا۔ سٹریچر دوڑاتے ہوئے ٹائیگر یہ بات چیک کر چکا تھا اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر کے قریب سٹریچر روکا اور بجلی کی سی تیزی سے عمران کو اٹھا کر اس نے کاندھے پر ڈالا اور پھر اس سے بھی زیادہ تیزی سے وہ ہیلی کاپٹر پر سوار ہوا اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے بٹن پریس کر کے ہیلی کاپٹر کا دروازہ بند کیا اور پھر کاندھے پر موجود عمران کو اس نے سائیڈ پر موجود قدرے کھلی جگہ پر فرش پر لٹا دیا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر سیٹ پر بیٹھا اور پھر سر پر کنٹوپ پہننے کے ساتھ ساتھ اس نے ہیلی کاپٹر کو بھی سٹارٹ کر دیا۔ جب اس نے کنٹوپ کا آخری بٹن بند کیا تو ہیلی کاپٹر اوپر اٹھ چکا تھا۔ ٹائیگر نے ہیلی کاپٹر کو بجلی کی سی تیزی سے موڑا اور دوسرے لمحے وہ ہیلی کاپٹر کو پوری رفتار سے اڑاتا ہوا ڈاسٹر چھاؤنی سے باہر آ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ ابھی جنگی طیاروں کا اسکوارڈن اسے گھیر کر تباہ کر دے گا یا پھر کوئی میزائل اس پر فائر کیا جائے گا لیکن وہ اس چھاؤنی والوں کے سنبھلنے سے پہلے وہاں سے کافی دور نکل جانا چاہتا تھا اور پھر اس نے یکلخت ہیلی کاپٹر کو غوطہ دیا اور

دوسرے لمحے اس نے ہیلی کاپٹر اس کھلے میدان میں واقع درختوں کے ایک بڑے ذخیرے کے اندر اتار دیا کیونکہ اسے اچانک خیال آ گیا تھا کہ وہ اسے کوئی کاشن نہیں دیں گے بلکہ فوری طور پر ہیلی کاپٹر کو تباہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ ہیلی کاپٹر اتار کر اس نے بٹن دبا کر دروازہ کھولا اور سر پر موجود کنٹوپ اتار کر ہک کیا اور پھر مڑ کر اس نے بے ہوش پڑے ہوئے عمران کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور تیزی سے ہیلی کاپٹر سے اتر کر وہ دوڑتا ہوا درختوں کے اس ذخیرے کے عقبی طرف بھاگتا چلا گیا۔ دوسری طرف بھی کھلا میدان تھا لیکن باہر آتے ہی اسے دور ایک بڑا سا زرعی فارم نظر آیا جس کا پھاٹک بند تھا اور وہ خالی لگتا تھا۔ ٹائیگر اس فارم کی طرف دوڑ پڑا۔ عمران کی وجہ سے وہ اس رفتار سے نہ دوڑ سکتا تھا جس رفتار سے وہ دوڑنا چاہتا تھا لیکن پھر بھی اپنی پوری کوشش کر کے وہ تیزی سے دوڑ رہا تھا۔ جیسے ہی وہ اس زرعی فارم کے سامنے پہنچا اچانک فارم کا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان لڑکی جس کے جسم پر چست لباس تھا باہر آ گئی۔ وہ حیرت سے ٹائیگر کو دیکھ رہی تھی۔ ٹائیگر دوڑتا ہوا جیسے ہی اس کے قریب پہنچا تو وہ پیچھے ہٹ گئی۔

"کون ہو تم۔ کیا ہوا ہے"...... اس لڑکی نے چیخ کر کہا لیکن ٹائیگر کوئی جواب دیئے بغیر اس کے قریب سے گزر کر فارم کے اندر دوڑتا چلا گیا۔ لڑکی بھی چیختی ہوئی اس کے پیچھے دوڑ رہی تھی۔ ٹائیگر نے کاندھے پر لدے ہوئے عمران کو برآمدے کے فرش پر لٹایا تو اسی

لمحے لڑکی بھی اس کے سر پر پہنچ گئی لیکن ٹائیگر کا بازو اس کے مڑتے ہی گھوما اور وہ لڑکی چیختی ہوئی نیچے زمین پر جا گری ۔ ٹائیگر نے اچھل کر اس کی کنپٹی پر ضرب لگائی اور اٹھنے کی کوشش کرتی ہوئی وہ لڑکی ایک بار پھر دھماکے سے نیچے گری اور ساکت ہو گئی ۔ ٹائیگر دوڑتا ہوا پھاٹک کی طرف گیا اور اس نے پھاٹک کو اندر سے بند کر دیا ۔
اسی لمحے آسمان پر جنگی طیاروں کی خوفناک گھن گرج سنائی دی اور ٹائیگر ہونٹ بھینچ کر مڑا اور دوڑتا ہوا واپس برآمدے میں آگیا ۔ اس نے ایک لمحے کے لئے جھک کر اس لڑکی کو اٹھایا اور برآمدے کے ایک بند کونے میں ڈال دیا ۔ اسی لمحے جنگی طیاروں کا اسکوارڈن اس کے سر کے اوپر سے خوفناک آوازیں نکالتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا ۔ ٹائیگر جو اس دوران مسلسل ہانپ رہا تھا نے بے اختیار اطمینان بھرا طویل سانس لیا اور پھر وہ تیزی سے فارم کے اندر بھاگ پڑا ۔ مشین پسٹل اس کے ہاتھ میں تھا لیکن فارم کے دو کمرے تھے اور دونوں خالی تھے ۔ البتہ عقبی طرف ایک گیراج تھا جس کا پھاٹک کھلا ہوا تھا اور اس میں ایک جیپ کھڑی نظر آ رہی تھی ۔ ٹائیگر سمجھ گیا کہ یہ لڑکی یہاں اکیلی ہے ۔ اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی گن شپ ہیلی کاپٹر انہیں جھنڈ میں نظر آگیا تو اس سارے علاقے کو فوج نے گھیر لینا ہے ۔ وہ تیزی سے دوڑا اور اس لڑکی کے قریب آگیا ۔ پھر اس نے جھک کر اس لڑکی کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا ۔
چند لمحوں بعد لڑکی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے

تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹا لئے اور پھر کھڑا ہو گیا ۔ لڑکی چیختی ہوئی ہوش میں آئی اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اٹھی تو ٹائیگر نے مشین پسٹل کی نال اس کی گردن سے لگا دی ۔

"خبردار ۔ آواز نہ نکلے ورنہ گولی مار دوں گا" ..... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا تو لڑکی کا چہرہ خوف سے زرد پڑ گیا ۔ اس کی آنکھیں خوف سے پھیلتی چلی گئیں ۔

"کک ۔ کک ۔ کون ہو تم ۔ کیا ۔ کیا چاہتے ہو"...... لڑکی نے خوف سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا ۔

"کیا نام ہے تمہارا ۔ جلدی بتاؤ" ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا ۔

"مم ۔ مم ۔ میگی ۔ میرا نام میگی ہے" ..... لڑکی نے اسی طرح کانپتے ہوئے لہجے میں کہا ۔

"سنو میگی ۔ میرا ساتھی شدید زخمی ہے اور بے ہوش ہے ۔ میں اپنی جان پر کھیل کر اسے ڈاسٹر چھاؤنی سے نکال لایا ہوں اور میں نے اسے ہر صورت میں کسی ایسے ہسپتال پہنچانا ہے جہاں حکومت یا اس کے ایجنٹوں کا ہاتھ نہ پہنچ سکے اس لئے جلدی کوئی قریبی ہسپتال بتاؤ جہاں خفیہ طور پر میرے ساتھی کا علاج ہو سکے" ...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا ۔

"تم ۔ تم فلسطینی تو نہیں ہو" ...... لڑکی نے رک رک کر کہا ۔ اس کے لہجے میں نجانے کیا بات تھی کہ ٹائیگر کو محسوس ہوا کہ یہ

لڑکی فلسطینیوں سے ہمدردی رکھتی ہے۔

"ہاں ۔ میں اور میرا ساتھی فلسطینی ہیں اور ہمارا تعلق ریڈ ایگل سے ہے"...... ٹائیگر نے بے ساختہ ہو کر کہا۔

"ریڈ ایگل ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ پھر تو تمہارا اور تمہارے ساتھی کا تحفظ میرا فرض ہے ۔ میں ریڈ ایگل کی مخبر ہوں اور یہاں آتی جاتی بھی اسی لئے ہوں کہ ڈاسٹر چھاؤنی کا انچارج کرنل ڈیسمنڈ یہاں میرے پاس آتا جاتا ہے اور پھر اس کے ذریعے میں اس سے کام کی باتیں معلوم کر لیتی ہوں ۔ یہاں قریب ہی ریڈ ایگل کا ایک خفیہ اڈا ہے ۔ میں تمہیں اور تمہارے ساتھی کو وہاں پہنچا دیتی ہوں ۔ وہ خود تمہارا بندوبست کر دیں گے"...... لڑکی نے رک رک کر کہا۔

"کہاں ہے اڈا ۔ جلدی بتاؤ ۔ جلدی کرو ورنہ جنگی طیارے بمباری کر سکتے ہیں یا فوج اس علاقے کو گھیر سکتی ہے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"یہاں سے دو میل کے فاصلے پر ہے ۔ میں تمہیں جیپ میں لے چلتی ہوں ۔ میری جیپ کے بارے میں تمام فوجی جانتے ہیں اس لئے وہ میری جیپ پر فائرنگ نہیں کریں گے"...... میگی نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ جلدی کرو ۔ جیپ نکالو اور سنو ۔ اگر تم نے واقعی ہماری مدد کر دی تو ریڈ ایگل میں تمہیں فوری بڑا عہدہ مل جائے گا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تم اپنے ساتھی کو لے آؤ میں جیپ نکالتی ہوں"...... لڑکی نے کہا تو ٹائیگر پیچھے ہٹا جبکہ لڑکی دوڑتی ہوئی عقبی طرف کو چلی گئی ۔

ٹائیگر نے برآمدے کے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے عمران کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور دوڑتا ہوا عقبی طرف پہنچ گیا ۔ میگی نہ صرف جیپ گیراج سے نکال چکی تھی بلکہ وہ عقبی پھاٹک بھی کھول کر جیپ کو باہر لے جا رہی تھی اور ٹائیگر کے پہنچتے پہنچتے اس نے جیپ باہر نکال کر روک دی ۔

"تم اندر چلو میں دروازہ بند کر کے آ رہی ہوں"...... میگی نے کہا اور دوڑتی ہوئی واپس اندر چلی گئی ۔ ٹائیگر عمران کو کاندھے پر اٹھائے جیپ کی عقبی طرف پہنچ گیا ۔ اس نے جیپ کی عقبی بڑی سیٹ پر عمران کو لٹا دیا اور پھر اس نے اپنی بیلٹ کھول کر اسے سیٹ کے ساتھ اس انداز میں باندھ دیا کہ جھٹکا لگنے سے عمران نیچے نہ گر سکے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ کسی بھی وقت فوج یا جنگی طیارے اس جیپ کو گھیر سکتے ہیں اور ایسی صورت میں جیپ کو ان کے حصار سے نکال کر لے جانے کا کام اسے خود سرانجام دینا ہو گا ۔ اسی لمحے وہ تیزی سے مڑا کیونکہ آسمان پر ایک بار پھر جنگی طیاروں کی خوفناک گھن گرج سنائی دے رہی تھی لیکن مڑتے ہی وہ یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ میگی بجائے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھنے کے اس دروازے پر موجود تھی جہاں سے وہ عمران کو اٹھائے جیپ میں سوار ہوا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر کوئی بات کرتا میگی کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے ٹائیگر کے سامنے فرش پر کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی نیلگوں رنگ کا دبیز دھواں پھیلتا چلا گیا ۔ ٹائیگر

کے ذہن میں ایک لمحے کے ہزاروں حصے میں خیال آیا کہ میگی غداری
کر رہی ہے لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن تاریک دلدل میں ڈوبتا چلا
گیا اور پھر مکمل تاریکی چھانے سے پہلے آخری خیال ٹائیگر کے ذہن میں
یہی آیا کہ وہ باوجود کوشش کے عمران کو بچا نہیں سکا اور اب ان
دونوں کی موت یقینی ہو گئی ہے۔

اسرائیل کے صدر اپنے ملٹری سیکرٹری کے ساتھ ڈاسٹر چھاؤنی کے
ایک مخصوص کمرے میں موجود تھے۔ صدر صاحب نے چھاؤنی آنے
کے بعد ایک راؤنڈ اس عمارت کا لگایا جہاں عمران سٹریچر پر بے ہوش
پڑا ہوا تھا۔ وہ کافی دیر تک اسے غور سے دیکھتے رہے اور پھر انہوں
نے ایک طویل سانس لیا اور واپس مڑ گئے اور پھر وہ فوجی افسروں
کے ساتھ واپس اس کمرے میں آ گئے۔ انہوں نے خود ہی کورٹ
مارشل کے لئے ایک کرنل اور دو میجروں کا انتخاب کیا اور پھر انہیں
اس کمرے میں کام کرنے کا حکم دے دیا تاکہ وہ ان کو اس کورٹ
مارشل کے بارے میں بریف کر سکیں۔ ڈاسٹر چھاؤنی کا انچارج کرنل
ڈیسمنڈ سائیڈ پر فوجی انداز میں مؤدب کھڑا ہوا تھا جبکہ دروازے کے
باہر صدر صاحب کے خصوصی محافظ دستے کے چار مسلح افراد موجود
تھے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور کرنل جینفر اور ان کے پیچھے دو میجر

اندر داخل ہوئے ۔ کرنل جینفر کو صدر صاحب نے کورٹ مارشل کا
چیئرمین مقرر کیا تھا اور دونوں میجروں نے انہیں اسسٹ کرنا تھا ۔
ان تینوں نے اندر داخل ہو کر فوجی انداز میں سیلوٹ کئے ۔

"بیٹھیں کرنل جینفر اور کرنل ڈیسمنڈ ۔ آپ بھی بیٹھ جائیں" ۔
صدر نے کہا تو ان دونوں نے شکریہ ادا کیا اور میز کی دوسری طرف
موجود کرسیوں پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئے جبکہ دونوں میجر ایک
سائیڈ پر فوجی انداز میں کھڑے تھے ۔

"کرنل جینفر ۔ میں نے اس لئے آپ کو کال کیا ہے کہ آپ کو
اس آدمی کا پس منظر بتا دوں جس کا آپ نے کورٹ مارشل کرنا ہے
اس کا پورا نام علی عمران ہے اور یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہے ۔ یہ انتہائی
تیز، فعال اور شاطر ایجنٹ ہے اور اس اکیلے ایجنٹ نے پوری دنیا کے
یہودیوں اور خصوصاً اسرائیل کو اس قدر نقصان پہنچایا ہے کہ اگر
پوری مسلم ورلڈ مل کر بھی کوشش کرتی تو اتنا نقصان نہ پہنچا سکتی
تھی ۔ زندگی میں پہلی بار یہ اس طرح بے بس ہو کر قابو آیا ہے ۔
فوج نے اسے کور کیا ہے اور فوج نے اپنے اصولوں کے مطابق اسے
ملٹری ہسپتال میں داخل کرا دیا جہاں اس کے آپریشن کئے گئے لیکن
چونکہ یہ انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہے اس لئے اسے مسلسل بے
ہوش رکھا گیا ہے کیونکہ اگر یہ ہوش میں آجاتا تو باوجود شدید زخمی
ہونے کے یہ فرار ہو سکتا تھا ۔ پہلے تو میں نے اس کے ساتھی کی
گرفتاری اور اس عمران کے صحت یاب ہونے تک اس کے کورٹ

مارشل کو ملتوی کرنے کا فیصلہ کیا کیونکہ میں چاہتا تھا کہ اس کے
کورٹ مارشل میں غیر ملکی صحافیوں کو بھی کال کر لیا جائے تاکہ
پوری دنیا کو معلوم ہو سکے کہ یہودی کس قدر اصول پسند ہیں لیکن
مجھے مسلسل خطرہ محسوس ہو رہا تھا کہ یہ شخص کسی بھی وقت ہوش
میں آ کر غائب ہو سکتا ہے اس لئے میں نے کابینہ کا اجلاس طلب کیا
اور پھر کابینہ نے اس کے فوری کورٹ مارشل کا فیصلہ سنا دیا ۔
اصول پسندی سے زیادہ اہم اس آدمی کی ہلاکت تھی ۔ چنانچہ اس
متفقہ فیصلے کے مطابق میں نے بھی اس کی فوری ہلاکت کا فیصلہ کر
لیا اور اسے اسی بے ہوشی کے عالم میں یہاں ڈاسٹر چھاؤنی میں لایا گیا
کیونکہ یہ چھاؤنی پورے تل ابیب میں سب سے محفوظ چھاؤنی ہے اس
لئے یہاں کورٹ مارشل کے لئے علیحدہ عمارت بھی تعمیر کی گئی ہے ۔
اس چھاؤنی کا ریکارڈ ہے کہ آج تک یہاں کبھی کوئی گروپ کسی بھی
انداز میں مداخلت نہیں کر سکا ۔ اب یہ علی عمران عمارت میں موجود
ہے ۔ وہ بے ہوش ہے اور اسی طرح بے ہوش رہے گا ۔ آپ نے
کورٹ مارشل کی کارروائی صرف رسمی کرنی ہے تاکہ اس کی فلم بین
الاقوامی میڈیا کو مہیا کی جا سکے ۔ اس کے بعد اسے بے ہوشی کے عالم
میں فائرنگ اسکواڈ کے حوالے کر دیا جائے گا ۔ وہ اسے اسی بے
ہوشی کے عالم میں ہی گولیوں سے چھلنی کر دیں گے ۔ آپ اس کی
اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ میں خود اس کورٹ
مارشل اور سزا کی مانیٹرنگ کرنے کے لئے موجود ہوں" ۔ صدر نے

مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ہم سمجھ گئے سر۔ آپ کے احکامات کی تعمیل ہو گی سر"...... کرنل جینفر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل ڈیسمنڈ۔ فلم بنانے کا انتظام ہو چکا ہے"...... صدر نے کرنل ڈیسمنڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... کرنل ڈیسمنڈ نے جواب دیا۔

"تو پھر آپ وہاں چلیں ہم آ رہے ہیں لیکن ہمارے آنے سے پہلے آپ نے کارروائی کا آغاز نہیں کرنا"...... صدر نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ کرنل جینفر اٹھتا اچانک سائرنوں کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ سائرن۔ کیا مطلب"...... صدر نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا تو کرنل ڈیسمنڈ اٹھ کر بھاگتا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا جبکہ صدر کا محافظ دستہ تیزی سے اندر داخل ہوا اور صدر کے گرد اس طرح پھیل کر کھڑا ہو گیا جیسے ان سائرنوں کی وجہ سے صدر کی جان کو خطرہ ہو جبکہ کرنل جینفر اور دونوں میجر بھی دوڑتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے تھے۔ سائرن مسلسل بج رہے تھے۔

"یہ۔ یہ آخر کیا ہو رہا ہے۔ کیا ہو رہا ہے یہ"...... صدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن ظاہر ہے کمرے میں موجود افراد

کو کسی بات کا علم نہ تھا اس لئے وہ خاموش مگر چوکنا کھڑے رہے۔ کچھ دیر بعد دروازہ کھلا اور کرنل ڈیسمنڈ اندر داخل ہوا لیکن اس کا متوحش چہرہ دیکھ کر ہی صدر کا دل دھڑک اٹھا۔

"جناب۔ مجرم کو اغوا کر لیا گیا ہے"...... کرنل ڈیسمنڈ نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کون مجرم۔ کس نے اغوا کیا ہے۔ کیا مطلب"...... صدر نے اپنے منصب کا خیال رکھے بغیر چیخ کر کہا۔

"ج۔ جناب۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ جس کا کورٹ مارشل ہونا تھا"...... کرنل ڈیسمنڈ نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا تو صدر کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔ ان کا چہرہ پتھرا سا گیا تھا۔

"جناب۔ اسے ابھی پکڑ لیا جائے گا"...... کرنل ڈیسمنڈ نے صدر کی حالت دیکھتے ہوئے فوراً کہا۔

"تم۔ تم یہ کہہ رہے ہو۔ تم جو چھاؤنی کے انچارج ہو۔ اس ناقابل تسخیر چھاؤنی کے۔ تم کہہ رہے ہو۔ یہ سب کچھ تم کہہ رہے ہو"...... صدر نے ایسے لہجے میں بولنا شروع کر دیا جیسے وہ ملک کے صدر کی بجائے بدمعاشوں کی کسی تنظیم کا باس ہو اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے کسی انتہائی مایوس کن آدمی کی طرح دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پیٹنا شروع کر دیا۔ ان کا ملٹری سیکرٹری اٹھا اور تیزی سے ان کی طرف بڑھا لیکن دوسرے لمحے صدر صاحب لہرا کر نیچے گرے اور بے ہوش ہو گئے۔

"ڈاکٹر کو بلاؤ۔ ڈاکٹر کو بلاؤ"...... ملٹری سیکرٹری نے صدر کو زمین سے اٹھا کر صوفے پر لٹاتے ہوئے کہا تو کرنل ڈیسمنڈ پاگلوں کے سے انداز میں دوڑتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد ایک فوجی ڈاکٹر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں بیگ تھا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے صدر کو چیک کرنا شروع کر دیا۔

"یہ صدمے سے بے ہوش ہوئے ہیں۔ ویسے آل از او کے۔ ابھی ہوش میں آ جائیں گے"...... ڈاکٹر نے مڑ کر سب سے مخاطب ہو کر کہا۔ ان سب کے چہرے متوحش ہو رہے تھے۔ ڈاکٹر نے اپنا بیگ کھول کر ایک انجکشن نکالا اور صدر کو لگا دیا اور پھر صدر کی نبض چیک کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد صدر کے جسم میں ہوش میں آنے کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو ڈاکٹر نے صدر کا بازو چھوڑا اور سیدھا ہو کر مؤدب کھڑا ہو گیا۔

"سر۔ سر"...... ملٹری سیکرٹری نے آگے بڑھ کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو صدر نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی ملٹری سیکرٹری نے سہارا دے کر انہیں صوفے پر بٹھا دیا۔

"کہاں ہے کرنل ڈیسمنڈ"...... صدر نے ہوش میں آتے ہی چیخ کر کہا۔

"یس سر"...... کرنل ڈیسمنڈ نے آگے بڑھ کر سیلوٹ کرتے ہوئے کہا۔

"تفصیل بتاؤ۔ کیا ہوا ہے۔ کس طرح ہوا ہے۔ کیوں ہوا ہے۔

اس قدر حفاظتی انتظامات اور ہائی الرٹ کے باوجود یہ خبر سنانے کی تم نے جرأت کیسے کی"...... صدر نے بچوں کی طرح چیختے ہوئے کہا۔

"جناب۔ ملٹری کا ایک گن شپ ہیلی کاپٹر اچانک چھاؤنی پر پہنچ گیا۔ یہ ایئر فورس کا گن شپ ہیلی کاپٹر تھا اس لئے اسے روکا نہ گیا۔ گن شپ ہیلی کاپٹر کورٹ مارشل عمارت میں اتر گیا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی فوجی وہاں تک پہنچتا گن شپ ہیلی کاپٹر اڑا اور چھاؤنی سے باہر جانے لگا تو خطرہ محسوس کر کے سائرن بجائے گئے۔ میں نے باہر جا کر جب اس گن شپ ہیلی کاپٹر کو واپس جاتے دیکھا تو میں نے فوراً ایئر فورس کو حکم دیا کہ اسے گھیر کر ہر صورت میں اتارا جائے اور اس پر قبضہ کر لیا جائے۔ چنانچہ جنگی طیاروں کا ایک اسکوارڈن جس کے ساتھ ہیلی کاپٹر بھی ہیں اس کے پیچھے گئے ہیں۔ اس دوران معلوم ہو گیا کہ کورٹ مارشل عمارت میں موجود مجرم کا سٹریچر خالی پڑا ہے اور وہاں موجود فوجی ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ اس سے پتہ چلا کہ اس گن شپ ہیلی کاپٹر کے ذریعے مجرم کو انتہائی دیدہ دلیری سے اغوا کیا گیا ہے۔ چنانچہ میں آپ کو اطلاع دینے آیا ہوں"...... کرنل ڈیسمنڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ وہی ہوا جس کا مجھے خدشہ تھا۔ اس قدر حفاظتی انتظامات کے باوجود اسے یہاں سے لے جایا گیا ہے اور پوری چھاؤنی کے تمام انتظامات دھرے کے دھرے رہ گئے ہیں۔ جاؤ اس ہیلی کاپٹر کو تباہ کرنے کے احکامات دے دو۔ چاہے پورا تل ایب کیوں نہ

تباہ کرنا پڑے اس ہیلی کاپٹر کو ہر صورت میں تباہ ہونا چاہئے اور مجھے آکر رپورٹ دو کہ یہ گن شپ ہیلی کاپٹر کہاں سے دشمنوں نے اڑایا ہے اور کب ۔ یہ سب کیا ہے اور یہ سن لو کہ اس دشمن ایجنٹ اور اس کو اغوا کرنے والے نہ پکڑے گئے تو تمہیں تو تمہیں اس پوری چھاؤنی کے تمام افسروں کا کورٹ مارشل ہو گا ۔ جاؤ" ..... صدر نے چیخ کر کہا تو کرنل ڈیسمنڈ کا چہرہ زرد پڑ گیا لیکن اس نے سیلوٹ کیا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا ۔ صدر نے ایک بار پھر دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا ۔ کمرے میں اس قدر خاموشی طاری تھی جیسے سب کو سانپ سونگھ گیا ہو ۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد دروازہ کھلا اور کرنل ڈیسمنڈ اندر داخل ہوا تو صدر نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا کرنل ڈیسمنڈ نے انہیں سیلوٹ کیا۔

"کیا رپورٹ ہے ۔ ختم ہو گئے وہ مجرم" ..... صدر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"جناب ۔ ان کی تلاش جاری ہے" ..... کرنل ڈیسمنڈ نے ایسے لہجے میں جواب دیا جیسے اپنے خلاف سزائے موت کا حکم خود سنا رہا ہو۔

"یہ سب کیسے ہوا ۔ تفصیل بتاؤ" ..... صدر نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا ۔ وہ شاید فوری شاک کے اثرات سے باہر آگئے تھے ۔ پھر کرنل ڈیسمنڈ کے بولنے سے پہلے انہوں نے ڈاکٹر اور اپنے محافظ دستے کو باہر جانے کا اشارہ کر دیا تو وہ سب سیلوٹ کر کے خاموشی سے باہر نکل گئے ۔ اب کمرے میں کرنل ڈیسمنڈ کے ساتھ

صرف صدر اور ان کا ملٹری سیکرٹری رہ گیا تھا جو مؤدبانہ انداز میں ان کی پشت پر خاموش کھڑا ہوا تھا۔

"تم بھی بیٹھ جاؤ کرنل ڈیسمنڈ" ..... صدر نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"تھینک یو سر" ..... کرنل ڈیسمنڈ نے کہا اور سامنے ایک صوفے پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"جناب ۔ جو تفصیلی رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق ایک مقامی آدمی ڈاسٹر چھاؤنی سے پہلے آنے والے گن شپ ہیلی کاپٹروں کے اڈے میں داخل ہوا ۔ اس نے چیک پوسٹ پر موجود فوجیوں کو ہلاک کر دیا اور خود دوڑ کر وہ ایک گن شپ ہیلی کاپٹر میں بیٹھ گیا ۔ اس سے پہلے کہ اسے چیک کیا جاتا یا پکڑا جاتا اس نے گن شپ ہیلی کاپٹر اڑایا اور میزائل مار کر اس نے وہاں موجود باقی گن شپ ہیلی کاپٹروں کو تباہ کر دیا ۔ اس کے بعد وہ اس گن شپ ہیلی کاپٹر میں سیدھا یہاں پہنچا اور اس عمارت میں موجود فوجیوں کو ہلاک کر کے وہ اس بے ہوش مجرم کو اس گن شپ ہیلی کاپٹر میں ڈال کر واپس اڑ گیا ۔ پھر سائرن بجے تو میرے حکم پر ایئر فورس کے جنگی طیاروں کا اسکوارڈن بھیجا گیا لیکن اس دوران وہ گن شپ ہیلی کاپٹر غائب ہو چکا تھا ۔ طیاروں نے پورے تل ابیب اور اس کے نواح کا چکر لگایا لیکن وہ گن شپ ہیلی کاپٹر کہیں نظر نہ آیا تو وہ واپس آگئے ۔ اس دوران فوجی جیپوں نے اس گن شپ ہیلی کاپٹر کو تلاش کر لیا ۔ یہ گن

شپ ہیلی کاپٹر یہاں سے تقریباً دس کلو میٹر کے فاصلے پر مارگوتا کے علاقے میں درختوں کے ایک جھنڈ میں ملا۔ وہ خالی تھا اور اس کے گرد کسی جیپ یا کار کے ٹائروں کے نشانات بھی نہیں ہیں اور نہ ہی اس پورے علاقے میں کسی شخص نے حملہ آوروں اور بے ہوش آدمی کو دیکھا ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے وہ ہیلی کاپٹر درختوں کے ذخیرے میں اتار کر اچانک غائب ہو گئے ہوں"...... کرنل ڈیسمنڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ وہ ایسے ہی لوگ ہیں۔ میں نے تمہارے خلاف کورٹ مارشل کا فیصلہ واپس لے لیا ہے کیونکہ تمہارا اس میں کوئی قصور نہیں ہے۔ کاش۔ میں کرنل ڈیوڈ کا کہا مان لیتا اور اس عمران کو وہیں ہسپتال میں ہی گولی مروا دیتا"...... صدر نے کہا تو کرنل ڈیسمنڈ اٹھا اور اس نے صدر کو فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔ اس کا ستا ہوا چہرہ اب بحال ہو چکا تھا۔

"کرنل ڈیوڈ جہاں بھی ہو میری بات کراؤ اس سے"...... صدر نے اپنے ملٹری سیکرٹری سے کہا۔

"یس سر"...... ملٹری سیکرٹری نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ کرنل ڈیوڈ اپنے ہیڈ کوارٹر میں ہی موجود تھا۔ ملٹری سیکرٹری نے اسے صدر سے بات کرنے کے لئے کہا اور پھر فون سیٹ اٹھا کر وہ صدر کے قریب آ گیا اور رسیور اس نے صدر کو دے دیا اور خود فون

سیٹ اٹھائے مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

"ہیلو"...... صدر نے مخصوص انداز میں کہا۔

"یس سر۔ کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کرنل ڈیوڈ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ۔ عمران کا وہ ساتھی ٹریس ہوا ہے یا نہیں جو اس کے زخمی ہونے کے بعد غائب ہوا تھا"...... صدر نے سرد لہجے میں کہا۔

"ابھی تک تو نہیں مل سکا۔ گو ہم نے اس کا ایک اڈا تو ٹریس کر لیا تھا لیکن ہمارے وہاں پہنچنے سے پہلے وہ وہاں سے نکل گیا تھا"۔ کرنل ڈیوڈ نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کون سا اڈا۔ کیسے ٹریس ہوا۔ تفصیل بتاؤ"...... صدر کا لہجہ مزید سرد ہو گیا۔

"سر۔ میں نے فون چیکنگ سنٹر کو آرڈر دے دیئے تھے کہ وہ پورے تل ابیب میں ہونے والی فون کالوں کو کمپیوٹر کے ذریعے اس طرح چیک کریں کہ جس کال میں عمران یا پاکیشیا کا لفظ آئے تو اسے مارک کر لیا جائے اور پھر اس کا ماخذ معلوم کر کے مجھے اطلاع دیں۔ چنانچہ فون کال سنٹر سے بتایا گیا کہ ایک کال تل ابیب سے قبرص کی گئی ہے۔ اس میں عمران کا نام بھی لیا گیا ہے اور پاکیشیا کا بھی۔ یہ کال تل ابیب کی نواحی کالونی راسٹن کی ایک کوٹھی سے کی گئی تھی۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر ایک سیکشن وہاں بھیجا اور خود

بھی وہاں پہنچ گیا لیکن وہاں جا کر معلوم ہوا کہ یہ کوٹھی خالی ہے۔ اس کے باہر کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ لگا ہوا ہے۔ اندر بھی کوئی آدمی نہیں تھا۔ اس نے وہاں کا فون چیک کیا تو معلوم ہوا کہ وہاں سے واقعی فون کال کی گئی ہے لیکن اس کی میموری خصوصی طور پر واش کر دی گئی ہے۔ اس سے ظاہر ہو گیا سر کہ فون سنٹر کی اطلاع درست تھی اور عمران کے ساتھی نے اس خالی کوٹھی کے فون کو جان بوجھ کر استعمال کیا اور پھر میموری واش کر کے نکل گیا۔ اب جی پی فائیو اسے پورے تل ابیب میں تلاش کر رہی ہے اور فون کال سنٹر بھی الرٹ ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کی تنظیم کو ابھی مزید ٹریننگ کی ضرورت ہے۔ جی پی فائیو اسے پورے تل ابیب میں تلاش کر رہی ہے جبکہ اس نے ایئر فورس کے اڈے سے گن شپ ہیلی کاپٹر اڑایا اور ڈاسٹر چھاؤنی میں گھس کر وہ بے ہوش عمران کو لے اڑا ہے اور پھر گن شپ ہیلی کاپٹر چھاؤنی سے دس کلومیٹر دور درختوں کے ایک جھنڈ میں اتار کر وہ اور بے ہوش عمران دونوں غائب ہو گئے ہیں۔ اس نے اتنی بڑی کارروائی کر ڈالی ہے اور آپ کی جی پی فائیو ابھی اسے ٹریس ہی کر رہی ہے"۔ صدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ جناب۔ ایک آدمی اتنی بڑی واردات کیسے کر سکتا ہے۔ ڈاسٹر چھاؤنی کے انتظامات تو ایسے ہیں کہ وہاں پرندہ بھی پر

نہیں مار سکتا جناب"...... کرنل ڈیوڈ نے شدید بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس کے باوجود ایسا ہوا ہے اور اب عمران بھی غائب ہے اور اس کا ساتھی بھی اور اب تم نے ہر صورت میں ان دونوں کو ٹریس کرنا ہے۔ عمران زخمی بھی ہے اور اسے مسلسل طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا کر بے ہوش رکھا گیا تھا اور اسی بے ہوشی کے عالم میں اسے اغوا کیا گیا ہے اس لئے لامحالہ اسے کسی ہسپتال میں داخل کرایا جائے گا۔ میرا خیال ہے کہ عمران کے ساتھی نے کسی فلسطینی گروپ سے مدد حاصل کی ہو گی کیونکہ اسے یہ بھی معلوم ہو گا کہ اس طرح عمران کو چھاؤنی سے اغوا کرنے کے بعد اسے کسی عام ہسپتال میں داخل نہیں کرایا جا سکتا۔ اس لئے آپ فوری حرکت میں آ جائیں اور تمام فلسطینی گروپوں کو چیک کرائیں اور ہر صورت میں اس عمران کو ٹریس کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ تل ابیب کو اس طرح سیلڈ کر دیں کہ یہ لوگ تل ابیب سے باہر نہ جا سکیں کیونکہ وہ کمپیوٹر ڈسک حاصل کر چکے ہیں اور اب انہوں نے یہاں سے فرار ہونا ہے"...... صدر نے تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ انہوں نے باقاعدہ کسی جاسوس کے انداز میں صورت حال کا تجزیہ بھی کر دیا تھا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کرنل ڈیوڈ نے کہا تو صدر نے رسیور ساتھ کھڑے ملٹری سیکرٹری کے ہاتھ میں دے دیا جس نے

رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے فون سیٹ میز پر رکھ دیا۔

"ہمارا طیارہ تیار کراؤ کرنل ڈیسمنڈ"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیسمنڈ نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد صدر صاحب، ملٹری سیکرٹری اور محافظ دستہ مخصوص طیارے میں سوار ہوئے اور پھر حفاظتی طیاروں کے گھیرے میں صدر صاحب کا مخصوص طیارہ فضا میں بلند ہوا اور آگے بڑھ گیا تو کرنل ڈیسمنڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ واقعی بال بال بچا تھا ورنہ اسے سو فیصد یقین ہو گیا تھا کہ اسے لازماً سزائے موت دے دی جائے گی۔ وہ اپنی مخصوص جیپ میں بیٹھ کر واپس اپنے آفس پہنچ گیا۔ ابھی وہ آفس کی کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ اس کا اے ڈی سی میجر سولار اندر داخل ہوا اور اس نے اسے سیلوٹ کیا۔

"کیا ہوا۔ کوئی رپورٹ"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیسمنڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ ایک آدمی سے اطلاع ملی ہے کہ جب گن شپ ہیلی کاپٹر درختوں کے جھنڈ میں اترا تو وہ آدمی کافی فاصلے پر ایک کھیت میں موجود تھا۔ اس نے ایک آدمی کو جھنڈ سے نکل کر زرعی فارم کی طرف بھاگتے ہوئے دیکھا۔ اس نے کاندھے پر ایک آدمی کو لادا ہوا تھا اور پھر وہ آدمی زرعی فارم میں داخل ہو گیا۔ آپ کو تو معلوم ہے

کہ اس زرعی فارم میں آپ کی دوست مس میگی آتی رہتی ہے۔ پھر تھوڑی دیر بعد مس میگی کی جیپ عقبی طرف سے نکل کر تل ایب کی طرف جاتی ہوئی دیکھی گئی ہے۔ یہ سارا علاقہ چونکہ چھاؤنی کا ملحقہ علاقہ ہے اس لئے اس علاقے کے لوگ مس میگی کے بارے میں جانتے ہیں اور آپ کو بھی وہ اس زرعی فارم میں آتے جاتے دیکھتے رہتے ہیں اس لئے وہ خاموش رہے۔ البتہ انہوں نے مجھے اس بارے میں اطلاع دی تو میں نے انہیں خصوصی طور پر منہ بند رکھنے کے لئے کہا اور اب آپ کو اطلاع دے رہا ہوں"۔۔۔۔ میجر سولار نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم نے زرعی فارم کو چیک کیا ہے۔ وہاں میگی کی لاش تو نہیں ملی تمہیں"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیسمنڈ نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے چیک کیا ہے سر۔ لیکن زرعی فارم خالی ہے اور جناب میگی کو اس جیپ کو ڈرائیو کرتے ہوئے بھی دیکھا گیا ہے"۔۔۔۔۔ میجر سولار نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اسے گن پوائنٹ پر مجبور کر کے لے جایا گیا ہے۔ ویری بیڈ۔ ٹھیک ہے۔ تم جاؤ اور اسے تلاش کرو"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیسمنڈ نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔۔ میجر سولار نے کہا اور سیلوٹ کر کے واپس چلا گیا تو کرنل ڈیسمنڈ نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے میز پر رکھا اور پھر اس پر میگی کی مخصوص فریکونسی

ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل ڈیسمنڈ کالنگ۔ اوور"...... کرنل ڈیسمنڈ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ میگی بول رہی ہوں۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد میگی کی آواز سنائی دی۔

"تم کہاں ہو میگی۔ اوور"...... کرنل ڈیسمنڈ نے کہا۔

"اپنے کلب میں ہوں۔ کیوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چھاؤنی سے دو مجرم فرار ہوئے ہیں جن میں ایک بے ہوش تھا وہ تمہارے زرعی فارم میں گئے اور پھر تمہیں جیپ ڈرائیو کر کے تل ابیب کی طرف جاتے دیکھا گیا ہے۔ کہاں ہیں وہ مجرم۔ اوور"۔ کرنل ڈیسمنڈ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تمہیں اطلاع مل گئی ہے۔ انہوں نے مجھے گن پوائنٹ پر مجبور کر دیا اور پھر وہ تل ابیب کے نواحی علاقہ ٹساڈ میں مجھے بے ہوش کر کے جھاڑیوں میں پھینک کر جیپ لے گئے۔ پھر یہ جیپ بلیک سٹار کلب کے سامنے کھڑی میرے آدمیوں کو ملی ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں گئے ہیں۔ میں نے تمہیں جان بوجھ کر اطلاع نہیں دی تھی کیونکہ مجھے ڈر لگتا ہے ایسی کارروائیوں سے"۔ میگی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے اس لئے کال کیا ہے کہ کہیں انہوں نے

تمہیں تو کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ تم وہیں کلب میں ہی رہو۔ میں رات کو کلب آؤں گا۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل ڈیسمنڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس میز کی دراز میں رکھا اور پھر میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ جی پی فائیو ہیڈ کوارٹر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاسٹر چھاؤنی کا انچارج کرنل ڈیسمنڈ بول رہا ہوں۔ کرنل ڈیوڈ سے بات کرائیں"...... کرنل ڈیسمنڈ نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ چیف آف جی پی فائیو"۔ دوسری طرف سے سخت سی آواز سنائی دی۔

"انچارج ڈاسٹر چھاؤنی کرنل ڈیسمنڈ بول رہا ہوں"...... کرنل ڈیسمنڈ نے کہا۔

"اوہ آپ۔ فرمائیں۔ کیسے فون کیا ہے"...... اس بار کرنل ڈیوڈ نے نرم لہجے میں کہا۔

"ان دونوں پاکیشیائی ایجنٹوں کا کچھ سراغ ملا ہے آپ کو"۔ کرنل ڈیسمنڈ نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی تک تو ان کی تلاش جاری ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"میں نے ان کا سراغ لگا لیا ہے ۔ ڈاسٹر چھاؤنی سے دس کلو میٹر دور کھیتوں اور جھاڑیوں پر مبنی ایک میدان ہے جس میں ایک زرعی فارم بھی موجود ہے ۔ یہ سارا علاقہ چھاؤنی کی حدود میں ہے اور یہاں کا کنٹرول بھی چھاؤنی کے پاس ہے ۔ جس گن شپ ہیلی کاپٹر کے ذریعے بے ہوش پاکیشیائی ایجنٹ کو اغوا کیا گیا ہے یہ ہیلی کاپٹر اس علاقے میں درختوں کے ایک جھنڈ کے اندر سے دستیاب ہوا ہے ۔ اس زرعی فارم میں اس وقت ایک لڑکی میگی موجود تھی ۔ یہ میگی کلب کی مالکہ ہے اور جنرل مینجر بھی ۔ اغوا کرنے والے نے اسے گن پوائنٹ پر اپنے ساتھ لیا اور اس کی جیپ میں بے ہوش ایجنٹ کو ساتھ لے گئے ۔ میگی کو تل ابیب کے نواحی علاقے ٹساڈ میں بے ہوش کر کے جھاڑیوں میں ڈال دیا گیا اور وہ ہوش میں آنے کے بعد اپنے کلب میں چلی گئی جبکہ اس کی جیپ بلیک سٹار کلب کے سامنے کھڑی ملی ہے اس لئے آپ بلیک سٹار کلب کے ارد گرد سے ان کے بارے میں آسانی سے کلیو حاصل کر سکتے ہیں" ...... کرنل ڈیسمنڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ میگی وہاں زرعی فارم میں کیوں موجود تھی" ...... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"اس کی اجازت میں نے اسے دی ہوئی ہے ۔ وہ میری دوست ہے لیکن اسے چھاؤنی میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے" ...... کرنل ڈیسمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ آپ کا بے حد شکریہ ۔ آپ نے یہ کلیو دیا ہے ۔ اب ہم ان ایجنٹوں کو تلاش کر لیں گے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈیسمنڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا ۔ اس نے یہ اطلاع کرنل ڈیوڈ تک اس لئے پہنچائی تھی کہ اسے یقین تھا کہ جب یہ پاکیشیائی ایجنٹ پکڑے جائیں گے تو کرنل ڈیوڈ لازماً اپنی رپورٹ میں اس کا ذکر ضرور کرے گا اس طرح اس کی ناکامی کی کسی حد تک تلافی ہو جائے گی ۔ ویسے اسے میگی کی بات پر سو فیصد یقین تھا کہ میگی کو وہ لازماً گن پوائنٹ پر ساتھ لے گئے ہوں گے اس لئے میگی کسی صورت بھی مجرم نہ بنتی تھی۔

ٹائیگر کو ہوش آیا تو وہ یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ وہ ایک کرسی پر رسیوں سے جکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ یہ جگہ کوئی تہہ خانہ لگتی تھی کیونکہ اس کی مخصوص بناوٹ یہی بتا رہی تھی۔ سامنے دو کرسیاں موجود تھیں جن میں سے ایک کرسی پر میگی بیٹھی ہوئی تھی جبکہ دوسری کرسی پر ایک لمبے قد اور بھرے ہوئے جسم کا مقامی آدمی موجود تھا۔

"تمہیں ہوش آگیا پاکیشیائی۔ کیا نام ہے تمہارا"...... اس آدمی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میرا ساتھی کہاں ہے"...... ٹائیگر نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا ساتھی ہماری تحویل میں ہے۔ پہلے تم اپنے اور اس کے بارے میں سب کچھ بتاؤ گے تو پھر آگے بات ہو گی"...... اس آدمی

نے جواب دیا۔

"تمہارا نام کیا ہے اور کیا تمہارا تعلق ریڈ ایگل سے ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ میرا نام ہاشم ہے اور یہ خفیہ اڈا ریڈ ایگل کا ہے"۔ اس آدمی نے جواب دیا۔

"ریڈ ایگل کا چیف کون ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"تم نے الٹا میرا انٹرویو لینا شروع کر دیا ہے۔ ہم تمہارے لئے نرم گوشہ رکھتے ہیں اس لئے اب تک نہ تمہیں اور نہ ہی تمہارے ساتھی کو گولی ماری گئی ہے ورنہ اب تک تم دونوں ہلاک ہو چکے ہوتے"...... ہاشم نے اس بار سرد لہجے میں کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس نے ہاشم کے لہجے میں چھپی ہوئی مخصوص اجنبیت محسوس کر لی تھی۔ اس کے دونوں ہاتھ کرسی کے عقب میں کر کے رسیوں سے باندھے گئے تھے۔ شاید اس طرح اسے باندھ کر وہ سمجھتے تھے کہ ٹائیگر بازوؤں کو معمولی سی حرکت بھی نہ دے سکے گا اور اس کے سینے کے گرد بھی رسیوں کے دو تین بل موجود تھے۔ ٹائیگر نے ذہنی طور پر ہوشیار ہوتے ہی اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو مخصوص انداز میں حرکت دینا شروع کر دی۔ اسے معلوم تھا کہ گانٹھ عقبی طرف ہی باندھی گئی ہو گی اور وہ اسے آسانی سے کھول لے گا اور پھر ایک جھٹکے سے ہی وہ کرسی سے آزاد ہو جائے گا۔

"میگی نے بھی مجھے یہی بتایا تھا کہ اس کا تعلق ریڈ ایگل سے ہے

لیکن میگی نے جس طرح اچانک مجھے بے ہوش کیا ہے اس سے میں
کھٹک گیا ہوں"....... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس کی انگلیوں نے گانٹھ کی وہ رسی چیک کر لی جسے ایک
مخصوص انداز میں جھٹکا دینے سے وہ یہ گانٹھ آسانی سے کھول لے گا
اور پھر رسیاں ہٹانے میں اسے کوئی پریشانی نہ ہو گی۔

" یہ آدمی بے حد ہوشیار ہے ۔ رابرٹ ۔ تم خواہ خواہ اس سے
پوچھ گچھ کے چکر میں پڑ گئے ہو ۔ تم نے معلوم تو کر لیا ہے کہ یہ
دونوں پاکیشیائی ایجنٹ ہیں ۔ میں اس لئے انہیں لے کر تمہارے
پاس آئی ہوں کہ جب تم ان کی لاشیں حکومت کے حوالے کرو گے
تو لامحالہ تمہیں انتہائی بھاری انعام مل جائے گا اور میں بھی اس میں
حصہ دار ہوں گی"....... اچانک خاموش بیٹھی ہوئی میگی نے کہا تو
ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا ۔ اس کے ذہن میں جو خدشات ابھرے
تھے میگی کی بات سن کر وہ کنفرم ہو گیا تھا کہ ان کا تعلق فلسطینیوں
سے نہیں ہے ۔ یہ کوئی اور گروپ ہے جو خود کریڈٹ لینا چاہتا ہے
لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا
کرنا شروع کر دیا کہ اس میگی نے انہیں بے ہوشی کے دوران خود
گولیوں سے نہیں اڑا دیا تھا اور نہ ہی اس نے انہیں کرنل ڈیوڈ یا
حکومت کے حوالے کیا تھا۔

" تم کچھ دیر خاموش رہتی میگی تو ان کی اصلیت سامنے آ جاتی"۔
رابرٹ نے انتہائی خشمگیں لہجے میں کہا۔

" مجھ پر غرا رہے ہو ۔ مجھ پر ۔ میگی پر ۔ تمہاری یہ جرأت ۔ تم
جانتے نہیں کہ میں ریڈ سٹار میں کیا حیثیت رکھتی ہوں"....... میگی
نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" آئی ایم سوری ۔ میرا مطلب تمہاری توہین کرنا نہیں تھا لیکن
چیف کو اگر ان کی اصلیت معلوم ہو جاتی تو زیادہ بہتر تھا"۔ رابرٹ
نے فوراً ہی معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

" تم چیف سے بات کرو اور ان کو چیف کے حوالے کر دو ۔ وہ
خود ہی ان سے سب کچھ معلوم کر لے گا اور اگر تم ایسا نہیں کر سکتے
تو پھر انہیں گولیوں سے اڑا دو اور لاشیں چیف کو بھجوا دو"....... میگی
نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ لاشوں والی بات درست ہے"....... رابرٹ نے
کہا اور جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

" ایک منٹ ۔ رک جاؤ رابرٹ ورنہ تم دونوں کو بعد میں
پچھتانے کا موقع بھی نہ ملے گا"....... اچانک ٹائیگر نے کہا۔

" کیا کہنا چاہتے ہو ۔ کھل کر بات کرو"....... رابرٹ نے مشین
پسٹل کی نال جھکاتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے ٹائیگر ایک جھٹکے سے
اٹھا اور رسیاں کرسی پر ہی پڑی رہیں ۔ اس کے ساتھ ہی کمرہ رابرٹ
اور میگی دونوں کی چیخوں سے گونج اٹھا ۔ ٹائیگر نے اٹھتے ہی سامنے
بیٹھے ہوئے ان دونوں پر بیک وقت حملہ کر دیا اور وہ دونوں ضربات
کھا کر کرسیوں سمیت پشت کے بل فرش پر گرے ۔ اچانک حملے کی

وجہ سے رابرٹ کے ہاتھ میں مشین پسٹل نکل کر سائیڈ پر جا گرا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں اٹھتے ٹائیگر نے وہ مشین پسٹل جھپٹ لیا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا رابرٹ نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

" مم ۔ مم ۔ مجھے مت مارو "...... رابرٹ کے مرتے ہی میگی جو اب اٹھ کر کھڑی ہو چکی تھی بے اختیار کانپنے لگی۔

" میرا ساتھی کہاں ہے "...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

" وہ ۔ وہ ساتھ والے کمرے میں ہے ۔ زندہ ہے ۔ بے فکر رہو ۔ مجھے مت مارو"...... میگی نے اسی طرح کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" چلو مجھے ساتھ لے کر اس کمرے میں چلو اور سنو ۔ اگر تم نے معمولی سی بھی غلط حرکت کی تو دوسرا سانس نہ لے سکو گی"۔ ٹائیگر نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

" مم ۔ میں کچھ نہیں کروں گی"...... میگی نے کہا اور پھر ایک طرف موجود دروازے کی طرف مڑ گئی ۔ ٹائیگر ہاتھ میں مشین پسٹل لئے اس کے پیچھے تھا ۔ وہ بے حد چوکنا تھا کیونکہ اب اسے میگی پر قطعاً اعتماد نہ رہا تھا ۔ وہ صرف عمران کے بارے میں کنفرم ہونا چاہتا تھا اور پھر دوسرے کمرے میں پہنچ کر ٹائیگر کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اس چھوٹے سے کمرے میں عمران فرش پر لیٹا ہوا تھا ۔ اس کی آنکھیں بند تھیں لیکن اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ نہ

صرف زندہ ہے بلکہ اسے مزید کوئی تکلیف بھی نہیں پہنچائی گئی تھی۔

" یہاں کتنے آدمی موجود ہیں"...... ٹائیگر نے میگی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میں اور رابرٹ موجود ہیں اور کوئی نہیں ہے"...... میگی نے جواب دیا۔

" تم کس چیف کی بات کر رہی تھی ۔ بتاؤ"...... ٹائیگر نے کہا۔

" میں نے تم سے غلط بیانی کی تھی ۔ ہمارا فلسطینی گروپ سے کوئی تعلق نہیں ۔ میں ایکریمین ہوں اور یہ اڈا ایکریمین سرکاری تنظیم ریڈ سٹار کا ہے ۔ ہم یہاں ایکریمین مفادات کے تحفظ اور معلومات کے لئے کام کرتے ہیں ۔ میں ڈاسٹر چھاؤنی کے انچارج کرنل ڈیسمنڈ کی عورت ہوں ۔ وہ مجھ پر جان نچھاور کرتا ہے اور میں اس سے فوجی معلومات حاصل کر کے چیف تک پہنچاتی ہوں"۔ میگی نے جواب دیا۔

" کہاں ہوتا ہے تمہارا چیف"...... ٹائیگر نے کہا۔

" وہ میرے کلب میں اسسٹنٹ مینجر ہے"...... میگی نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

" کلب ۔ کون سا کلب"...... ٹائیگر نے کہا۔

" میگی کلب یہاں کا مشہور کلب ہے ۔ میں اس کی مالکہ اور جنرل مینجر ہوں ۔ وہاں پورے تل ابیب کے اعلیٰ فوجی اور سول افسران آتے ہیں اور چیف نے وہاں ایسے خفیہ انتظامات کر رکھے ہیں کہ ہم

ان افسروں کو بلیک میل کر کے ان سے خفیہ راز حاصل کر لیتے ہیں
اور یہ سب کچھ چیف کرتا ہے ۔اس کا نام جیکسن ہے ۔ وہ اسسٹنٹ
مینجر ہے ۔ ویسے تمہارے ہوش میں آنے سے پہلے کرنل ڈیسمنڈ کی
کال آئی تھی ۔شاید ہمیں بھی آتے ہوئے چیک کر لیا گیا تھا ۔میں نے
اسے کہہ دیا ہے کہ میں اپنے کلب میں ہوں"...... میگی نے کہا۔

"یہاں میڈیکل باکس ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو میگی نے
اثبات میں سر ہلایا اور دوسرے لمحے ٹائیگر کے ہاتھ میں موجود مشین
پسٹل سے تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی گولیاں قطار کی صورت میں
نکل کر میگی کے جسم میں اترتی چلی گئیں اور میگی چیخ مار کر نیچے گری
اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئی اور ٹائیگر تیزی سے دوسرے
دروازے کی طرف بڑھ گیا جو کھلا ہوا تھا اور سیڑھیاں اوپر جاتی
دکھائی دے رہی تھیں اور تھوڑی دیر بعد وہ اس پوری عمارت میں
گھوم کر اسے دیکھ چکا تھا ۔ یہ ایک چھوٹا سا رہائشی پوائنٹ تھا جس
کے بیرونی حصے میں وہ جیپ موجود تھی جس میں میگی انہیں لے کر
آئی تھی جبکہ اس کے ساتھ ہی ایک بڑی سیاہ رنگ کی کار بھی موجود
تھی ۔ ٹائیگر سمجھ گیا کہ یہ کار رابرٹ کی ہو گی ۔ اس نے کمرے کی
تلاشی لی تو اس کمرے میں اسے میڈیکل باکس مل گیا۔اس کے ساتھ
ہی ماسک میک اپ باکس اور اسلحہ بھی اسے دستیاب ہو گیا تو وہ
میڈیکل باکس اٹھائے اس چھوٹے سے تہہ خانے میں آ گیا جہاں
عمران ابھی تک بے ہوش پڑا تھا ۔اس نے میڈیکل باکس کھولا اور

پھر ایک انجکشن نکال کر اس نے عمران کے بازو میں اس کی اچھی
خاصی مقدار انجیکٹ کر دی ۔اس کے ساتھ ہی اس نے پانی کی بوتل
اٹھائی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے دوسرے ہاتھ سے عمران کے
جبڑے بھینچے اور بوتل میں موجود پانی اس نے عمران کے حلق میں
اتارنا شروع کر دیا ۔ تھوڑا سا پانی جب عمران کے حلق سے نیچے اتر گیا
تو ٹائیگر نے بوتل ہٹائی اور اسے ایک طرف رکھ دیا اور پھر تھوڑی دیر
بعد جب عمران کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونا شروع ہو
گئے تو ٹائیگر کا چہرہ اس طرح کھل اٹھا جیسے گہرے بادلوں کے بعد
یکلخت سورج نکل آتا ہے۔

"باس ۔ باس ۔ میں ٹائیگر ہوں"...... ٹائیگر نے جھک کر تیز تیز
لہجے میں کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ مسلسل اور طویل بے ہوشی
کے انجکشن لگنے کی وجہ سے عمران کے ذہن پر گہری دھند موجود ہو گی
البتہ اس کی آواز سن کر عمران کا ذہن فوری بیدار ہو سکتا ہے اس لئے
اس نے مسلسل آوازیں دینا شروع کر دیں۔

"ارے ۔ ارے ۔ تم بھی قبر میں ساتھ موجود ہو ۔ کیا مطلب ۔
استاد شاگرد اکٹھے ۔ عمران نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے انتہائی نحیف سے
لہجے میں کہا۔

"آپ زندہ ہیں باس ۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے"...... ٹائیگر
نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران کی آنکھوں میں موجود دھند
یکلخت چھٹ گئی اور اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھر آئی ۔ پوری

طرح ہوش میں آتے ہی عمران نے اٹھنے کی کوشش کی۔

" آپ لیٹے رہیں ۔ آپ شدید زخمی ہیں باس "...... ٹائیگر نے عمران کے کاندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

" اوہ نہیں ۔ میں اس انداز میں کیسے پڑا رہ سکتا ہوں "۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آہستہ سے اٹھ کر بیٹھ گیا ۔ مگر اس کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے تھے ۔ ظاہر ہے اسے اٹھتے ہوئے شدید تکلیف پہنچی تھی لیکن اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار نمودار نہ ہوئے تھے ۔ چند لمحوں تک عمران آنکھیں بند کئے بیٹھا رہا ۔ پھر اس نے آنکھیں کھولیں ۔ اب اس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

" اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے زندگی دی ہے ۔ ہم کہاں ہیں اور وہ کمپیوٹر ڈسک کہاں ہے "...... عمران نے چونک کر کہا تو ٹائیگر نے اسے مختصر طور پر سارے حالات بتا دیئے ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ تم نے حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے ٹائیگر ۔ ویری گڈ ۔ تم نے واقعی شاگردی کا حق ادا کر دیا ہے "...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر کا چہرہ مزید کھل اٹھا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش شروع کر دی ۔ ٹائیگر نے اسے سہارا دیا۔

" واقعی اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم ہو گیا ہے "...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" یہ کون سی جگہ ہے اور یہ لڑکی کون ہے "...... عمران نے ایک

طرف پڑی ہوئی میگی کی لاش دیکھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے جیپ میں بے ہوش ہونے سے لے کر یہاں ہوش میں آنے کے بعد رابرٹ کو ہلاک کرنے اور پھر یہاں آ کر میگی کو ہلاک کر کے عمارت کا جائزہ لینے تک کی تفصیل بتا دی۔

" ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہے ورنہ کسی بھی لمحے یہاں ریڈ ہو سکتا ہے "...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ عمران کو سہارا دے کر آہستہ آہستہ چلاتا ہوا سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچ گیا۔

" اب کہاں جانا ہے باس ۔ میرے خیال میں یہ کار لے جائیں "۔ ٹائیگر نے کہا۔

" ماسک میک اپ باکس تم بتا رہے تھے اس کمرے میں ہے ۔ ایک ماسک نکال کر مجھے دو "...... عمران نے کہا تو ٹائیگر واپس مڑ گیا اور چند لمحوں بعد جب واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ماسک میک اپ باکس موجود تھا ۔ عمران نے باکس میں سے ایک ماسک نکالا اور اسے چہرے پر چڑھا کر دونوں ہاتھوں سے تھپتھپانا شروع کر دیا ۔ چند لمحوں بعد اس کا چہرہ اور بالوں کا رنگ اور سٹائل سب کچھ بدل چکا تھا۔

" یہاں رابرٹ کے لباس ہوں گے ۔ وہ لے آؤ تاکہ ہسپتال کی یونیفارم سے چھٹکارہ مل سکے "...... عمران نے کہا۔

" تو پھر ادھر کمرے میں آ جائیے "...... ٹائیگر نے کہا تو عمران

آہستہ آہستہ چلتا ہوا واپس ایک کمرے میں آگیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر ایک لباس اٹھائے واپس آگیا۔

"ٹھیک ہے۔ گزارہ ہو جائے گا"...... عمران نے کہا اور لباس لے کر ایک ملحقہ کمرے میں چلا گیا جبکہ ٹائیگر وہیں کھڑا رہا۔ تھوڑی دیر بعد عمران واپس آیا تو وہ لباس تبدیل کر چکا تھا۔

"اب یہاں سے نکلنے کی کرو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد سیاہ رنگ کی کار تیزی سے پھاٹک سے باہر آئی اور ایک طرف رک گئی۔ ٹائیگر جو ڈرائیونگ سیٹ پر تھا کار روک کر نیچے اترا اور اس نے جا کر پھاٹک بند کیا اور واپس آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"اب کہاں جانا ہے باس"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"کسی رہائشی کالونی میں چلو۔ فی الحال ہمیں کسی خالی کوٹھی میں ڈیرہ جمانا پڑے گا"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سرہلا دیا۔

کرنل ڈیوڈ کا چہرہ سخت ہو رہا تھا۔ وہ کرسی پر بیٹھا ہونٹ بھینچے سامنے رکھے ہوئے فون کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے کسی بھی لمحے اس فون میں سے کوئی جن باہر نکل آئے گا۔ اسے اس انداز میں بیٹھے ہوئے تقریباً آدھا گھنٹہ ہو گیا تھا لیکن اس دوران کوئی کال نہ آئی تھی۔

"یہ۔ یہ آخر ہو کیا رہا ہے۔ ایک معمولی سی لڑکی انہیں نہیں مل رہی"...... یکلخت کرنل ڈیوڈ نے میز پر مکا مارتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی فون کی گھنٹی اس طرح بج اٹھی جیسے کرنل ڈیوڈ نے میز پر مکا نہ مارا ہو بلکہ گھنٹی بجانے کا بٹن پریس کیا ہو اور کرنل ڈیوڈ نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"میجر بائیک بول رہا ہوں باس۔ میگی کی لاش مارتو علاقے کی ایک چھوٹی سی عمارت کے تہہ خانے میں پڑی ملی ہے۔ اس کے جسم

میں بیک وقت کئی گولیاں ماری گئی ہیں ۔اس کے ساتھ والے بڑے
تہہ خانے میں ایک آدمی کی لاش پڑی ہوئی ملی ہے ۔اسے بھی گولیاں
مار کر ہلاک کیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم وہاں تک کیسے پہنچے"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"میگی کلب کے اسسٹنٹ مینجر جیکسن پر جب میں نے دباؤ ڈالا کہ
ہم نے ہر قیمت پر میگی کو آپ کے سامنے پیش کرنا ہے تو اس نے
بتایا کہ میگی ڈاسٹر چھاؤنی کے قریب ایک زرعی فارم پر گئی تھی ۔اس
کے بعد نہ ہی اس کی کال آئی ہے اور نہ ہی اس کے بارے میں کچھ
معلوم ہوا ہے جس پر میں اپنے گروپ کے ساتھ وہاں پہنچا اور پھر
وہاں سے سراغ لگاتے لگاتے ہم اس عمارت پر پہنچ گئے ۔ میگی کی
مخصوص جیپ اس عمارت میں موجود تھی ۔اس طرح اس کی اور
دوسرے آدمی کی لاش سامنے آئی ہے"...... میجر بائیک نے بتایا۔

"جبکہ کرنل ڈیسمنڈ نے بتایا تھا کہ میگی نے اس کی کال کے
جواب میں کہا ہے کہ وہ اپنے کلب میں موجود ہے ۔اس کا مطلب ہے
کہ وہ کلب سے نکل کر دوبارہ وہاں گئی ہے ۔ کیوں گئی ہے ۔اس
اسسٹنٹ مینجر کو یقیناً علم ہو گا ۔ تم ایسا کرو کہ اس اسسٹنٹ مینجر
جیکسن کو ہیڈ کوارٹر لے آؤ ۔اب یہ بتائے گا کہ عمران اور اس کا
ساتھی کہاں ہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... میجر بائیک نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اسے بلیک روم میں کرسی پر جکڑ دینا اور پھر مجھے اطلاع دینا ۔

میں اس کی ہڈیوں سے بھی اگلوا لوں گا کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ کہاں
ہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"ہونہہ ۔ مجھ سے چھپا رہے ہیں ۔ مجھ سے ۔ کرنل ڈیوڈ سے ۔ میں
ان کی ہڈیوں سے بھی سب کچھ برآمد کر لوں گا"...... کرنل ڈیوڈ نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج
اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل ڈیوڈ نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ڈاسٹر چھاؤنی کے انچارج کرنل ڈیسمنڈ بات کرنا چاہتے ہیں
باس"...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی
دی۔

"کراؤ بات"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ہیلو ۔ کرنل ڈیسمنڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد کرنل
ڈیسمنڈ کی آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں ۔چیف آف جی پی فائیو"...... کرنل
ڈیوڈ نے اپنی عادت کے مطابق پورا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"کرنل ڈیوڈ ۔ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیا بنا ۔ میگی نے کیا بتایا
ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ نے میگی سے دوبارہ بات کی ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے کلب فون کیا ہے تو وہ اپنے آفس میں نہیں ہے ۔اس

کے اسسٹنٹ مینجر نے حیرت انگیز بات کی ہے کہ وہ دو روز سے کلب ہی نہیں آئی جبکہ ٹرانسمیٹر کال پر وہ جواب نہیں دے رہی حالانکہ پہلے میری ٹرانسمیٹر کال پر اس نے بتایا تھا کہ وہ اپنے کلب میں موجود ہے آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آ رہی"...... کرنل ڈیسمنڈ نے کہا۔

"آپ کی سمجھ میں یہ باتیں نہیں آ سکتیں کرنل ڈیسمنڈ۔ میگی اور اس کے ایک آدمی کی لاشیں مارتو علاقے کی ایک عمارت کے تہہ خانے سے ملی ہیں۔ انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے اور میگی کی جیپ ابھی تک وہیں موجود ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میگی کی لاش۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ کارروائی پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہو گی۔ وہ اسے گن پوائنٹ پر وہاں لے گئے ہوں گے اور پھر اسے ہلاک کر دیا ہو گا"...... کرنل ڈیسمنڈ نے کہا۔

"تو پھر وہ میگی کون تھی جس نے آپ کی کال اٹنڈ کی اور آپ کو بتایا کہ وہ کلب میں موجود ہے اور باقی تفصیل نہیں بتائی۔ یہ میگی ان کی ساتھی تھی۔ وہ انہیں وہاں سے نکال لائی اور پھر ان کے درمیان جھگڑا ہو گیا اور وہ میگی اور اس کے ساتھی کو ہلاک کر کے نکل گئے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"نہیں۔ میگی ایسی نہیں تھی۔ میں جانتا ہوں اسے یہ کوئی اور ہی سلسلہ ہے"...... کرنل ڈیسمنڈ نے کہا۔

"بہرحال آپ بے فکر رہیں۔ جی پی فائیو ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہر قیمت پر تلاش کر لے گی"...... کرنل ڈیوڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور اس نے جیسے ہی رسیور رکھا فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"میجر بائیک بول رہا ہوں باس۔ ہیڈ کوارٹر سے۔ میگی کلب کے اسسٹنٹ مینجر جیکسن کو بلیک روم میں پہنچا دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کیسے آیا ہے وہ"...... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"میں نے اسے کہا کہ آپ اس سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں تو وہ خود ہی اپنی رضامندی سے آ گیا۔ یہاں پہنچ کر اسے بے ہوش کیا گیا اور پھر بلیک روم میں پہنچا دیا گیا"...... میجر بائیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جاؤ اور پورے تل ابیب میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کرو"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور کریڈل پر رکھا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد جب وہ بلیک روم میں داخل ہوا تو وہاں ایک ادھیڑ عمر آدمی کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا موجود تھا۔ اس کی گردن ایک طرف ڈھلکی ہوئی تھی۔ بلیک روم کا انچارج کیپٹن راڈ

وہاں موجود تھا۔

" اسے ہوش میں لے آؤ راڈ "...... کرنل ڈیوڈ نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو لمبے قد اور بھینسے کی طرح پلے ہوئے جسم کا مالک کیپٹن راڈ سر ہلاتا ہوا ایک سائیڈ پر موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک بوتل نکال کر وہ مڑا اور اس نے جیکسن کی کرسی کے قریب پہنچ کر بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل کا دہانہ اس نے جیکسن کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی، اس کا ڈھکن بند کیا اور پھر مڑ کر الماری کی طرف بڑھ گیا۔

" کوڑا بھی نکال لو "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" یس سر "...... کیپٹن راڈ نے کہا اور بوتل الماری میں رکھ کر اس نے ایک کوڑا نکالا اور الماری بند کر کے وہ مڑا اور کرنل ڈیوڈ کی کرسی کے قریب پہنچ کر کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے جیکسن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر اس نے بے اختیار کرسی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

" تمہارا نام جیکسن ہے اور تم میگی کلب کے اسسٹنٹ مینجر ہو "...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ مجھے تو بتایا گیا تھا کہ آپ مجھ سے ملاقات چاہتے ہیں اس لئے میں خود حاضر ہو گیا تھا لیکن یہ راڈز۔ کیا مطلب۔ میں تو بے

گناہ ہوں سر "...... جیکسن نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میگی کون تھی اور اس کا تعلق کس ملک سے تھا "...... کرنل ڈیوڈ نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

" میگی ایکریمین نژاد ہے۔ میں بھی ایکریمین نژاد ہوں۔ ہم یہاں بیس پچیس سال سے ہیں جناب اور اب گریٹ اسرائیل کے فرمانبردار ہیں جناب "...... جیکسن نے کہا۔

" بکواس مت کرو۔ تم سمجھتے ہو کہ تم کرنل ڈیوڈ کو چکر دے سکتے ہو۔ بولو۔ کیا تعلق ہے میگی کا پاکیشیا سے "...... کرنل ڈیوڈ نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

" پاکیشیا سے۔ کیا مطلب جناب۔ پاکیشیا کا کیا مطلب جناب۔ ہمارا تو کبھی کوئی تعلق نہیں رہا جناب پاکیشیا سے۔ ہم نے تو صرف اس کا نام سنا ہوا ہے "...... جیکسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کیپٹن راڈ "...... کرنل ڈیوڈ نے یکلخت ساتھ کھڑے کیپٹن راڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس سر "...... کیپٹن راڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اس کی بوٹیاں اڑا دو۔ اس کی ہڈیاں توڑ دو۔ تمہارا ہاتھ اس وقت تک نہیں رکنا چاہئے جب تک یہ میگی کے متعلق اور اپنی اصلیت نہ بتا دے "...... کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا۔

" یس باس "...... کیپٹن راڈ نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کوڑے

کو ہوا میں چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ"...... جیکسن نے چیخ کر کہا تو کرنل ڈیوڈ کے اشارے پر کیپٹن راڈر رک گیا۔

"آخری موقع دے رہا ہوں تمہیں۔ سب کچھ بک دو"..... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"میگی اور میرا تعلق ایکریمیا کی ایک سرکاری ایجنسی ریڈ سٹار سے ہے۔ ریڈ سٹار کا کام اسرائیل میں ایکریمیا کے مفادات کا تحفظ کرنا ہے اور اگر ایکریمیا کے خلاف اسرائیل کوئی اقدامات کرتا ہے تو اس کی رپورٹنگ کرنا ہے لیکن آج تک چونکہ اسرائیل نے کوئی ایسا اقدام نہیں کیا اس لئے ہم بس عام سی رپورٹیں ایکریمیا بھیجتے رہتے ہیں"..... جیکسن نے کہا۔

"میں پوچھ رہا ہوں کہ پاکیشیا سے تمہارا کیا تعلق ہے اور تم الٹی ہی بکواس کئے جا رہے ہو۔ سنو۔ دنیا کے خطرناک ترین پاکیشیائی ایجنٹ ڈاسٹر چھاؤنی سے فرار ہوئے تو میگی وہاں زرعی فارم میں جیپ سمیت موجود تھی۔ وہ انہیں لے کر وہاں سے نکلی اور مارتو علاقے میں ایک عمارت میں پہنچ گئی اور اب وہاں سے میگی اس کے ایک ساتھی کی لاشیں ملی ہیں اور میگی کی جیپ ابھی تک اس عمارت میں موجود ہے جبکہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ غائب ہیں اور تم نجانے کیا بکواس کر رہے ہو"..... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مارتو میں۔ اوہ۔ اوہ۔ وہ تو ریڈ سٹار کا اڈا ہے۔ وہاں کا انچارج

جیمسن ہے"..... جیکسن نے چونک کر کہا۔

"جو بھی ہے تم یہ بتاؤ کہ پاکیشیائی ایجنٹ کہاں ہیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ۔ مجھے نہیں معلوم۔ میگی ڈاسٹر چھاؤنی کرنل ڈیسمنڈ سے ملنے گئی تھی۔ وہ ہر ہفتے جاتی ہے اور دو روز وہاں رہتی ہے۔ کرنل ڈیسمنڈ چھاؤنی سے وہاں زرعی فارم پہنچ جاتا ہے اور پھر میگی اسے مخصوص شراب پلا کر اس سے چھاؤنی اور فوج کے بارے میں معلومات حاصل کرتی ہے۔ اس بار بھی وہ وہاں گئی لیکن پھر ابھی تک واپس نہیں آئی اور اب آپ بتا رہے ہیں کہ وہ مارتو اڈے میں ہلاک ہو چکی ہے"..... جیکسن نے کہا۔

"مارتو اڈے میں تمہارا ساتھی جیمسن کوئی سواری استعمال کرتا ہے یا نہیں"..... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"ہاں۔ ڈاج ڈارٹ سیاہ کار اس کی تحویل میں تھی"..... جیکسن نے جواب دیا۔

"اس کا نمبر اور ماڈل بتاؤ"..... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا تو جیکسن نے نمبر اور ماڈل بتا دیا۔

"اسے آف کر دو"..... کرنل ڈیوڈ نے اٹھتے ہوئے کیپٹن راڈر سے کہا اور تیزی سے مڑ کر بلیک روم سے باہر آ گیا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اپنے آفس میں آیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اس نے خود ہی تیزی سے نمبر پریس

رنے شروع کر دیئے۔

"ٹریفک کنٹرول ہیڈ آفس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ چیف آف جی پی فائیو بول رہا ہوں۔ اپنے انچارج سے بات کراؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ انتھونی بول رہا ہوں۔ حکم فرمائیے جناب"...... چند لمحوں بعد ایک انتہائی مؤدبانہ مردانہ آواز سنائی دی۔

"ایک کار کے بارے میں تفصیلات نوٹ کرو۔ مجھے اس کار کے بارے میں معلومات چاہئیں کہ یہ اس وقت کہاں موجود ہے اور فوراً مجھے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ فرمائیے سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے جیکسن کی بتائی ہوئی تفصیل بتا دی۔

"یس سر۔ یہ رجسٹریشن نمبر ہمارا ہے اس لئے کار میں یقیناً کاشن پوائنٹ ہو گا۔ میں ابھی معلوم کر کے آپ کو بتاتا ہوں جناب"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور سنو۔ جب تک میں نہ کہوں تم نے اس کار کو مسلسل چیکنگ میں رکھنا ہے کیونکہ اس کار میں انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ مارتو کے علاقے سے فرار ہوئے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ کار جہاں اس وقت موجود ہے وہاں سے کہیں اور چلی جائے اور میرے پاس وقت نہیں ہے کہ تمہاری کال رسیو کرتا رہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل ڈیوڈ نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ٹریفک کنٹرول ہیڈ آفس سے انچارج انتھونی کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"بات کراؤ۔ نانسنس۔ خواہ مخواہ دس منٹ لگا دیئے بات کرتے ہوئے"...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہیلو سر۔ میں انتھونی بول رہا ہوں۔ ٹریفک کنٹرول ہیڈ آفس کا انچارج جناب"...... دوسری طرف سے انتھونی کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جلدی بکو۔ کہاں ہے وہ کار"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر۔ وہ کار سٹی ہسپتال کی پارکنگ میں موجود ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سٹی ہسپتال میں۔ اوہ۔ اوہ۔ وہ عمران شدید زخمی تھا۔ وہ وہیں ہو گا۔ ٹھیک ہے اسے نظر میں ہی رکھنا"...... کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر

کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور میز کی دراز سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ۔ اوور۔۔۔۔۔" کرنل ڈیوڈ نے چیخ چیخ کر بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میجر بائیک اٹنڈنگ یو سر۔ اوور۔۔۔" تھوڑی دیر بعد میجر بائیک کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سنو۔ پاکیشیائی ایجنٹ سٹی ہسپتال میں موجود ہیں۔ عمران شدید زخمی ہے۔ اسے لازماً وہاں داخل کرایا گیا ہو گا۔ تم پورے گروپ کو لے کر وہاں پہنچو اور ہسپتال کو گھیرے میں لے لو۔ میں بھی وہیں پہنچ رہا ہوں۔ جب تک میں نہ پہنچوں وہاں سے کسی بھی مریض یا اس کے لواحقین میں سے کسی کو باہر نہ جانے دینا۔ اوور اینڈ آل۔۔۔" کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے دوڑتی ہوئی سٹی ہسپتال کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر مسرت اور کامیابی کے تاثرات نمایاں نظر آ رہے تھے کیونکہ اب عمران اس کے ہاتھوں سے بچ کر نہ جا سکتا تھا۔

ٹائیگر کار کو دوڑاتا ہوا تل ابیب کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا کیونکہ جس عمارت میں وہ موجود تھے وہ تل ابیب کے نواحی علاقے میں موجود تھی۔ عمران سائیڈ پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔

"کار سائیڈ پر کر کے روکو۔۔۔۔" اچانک عمران نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے لاشعوری طور پر سائیڈ انڈیکیٹر دے کر کار کی رفتار آہستہ کر دی اور پھر اسے آہستہ سے سائیڈ پر لے جا کر روک دیا۔

"کیا ہوا باس۔۔۔۔" ٹائیگر نے کار روک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میری طبیعت خراب ہو رہی ہے۔ مجھے عقبی سیٹ پر لٹا دو۔" عمران نے آہستہ سے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ باس ۔ آپ کا لباس تو خون سے بھر گیا ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ ٹانکے ٹوٹ گئے ہیں"..... ٹائیگر نے عمران کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"شاید ان لوگوں نے عارضی ٹانکے لگائے تھے"..... عمران نے آہستہ سے جواب دیا ۔ ٹائیگر کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترا اور پھر دوڑتا ہوا دوسری طرف آگیا ۔ اس نے دروازہ کھولا اور عمران کو سہارا دے کر باہر نکالا تو عمران اس کے بازوؤں میں ہی جھول گیا ۔ تکلیف کی انتہائی شدت کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گیا تھا ۔ ٹائیگر نے بڑی مشکل سے اسے سنبھالا اور پھر کار کا عقبی دروازہ کھول کر اس نے بڑی جدوجہد کے بعد عمران کو عقبی سیٹ پر لٹا کر اس کی ٹانگیں اندر کر کے دروازہ بند کر دیا ۔ عقبی سیٹ پر ایمرجنسی کے سلسلے میں خصوصی بیلٹس موجود تھیں تاکہ اگر کسی ایمرجنسی کی صورت میں کسی مریض کو لے جانا پڑے تو وہ سیٹ سے نیچے نہ کر سکے ۔ ٹائیگر نے بیلٹس سیٹ کے ساتھ باندھ دیں ۔ عمران کی حالت بے حد خراب ہو رہی تھی۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ باس کو کسی ہسپتال لے جانا ہو گا ورنہ"..... ٹائیگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ورنہ کے بعد جو کچھ وہ کہنا چاہتا تھا وہ الفاظ کہنے کا اسے حوصلہ ہی نہ پڑا ۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ پر آیا اور دوسرے لمحے اس نے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی ۔ پھر تو جیسے اس نے اپنے پورے جسم کا زور ایکسیلیٹر پر

لگا دیا تھا کیونکہ کار انتہائی سپیڈ سے سڑک پر دوڑنے لگی تھی ۔ انجن سے اس قدر شور اٹھ رہا تھا کہ سڑک پر جانے والی ٹریفک یہ شور سن کر ہی کائی کی طرح پھٹتی چلی جا رہی تھی لیکن ٹائیگر کی حالت روبوٹ جیسی ہو رہی تھی ۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے ۔ بس وہ لاشعوری طور پر کار کو انتہائی رفتار سے دوڑاتا ہوا سڑک پر چلنے والی ٹریفک سے بچاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا کہ اچانک اسے عقب سے پولیس کاروں کے چیختے ہوئے سائرن سنائی دینے لگے تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے لیکن اس نے رفتار کم نہ کی تھی لیکن پولیس کاروں کے انجن اس کی کار کے انجن سے کہیں زیادہ طاقتور تھے اس لئے چند ہی لمحوں میں پولیس کاریں اس کے دونوں اطراف میں پہنچ گئیں۔

"ایمرجنسی ۔ عقبی سیٹ پر مریض موجود ہے ۔ اس کی حالت شدید خطرے میں ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ قریبی ہسپتال کہاں ہے"..... ٹائیگر نے چیخ کر کہا تو پولیس کاروں میں سے عقبی سیٹ کی طرف دیکھا گیا۔

"ہمارے پیچھے آؤ"..... ایک کار والے نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور ٹائیگر کی کار کے آگے آگے دوڑنے لگی جبکہ دوسری کار اس کے عقب میں چلی گئی اور پولیس کاروں کے تیز سائرنوں کی وجہ سے اب ٹریفک خود بخود سائیڈوں پر ہوتی چلی جا رہی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک بڑے سے احاطے میں

پولیس کار مڑ گئی تو ٹائیگر نے بھی کار اس احاطے میں موڑ دی ۔ عقبی پولیس کار تیزی سے سائیڈ سے نکل کر ہسپتال کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئی ۔ شاید وہ ایمرجنسی مریض کی اطلاع دینے گئی تھی اور پھر جیسے ہی ٹائیگر کی کار رکی ہسپتال کے افراد ایک اسٹیچر کو دوڑاتے ہوئے ٹائیگر کی کار کی طرف دوڑتے ہوئے آئے ۔ ان کے ساتھ ایک نوجوان ڈاکٹر اور دو نرسیں تھیں اور پھر عمران کی حالت دیکھ کر ڈاکٹر اور نرسیں بے اختیار چیخ اٹھیں کیونکہ کار کی عقبی سیٹ خون سے تربتر ہو رہی تھی اور عمران اس انداز میں سانس لے رہا تھا جیسے ابھی آخری ہچکی لے کر دم توڑ دے گا ۔ اس کا چہرہ ہلدی سے زیادہ زرد پڑ گیا تھا اور پھر عمران کو سیٹ سے اٹھا کر سٹریچر پر لادا گیا اور ایک بار پھر سٹریچر کو لے کر ڈاکٹر ، نرسیں اور وارڈ بوائے دوڑ پڑے ۔ ٹائیگر ساتھ ساتھ دوڑ رہا تھا ۔ وہ نوجوان ڈاکٹر کو بتا رہا تھا کہ اسے گولیاں لگی تھیں جو آپریشن کر کے نکال دی گئیں اور ٹانکے لگائے گئے لیکن ٹانکے شاید عارضی لگائے گئے تھے اس لئے ٹوٹ گئے ۔ ڈاکٹر سر ہلاتا رہا لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا ۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ ٹائیگر کی بات ہی نہ سن رہا ہو ۔ اس کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں اور پھر ایک راہداری سے گزر کر عمران کو آپریشن روم میں لے جایا گیا تو ٹائیگر باہر ہی رک گیا ۔ اسی لمحے پولیس افسران دوڑتے ہوئے ٹائیگر کے قریب آ گئے ۔

"آپ کون ہیں اور یہ مریض کون ہے ۔ کیا ہوا ہے اسے" ۔ ایک

پولیس آفیسر نے کہا ۔

"ابھی کچھ مت پوچھیں پلیز ۔ پہلے مریض کو ٹھیک ہونے دیں ۔ میں بھاگا تو نہیں جا رہا" ...... ٹائیگر نے چیختے ہوئے کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔ ٹھیک ہے" ...... ایک پولیس آفیسر نے ہمدردانہ لہجے میں کہا اور واپس مڑ گئے ۔ ٹائیگر دونوں ہاتھوں میں سر پکڑ کر وہیں بنچ پر بیٹھ گیا ۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ یہیں برآمدے میں ہی سجدہ ریز ہو جائے لیکن وہ اپنے آپ پر جبر کئے بیٹھا ہوا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہودیوں کے اس ملک میں اگر انہیں معلوم ہو گیا کہ وہ مسلمان ہے تو وہ ویسے ہی انہیں گولی مار دیں گے لیکن وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے عمران کی صحت یابی کی گڑگڑا کر دعائیں مانگ رہا تھا ۔ اسے باقی سب کچھ بھول گیا تھا ۔ اس کے دل سے بس ایک ہی دعا نکل رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ عمران کو نئی زندگی دے دے کیونکہ جو حالت اس نے عمران کی دیکھی تھی وہ واقعی ناگفتہ بہ تھی لیکن اب وہ سوائے دعا کرنے کے اور کیا کر سکتا تھا اور پھر تقریباً دو گھنٹے بعد آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھلا تو ٹائیگر ایک جھٹکے سے اٹھا اور باہر آنے والے ڈاکٹر کا ستا ہوا چہرہ دیکھ کر اس کا دل بے اختیار ڈوب گیا ۔

"کیا ہوا ڈاکٹر" ...... ٹائیگر نے نجانے کس دل سے پوچھا ۔

"انتہائی سیریس کیس ہے ۔ پہلے آپریشن درست انداز میں نہیں کئے گئے تھے اور ٹانکے بھی انتہائی عارضی لگائے گئے تھے ۔ مریض انتہائی خطرے میں ہے" ...... ڈاکٹر نے کہا اور آگے بڑھ گیا تو ٹائیگر

کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کا دل مٹھی میں لے کر اسے
پوری قوت سے بھینچ دیا ہو۔ وہ دوبارہ بنچ پر گر سا گیا۔ اس نے ایک
بار پھر دونوں ہاتھوں سے سر پکڑا اور ایک بار پھر اس کے دل سے
عمران کی زندگی کے لئے دعائیں نکلنے لگیں۔

"مسٹر۔ مریض کی حالت خطرے میں ہے۔ اب آپ ہمیں
تفصیل بتائیں۔ ہم نے اعلیٰ حکام کو رپورٹ دینی ہے"...... ایک
پولیس آفیسر نے قریب آ کر اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے کچھ معلوم نہیں۔ جاؤ۔ مجھے کچھ معلوم نہیں۔ جاؤ چلے
جاؤ"...... ٹائیگر نے یکلخت حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"اسے گرفتار کر لو"...... اچانک ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی
اور اس کے ساتھ ہی دو پولیس آفیسر اس سے اس طرح چمٹ گئے
جیسے ٹائیگر دنیا کا سب سے بڑا مجرم ہو۔ ایک بار تو ٹائیگر کا دل چاہا
کہ وہ ان سب کا خاتمہ کر دے۔ اس کی جیب میں مشین پسٹل موجود
تھا لیکن عمران کی حالت کا سن کر اس کا پورا جسم جیسے سن ہو کر رہ
گیا تھا اور پھر ٹائیگر کے دونوں بازو عقب میں کر کے ہتھکڑی لگا دی
گئی اور اسے ایک لحاظ سے گھسیٹ کر بیرونی دروازے کی طرف لے
جایا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ پولیس کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا اور
پولیس کار تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔
ٹائیگر آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ذہن میں عمران کی انتہائی
خطرناک حالت کی وجہ سے بگولے سے ناچ رہے تھے۔ وہ دل ہی دل

میں مسلسل دعائیں مانگ رہا تھا۔ اسے اپنی کوئی فکر نہ تھی کیونکہ
اسے معلوم تھا کہ وہ جب چاہے پولیس اسٹیشن سے فرار ہو سکتا تھا
لیکن اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ چونک پڑا کیونکہ
بہرحال اسے پولیس کو کوئی نہ کوئی بیان تو دینا ہی پڑے گا۔ پولیس
نے جس انداز میں اسے گرفتار کیا تھا اس سے یہی ثابت ہوتا تھا کہ
پولیس نے ڈاکٹروں سے عمران کے بارے میں ساری تفصیل معلوم
کر لی ہے اور انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ عمران کو گولیاں لگی ہیں اور
کہیں اس کا باقاعدہ علاج بھی کیا گیا ہے۔ اچانک اس کے ذہن میں
جی پی فائیو کا خیال آ گیا۔ اگر جی پی فائیو کو اطلاع مل گئی تو ہو سکتا
ہے کہ عمران کو ہسپتال میں ہی گولی مار دی جائے یا ہو سکتا ہے کہ
اسے ڈاسٹر چھاؤنی منتقل کر دیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی اسے اپنی
شدید ترین بے بسی کا احساس ہوا کیونکہ تل ابیب میں وہ کسی
فلسطینی گروپ سے واقف نہیں تھا۔ پہلے بھی وہ میگی اور اس کے
آدمی سے بمشکل اپنی اور عمران کی جان بچا سکا تھا لیکن اب کیا ہو گا
اچانک وہ پولیس کار ایک بڑی سی عمارت میں مڑ گئی۔ یہ شاید
پولیس کا سنٹرل ہیڈ کوارٹر تھا۔ ٹائیگر کو کار سے اتار کر ایک بڑے
کمرے میں لایا گیا اور پھر وہاں اسے مخصوص کرسی کے ساتھ کلپ کر
کے بٹھا دیا گیا۔ ہتھکڑی اس کے ہاتھوں میں ویسے ہی موجود تھی۔
ٹائیگر ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اچانک اسے خیال آیا کہ وہ
ماسک میک اپ میں ہے اور ماسک میک اپ کے نیچے اس نے

سپیشل میک اپ کیا ہوا تھا۔ سارے ہی پوائنٹ اس کے خلاف جا
رہے تھے کہ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا کہ اسے ہر
صورت میں پولیس اسٹیشن سے فرار ہونا چاہئے ورنہ وہ نہ اپنے آپ کو
بچا سکے گا اور نہ ہی عمران کو۔ یہ فیصلہ کرتے ہی بگولوں کی طرح
گھومتے ہوئے اس کے ذہن میں یکلخت ٹھہراؤ سا پیدا ہو گیا۔ اسی لمحے
دو پولیس افسران آکر اس کے سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"اب تفصیل سے بتاؤ کہ تم کون ہو۔ یہ مریض کون ہے اور یہ
کہاں زخمی ہوا اور کیسے زخمی ہوا"...... ایک پولیس آفیسر نے انتہائی
سرد لہجے میں کہا۔

"میں سب کچھ بتا دوں گا۔ سب کچھ۔ لیکن پہلے ہسپتال سے
معلوم کر کے بتاؤ کہ میرے ساتھی کی اب کیا پوزیشن ہے"۔ ٹائیگر
نے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی انگلیاں تیزی سے ہتھکڑی کے
بٹنوں پر جم گئیں۔

"اس کی حالت بے حد سیریس ہے۔ ہم نے یہاں پہنچ کر دوبارہ
فون کر کے معلوم کیا ہے"...... ایک پولیس آفیسر نے جواب دیا۔

"تو پھر سنو۔ ہمارا تعلق اسرائیل کی سب سے خفیہ سرکاری
ایجنسی ریڈ آرمی سے ہے۔ میرا ساتھی ریڈ آرمی کا چیف کرنل شیفرڈ
ہے اور میرا نام میجر لارسن ہے۔ ہم ایک خفیہ مشن پر تھے کہ دشمن
ایجنٹوں نے چیف پر فائر کھول دیا اور میں بڑی مشکل سے چیف کو
وہاں سے بچا کر لایا ہوں لیکن ہمارے ایک ساتھی نے غداری کی۔

وہ دشمن کا ایجنٹ تھا۔ وہ ہمیں اپنے اڈے پر لے گیا اور وہاں مجھے بے
ہوش کر دیا گیا اور چیف کو وہ ملک سے باہر اسمگل کرنا چاہتے تھے
اس لئے انہوں نے چیف کا آپریشن کیا اور عارضی ٹانکے لگا دیئے۔ اس
دوران مجھے ہوش آگیا اور میں نے جب یہ صورت حال دیکھی تو ایک
بار پھر چیف کی جان بچانے کے لئے مجھے حرکت میں آنا پڑا۔ میں ان
سب کا خاتمہ کر کے ان کی کار میں چیف کو ڈال کر نکلا۔ اس جدوجہد
میں چیف کے ٹانکے ٹوٹ گئے اور چیف کی حالت خراب ہو گئی۔ اس
کے بعد تم خود جانتے ہو کہ کیا ہوا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جھوٹ مت بولو۔ جو کچھ سچ ہے وہ بتاؤ۔ ہمارا تعلق پولیس سے
ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ ریڈ آرمی ختم کر دی گئی ہے۔ اب صرف
ٹی پی فائیو ایک ایجنسی ہے"...... ایک پولیس آفیسر نے غصیلے لہجے
میں کہا۔

"تم جیسے احمق کو کس نے پولیس میں بھرتی کیا ہے۔ نانسنس۔
ریڈ آرمی کو اس لئے ختم کیا گیا ہے کہ اسے خفیہ رکھا جا سکے"۔ ٹائیگر
نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اسے لاک اپ میں ڈال دو۔ ہم کل تحقیقات کے بعد اس
بارے میں فیصلہ کریں گے"...... اس پولیس آفیسر نے کہا جسے
ٹائیگر نے ڈانٹا تھا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔

"یس سر"...... دوسرے پولیس آفیسر نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر
ٹائیگر کی کرسی کے ساتھ موجود کلپ کھولے گئے۔ اسی لمحے ٹائیگر نے

ہتھکڑی کا بٹن پریس کر دیا۔ کلک کی آواز کے ساتھ ہی ہتھکڑی کھل
گئی اور پھر ایک پولیس آفیسر اسے بازو سے پکڑنے کے لئے جیسے ہی
آگے بڑھا ٹائیگر نے ہاتھ میں موجود ہتھکڑی پوری قوت سے اس کے
منہ پر ماری اور وہ پولیس آفیسر چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل گرا ہی
تھا کہ ٹائیگر نے جھپٹ کر دوسرے پولیس آفیسر کے ہولسٹر سے
ریوالور کھینچا اور پھر کمرہ دھماکوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔
دونوں پولیس آفیسرز گولیاں کھا کر چیختے ہوئے نیچے ہی گرے تھے کہ
ٹائیگر نے دروازے کی طرف دوڑ لگا دی۔ اپنا مشین پسٹل وقت کی
کمی کی وجہ سے وہ نکال ہی نہ سکا تھا۔ بند دروازہ اس نے کھولا تو اسے
دروازے کی موٹائی سے ہی اندازہ ہو گیا کہ یہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔
وہ تیزی سے باہر نکلا اور اس نے اپنے عقب میں دروازہ بند کر دیا۔
ریوالور اس نے جیب میں ڈالا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ سامنے
موجود ایمرجنسی پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں کئی لوگ آ جا رہے
تھے لیکن کسی نے اسے کچھ نہ کہا۔ شاید وہ سب اپنے اپنے کاموں میں
مصروف تھے۔ ٹائیگر نے ایمرجنسی میں موجود ایک کار کو چیک کر لیا
تھا۔ وہ ایمرجنسی کے لئے تیار کر کے کھڑی کی گئی تھی لیکن اس
ایمرجنسی پارکنگ کے پاس دو پولیس آفیسر موجود تھے۔ ٹائیگر نے
جیب سے ریوالور نکالا اور دوسرے لمحے دو دھماکے ہوئے اور اس کے
ساتھ ہی دونوں پولیس آفیسرز چیختے ہوئے نیچے گرے تو ٹائیگر نے
جمپ لگایا اور کار کے قریب پہنچ کر اس نے بجلی کی سی تیزی سے کار کی

ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولا اور اچھل کر اندر داخل ہو گا۔ ٹائیگر
کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ موجود تھی کیونکہ کار بلٹ پروف تھی
اور اگنیشن میں چابی بھی موجود تھی۔ پولیس ہیڈ کوارٹر میں چیخ و پکار
سی مچ گئی اور کئی پولیس آفیسرز ہولسٹروں سے ریوالور کھینچ کر اس
طرف دوڑ پڑے لیکن دوسرے لمحے کار کا انجن جاگا اور ٹائیگر نے بٹن
دبا کر کار کے ٹائروں کے آگے پیچھے شیلڈ گرائیں اور اس کے ساتھ ہی
کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور پھر تیزی سے گھومتی ہوئی مین گیٹ
کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس پر فائرنگ کی گئی لیکن گولیاں کار سے
ٹکرا کر نیچے گر گئیں اور چند لمحوں بعد ٹائیگر کار سمیت ہیڈ کوارٹر سے
باہر آیا اور ابھی وہ تھوڑا ہی آگے بڑھا تھا کہ اس کے پیچھے جیسے پولیس
کاروں کے سائرنوں کا سیلاب سے آ گیا لیکن ٹائیگر کار کو پوری رفتار
سے دوڑاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ گو پولیس کاریں اس کے پیچھے
تھیں لیکن اس کی کار کا انجن ان سے زیادہ طاقتور تھا اس لئے باوجود
کوشش کے وہ ٹائیگر کی کار کے قریب نہ آ سکے تھے۔ ٹائیگر کو معلوم
تھا کہ چند لمحوں بعد ہی پورے تل ابیب میں سڑکوں پر ناکہ بندی کر
لی جائے گی اور پھر اسے ہر صورت میں روکا جائے گا لیکن ٹائیگر کے
ذہن میں یہ ساری صورت حال پہلے سے موجود تھی۔ اس نے انتہائی
رفتار سے دوڑتی ہوئی کار کو اچانک سائیڈ پر موڑا اور کار دو پہیوں پر
اٹھ کر گھومتی ہوئی مڑی اور پھر ایک دھماکے سے نیچے گر کر ایک
جھٹکے سے آگے بڑھ گئی جبکہ پولیس کاریں اس تیزی سے نہ گھوم

سکیں اس لئے وہ تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئیں۔ ٹائیگر کار دوڑاتا ہوا ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوا۔ پولیس کاروں کے سائرن اب دور سے سنائی دے رہے تھے۔ وہ اب گھوم کر واپس آ رہے تھے کہ ٹائیگر نے ایک جھٹکے سے کار روکی اور دروازہ کھول کر باہر نکلا اور بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا سائیڈ گلی میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہ کسی ایسے خرگوش کی طرح دوڑ رہا تھا جس کے پیچھے شکاری کتے لگ گئے ہوں۔ چار پانچ گلیوں میں دوڑنے کے بعد وہ اچانک رکا اور دوسرے لمحے اس کا جسم ہائی جمپ کے انداز میں فضا میں بلند ہوا اور کوٹھی کی عقبی دیوار پر ایک لمحے کے لئے اس کے پیر لگے اور دوسرے لمحے وہ ایک ہلکے سے دھماکے سے نیچے گرا اور وہیں باڑ کے پیچھے دبک گیا۔ اسی لمحے سائیڈ گلی سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی لیکن ٹائیگر یہ آواز سن کر چونک پڑا کیونکہ قدموں کی آواز سے لگتا تھا کہ دوڑنے والی کوئی عورت ہے۔ ادھر پولیس گاڑیوں کے چیختے ہوئے سائرنوں سے پورا علاقہ گونج رہا تھا۔ ٹائیگر کو معلوم تھا کہ چونکہ اس نے کار اس کالونی میں چھوڑی ہے اس لئے ابھی پوری کالونی کی ایک ایک کوٹھی کی تلاشی لی جائے گی۔ وہ ہونٹ بھینچے باڑ کے پیچھے سمٹا ہوا بیٹھا تھا کہ دوسرے لمحے ایک نوجوان لڑکی جس کے جسم پر سلیپنگ گاؤن تھا دوڑتی ہوئی باغ میں آئی اور حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

" یہ کیسا دھماکہ تھا۔ میں نے خود سنا تھا"...... لڑکی کی

بڑبڑاہٹ سنائی دی اور پھر وہ واپس مڑ گئی تو ٹائیگر باڑ کے پیچھے سے نکلا اور پنجوں کے بل دوڑتا ہوا اس کے پیچھے سائیڈ گلی کے دہانے کی طرف بڑھا اور پھر اچانک وہ رک گیا کیونکہ واپس جاتی ہوئی لڑکی کے قدموں کی آواز یکلخت رک گئی تھی۔ شاید ٹائیگر کی احتیاط کے باوجود اس کے قدموں کی آواز اس کے کانوں میں پڑ گئی تھی۔ ٹائیگر کے لئے اب اور کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ اس لڑکی کو بے ہوش کر دیتا اس لئے وہ بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ گلی میں داخل ہوا۔

" تم۔ تم کون ہو"...... لڑکی نے جو تقریباً درمیان میں کھڑی تھی یکلخت چیختے ہوئے کہا لیکن ٹائیگر نے کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر چھلانگ لگائی اور لڑکی کا چیخ مارنے کے لئے کھلا ہوا منہ ویسے ہی کھلا رہ گیا۔ لڑکی ٹائیگر کے ہاتھوں میں ایک لمحے کے لئے مچھلی کی طرح تڑپی اور پھر اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ ٹائیگر نے اسے کاندھے پر ڈالا اور آگے بڑھ گیا۔ دوسری طرف سناٹا تھا البتہ سائرنوں کی آوازیں مسلسل سنائی دے رہی تھیں اور پھر ٹائیگر اس کوٹھی میں داخل ہو گیا۔ اس کے ہاتھ میں پولیس ریوالور موجود تھا۔ لڑکی کو اس نے برآمدے کے ایک کونے میں فرش پر ڈال دیا تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ یہ دیکھ کر خوش ہو گیا کہ اس کوٹھی میں اس لڑکی کے علاوہ اور کوئی آدمی نہ تھا۔ کوٹھی میں ایک تہہ خانہ بھی موجود تھا لیکن اب ٹائیگر کے لئے مسئلہ تھا کہ اگر پولیس نے چیکنگ کے لئے کال بیل دی تو پھر وہ کیسے گیٹ کھول کر کوٹھی کی چیکنگ کرا سکے گا اور پولیس کسی

بھی لمحے وہاں پہنچ سکتی تھی اور ٹائیگر جانتا تھا کہ اگر وہ اب پولیس
کے ہاتھ آگیا تو اسے دیکھتے ہی گولی مار دیں گے کیونکہ وہ ہیڈ کوارٹر
میں کئی پولیس والوں کو ہلاک کر چکا تھا۔ اس نے جھک کر برآمدے
میں پڑی ہوئی بے ہوش لڑکی کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور اس کمرے
میں صوفے پر ڈال دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ماسک اتار دیا
اور پھر اسے ایک طرف پڑی ہوئی باسکٹ میں ڈال کر اس نے آگے
بڑھ کر لڑکی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ اس کے
پاس اور کوئی راستہ نہ رہا تھا کہ کسی طرح اس لڑکی کو ہوش میں
لے آئے۔ چند لمحوں بعد لڑکی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار
ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور خود سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔
اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔ لڑکی نے کراہتے ہوئے آنکھیں
کھولیں اور پھر وہ لاشعوری طور پر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"بیٹھ جاؤ اور میری بات سنو"...... ٹائیگر نے انتہائی سنجیدہ لہجے
میں کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ وہ وہ آدمی کہاں ہے جس نے مجھ پر حملہ کیا
تھا"...... لڑکی نے دوبارہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے ادھر ادھر دیکھتے
ہوئے کہا۔

"وہ ادھر باسکٹ میں پڑا ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے
کہا تو لڑکی کی گردن اس طرف باسکٹ کی طرف مڑ گئی جیسے اس کی
گردن میں مشین فٹ ہو۔ باسکٹ میں پڑا ہوا ماسک اسے نظر آ رہا

تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم میک اپ میں تھے۔ اوہ۔ لباس تو وہی
ہے۔ تم کون ہو۔ یہ پولیس کے سائرن کیوں بج رہے ہیں"۔ لڑکی
نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔
لڑکی نے جس طرح ماسک کو پہچان لیا تھا اس پر ٹائیگر حیران رہ گیا
تھا۔

"پولیس مجھے تلاش کر رہی ہے اور مجھے دیکھتے ہی وہ گولی مار دیں
گے"...... ٹائیگر نے بڑے سادے سے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کون ہو تم۔ کیا تم مجرم ہو۔ کون ہو"...... لڑکی
نے یکلخت بے چین سے لہجے میں کہا۔

"نہ میں مجرم ہوں اور نہ ہی کوئی ڈاکو۔ میں قبرصی ہوں"۔
ٹائیگر نے کہا کیونکہ اب غور سے دیکھنے پر ٹائیگر نے اس لڑکی کے
خدوخال دیکھ لئے تھے۔ وہ اپنے خدوخال سے اسرائیل کی بجائے
قبرصی لگتی تھی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ قبرصی۔ مگر۔ تم تو قبرصی نہیں ہو۔ تم
تو اسرائیلی یہودی ہو"...... لڑکی نے چونک کر کہا۔

"میں میک اپ میں ہوں۔ سپیشل میک اپ میں"...... ٹائیگر
نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو تم اب بھی ماسک میک اپ میں ہو۔ ڈبل میک
اپ میں۔ کیا تمہارا تعلق فلسطینی تنظیم سے ہے"...... لڑکی نے ایسے

لہجے میں کہا کہ ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔ لڑکی نے فلسطین کا لفظ
جس انداز میں بولا تھا اس انداز نے ٹائیگر کو چونکا دیا تھا۔

"ہاں۔ میرا تعلق ریڈ ایگل سے ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو لڑکی
بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے
تاثرات ابھر آئے تھے لیکن اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتی
کال بیل تیزی سے بجنے لگی۔ اب پولیس گاڑی کے سائرن گیٹ کے
باہر سنائی دے رہے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ پولیس چیکنگ کے لئے آگئی ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔
میں تمہیں چھپا دیتی ہوں"...... لڑکی نے انتہائی بے چینی سے کہا تو
ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ کر باسکٹ میں پڑا ہوا
ماسک میک اپ جھپٹا اور پھر وہ لڑکی کے پیچھے دوڑتا ہوا اس تہہ
خانے میں پہنچ گیا لیکن لڑکی نے تہہ خانے کی ایک دیوار کی جڑ میں پیر
مارا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی وہاں دیوار میں خلاء پیدا ہو گیا۔
دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔

"اس میں جاؤ۔ جلدی کرو۔ یہاں کوئی نہ پہنچ سکے گا"...... لڑکی
نے کہا تو ٹائیگر ایک طویل سانس لے کر اندر داخل ہوا تو کھٹاک
کی آواز کے ساتھ ہی دیوار برابر ہو گئی اور پھر ٹائیگر کے کانوں میں
لڑکی کے دوڑنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔
ٹائیگر نے اب کمرے کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ اس کمرے کی چھت
کے قریب باریک باریک سوراخ موجود تھے جہاں سے تازہ ہوا اور

قدرے روشنی اندر آرہی تھی۔ ویسے یہ کمرہ ہر طرف سے بند تھا۔

"جو ہوگا دیکھا جائے گا"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر ہاتھ میں پکڑا
ہوا تڑا مڑا سا ماسک اس نے ایک طرف پھینکا اور جیب سے ریوالور
نکال کر اس نے ہاتھ میں پکڑا اور سائیڈ دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو
گیا لیکن اس کی تمام حسیات اس تہہ خانے کی طرف لگی ہوئی تھیں
اور پھر بھاری قدموں کی آوازیں اسے سنائی دینے لگیں۔ ٹائیگر نے
بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ کافی دیر تک وہاں ایسی آوازیں سنائی
دیتی رہیں جیسے وہاں کافی لوگ موجود ہوں۔ پھر ٹھک ٹھک کی
آوازیں بھی سنائی دینے لگیں اور ٹائیگر کے بھینچے ہوئے ہونٹ مزید
بھنچ گئے کیونکہ یہ آوازیں سن کر وہ سمجھ گیا تھا کہ پولیس والے
دیواروں کو ٹھونک بجا کر چیکنگ کر رہے ہیں لیکن ان کی باتوں نے
اسے یہ اطمینان بہرحال دلا دیا تھا کہ اس لڑکی نے اس کے بارے
میں پولیس کو کچھ نہیں بتایا۔ تھوڑی دیر بعد ہی آوازیں سنائی دینا بند
ہو گئیں اور پھر بھاری قدموں کی آوازیں آہستہ آہستہ دور جاتی سنائی
دیں اور پھر خاموشی چھا گئی تو ٹائیگر نے بے اختیار اطمینان بھرا طویل
سانس لیا۔ اسے واقعی اس بار قدرت نے بچا لیا تھا ورنہ شاید اس کی
موت اسرائیلی پولیس کے ہاتھوں ہی آتی۔ اب اسے عمران کے
بارے میں فکر لاحق ہوئی لیکن ظاہر ہے وہ فوری طور پر کچھ نہ کر سکتا
تھا اس لئے بس ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔

کرنل ڈیوڈ کی کار سٹی ہسپتال کے مین گیٹ سے اندر داخل ہوئی اور پھر تیزی سے آگے بڑھ کر مین گیٹ کے سامنے رک گئی تو عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا کرنل ڈیوڈ نیچے اترا۔ اسی لمحے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی ایک طرف سے تیزی سے چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔

"کیا پوزیشن ہے میجر بائیک۔ کہاں ہیں وہ دونوں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جناب۔ یہاں تو عجیب صورت حال سامنے آئی ہے۔ پولیس کاروں کی رہنمائی میں ایک کار جس کی عقبی سیٹ پر انتہائی ایمرجنسی میں مبتلا مریض موجود تھا یہاں چار گھنٹے پہلے پہنچی۔ اس مریض کو آپریشن تھیٹر میں لے جایا گیا تو پولیس آفیسران اور اس مریض کو لے آنے والا یہاں موجود رہے۔ اس مریض کے زخموں کے ٹانکے ٹوٹ چکے تھے اور اس کا بے حد خون بہہ چکا تھا۔ اس کی حالت بے

حد سیریس تھی۔ بہرحال اس کا آپریشن کیا گیا اور دوبارہ ٹانکے لگائے گئے۔ اسے کئی خون کی بوتلیں لگائی گئیں لیکن اس کی حالت نہ سنبھل سکی تو ڈاکٹروں نے اسے فوری طور پر کراؤن ہسپتال منتقل کر دیا کیونکہ وہاں ایک خصوصی شعبہ ایسا ہے جس میں ایسے مریضوں کو انتہائی نگہداشت میں رکھا جاتا ہے اور اس خصوصی شعبے میں انتہائی جدید ترین مشینری نصب ہے۔ جب میں یہاں پہنچا تو میرے آنے سے پندرہ منٹ پہلے ایئر ایمبولینس کے ذریعے اس مریض کو کراؤن ہسپتال بھجوایا جا چکا تھا جبکہ اس کے ساتھی کو گرفتار کر کے پولیس ہیڈ کوارٹر لے گئی ہے کیونکہ پولیس کے مطابق یہ پولیس کیس تھا اور وہ آدمی کچھ بتا ہی نہ رہا تھا۔ میں نے پولیس اسٹیشن فون کر کے معلومات حاصل کیں تو وہاں سے عجیب صورت حال سامنے آئی ہے کہ وہ آدمی وہاں چھ پولیس افسران کو ہلاک کر کے بلٹ پروف گاڑی لے کر فرار ہو گیا ہے اور اب پولیس اس کے پیچھے لگی ہوئی ہے اور ابھی تک اس بارے میں کوئی حتمی اطلاع نہیں ہے"...... میجر بائیک نے مؤدبانہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس پر لعنت بھیجو۔ اسے بعد میں دیکھ لیا جائے گا۔ تم نے کراؤن ہسپتال سے معلوم کیا ہے اصل آدمی وہ زخمی ہے اسے کسی صورت نہیں بچنا چاہئے"...... کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں آپ کے انتظار میں تھا جناب"...... میجر بائیک نے جواب

دیا۔

"کہاں ہے انچارج ڈاکٹر۔ چلو میرے ساتھ"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ انچارج ڈاکٹر ایلسن کے آفس میں داخل ہو رہے تھے۔

"کرنل ڈیوڈ چیف آف جی پی فائیو"...... میجر بائیک نے ساتھ اندر داخل ہوتے ہی کرنل ڈیوڈ کا تعارف میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے سفید بالوں والے ڈاکٹر سے کرایا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ۔ میرا نام ڈاکٹر ایلسن ہے۔ آئیے۔ تشریف رکھیں۔ آپ پہلے اطلاع دے دیتے تو میں گیٹ پر آپ کا استقبال کرتا"...... ڈاکٹر ایلسن نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو کرنل ڈیوڈ کا پھولا ہوا سینہ مزید کئی انچ پھول گیا۔

"تھینک یو ڈاکٹر۔ آپ یہ بتائیں کہ وہ مریض جو پولیس لے آئی تھی وہ کہاں ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا تو ڈاکٹر بھی واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ پیچھے ہٹ کر ایک اور کرسی پر میجر بائیک بھی بیٹھ گیا۔

"اسے کراؤن ہسپتال کے سپیشل آئی سی یونٹ میں شفٹ کر دیا گیا ہے جناب کیونکہ اس کی حالت سنبھل نہ رہی تھی"...... ڈاکٹر ایلسن نے کہا۔

"کیا ضرورت تھی ایسا کرنے کی۔ وہ اسرائیل کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ اس نے اسرائیل کو بے پناہ نقصان پہنچایا ہے"۔ کرنل

ڈیوڈ نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"جناب۔ ہم ڈاکٹر ہیں۔ ہمیں یہی سبق دیا جاتا ہے کہ چاہے ہمارا سخت ترین دشمن بھی ہمارے سامنے مریض کی صورت میں موجود ہو تو ہم اس کی زندگی بچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں"...... ڈاکٹر ایلسن نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"آپ میرے سامنے تقریر کرنے کی بجائے فون کر کے کراؤن ہسپتال سے معلوم کریں کہ وہ مریض اب تک مرا ہے یا نہیں اور اس کی لاش کہاں ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے ڈاکٹر ایلسن کا ناخوشگوار لہجہ اس سے کیسے برداشت ہو سکتا تھا تو ڈاکٹر ایلسن اس طرح اسے حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ جو کچھ کہا گیا ہے وہ واقعی کرنل ڈیوڈ کی طرف سے کہا گیا ہے اور پھر ڈاکٹر ایلسن نے ایک طویل سانس لیا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس۔ کراؤن ہسپتال"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سٹی ہسپتال سے ڈاکٹر ایلسن بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر اسمتھ سے بات کرائیں"...... ڈاکٹر ایلسن نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ

لہجے میں کہا گیا۔

"یس ۔ ڈاکٹر اسمتھ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ڈاکٹر ایلسن بول رہا ہوں ۔ سٹی ہسپتال سے ۔ ہم نے ایئر ایمبولینس کے ذریعے ایک مریض آپ کے پاس بھجوایا تھا جس کی حالت بے حد مخدوش تھی ۔ جی پی فائیو کے چیف کرنل ڈیوڈ میرے آفس میں موجود ہیں وہ اس مریض کے بارے میں تازہ ترین صورت حال معلوم کرنا چاہتے ہیں سر"...... ڈاکٹر ایلسن نے کہا۔

"ابھی وہ زندہ تو ہے لیکن اس کی پوزیشن وہی ہے ۔ اصل میں ڈاکٹر ایلسن جو ٹیسٹ کئے گئے ہیں ان کے مطابق اسے جو گولیاں لگی تھیں ان کا زہر اس کے خون میں شامل ہو چکا ہے جبکہ پہلے جس ہسپتال میں اس کے آپریشن کئے گئے انہوں نے اس زہر کو خون سے علیحدہ کرنے پر کوئی کام ہی نہیں کیا ۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے انتہائی رسمی کارروائی کی ہے ۔ شاید وہ نہیں چاہتے تھے کہ مریض زیادہ عرصہ زندہ رہ سکے"...... ڈاکٹر اسمتھ نے کہا۔

"مجھے رسیور دیں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کرنل ڈیوڈ سے بات کریں سر"...... ڈاکٹر ایلسن نے کہا اور رسیور کرنل ڈیوڈ کی طرف بڑھا دیا۔

"میں چیف آف جی پی فائیو کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں ڈاکٹر اسمتھ ۔ یہ مریض جو دراصل پاکیشیائی ہے اور جس کا نام عمران ہے یہ دنیا کا

خطرناک ترین ایجنٹ ہے اور اسرائیل کا نمبر ون دشمن ہے ۔ اس نے اسرائیل کو اتنا نقصان پہنچایا ہے جس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے ۔ یہ پہلی بار ملٹری ایریا سوگار کے بیرونی علاقہ میں زخمی ہو کر گر گیا تو وہاں چونکہ ملٹری آپریشن ہو رہا تھا اس لئے ملٹری نے اپنے اصول کے مطابق اسے ملٹری ہسپتال منتقل کر دیا ۔ چونکہ ملٹری ہسپتال والوں کو معلوم تھا کہ اسے بہرحال گولی مار دی جائے گی اس لئے انہوں نے اس کے کورٹ مارشل ہونے تک اسے زندہ رکھنے کے لئے اس کے آپریشن کئے اور زخموں کو ٹانکے لگانے اور اسے طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے گئے ۔ اس کے بعد جناب صدر صاحب نے کابینہ کی میٹنگ میں اس کا معاملہ رکھا تو پوری کابینہ نے اسے اسی بے ہوشی کی حالت میں اس کا کورٹ مارشل کرنے اور اسے موت کی سزا دینے کا فیصلہ کر دیا ۔ چنانچہ میں اسے ملٹری ہسپتال سے ڈاسٹر چھاؤنی چھوڑ کر واپس آ گیا ۔ صدر صاحب بذات خود ڈاسٹر چھاؤنی پہنچ گئے تاکہ اپنے سامنے اس کے خلاف کورٹ مارشل کرا کر اسے موت کی سزا دلوا سکیں لیکن اس کا ساتھی اچانک ایک اغوا شدہ ہیلی کاپٹر میں ڈاسٹر چھاؤنی میں گھس گیا اور وہ اس زخمی عمران کو وہاں سے نکال لایا لیکن یہ دوبارہ زخمی ہو گیا اور اس کا ساتھی اس کو کہیں لے جا رہا تھا کہ پولیس کی رہنمائی میں اسے سٹی ہسپتال میں پہنچایا گیا جنہوں نے اسے اب آپ کے پاس بھجوا دیا گیا ۔ یہ ساری تفصیل میں نے اس لئے بتا دی ہے کہ میں اس آدمی کو اسی حالت میں لے جانا

چاہتا ہوں ۔ میں آپ کے ہسپتال آ رہا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا ۔

" ویری سوری کرنل ڈیوڈ ۔ مریض کی حالت بے حد نازک ہے ۔ میں اسے لے جانے کی اجازت نہیں دے سکتا ۔ جب یہ ٹھیک ہو جائے گا تو پھر آپ اسے لے جائیں ۔ یا اگر یہ ہلاک ہو گیا تو پھر اس کی لاش لے جائیں لیکن میں اپنے اصولوں سے روگردانی نہیں کر سکتا"...... ڈاکٹر اسمتھ نے کہا ۔

" کیا ۔ کیا ۔ تم مجھے کرنل ڈیوڈ کو انکار کر رہے ہو ۔ نانسنس ۔ تم حقیر سے ڈاکٹر ۔ میں تمہیں اور تمہارے پورے ہسپتال کو بموں سے اڑا دوں گا ۔ میرا نام کرنل ڈیوڈ ہے ۔ کرنل ڈیوڈ"...... کرنل ڈیوڈ نے یکلخت تمام تکلفات چھوڑ کر انتہائی غصے سے چیختے ہوئے کہا ۔

" یو شٹ اپ ۔ نانسنس "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ کا چہرہ جیسے پتھرا سا گیا ۔

" یہ ۔ یہ مجھے کہہ رہا ہے شٹ اپ اور نانسنس ۔ مجھے کرنل ڈیوڈ کو ۔ اب اسے مرنا ہو گا ۔ عبرتناک موت ۔ انتہائی عبرتناک موت"...... کرنل ڈیوڈ نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا ۔

" جناب ۔ ڈاکٹر اسمتھ میرے بھی استاد ہیں اور اسرائیل میں سب سے معزز آدمی ہیں"...... ڈاکٹر ایلسن نے اس کی حالت دیکھ کر کہا ۔

" میں اس کی ہڈیاں پیس ڈالوں گا ۔ میں اس کی بوٹیاں اڑا دوں گا ۔ یہ مجھے کہہ رہا ہے شٹ اپ اور نانسنس ۔ اس کی یہ جرأت"

کرنل ڈیوڈ نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا ۔ اس نے رسیور اس طرح کریڈل پر پٹخ دیا تھا جیسے تمام قصور اس رسیور کا ہو ۔

" جناب ۔ وہ صدر صاحب کے ذاتی معالج بھی ہیں"...... ڈاکٹر ایلسن نے کہا تو دروازے کی طرف مڑتا ہوا کرنل ڈیوڈ ایک جھٹکے سے واپس مڑا ۔

" ہاں ۔ مجھے صدر صاحب سے بات کرنی چاہئے ۔ ابھی اور اسی وقت"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے خود ہی رسیور اٹھا لیا ۔ شاید اس نے ڈاکٹر ایلسن کی پوری بات نہ سنی تھی اور غصے کی شدت سے اس کے کانوں میں صرف صدر کا لفظ پڑا تھا ۔ ڈاکٹر ایلسن ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا ۔ کرنل ڈیوڈ کرسی پر بیٹھا اور اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اس آفس میں اپنے آپ کو اکیلا محسوس کر رہا ہوں ۔

" ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ "...... رابطہ قائم ہوتے ہی مردانہ آواز سنائی دی ۔ شاید کرنل ڈیوڈ نے لاشعوری طور پر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز کمرے میں گونج رہی تھی ۔

" چیف آف جی پی فائیو کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں ۔ صدر صاحب سے فوری بات کرائیں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا ۔

" ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

" ہیلو "...... چند لمحوں بعد صدر صاحب کی مخصوص آواز سنائی

دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں جناب۔ ہم نے عمران کو ٹریس کر لیا ہے۔ وہ اس وقت کراؤن ہسپتال میں موجود ہے جناب"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کراؤن ہسپتال میں۔ وہ وہاں کیسے پہنچ گیا"...... دوسری طرف سے صدر کی حیرت بھری آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ نے وہی تفصیل دوہرا دی جو اس نے ڈاکٹر اسمتھ کی بتائی تھی اور ساتھ ہی اس نے اس میں ایسے اضافے بھی کر دیئے جس سے اس کی کارکردگی کھل کر صدر صاحب کے سامنے آسکے۔

"ہونہہ۔ تو آپ نے یہ فون کیوں کیا ہے"...... صدر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"جناب۔ اب اس عمران کو مزید زندہ رکھنا اپنے آپ پر ظلم ہے اس لئے میں نے کراؤن ہسپتال کے ڈاکٹر اسمتھ سے کہا کہ وہ اسے فارغ کر دے تاکہ میں اسے لے جاؤں اور پھر اسے ہلاک کر دیا جائے لیکن ڈاکٹر اسمتھ نے نہ صرف انکار کر دیا بلکہ اس نے میری توہین بھی کی ہے جناب اس لئے آپ اسے کہہ دیں کہ وہ عمران کو اسی حالت میں میرے حوالے کر دے"...... کرنل ڈیوڈ نے جذباتی لہجے میں کہا۔

"آپ کی توہین کی ہے ڈاکٹر اسمتھ نے۔ اس کا مطلب ہے آپ نے ان سے کوئی بدتمیزی کی ہو گی ورنہ ڈاکٹر اسمتھ جیسے معزز آدمی

ایسا کیسے کر سکتے ہیں اور آپ نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ آپ عمران کو بغیر کورٹ مارشل کے ہلاک کر دیں گے۔ کیا ہمارے ملک میں کوئی قانون، کوئی ضابطہ موجود نہیں ہے۔ کیا یہاں جنگل کا قانون ہے کہ آپ جسے چاہیں گولی مار دیں۔ مشن کے دوران تو ایسا ہو سکتا ہے لیکن کسی مریض کو ہسپتال سے لے جا کر گولی مار دینے کا کیا مطلب ہوا۔ اور سنیں۔ کراؤن ہسپتال اقوام متحدہ کے تحت چلنے والے ایک ادارے کے تحت کام کر رہا ہے۔ اس ہسپتال پر اقوام متحدہ کے قانون لاگو ہوتے ہیں اور ڈاکٹر اسمتھ بین الاقوامی سطح پر انتہائی معزز آدمی ہیں۔ انہیں آپ تو کیا میں بھی مجبور نہیں کر سکتا اس لئے آپ اپنا دماغ ٹھنڈا رکھیں۔ اول تو عمران ہسپتال میں ہی ہلاک ہو جائے گا اور اگر نہیں ہوا تو پھر ہم اسے حاصل کر کے اس کا کورٹ مارشل کر کے اسے ہلاک کر دیں گے۔ اب جب وہ ٹریس ہو گیا ہے تو اب وہ بچ کر نہیں جا سکتا"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ لیکن اس کا ساتھی ابھی تک ٹریس نہیں ہو رہا اس لئے ایسا نہ ہو کہ جیسے ہی عمران صحت مند ہو اس کا ساتھی اسے ہسپتال سے نکال کر لے جائے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ اس کے ساتھی کو ٹریس کریں۔ میں عمران کے وارڈ پر فوج کا خصوصی دستہ تعینات کر دیتا ہوں اور ڈاکٹر اسمتھ کو بھی کہہ دیتا ہوں کہ وہ اس کی حفاظت کا خصوصی خیال رکھیں"...... صدر نے جواب دیا۔

"یس سر ....." کرنل ڈیوڈ نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے ایک نظر سامنے بیٹھے ہوئے ڈاکٹر ایلسن کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر ہلکی سی طنزیہ مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ ظاہر ہے وہ کرنل ڈیوڈ اور صدر کے درمیان ہونے والی ساری گفتگو سن رہا تھا اور صدر صاحب نے کراؤن ہسپتال اور ڈاکٹر اسمتھ کے بارے میں جو کچھ کہا تھا وہ بھی اس نے سن لیا تھا اور اسے معلوم تھا کہ صدر صاحب کی وجہ سے کرنل ڈیوڈ جو ڈاکٹر اسمتھ کے خلاف خوفناک کارروائی کرنا چاہتا تھا اب نہ کر سکتا تھا۔ صدر صاحب کی بات سن کر اب اس کا چہرہ لٹک گیا تھا۔ کرنل ڈیوڈ ڈاکٹر ایلسن سے کوئی بات کئے بغیر اٹھ کر مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ہسپتال سے باہر آ گیا۔ ڈرائیور نے جو اس کی کار کے قریب موجود تھا کار کا عقبی دروازہ کھول دیا جبکہ ایک طرف کھڑا ہوا میجر بائیک بھی تیزی سے قریب آیا اور اس نے سلام کیا۔

"میجر بائیک۔ تم عمران کے ساتھی کے بارے میں بتا رہے تھے اب بتاؤ کہاں ہے وہ"..... کرنل ڈیوڈ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اچانک یہ بات یاد آ گئی ہو۔

"سر۔ میں بتا رہا تھا کہ پولیس اسے گرفتار کر کے پولیس ہیڈ کوارٹر لے گئی لیکن وہ وہاں بہت سے پولیس افسران کو ہلاک کر کے ان کی بلٹ پروف کار میں نکل گیا ہے۔ پولیس کاریں اس کے

تعاقب میں ہیں"..... میجر بائیک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جاؤ جا کر معلوم کرو کہ وہ پکڑا گیا ہے تو کہاں ہے۔ اسے تو بہرحال گولی ماری جا سکتی ہے"..... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں"..... میجر بائیک نے کہا اور ایک طرف موجود پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا تو کرنل ڈیوڈ سر ہلاتا ہوا کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ڈرائیور نے دروازہ بند کیا اور پھر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد میجر بائیک دوڑتا ہوا کار کے قریب آیا۔

"باس۔ پولیس والے اسے تلاش نہیں کر سکے۔ وہ ریزالڈ کالونی جا کر پولیس کار سے اتر کر غائب ہو گیا ہے۔ پولیس نے ریزالڈ کالونی کی تمام کوٹھیوں کو چیک کیا ہے لیکن وہ آدمی نہیں ملا۔ اب پولیس والے تل ابیب میں اسے تلاش کر رہے ہیں"..... میجر بائیک نے کار کی کھڑکی کے ساتھ جھک کر رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"چلو ریزالڈ کالونی چلو۔ ہم خود چیک کریں گے"..... کرنل ڈیوڈ نے ڈرائیور سے کہا۔

"تم بھی آ جاؤ میجر بائیک"..... کرنل ڈیوڈ نے میجر بائیک کی طرف گردن موڑتے ہوئے کہا۔

"یس باس"..... میجر بائیک نے کہا اور واپس اپنی کار کی طرف بڑھ گیا جبکہ کرنل ڈیوڈ کی کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور پھر چکر کاٹ کر ہسپتال کے مین گیٹ سے باہر نکل گئی۔

ٹائیگر تہہ خانے کے قریب اس چھوٹے سے کمرے میں کھڑا تھا۔ بھاری قدموں کی آوازیں واپس چلی گئی تھیں اور اب انہیں گئے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی جبکہ وہ لڑکی واپس نہ آئی تھی اس لئے ٹائیگر کو قدرے تشویش سی لاحق ہونے لگ گئی۔ اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑانا شروع کر دیں تاکہ راستہ کھولنے کا سسٹم چیک کر سکے اور پھر اسے دیوار کی بنیاد میں ایک ابھری ہوئی اینٹ نظر آ گئی تو اس نے اینٹ پر پیر مارا تو کھٹاک کی آواز سے دیوار میں راستہ بن گیا اور ٹائیگر تیزی سے اس راستے سے گزر کر تہہ خانے میں آ گیا اور پھر وہ تہہ خانے کی سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچا تو اس کے کانوں میں دور سے اس لڑکی کی ہلکی سی آواز پڑی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ کوٹھی میں ویسے ہی خاموشی تھی۔ اس لڑکی کی آواز کچھ دور ایک کمرے کے کھلے ہوئے دروازے سے آ رہی تھی۔ ٹائیگر تیزی سے اس کمرے کی

طرف بڑھتا چلا گیا لیکن اس نے بہرحال اتنی احتیاط ضرور کی تھی کہ اس لڑکی کے کانوں میں اس کے قدموں کی آواز نہ پہنچ سکے۔ لڑکی کی آواز سے لگتا تھا کہ وہ ٹرانسمیٹر پر کسی سے بات کر رہی ہے اور ٹرانسمیٹر کے استعمال کی وجہ سے ہی ٹائیگر کے چہرے پر تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ ٹائیگر کمرے کے دروازے کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ اس کی پوری توجہ اب آوازوں کی طرف ہی تھی۔ چونکہ دروازہ کھلا ہوا تھا اس لئے اب ٹرانسمیٹر سے نکلنے والی آواز بھی اس کے کانوں تک پہنچ رہی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تم کہو آرتھر۔ میں اسے بے ہوش کر دیتی ہوں۔ تم آ جاؤ۔ اوور"..... اس لڑکی نے کہا۔

"میں پولیس ہیڈ کوارٹر سے اس بارے میں پوری تفصیل معلوم کر کے ہی آؤں گا۔ بہرحال تم ہر لحاظ سے محتاط رہنا گاڈی۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں کوئی نقصان پہنچا دے۔ اوور"..... ٹرانسمیٹر سے مرد کی آواز سنائی دی۔

"میں محتاط رہوں گی۔ ویسے مجھے زیادہ تردد نہیں کرنا پڑے گا۔ میں سٹور کا دروازہ کھول کر اندر بے ہوش کر دینے والی گیس کا کیپسول فائر کر دوں گی اور وہ بے ہوش ہو جائے گا۔ پولیس تو ویسے بھی اب مطمئن ہو کر جا چکی ہے۔ اوور"..... اس لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے میں اس بارے میں تمام معلومات حاصل کر کے آؤں گا

گاذی ۔ اوور اینڈ آل"...... مردانہ آواز میں کہا گیا تو ٹائیگر کو معلوم ہوا کہ اس لڑکی کا نام گاذی ہے اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کے کانوں میں ٹرانسمیٹر آف کرنے کی آواز پڑی تو وہ ایک طویل سانس لے کر آگے بڑھا اور کمرے میں داخل ہو گیا تو اس کی آواز سن کر گاذی جو ایک الماری کھول کر اس میں ٹرانسمیٹر رکھ رہی تھی، نے گردن موڑ کر اسے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اچھل پڑی۔

"تم ۔ تم یہاں کیسے آ گئے ۔ تم نے راستہ کیسے کھول لیا" ۔ گاذی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے الماری کے کھلے ہوئے پٹ بند کر دیئے۔

"تم نے میرے سامنے راستہ کھولا تھا اس لئے یہ کوئی مشکل کام نہ تھا ۔ تم نے تو آنے میں بہت دیر کر دی"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ وہ اسے یہ تاثر نہیں دینا چاہتا تھا کہ اس نے ٹرانسمیٹر پر ہونے والی اس کی تمام گفتگو سن لی ہے ۔ اسے معلوم تھا کہ آرتھر اتنی جلدی یہاں نہیں آ سکتا اس لئے اسے کوئی جلدی نہ تھی وہ آرتھر کے آنے سے پہلے گاذی سے ضروری معلومات حاصل کر لینا چاہتا تھا۔

"پولیس نے یہاں پوری کوٹھی کی انتہائی باریک بینی سے تلاشی لی ہے ۔ ان کا کہنا تھا کہ عقبی دیوار سے وہ آدمی اندر کودا ہے ۔ انہیں کسی کوٹھی کی دوسری منزل میں رہنے والے نے بتایا ہے کہ اس نے

تمہیں اندر کودتے ہوئے دیکھا تھا ۔ میں نے انہیں بتایا کہ میں اندر سو رہی تھی ۔ مجھے تو معلوم نہیں ہے ۔ پھر پولیس عقبی طرف گئی اس نے وہاں بھی چیکنگ کی ۔ تمہارے کودنے کے نشانات بھی انہوں نے چیک کر لئے لیکن پھر کوٹھی کی مکمل تلاشی لینے کے بعد وہ یہی سمجھے کہ تم دوبارہ دیوار پر چڑھ کر باہر چلے گئے ہو"...... گاذی نے اب ٹائیگر کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے تم سے تو پوچھا ہو گا کہ تم کون ہو"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے بارے میں ۔ کیوں ۔ میں تو یہاں کی رہائشی ہوں ۔ میرا نام گاذی ہے اور میں یہاں ایک کلب میں اسسٹنٹ مینجر ہوں ۔ یہ کوٹھی بھی مجھے کلب کی طرف سے ملی ہے"...... گاذی نے کہا۔

"تم نے مجھے پولیس سے کیوں بچایا ہے ۔ اس طرح تو تم نے بڑا رسک لیا ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے بتایا ہے کہ تم قبرصی ہو اس لئے میں نے تمہیں بچایا ہے ۔ کیا تم قبرصی نہیں ہو اور وہاں تم نے کیا کیا ہے کہ پولیس اس طرح تمہیں تلاش کر رہی ہے"...... گاذی نے چونک کر کہا۔

"آرتھر کون ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو گاذی بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی ۔ اس کے چہرے پر زلزلے کے سے آثار نظر آنے لگے تھے۔

"تم ۔ تم کون ہو ۔ بولو"...... گاذی نے یکلخت غراتے ہوئے

کہا۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ گاذی۔ میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتا کیونکہ تم نے بہرحال میری مدد کی ہے ورنہ میں ایک لمحے میں تمہاری یہ نازک سی گردن توڑ سکتا ہوں۔ مجھے پولیس والے پکڑ کر اپنے ہیڈ کوارٹر لے گئے تھے۔ میں نے وہاں ان کے کئی پولیس آفیسر مار ڈالے اور پھر ان کی کاڑی لے کر یہاں آگیا اور پھر گاڑی چھوڑ کر یہاں تمہاری کوٹھی میں آگیا اس لئے میرے لئے یہ مشکل کام نہیں ہے کہ تم جیسی نازک سی لڑکی کی گردن توڑ دوں"۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو گاذی کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔

"تم۔ تم اس قدر خطرناک ہو۔ کون ہو تم۔ کیا کرتے ہو"۔ گاذی نے کہا۔

"میں نے اپنے بارے میں تمہیں بتا دیا ہے۔ باقی بھی بتا دوں گا لیکن پہلے تم آرتھر اور اپنے بارے میں تفصیلات بتا دو"۔۔۔۔ ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے اپنے بارے میں تمہیں سچ بتا دیا ہے۔ میں گارسن کلب کی اسسٹنٹ ہوں۔ آرتھر اس کلب کا مینجر ہے اور میں دراصل آرتھر کی فرینڈ ہوں۔ کلب کی مالکہ آرتھر کی بیوی ہے اس لئے اسے اگر میرے بارے میں علم ہو جائے تو آرتھر کو ایک لمحے میں کلب سے باہر پھنکوایا جا سکتا ہے اس لئے آرتھر نے یہ کوٹھی مجھے لے کر دی

ہوئی ہے۔ وہ اکثر یہاں آتا ہے اور میرے ساتھ رہتا ہے۔ اب جب پولیس واپس چلی گئی تو میں نے آرتھر کو کال کر کے ساری بات بتائی تو آرتھر نے کہا کہ وہ پولیس ہیڈ کوارٹر سے تمہارے بارے میں معلومات حاصل کر کے خود آرہا ہے"۔۔۔ گاذی نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"نہ تم عام عورت ہو گاذی اور نہ ہی آرتھر عام آدمی۔ عام عورت اور عام مرد فون استعمال کرتے ہیں ٹرانسمیٹر نہیں اور نہ عام عورتوں کے پاس بے ہوش کر دینے والے کیپسول ہوتے ہیں اور نہ ہی ان کی رہائش گاہوں میں چھپنے کے لئے ایسے کمرے ہوتے ہیں اس لئے جو سچ ہے وہ بتا دو"۔۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو گاذی کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم۔ تم اس قدر ذہین کیوں ہو۔ ٹھیک ہے۔ اب مجھے بتانا پڑے گا۔ ہمارا تعلق قبرص کی ایک تنظیم کاراک سے ہے۔ کاراک قبرص کی سرکاری ایجنسی ہے اور یہاں ہم کلب کی آڑ میں قبرصی مفادات کے بارے میں معلومات حاصل کر کے انہیں قبرص پہنچا دیتے ہیں"۔۔۔۔ گاذی نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی باہر سے کار کے ہارن کی تیز آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ آرتھر آگیا ہے۔ میں پھاٹک کھولتی ہوں"۔۔۔۔ گاذی نے اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بھی اٹھ کھڑا ہوا لیکن دوسرے لمحے گاذی چیختی ہوئی اچھل کر دوبارہ صوفے پر

جا گری اور چند لمحے تڑپنے کے بعد صوفے سے پلٹ کر فرش پر بچھے ہوئے دبیز قالین پر گری اور پھر ساکت ہو گئی ۔ اس دوران ہارن کی آواز مسلسل سنائی دے رہی تھی ۔ ٹائیگر تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر آ کر وہ پنجوں کے بل دوڑتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے پھاٹک کا کنڈہ کھولا اور ایک پٹ کے پھاٹک کو کھول دیا اور خود وہ اس کے پیچھے چھپ گیا ۔ دوسرے لمحے نیلے رنگ کی ایک کار تیزی سے اندر داخل ہوئی اور پورچ میں جا کر رک گئی تو ٹائیگر نے پھاٹک بند کر دیا ۔

" تم ۔ تم کون ہو " ...... کار سے باہر نکل کر ایک ادھیڑ عمر آدمی نے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔

" میرا نام مائیکل ہے مسٹر آرتھر " ...... ٹائیگر نے انتہائی دوستانہ لہجے میں کہا ۔

" تم ۔ تم ۔ گاذی کہاں ہے " ...... آرتھر نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے کہا ۔

" وہ اندر موجود ہے مسٹر آرتھر ۔ گھبراؤ نہیں میں دوست ہوں دشمن نہیں " ...... ٹائیگر نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ساتھ چلتا ہوا آگے بڑھتا رہا ۔

" رک جاؤ " ...... آرتھر نے مشین پسٹل کا رخ اس کی طرف کرتے ہوئے کہا ۔

" گاذی ۔ آرتھر صاحب آ گئے ہیں " ...... اچانک ٹائیگر نے

برآمدے کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو آرتھر اس کے اس سادہ سے ٹریپ میں آ گیا ۔ اس نے بے اختیار گردن موڑ کر اس طرف دیکھا ہی تھا کہ ٹائیگر نے اس پر چھلانگ لگا دی اور چند لمحوں بعد وہ آرتھر کو بے ہوش کر کے کاندھے پر ڈالے اس کمرے میں پہنچ گیا جس کمرے میں گاذی بے ہوش پڑی تھی ۔ اس نے آرتھر کو بھی وہیں ڈالا اور پھر پوری کوٹھی میں گھوم کر اس نے رسی کا بنڈل تلاش کیا اور اس کمرے میں واپس آ کر اس نے گاذی اور آرتھر دونوں کو کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں کی مدد سے جکڑ دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری سے اس نے سٹی ہسپتال کے نمبر معلوم کئے اور پھر وہ نمبر پریس کر دیئے ۔

" سٹی ہسپتال " ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

" میں پولیس آفس سے بول رہا ہوں ۔ پولیس جس سیریس مریض کو لے کر آئی تھی اس کی کیا پوزیشن ہے " ...... ٹائیگر نے مقامی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا لیکن ساتھ ساتھ ہی اس کا دل س انداز میں دھڑک رہا تھا جیسے ابھی سینہ پھاڑ کر باہر آ جائے گا ۔

" اس کی خراب ترین حالت کے پیش نظر اسے کراؤن ہسپتال ے سپیشل آئی سی یو وارڈ میں ایئر ایمبولینس کے ذریعے منتقل کر دیا گیا ہے ۔ آپ وہاں سے معلوم کر لیں " ...... لڑکی نے جواب دیا تو ٹائیگر نے رسیور رکھ کر لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے ۔ لڑکی کے

یہ الفاظ کہ اس کی خراب ترین حالت کے پیش نظر اسے کراؤن ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا ہے، کی وجہ سے اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھا گیا تھا۔ کافی دیر تک وہ بیٹھا لمبے لمبے سانس لیتا رہا پھر اس نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر انکوائری سے اس نے کراؤن ہسپتال اور اس کے آئی سی یو وارڈ کا فون نمبر معلوم کر کے اس نے وہ نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ سپیشل آئی سی یو وارڈ"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پولیس آفس سے بول رہا ہوں۔ ایک سیریس مریض کو سٹی ہسپتال سے ایمبولینس کے ذریعے کراؤن کے اس وارڈ میں بھیجا گیا تھا۔ اس کی کیا پوزیشن ہے"...... ٹائیگر نے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ پوچھا۔

"اس کی حالت پہلے سے کافی سنبھل گئی ہے لیکن ابھی ایک ہفتے تک وہ خطرے میں ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اسے کیا ہوا ہے جو وہ اس قدر سیریس ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"اس کے خون میں گولیوں کا زہر شامل ہو گیا ہے جسے آہستہ آہستہ واش کیا جا رہا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا عمران کے زندہ ہونے کی خبر ملنے پر شکر ادا کیا اور ساتھ ہی اس کے انتہائی خلوص سے اس کے صحت یاب ہونے کی دعا کی لیکن اس کے

ساتھ ہی اس کے ذہن میں خیال آیا کہ کہیں عمران کو ایک بار پھر اسی حالت میں ڈاسٹر چھاؤنی نہ لے جایا جائے۔ چنانچہ اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ سپیشل آئی سی یو وارڈ"...... وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"مس۔ آپ نے اتنی جلدی فون بند کر دیا۔ آپ کو میں نے بتایا ہے کہ میں پولیس آفس سے بول رہا ہوں۔ ہم اس مریض کو پولیس ہیڈ کوارٹر لے جانا چاہتے ہیں۔ آپ بتائیں ہمیں کس کو کہنا پڑے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"آپ کا تعلق تو پولیس سے ہے۔ جی پی فائیو جیسی تنظیم کے چیف کرنل ڈیوڈ کو سپیشل وارڈ کے انچارج ڈاکٹر اسمتھ نے صاف جواب دے دیا ہے اور جب کرنل ڈیوڈ نے ڈاکٹر صاحب کی شکایت صدر صاحب سے کی تو صدر صاحب نے الٹا اسے ڈانٹ دیا۔ البتہ انہوں نے فوج کا ایک دستہ اس وارڈ کے باہر تعینات کر دیا ہے کیونکہ یہ مریض ہائی رسک ہے۔ اس کی خصوصی حفاظت کی جا رہی ہے اس لئے آپ کیسے اسے پولیس ہیڈ کوارٹر لے جا سکتے ہیں"۔ دوسری طرف سے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کا دماغ مطمئن ہو گیا تھا کیونکہ دو خوشخبریاں اسے مل گئی تھیں۔ ایک تو یہ کہ عمران زندہ ہے اور دوسری یہ کہ اسے ہسپتال سے نہیں لے جایا جا رہا۔ چنانچہ وہ مطمئن ہو گیا کہ عمران کو دنیاوی طور پر فوری

کوئی خطرہ نہیں ۔ جہاں تک اس کی صحت کا تعلق تھا اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ اسے نئی زندگی ضرور عنایت کرے گا ۔ چنانچہ اس طرف سے مطمئن ہونے کے بعد وہ سامنے کرسی پر بندھے بے ہوش آرتھر اور گاڈی کی طرف متوجہ ہو گیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ انہیں ہوش میں لاتا اس کے کانوں میں یکلخت کوٹھی کے پھاٹک کے باہر دو تین کاریں رکنے کی آوازیں سنائی دیں تو وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور دوڑتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا ۔ اس کے ساتھ ہی کال بیل بجنے کی تیز آواز سنائی دینے لگی ۔

" یہ واقعی مشکوک کوٹھی ہے ۔ پھاٹک کے اوپر سے اندر کود جاؤ"...... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور یہ آواز سنتے ہی ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ کرنل ڈیوڈ کی مخصوص آواز وہ پہچان گیا تھا ۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑ کر برآمدے سے اتر کر سائیڈ گلی سے ہوتا ہوا عقبی طرف آیا لیکن اسی لمحے اسے عقبی طرف بھی دو کاریں رکنے کی آوازیں سنائی دیں تو وہ اس طرح ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے ہرن شکاریوں کے نرغے میں پھنس جانے کے بعد ادھر ادھر دیکھتا ہے ۔ اسے معلوم تھا کہ کرنل ڈیوڈ نے اگر اسے گرفتار کر لیا تو پھر اس کا زندہ بچ نکلنا ناممکن ہو جائے گا ۔ اسی لمحے اس کی نظریں عمارت کے عقب میں موجود گٹڑ کے دہانے پر موجود ڈھکن پر پڑیں تو وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے جھک کر دونوں ہاتھوں سے ڈھکن ہٹایا اور نیچے لگی ہوئی سیڑھی کے ذریعے نیچے اتر گیا ۔ اس

نے ڈھکن کو دوبارہ دہانے پر رکھ تو دیا لیکن معمولی سی جھری بہرحال اس نے رکھ دی تھی کیونکہ نیچے انتہائی گندی اور زہریلی بو پھیلی ہوئی تھی اور اسے معلوم تھا کہ کرنل ڈیوڈ جب گاڈی اور آرتھر کو رسیوں سے بندھے اور بے ہوش دیکھے گا تو وہ آسانی سے ان کی جان نہ چھوڑے گا اور نہ ہی یہاں سے جائے گا اور اس کی ہمت نہ پڑ رہی تھی کہ وہ گٹڑ میں اتر کر آگے جا کر کسی اور دہانے سے باہر نکلے کیونکہ دہانے کے قریب جی پی فائیو کے آدمی بھی ہو سکتے تھے اس لئے وہ وہیں سیڑھی پر ہی کھڑا رہا اور اس کی جھری کے ساتھ اس نے منہ لگا دیا تاکہ باہر سے تازہ ہوا بھی اسے ملتی رہے ۔ چند لمحوں بعد اس نے کوٹھی کے بیرونی حصے میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنیں ۔ پھر پھاٹک کھلنے اور کاریں اندر آنے کی آوازیں سنائی دیتی رہیں ۔ اس کے ساتھ ہی کئی آدمی عقبی طرف بھی آ گئے ۔ پھر عقبی دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی ۔

" نہیں ۔ یہاں کوئی نہیں آیا"...... دور سے ایک ہلکی سی آواز سنائی دی ۔ ٹائیگر جھری سے منہ لگائے خاموش اور ساکت کھڑا تھا اور ساتھ ہی دل میں دعا مانگ رہا تھا کہ انہیں گٹڑ لائن چیک کرنے کا خیال نہ آ جائے ۔ گو اسے معلوم تھا کہ جب وہ یہاں انہیں نہیں ملے گا تو لازماً یہی سمجھا جائے گا کہ وہ پہلے ہی یہاں سے فرار ہو گیا ہے لیکن پھر بھی وہ دل ہی دل میں دعائیں مانگ رہا تھا کیونکہ موجودہ صورت حال میں اگر وہ چیک ہو جاتا تو پھر اس کی زندگی سو فیصد رسک میں

تھی اور پھر ٹائیگر نجانے کتنی دیر تک وہیں کھڑا رہا۔ اس کی ٹانگیں
تھک گئی تھیں لیکن وہ کھڑا رہنے پر مجبور تھا۔ اب گو عقبی طرف کوئی
موجود نہ تھا لیکن ٹائیگر نے کوئی حرکت نہ کی تھی کیونکہ ہو سکتا تھا
کہ جاتے وقت وہ ایک بار پھر چیکنگ کے لئے عقبی طرف آ جاتے۔
پھر طویل وقت کے بعد کاریں باہر جانے اور پھاٹک بند ہونے کی
آوازیں سنائی دیں تو ٹائیگر نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا لیکن
تھوڑی دیر بعد اچانک اس کے کانوں میں گاڈی کی آواز پڑی۔

"یہ عقبی دروازہ کیوں کھلا ہوا ہے۔ آرتھر"...... گاڈی نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی پی فائیو کے آدمیوں نے کھولا ہو گا۔ میں بند کر دیتا ہوں"۔
مردانہ آواز سنائی دی۔

"تھینک گاڈ۔ آرتھر کہ ہم دونوں بے ہوش تھے اس لئے کرنل
ڈیوڈ کو ہماری بے گناہی پر یقین آ گیا ورنہ وہ ہماری ہڈیاں توڑ دیتا"۔
گاڈی کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ آؤ چلیں"...... مردانہ آواز سنائی دی اور پھر قدموں کی
آوازیں سائیڈ گلی کی طرف بڑھ کر آہستہ ہوتی ہوتی جب معدوم ہو
گئیں تو ٹائیگر نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا اور آہستہ سے ڈھکن
کو ایک سائیڈ پر ہٹا کر وہ گٹر سے باہر آ گیا۔ چند لمحوں تک وہ یوں
اچھلتا رہا جیسے وہ ورزش کر رہا ہو کیونکہ لوہے کی سیڑھی کی پتلی سی پٹی
پر اتنے طویل وقت تک ساکت کھڑے رہنے کی وجہ سے اس کی

ٹانگیں سن ہو گئی تھیں۔ پھر جب اس کی ٹانگیں درست ہو گئیں تو
اس نے جھک کر گٹر کا ڈھکن دہانے پر آہستہ سے رکھا اور ایک بار پھر
سائیڈ گلی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا تو
اس کے چہرے پر مسکراہٹ تیرنے لگی کیونکہ جیب میں مشین پسٹل
موجود تھا۔ سائیڈ گلی سے وہ برآمدے میں آیا اور پھر برآمدے سے وہ
آگے بڑھنے لگا تو اس کے کانوں میں آرتھر اور گاڈی کی ہلکی ہلکی آوازیں
پڑنے لگیں۔ وہ اندرونی راہداری کے سرے پر آ کر رک گیا۔ اس نے
سر آگے کر کے راہداری میں جھانکا تو ایک کمرے کے کھلے دروازے
سے روشنی باہر آ رہی تھی اور باتیں کرنے کی آوازیں بھی اسی کمرے
سے سنائی دے رہی تھیں۔ ٹائیگر چونکہ پوری کوٹھی گھوم چکا تھا اس
لئے اسے معلوم تھا کہ یہ کمرہ بیڈ روم ہے اور گاڈی اور آرتھر دونوں
بیڈ روم میں موجود ہیں۔ باہر پورچ میں چونکہ آرتھر کی کار پہلے ہی وہ
دیکھ چکا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ آرتھر ابھی تک کوٹھی میں
موجود ہے اور بیڈ روم میں گاڈی کے ساتھ اس کی موجودگی کا مطلب
تھا کہ آرتھر رات یہیں گزارنے کا پروگرام بنا چکا ہے۔ وہ راہداری
میں داخل ہوا اور دیوار کے ساتھ چلتا ہوا اس کھلے دروازے کے
قریب پہنچ کر رک گیا۔ اب مسئلہ تھا ان دونوں کو دوبارہ بے ہوش
کرنے کا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے سوچا اور پھر اس کے ذہن میں
ایک ترکیب آ گئی۔ اس نے دیوار پر آہستہ سے دو بار ہاتھ مارا تو
دھپ دھپ کی آوازیں راہداری میں ابھریں۔

"یہ کیسی آواز ہے۔ میں دیکھتا ہوں"...... آرتھر کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔ چند لمحوں بعد آرتھر تیزی سے دروازے سے باہر آیا ہی تھا کہ ٹائیگر کا ہاتھ حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے آرتھر چیختا ہوا فضا میں اچھل کر ایک دھماکے سے نیچے فرش پر گرا اور چند لمحوں بعد ساکت ہو گیا۔

"یہ۔ یہ کیا ہوا آرتھر۔ کیا ہوا ہے"...... اندر سے گاذی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد گاذی دوڑتی ہوئی دروازے سے باہر آئی ہی تھی کہ ٹائیگر کا ہاتھ پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے حرکت میں آیا اور گاذی بھی چیختی ہوئی فضا میں قلابازی کھا کر ایک دھماکے سے آرتھر کے جسم پر گری اور پھر لڑھک کر نیچے فرش پر جا گری اور ساکت ہو گئی۔ ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے آرتھر کے کاندھے اور سر پر ہاتھ رکھ کر انہیں مخصوص انداز میں جھٹکا تو انتہائی حد تک مسخ ہوتا ہوا آرتھر کا چہرہ تیزی سے نارمل ہونے لگ گیا۔ پھر ٹائیگر گاذی کی طرف بڑھا اور اس نے یہی کارروائی اس کے ساتھ بھی کی تو گاذی کا مسخ شدہ چہرہ بھی تیزی سے نارمل ہونے لگ گیا تو ٹائیگر مڑا اور پھر ایک کمرے کے کونے میں پڑا ہوا رسی کا بنڈل اسے نظر آ گیا۔ وہ بنڈل اٹھا کر واپس آیا اور پھر اس نے آرتھر کو اٹھایا اور اسے سٹنگ روم میں کرسی پر بٹھا کر رسی سے حکڑ دیا۔ پھر راہداری سے واپس آ کر اس نے گاذی کو اٹھایا اور اسے بھی سٹنگ روم میں لا کر آرتھر کے ساتھ کرسی پر بٹھا کر رسی سے

حکڑ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے آرتھر کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب آرتھر کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور پھر یہی کارروائی اس نے گاذی کے ساتھ بھی دوہرائی اور جب اس کے جسم میں بھی حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹائے اور واپس مڑ کر سامنے کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ البتہ اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر گود میں رکھ لیا تھا۔ چند لمحوں بعد آرتھر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ اسی لمحے گاذی بھی کراہتی ہوئی ہوش میں آ گئی۔

"تم۔ تم کون ہو۔ تم"...... آرتھر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم یہاں۔ کیا مطلب۔ تم واپس کیسے آ گئے"۔ گاذی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں یہاں سے گیا کب تھا"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ جی پی فائیو نے یہاں ایک ایک چپے کی تلاشی لی ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ تم یہاں سے گئے ہی نہیں"...... گاذی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں گٹر کے اندر چھپا رہا اور کرنل ڈیوڈ اور اس کے آدمیوں نے

گڑی کی طرف توجہ ہی نہیں کی" ..... ٹائیگر نے کہا اور آرتھر اور گاڈی
دونوں نے بے اختیار طویل سانس لئے۔ ان کے چہروں پر اب حیرت
کے ساتھ ساتھ قدرے خوف کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے۔ شاید وہ
ٹائیگر کی ذہانت سے مرعوب ہو گئے تھے۔
"تم۔ تم کون ہو۔ کیا تم پاکیشیائی ہو" ..... آرتھر نے کہا۔
"سنو۔ میں تمہارا دشمن نہیں ہوں بلکہ دوست ہوں ورنہ میرے
لئے تمہیں ہلاک کر کے کوٹھی پر قبضہ کر لینا زیادہ آسان تھا لیکن پہلے
بھی تم زندہ تھے اور اب بھی تم زندہ ہو۔ میں نے تمہیں اس لئے
باندھا ہے کہ پہلے تم سے تفصیلی باتیں ہو جائیں۔ اس کے بعد اس
بات کا فیصلہ ہو گا کہ تمہیں ہلاک کر دیا جائے یا زندہ چھوڑ دیا
جائے" ..... ٹائیگر نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے تفصیل
سے بات کرتے ہوئے کہا۔
"ہمیں ہلاک نہ کرو۔ ہم تم سے مکمل تعاون کرنے کے لئے تیار
ہیں" ..... گاڈی نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔
"تم نے مجھے بتایا تھا کہ تمہارا اور آرتھر کا تعلق قبرص کی کسی
سرکاری ایجنسی سے ہے۔ اب بتاؤ کہ کیا واقعی ایسا ہے اور یہ بھی
سن لو کہ تمہیں یہ بات کنفرم بھی کرانا پڑے گی اور اگر تم نے ایک
لفظ بھی جھوٹ بولا تو پھر تم دونوں کی لاشیں یہاں پڑی سڑتی رہیں گی
اور یہ بھی ذہن میں بٹھا لو کہ میرے اندر قدرتی صلاحیت موجود ہے
اس لئے تم جب تک سچ بولتے رہو گے زندہ رہو گے اور جیسے ہی تم

جھوٹ بولو گے گولی دوسرے لمحے تمہیں چاٹ چکی ہو گی" ..... ٹائیگر
نے کہا۔
"نہیں۔ میں نے غلط کہا تھا۔ میرا اور آرتھر کا کوئی تعلق قبرص کی
کسی سرکاری تنظیم سے نہیں ہے" ..... گاڈی نے کہا تو آرتھر نے منہ
سے کچھ بولنے کی بجائے اس کی تائید میں سر ہلا دیا۔
"لیکن تمہارا رد عمل عام عورتوں جیسا نہیں ہے" ..... ٹائیگر
نے کہا۔
"ہاں۔ ہمارا تعلق ایکریمیا کی ایک پرائیوٹ مجرم تنظیم سے ہے
اس تنظیم کا نام بلیک سن ہے۔ ہم یہاں اسرائیل میں اس کی
نمائندگی کرتے ہیں اور ہمارے پاس پورا گروپ ہے جو پیشہ ور
قاتلوں کا کام کرتا ہے۔ آرتھر اس کا چیف ہے جبکہ میں اس کی
اسسٹنٹ ہوں" ..... گاڈی نے کہا۔
"میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا ہے کہ میرے اندر جھوٹ سچ پرکھنے
کی قدرتی صلاحیت موجود ہے۔ اس کے باوجود تم اس دھڑلے سے
جھوٹ بول رہی ہو اور میں ایک بار پھر تمہیں لاسٹ وارننگ دے
رہا ہوں" ..... ٹائیگر نے یکلخت غراتے ہوئے کہا۔
"ہمیں سچ بولنا ہی پڑے گا گاڈی" ..... آرتھر نے گاڈی کی طرف
دیکھتے ہوئے کہا۔
"لیکن آرتھر" ..... گاڈی نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔
"اگر ہم مارے گئے تو پھر ہمیں چھپانے کا کیا فائدہ ہو گا"۔ آرتھر

نے کہا۔

"سنو مسٹر۔ تم جو کوئی بھی ہو سچ یہ ہے کہ ہمارا تعلق فلسطین کے ایک گروپ سے ہے۔ اس گروپ کا نام ریڈ سکائی ہے۔ ہم اس کے لئے مخبری کا کام کرتے ہیں۔ ہمارے کلب میں اسرائیل کے اعلیٰ افسران آتے جاتے رہتے ہیں۔ ان میں سے جو ہمارے لئے مناسب ہوتے ہیں ہم ان کے خلاف بلیک میلنگ سٹف تیار کرتے ہیں اور پھر انہیں بلیک میل کر کے ان سے وہ راز حاصل کرتے ہیں جس سے فلسطین کو دلچسپی ہوتی ہے"...... آرتھر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ریڈ سکائی کا تعلق کس فلسطینی تنظیم سے ہے"...... ٹائیگر نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"ہمیں نہیں معلوم کیونکہ یہ بات ریڈ سکائی کے چیف کو معلوم ہو گی۔ ہمیں بھاری تنخواہیں اور انعامات ملتے رہتے ہیں اور ہمیں گروپ کے بارے میں مزید انکوائری سے منع کیا جاتا ہے"...... آرتھر نے جواب دیا۔

"کون ہے چیف"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"راسٹر روڈ پر ایک ہوٹل ہے جس کا نام فور سٹارز ہوٹل ہے۔ اس کا جنرل مینجر رالف ہے اور رالف ہمارا چیف ہے"...... آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا فون نمبر کیا ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا تو آرتھر نے فون

نمبر بتا دیا۔

"تم اسے میرے سامنے فون کرو اور اسے بتاؤ کہ کس طرح جی پی فائیو نے تمہاری کوٹھی پر چھاپہ مارا ہے۔ اسے تفصیلی رپورٹ دو لیکن اسے یہ نہ بتانا کہ میں واپس آ گیا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا تو آرتھر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹائیگر نے قریب پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور آرتھر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور پھر اٹھ کر اس نے فون پیس اٹھا کر آرتھر کے قریب رکھا اور رسیور اس کے کان سے لگا دیا۔

"فور سٹارز ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"آرتھر بول رہا ہوں۔ رالف سے بات کراؤ"...... آرتھر نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ رالف بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف۔ کیا فون محفوظ ہے"...... آرتھر نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ایک منٹ"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہاں۔ اب بولو۔ کیا بات ہے"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد رالف نے کہا۔

"چیف ۔ میں اس وقت گاڈی کی رہائش گاہ پر موجود ہوں"۔ رالف نے کہا اور پھر اس نے اپنے یہاں آنے سے لے کر بے ہوش ہونے اور پھر ہوش میں آنے کے بعد جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ کے سامنے موجود ہونے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ کیوں ۔ وہ آدمی کون تھا ۔ کیا ہوا ۔ یہ تو تم نے انتہائی خطرناک خبر سنائی ہے"...... رالف نے انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"چیف ۔ اس آدمی نے گاڈی سے کہا تھا کہ وہ قبرصی ہے جس پر گاڈی نے اسے پولیس سے چھپا لیا لیکن کرنل ڈیوڈ نے بتایا کہ اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور وہ دنیا کا انتہائی خطرناک ایجنٹ ہے ۔ ہم نے بہرحال ہر بات سے انکار کر دیا اور چونکہ ہم بندھے ہوئے اور بے ہوش تھے اس لئے کرنل ڈیوڈ نے ہمیں دھمکیاں تو دیں لیکن اسے بہرحال ہماری بے گناہی پر یقین آ گیا ۔ اس کے باوجود اس نے پوری کوٹھی کی تفصیلی تلاشی لی مگر وہ آدمی ان کے آنے سے پہلے ہی جا چکا تھا اس لئے وہ آدمی نہ مل سکا اور پھر کرنل ڈیوڈ اور اس کے ساتھی واپس چلے گئے"...... آرتھر نے کہا۔

"لیکن وہ آدمی پہلے کیسے فرار ہو گیا ۔ کیا اسے کرنل ڈیوڈ کی آمد کی اطلاع مل گئی تھی"...... رالف نے کہا۔

"ہمیں نہیں معلوم کیونکہ ہم تو بے ہوش تھے چیف"...... آرتھر نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ بہرحال وہ جو بھی تھا چلا گیا لیکن تم پھر بھی انتہائی محتاط رہنا ۔ کرنل ڈیوڈ ایک عفریت ہے ۔ وہ آسانی سے کسی کا پیچھا نہیں چھوڑا کرتا اس لئے ہو سکتا ہے کہ تمہاری کوٹھی کی اب بھی نگرانی ہو رہی ہو"...... رالف نے کہا۔

"یس باس ۔ ہم محتاط ہیں ۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اس کی رپورٹ دے دوں"...... آرتھر نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ جی پی فائیو میں میرے آدمی موجود ہیں ۔ میں خود ہی وہاں سے معلومات حاصل کر لوں گا ۔ ویسے ہمارا کسی پاکیشیائی سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ وہ ویسے ہی پولیس سے چھپنے کے لئے گاڈی کی کوٹھی میں آ گیا ہو گا"...... رالف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر فون اٹھا کر اس نے دوبارہ اس کی پہلی والی جگہ پر رکھا اور خود اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اب تمہاری تسلی ہو گئی ۔ اب تم ہمیں کھول دو"...... آرتھر نے کہا۔

"سنو ۔ کیا تمہارا چیف رالف مجھے اور میرے ایک زخمی ساتھی کو اس ایریا سے باہر نکال سکتا ہے اس طرح کہ جی پی فائیو اور کسی دوسری ایجنسی کو باوجود کوشش کے علم نہ ہو سکے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تمہارا زخمی ساتھی کہاں ہے"...... آرتھر نے چونک کر کہا۔

"وہ ہسپتال میں ہے۔ میں نے اسے وہاں سے اغوا بھی کرنا ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ پہلے تل ابیب سے باہر نکلنے کا کوئی فول پروف انتظام ہو جائے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ ہو تو سکتا ہے لیکن چیف بھاری رقم لے گا"...... آرتھر نے کہا۔

"رقم کی فکر مت کرو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم مجھے رہا کر دو اور پھر میرے ساتھ ہوٹل چلو۔ میں بات کرا دیتا ہوں"...... آرتھر نے کہا۔

"تم اس سے فون پر بات کرو۔ اگر میری تسلی ہو گئی تو پھر ہوٹل چلے جائیں گے ورنہ میں تم دونوں کو ہلاک کر کے خود ہی کوئی بندوبست کر لوں گا"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم آخر ہم پر اعتبار کیوں نہیں کر رہے۔ گاذی نے تو تمہیں پولیس سے بچایا ہے ورنہ پولیس تمہیں اب تک ہلاک کر چکی ہوتی"۔ آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جب میں پوری طرح مطمئن ہو جاؤں گا تو پھر گاذی کا شکریہ بھی ادا کروں گا۔ تم بتاؤ کیا کہتے ہو"...... ٹائیگر نے مشین پسٹل کو اٹھا کر اس کا رخ آرتھر کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"مت مارو ہمیں۔ میں تمہیں گارنٹی دیتی ہوں کہ ہم تمہیں اور تمہارے ساتھی کو تل ابیب سے باہر بھجوا دیں گے"...... خاموش بیٹھی ہوئی گاذی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"تم جیسے کہہ رہے ہو ویسے ہی ہو گا۔ تم ہم پر اعتماد کرو"۔ آرتھر نے کہا۔

"پہلے میرے سامنے رالف سے بات کرو۔ اگر میں مطمئن ہو گیا تو ٹھیک ورنہ تمہارا خاتمہ کر دوں گا۔ اسے طے سمجھو"...... ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کراؤ بات"...... آرتھر نے کہا تو ٹائیگر نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور رسیور اٹھا کر اس نے دوبارہ رالف کا نمبر پریس کرنا شروع کر دیا لیکن دوسری طرف سے کال ہی نہ مل رہی تھی۔

"فون انگیج ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد اس نے دوبارہ رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس بار رابطہ ہو گیا۔

"یس۔ فور سٹارز ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے اٹھ کر فون ایک بار پھر آرتھر کے قریب رکھا اور رسیور آرتھر کے کان سے لگا دیا۔

"آرتھر بول رہا ہوں۔ چیف سے بات کراؤ"...... آرتھر نے کہا۔

"چیف کسی کام کے لئے گیا ہوا ہے۔ ایک گھنٹے بعد واپس آئے گا۔ مجھے اپنا نمبر بتا دو۔ میں خود بات کرا دوں گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چیف کو میرا نام بتا دینا۔ اسے میرا نمبر معلوم ہے"...... آرتھر

نے کہا۔

"اوکے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے رسیور رکھا اور فون اٹھا کر واپس اپنی کرسی کے قریب رکھ کر وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اب کیا تم ہمیں ایک گھنٹے تک اسی حالت میں رکھو گے"۔ آرتھر نے کہا۔

"ہاں۔ مجبوری ہے"۔ ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا تو آرتھر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ گاڈی پہلے ہی ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی ہوئی تھی اور پھر ابھی دس منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ اچانک ٹائیگر کو باہر سے ایسی آوازیں سنائیں دیں جیسے کچے انڈے ٹوٹتے ہیں۔ وہ چونکا ہی تھا کہ یکلخت اس کا دماغ اس طرح گھومنے لگا جیسے کسی نے اسے چھت کے پنکھے کے ساتھ باندھ کر پنکھے کو پوری رفتار سے چلا دیا ہو۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن اس کے کانوں میں آرتھر اور گاڈی دونوں کی ہلکی سی آوازیں ضرور پڑیں لیکن الفاظ اس کے شعور میں اجاگر نہ ہو سکے تھے اور پھر اس کا ذہن یکلخت تاریک پڑ گیا اور اس کے تمام احساسات بھی جیسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فنا ہو گئے تھے۔

کرنل ڈیوڈ اپنے آفس میں موجود تھا۔ پوری جی پی فائیو عمران کے ساتھی کو تلاش کرنے میں مصروف تھی لیکن کہیں سے بھی کوئی مثبت اطلاع نہ آ رہی تھی اور جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا کرنل ڈیوڈ کا چہرہ بگڑتا جا رہا تھا۔ گو اسے معلوم تھا کہ عمران کا ساتھی بہرحال اتنی آسانی سے ہاتھ نہ آسکے گا لیکن چونکہ اس نے کوٹھی کو خود جا کر چیک کیا تھا جس میں موجود گاڈی اور اس کا دوست آرتھر تھے اور جس کے بارے میں اسے اطلاع ملی تھی کہ پولیس نے اس کوٹھی میں عمران کے ساتھی کو عقبی دیوار سے اندر داخل ہوتے دیکھا گیا تھا لیکن چیکنگ کے باوجود پولیس کو وہ نہ مل سکا تھا اور جب کرنل ڈیوڈ، میجر بائیک اور اس کے گروپ سمیت وہاں پہنچا تو کوٹھی کو ہر طرف سے گھیر لیا گیا۔ اس کے بعد کرنل ڈیوڈ کا آدمی پھاٹک پر چڑھ کر اندر کودا اور اس نے پھاٹک کھولا تو کرنل ڈیوڈ کار سمیت اندر

داخل ہوا لیکن اندر وہ عورت گاڈی اور آرتھر دونوں کرسیوں پر
رسیوں سے بندھے ہوئے اور بے ہوش پڑے تھے ۔ کرنل ڈیوڈ نے
خود بھی اور اس کے آدمیوں نے بھی کوٹھی کا چپہ چپہ چھان مارا تھا
لیکن عمران کا ساتھی وہاں موجود نہ تھا ۔ پھر گاڈی اور آرتھر کو جب
ہوش میں لایا گیا تو آرتھر نے بتایا کہ وہ جیسے ہی کوٹھی میں داخل ہوا
اسے بے ہوش کر دیا گیا اور اسے اب ہوش میں لایا گیا ہے جبکہ گاڈی
نے بتایا کہ اس آدمی نے اس سے آرتھر کو کال کرا کر اسے بے ہوش
کر دیا اور اسے بھی اب ہوش آیا ہے ۔ پھر گاڈی نے اس آدمی کا حلیہ
اور قدوقامت کی تفصیل اور لباس کے بارے میں سب کچھ بتایا تو
کرنل ڈیوڈ نے میجر بائیک کو حکم دے دیا کہ وہ اس حلیئے اور لباس
کو مدنظر رکھ کر اسے تلاش کرائے اور اسے رپورٹ دے اور پھر وہ
خود ہیڈ کوارٹر آ گیا تھا ۔ گاڈی اور آرتھر چونکہ اسے بے ہوش اور
بندھے ہوئے ملے تھے اس لئے کرنل ڈیوڈ نے انہیں مزید کچھ نہ کہا
تھا لیکن تب سے اب تک تین گھنٹے گزر چکے تھے لیکن میجر بائیک اور
اس کے گروپ کے علاوہ جی پی فائیو کے باقی گروپس کی طرف سے
بھی کوئی اطلاع نہ ملی تھی کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل
ڈیوڈ نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس "...... کرنل ڈیوڈ نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"فور سٹارز ہوٹل کے مالک رالف کی کال ہے جناب" ۔ دوسری
طرف سے اس کے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"کیا ۔ کیا مطلب ۔ فور سٹارز ہوٹل کے مالک کی کال ۔ تو کیا
ب میں ان گھٹیا لوگوں کی کالیں سننے کے لئے رہ گیا ہوں" ۔ کرنل
ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"باس ۔ اس نے کہا ہے کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ کے بارے میں
ع دینا چاہتا ہے اور وہ بھی صرف آپ کو"...... دوسری طرف سے
ے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ ۔ اوہ اچھا ۔ جلدی بات کراؤ ۔ جلدی کراؤ بات ۔
نسنس"...... کرنل ڈیوڈ نے پرسنل سیکرٹری کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"ہیلو ۔ میں رالف بول رہا ہوں جناب ۔ فور سٹارز ہوٹل
"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم رالف بول رہے ہو ۔ جلدی بتاؤ کہاں ہے
یشیائی ایجنٹ"...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ میرے ایک خاص پوائنٹ پر موجود ہے جناب"...... دوسری
سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ خاص پوائنٹ ۔ کیا مطلب ۔ کیسا
نٹ"...... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"جناب ۔ آپ نے آرتھر اور گاڈی کی رہائش گاہ پر چھاپہ مارا تھا ۔
یشیائی ایجنٹ وہاں سے آپ کو نہ مل سکا تھا لیکن پھر آرتھر کی
گئی تو اس نے کوڈ میں مجھے بتایا کہ آپ کے جانے کے بعد وہ
یائی ایجنٹ دوبارہ آ گیا اور اس وقت بھی اس کوٹھی میں موجود

ہے اور اس نے ایک بار پھر ان دونوں کو باندھ رکھا ہے جس پر میں
نے فوری ایکشن لیا اور میرے آدمیوں نے وہاں کوٹھی میں بے ہوش
کرنے والی گیس فائر کی ۔ جب میرے آدمی اندر گئے تو وہاں
پاکیشیائی ایجنٹ بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا اور آرتھر اور گاڈی
دونوں رسیوں سے بندھے ہوئے بے ہوش پڑے تھے ۔ میرے حکم پ
اس پاکیشیائی کو میرے ایک خاص پوائنٹ پر پہنچا دیا گیا تاکہ وہ فرا
نہ ہو سکے اور ابھی مجھے اطلاع ملی ہے تو میں نے آپ کو کال کی ہے ۔
آپ سے تعاون اور گریٹ اسرائیل کی خدمت تو ہم پر فرض ہ
جناب ۔ آپ حکم دیں کہ اس پاکیشیائی کو کہاں پہنچایا جائے "۔
رالف نے کہا تو کرنل ڈیوڈ کی آنکھیں بے اختیار چمک اٹھیں ۔

" تم نے اسے بے ہوش کر کے میرے پاس براہ راست بھجوا
کی بجائے اپنے اڈے پر کیوں پہنچایا ہے ۔ اگر وہ وہاں سے فرار ہو گ
تب "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا ۔

" وہ بے ہوش ہے جناب ۔ چونکہ مجھے خدشہ تھا کہ آپ سے با
ہونے تک کہیں وہ ہوش میں نہ آجائے اس لئے میں نے اسے ا
خاص اڈے پر پہنچا کر طویل بے ہوشی کا انجکشن لگانے کا حکم دے
تھا اور اسے طویل بے ہوشی کا انجکشن لگایا جا چکا ہے اس لئے اب
کسی صورت اس وقت تک ہوش میں نہیں آسکتا جب تک ا
ہوش میں لانے کی دوا انجیکٹ نہ کی جائے "...... رالف نے کہا ۔

" وہ کہاں ہے اس وقت ۔ جلدی بتاؤ تاکہ میرے آدمی وہاں ۔

اسے اپنی تحویل میں لے سکیں ۔ بولو ۔ اگر وہ واقعی وہی ایجنٹ ہوا تو
تمہیں اس قدر انعام ملے گا کہ جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے "۔
کرنل ڈیوڈ نے کہا ۔

" جناب وہ کرسٹل کالونی کی کوٹھی نمبر گیارہ میں موجود ہے ۔ میں
وہیں سے آپ کو کال کر رہا ہوں "...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

" اوکے ۔ تم وہیں رکو ۔ میجر بائیک ابھی تمہارے پاس پہنچ جائے
گا اور تم اسے میجر بائیک کے حوالے کر دینا ۔ وہ تمہیں اپنا نام
بتائے گا اور تم اسے اپنی بھی شناخت کراؤ گے "...... کرنل ڈیوڈ نے
کہا ۔

" یس سر ۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر "...... دوسری طرف سے
مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے بجلی کی سی تیزی سے رسیور
رکھا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے اس میں موجود لانگ رینج
ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر میجر بائیک کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر
کے اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا ۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ ۔ اوور "...... کرنل ڈیوڈ نے
حلق کے بل چیخ کر بار بار کال دیتے ہوئے کہا ۔

" یس سر ۔ میں میجر بائیک بول رہا ہوں ۔ اوور "...... تھوڑی دیر
بعد میجر بائیک کی آواز سنائی دی ۔

" میجر بائیک ۔ اپنے گروپ سمیت فوراً کرسٹل کالونی کی کوٹھی
نمبر گیارہ پر پہنچو ۔ وہاں ایک آدمی رالف ہو گا ۔ تم نے اسے اپنا نام

بتانا ہے اور وہ تمہیں اپنا نام بتائے گا ۔ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں بے ہوشی کے عالم میں موجود ہے ۔ اسے وہاں سے اپنی تحویل میں لے کر فوراً ہیڈ کوارٹر لے آؤ اور بلیک روم میں پہنچا کر مجھے کال کرو ۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے ۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی ۔

"بلیک روم کے کیپٹن راڈ سے بات کراؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیپٹن راڈ بول رہا ہوں جناب"...... چند لمحوں بعد کیپٹن راڈ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی ۔

"میجر بائیک ایک پاکیشیائی ایجنٹ کو جو بے ہوش ہے لے کر پہنچ رہا ہے ۔ اسے بلیک روم میں لے جا کر راڈز میں جکڑ دینا اور پھر مجھے اطلاع دینا ۔ میں خود اسے اپنے سامنے ہوش میں لاؤں گا ۔ سمجھ گئے ہو یا نہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر ۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا۔

"کاش ۔ یہ واقعی عمران کا ساتھی ہو تو جی پی فائیو کے لئے ایک

بہت بڑا کارنامہ ہو گا"...... کرنل ڈیوڈ نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا ۔ ظاہر ہے وہ صدر مملکت کو یہ تو بتانے سے رہا کہ اسے ف نامی ایک عام آدمی نے گرفتار کیا ہے ۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جیسے ہی اس پاکیشیائی کے بارے میں مکمل تصدیق ہو جائے گی تو وہ اس رالف، آرتھر اور گاڈی تینوں کو ہلاک کرا دے گا اس طرح کریڈٹ ہمیشہ کے لئے کرنل ڈیوڈ کو مل جائے گا جبکہ عمران تو پہلے ہی زخمی پڑا ہوا تھا ۔ اس نے تو بہرحال ہلاک ہونا ہی تھا ۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے تیزی سے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل ڈیوڈ نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"میجر بائیک بول رہا ہوں باس ۔ ہیڈ کوارٹر سے ۔ پاکیشیائی ایجنٹ کو بلیک روم میں پہنچا دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے میجر بائیک کی مؤدبانہ آواز سنائی دی ۔

"یہاں آؤ میرے آفس میں ۔ فوراً"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کیپٹن راڈ بول رہا ہوں باس ۔ بلیک روم سے ۔ پاکیشیائی ایجنٹ کو راڈز میں جکڑ دیا گیا ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

"وہ بے ہوش ہے یا ہوش میں"...... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔
"وہ بے ہوش ہے جناب"...... کیپٹن راڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوکے ۔ میں آ رہا ہوں لیکن میرے آنے تک اسے ہوش میں نہیں آنا چاہئے"...... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔
"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا ۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور میجر بائیک اندر داخل ہوا اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سیلوٹ کیا۔
"بیٹھو"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو میجر بائیک مؤدبانہ انداز میں میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔
"جسے تم لے آئے ہو کیا اس کا حلیہ، قد و قامت اور لباس وہی ہے جو آرتھر اور گاڈی نے بتایا تھا"...... کرنل ڈیوڈ نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔
"یس سر"...... میجر بائیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ویری گڈ ۔ تم نے اس کی تلاشی لی ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔
"یس سر ۔ لیکن اس کی جیب سے سوائے مشین پسٹل کے اور کچھ نہیں نکلا"...... میجر بائیک نے جواب دیا۔
"کیا ۔ کیا مطلب ۔ وہ کمپیوٹر ڈسک کہاں ہے جو وہ لے اڑے تھے"...... کرنل ڈیوڈ نے چونک کر کہا۔

"اس کے پاس تو موجود نہیں ہے باس ۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے اسے اس کوٹھی میں چھپا دیا ہو"...... میجر بائیک نے کہا۔
"ہونہہ ۔ وہ آرتھر اور گاڈی کہاں ہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔
"وہ تو وہاں کرسٹل کالونی والی کوٹھی میں موجود نہیں تھے باس"...... میجر بائیک نے کہا۔
"ٹھیک ہے ۔ تم ایسا کرو فوراً جا کر اس رالف کو گرفتار کر کے یہاں بھجوا دو اور اس آرتھر اور گاڈی کو بھی گرفتار کر کے یہاں بھجوا دو اور خود اس کوٹھی کی مکمل تلاشی لو جو آرتھر اور گاڈی کی رہائش گاہ ہے تاکہ اس کمپیوٹر ڈسک کو تلاش کیا جا سکے ۔ اصل اہمیت تو اس کی ڈسک ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔
"باس ۔ یہ ایجنٹ خود بتائے گا کہ اس نے اسے کہاں چھپا رکھا ہے"...... میجر بائیک نے کہا۔
"تم ۔ تم مجھے احمق سمجھتے ہو ۔ کیوں"...... کرنل ڈیوڈ نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔
"جناب ۔ جناب ۔ میں تو آپ کا غلام ہوں جناب"...... میجر بائیک نے یکلخت انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"آئندہ ایسی بات تمہارے منہ سے نکلی تو گولی مار دوں گا ۔ سمجھے یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہے اور یہ لوگ مرجانا قبول کر لیتے ہیں لیکن بتاتے کچھ نہیں اس لئے ہمیں اسے خود تلاش کرنا ہو گا اس لئے تو میں

نے اسے زندہ یہاں منگوایا ہے ورنہ تو اسے وہیں گولی ماری جا سکتی
تھی کیونکہ جب صدر صاحب کو اس کی گرفتاری کی رپورٹ دی جائے
ہے تو انہوں نے سب سے پہلے ڈسک کے بارے میں پوچھنا
ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ آپ انتہائی ذہین ہیں سر۔ آپ کا مقابلہ کوئی نہیں کر
سکتا"...... میجر بائیک نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ آئندہ میرے سامنے دوبارہ ایسی
بات نہ کرنا۔ اب جاؤ۔ جیسے میں نے کہا ہے ویسے کرو"...... کرنل
ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا تو میجر بائیک سیلوٹ کر کے تیزی سے مڑا اور
پھر اس طرح کمرے سے باہر نکلا جیسے پاگل کتے اس کا پیچھا کر رہے
ہوں۔

"نانسنس۔ احمق"...... کرنل ڈیوڈ نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر
تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ بلیک روم
میں جا کر اس پاکیشیائی ایجنٹ سے پوچھ گچھ کر سکے۔

بلیک زیرو دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس
کے چہرے پر پریشانی اور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسے
سر سلطان کی طرف سے اطلاع مل چکی تھی کہ دفاع کے بارے میں جو
اہم کمپیوٹر ڈسک چوری ہوئی تھی وہ کارمن سے انہیں اس نوٹ کے
ساتھ پہنچ چکی ہے کہ یہ ڈسک تل ابیب سے ٹائیگر نے بھجوائی ہے اور
اس کی ہدایت کے مطابق یہ آپ کو بھیجی جا رہی ہے اور اس کی
ہدایت یہ بھی تھی کہ اسے سرداور کو پہنچا دیا جائے اور سر سلطان نے
اسے سرداور کو بھجوا دیا اور سرداور نے جب تصدیق کر دی کہ یہ
ڈسک اصل ہے تب سر سلطان نے بلیک زیرو کو اس کی اطلاع دی
تھی لیکن بلیک زیرو اس بارے میں پریشان بیٹھا ہوا تھا کہ ڈسک
ٹائیگر نے بھجوائی ہے لیکن نہ ہی خود ٹائیگر واپس آیا ہے اور نہ ہی
عمران اور نہ ہی ان دونوں کے بارے میں اس کے پاس کوئی اطلاع

تھی ۔ سر سلطان نے بھی اس بارے میں تشویش کا اظہار کیا تھا کہ یہ ڈسک عمران کی بجائے ٹائیگر کی طرف سے کیوں بھجوائی گئی ہے لیکن ظاہر ہے بلیک زیرو کے پاس اس کا کوئی جواب نہ تھا ۔ اس نے لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر عمران اور ٹائیگر کو علیحدہ علیحدہ کال کرنے کی کوشش کی تھی لیکن دونوں کی طرف سے کال اٹنڈ نہ کی گئی تھی ۔ وہ اسی پریشانی میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں ۔ رہائش گاہ سے" ...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"یس سر ۔ میں طاہر بول رہا ہوں" ...... بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"عمران کے بارے میں کوئی اطلاع ملی ہے" ...... سر سلطان نے کہا۔

"نہیں جناب ۔ میں نے عمران اور ٹائیگر دونوں کی فریکونسی پر کال کی ہے لیکن دونوں ہی کال اٹنڈ نہیں کر رہے" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہارے پاس کوئی ایسی ٹپ نہیں ہے جس کی مدد سے تم تل ابیب سے ان کے بارے میں معلومات حاصل کر سکو" ۔ سر سلطان نے کہا۔

"براہ راست تل ابیب میں تو نہیں ہے اور نہ ہی وہاں براہ راست کال کی جا سکتی ہے لیکن قبرص کے چند نمبرز موجود ہیں ۔ میں اب ان پر ٹرائی کرتا ہوں" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

"فوراً کرو ۔ عمران یقیناً کسی خاص پریشانی میں پھنسا ہوا ہے ۔ ہو سکتا ہے اسے مدد کی ضرورت ہو" ...... سر سلطان نے کہا۔

"یس سر ۔ میں کرتا ہوں سر" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

"مجھے فوری رپورٹ دینا" ...... سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو بلیک زیرو نے رسیور رکھا اور میز کی دراز کھول کر اس نے وہ سرخ جلد والی ضخیم ڈائری نکالی جسے عمران عمرو عیار کی زنبیل کہا کرتا تھا ۔ اس نے ڈائری کے ورق پلٹانے شروع کر دیئے ۔ گو اس میں قبرص کے نمبرز موجود تھے لیکن یہ ہوٹلوں اور کلبوں کے نمبرز تھے اور ظاہر ہے اس سے رابطہ بھی عمران کا ہی تھا ۔ اس کا اپنا نہ تھا لیکن ڈائری دیکھتے دیکھتے اچانک اس کی نظر ایک پتے پر پڑی تو وہ چونک پڑا ۔ اس فون نمبر کے سامنے ریڈ ایگل اور ابو سعد کے ساتھ ساتھ قبرص کے الفاظ لکھے ہوئے تھے ۔ اس نے رسیور اٹھایا اور پھر انکوائری سے اس نے قبرص کے رابطہ نمبر معلوم کر کے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے رابطہ نمبر پریس کر کے ڈائری میں درج نمبر پریس کر دیئے ۔

"فورڈ بیکرز" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ میرا نام طاہر ہے اور میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران کا دوست ہوں۔ انہوں نے مجھے یہ نمبر دیا تھا کہ کسی ایمرجنسی کی صورت میں اس نمبر پر ابو سعد صاحب سے بات کی جا سکتی ہے"...... بلیک زیرو نے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کی بات کراؤڈ سے کرا دیتی ہوں۔ انہیں اس بارے میں معلوم ہو سکتا ہے"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اس لڑکی نے جواب دیا۔ ظاہر ہے اس نے پہلے چیکنگ کی ہو گی پھر بات کی ہو گی کہ کیا واقعی کال پاکیشیا سے کی جا رہی ہے یا نہیں۔

"ہیلو۔ کراؤڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی تو بلیک زیرو نے وہی تفصیل اسے بتا دی جو پہلے وہ اس لڑکی کو بتا چکا تھا۔

"آپ نے کیا بات کرنی ہے۔ پہلے تفصیل بتائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"علی عمران اپنے ایک ساتھی ٹائیگر کے ساتھ تل ابیب میں ایک مشن پر کام کر رہے ہیں لیکن نہ ہی ان سے رابطہ ہو رہا ہے اور نہ ہی کوئی اطلاع مل رہی ہے جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے میری ڈیوٹی لگائی ہے کہ میں اس بارے میں معلومات حاصل کروں"۔ طاہر نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ میں بات کراتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ابو سعد بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں طاہر بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ علی عمران کا دوست"۔ بلیک زیرو نے کہا اور پھر اس نے وہی پہلے والی تفصیل دوہرا دی۔

"آپ کس نمبر سے بات کر رہے ہیں۔ مجھے معلوم کرانا ہو گا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ کتنی دیر میں معلومات حاصل کر لیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"چار پانچ گھنٹے تو لگ ہی جائیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پانچ گھنٹوں بعد دوبارہ فون کروں گا۔ کیا اسی نمبر پر کروں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نیا نمبر نوٹ کر لیں۔ اس نمبر پر آپ کی مجھ سے براہ راست بات ہو جائے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی نیا نمبر بتا دیا گیا تو بلیک زیرو نے نمبر نوٹ کر کے اوکے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر اسے پانچ گھنٹے گزارنے مشکل ہو گئے لیکن بہرحال یہ وقت تو گزارنا ہی تھا۔ پانچ گھنٹے گزارنے کے بعد اس نے ابو سعد کے بتائے ہوئے نمبر پر کال کی۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے طاہر بول رہا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ابو سعد بول رہا ہوں جناب۔ میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں لیکن یہ انتہائی پریشان کن معلومات ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بلیک زیرو کا دل دھک دھک کرنے لگا۔

"کیا ہوا ہے"...... بلیک زیرو نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"علی عمران صاحب انتہائی زخمی حالت میں تل ابیب کے معروف ہسپتال کراؤن میں داخل ہیں۔ ان کی حالت بے حد سیریئس ہے۔ ان کے خون میں زہر پھیل چکا ہے اور اس وارڈ کے گرد باقاعدہ فوج کا دستہ تعینات ہے تاکہ علی عمران کو وہاں سے اغوا نہ کیا جا سکے اور ان کا ساتھی جس کا نام ٹائیگر بتایا گیا ہے اس وقت جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر میں ہے۔ اسے گرفتار کر کے وہاں لے جایا گیا ہے اور آپ جانتے ہی ہوں گے کہ وہاں سے کسی کا زندہ بچ نکلنا تقریباً ناممکن ہے"...... ابو سعد نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"کیا کوئی تفصیل معلوم ہوئی ہے"...... طاہر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہم نے وہاں اپنے آدمیوں کو کال کی تو انہوں نے جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر سے یہ معلومات حاصل کر کے مجھے بتائی ہیں۔ مزید تفصیل معلوم نہیں ہو سکی"...... ابو سعد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے پاس ریڈ ایگل کے چیف ابو قحافہ کا نمبر ہے"...... طاہر نے کہا۔

"نہیں جناب۔ ہمارا سیٹ اپ ان سے بالکل علیحدہ ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... بلیک زیرو نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اب وہ واقعی انتہائی بے بسی محسوس کر رہا تھا۔ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہ تھی کہ وہ یہاں سے ٹیم تل ابیب بھیج کر عمران کو ہسپتال سے نکلواتا لیکن اسے معلوم تھا کہ ٹیم کو اسرائیل پہنچتے اور تل ابیب میں داخل ہونے اور پھر وہاں سے واپس نکلنے میں کافی طویل عرصہ لگ جائے گا اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ اچھل پڑا۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور ڈائری نکال لی اور پھر تیزی سے اس کے ورق پلٹنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ایک صفحے پر اس کی نظریں جم گئیں۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے انکوائری سے اس نے کارمن کے رابطہ نمبر معلوم کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے رابطہ نمبر اور پھر ڈائری میں درج نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جونیئر بول رہا ہوں"...... ایک سرد سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس ایکسٹو فرام دس اینڈ"۔ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ آپ۔ یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"علی عمران اپنے ایک ساتھی ٹائیگر کے ساتھ تل ابیب گیا ہوا ہے۔ اس نے مشن مکمل کر لیا ہے لیکن رپورٹ ملی ہے کہ وہ شدید ترین زخمی ہو کر تل ابیب کے معروف ہسپتال کراؤن میں داخل ہے اور حکومت اسرائیل نے اس وارڈ کے باہر باقاعدہ فوج کا دستہ تعینات کیا ہوا ہے جبکہ عمران کا ساتھی جی پی فائیو کے ہاتھ لگ گیا ہے اور وہ اس وقت جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر میں ہے۔ ہمیں ہر حال میں عمران کو اس ہسپتال سے نکال کر پاکیشیا لانا ہے۔ میں یہاں سے ٹیم بھیج سکتا ہوں لیکن اس معاملے میں فوری کارروائی کی ضرورت ہے۔ کیا آپ کی تنظیم تل ابیب میں موجود ہے۔ کیا آپ اس سلسلے میں کچھ کر سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ وہاں ہمارا ایک خفیہ گروپ موجود ہے۔ آپ دو گھنٹے بعد دوبارہ مجھے کال کریں۔ میں آپ کو یقیناً خوشخبری سناؤں گا جناب"...... جونیئر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"اوکے"...... بلیک زیرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر دو گھنٹے اس نے بڑی مشکل سے گزارے اور سوا دو گھنٹے کے بعد اس نے دوبارہ جونیئر کو کال کیا۔

"جونیئر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جونیئر کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو فرام پاکیشیا"...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جناب۔ ابھی ابھی رپورٹ ملی ہے۔ آئی ایم سوری جناب۔

عمران کو میرے گروپ نے اس ہسپتال سے نکالنے کی کوشش کی لیکن اس کوشش میں گروپ کے چاروں آدمی فوج کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے ہیں۔ وہاں ان لوگوں نے انتہائی سخت پہرہ لگا رکھا ہے اور اب میرا صرف ایک آدمی وہاں رہ گیا ہے سر۔ آپ حکم کریں تو میں خود وہاں جا کر عمران صاحب کے لئے کام کروں"...... جونیئر نے کہا۔

"اوہ۔ ویری سیڈ۔ آپ کے آدمی ہلاک ہو گئے۔ ویری سیڈ۔ میری طرف سے تعزیت قبول کریں۔ آپ کے وہاں جانے کی ضرورت نہیں۔ اب میں ٹیم وہاں بھیج دیتا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے رسیور رکھ دیا۔ وہ اب سوچ رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔ کیا واقعی اسے ٹیم بھیجنی چاہئے یا خود اکیلے جانا چاہئے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا کیونکہ جب سے عمران گیا تھا سلیمان نے کوئی کال نہ کی تھی۔

"طاہر بول رہا ہوں سلیمان۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کارمن سے صاحب کے دوست جونیئر کی کال آئی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ عمران صاحب انتہائی شدید زخمی حالت میں تل

ایبب کے ہسپتال میں داخل ہیں اور آپ نے جونیئر کو کہا کہ وہ عمران کو وہاں سے نکال کر پاکیشیا بھجوائے جس پر بقول جونیئر اس نے تل ایبب میں اپنے گروپ کو ہدایت کی لیکن اس کے گروپ کے چار آدمی فوج کے ہاتھوں مارے گئے ہیں۔ جونیئر کے مطابق اس نے کہا کہ وہ خود عمران صاحب کو وہاں سے نکالنے کے لئے جا رہا ہے لیکن آپ نے اسے منع کر دیا اور کہا کہ آپ ٹیم بھیجیں گے۔ جونیئر نے مجھے اس لئے کال کیا تھا کہ اس کے پاس آپ کا نمبر نہیں تھا۔ اس نے کہا ہے کہ وہ ایک اور گروپ کو وہاں بھیج رہا ہے"۔ سلیمان نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس نے درست بتایا ہے۔ اسی لئے تو میں نے اسے منع کر دیا تھا کہ پہلے بھی اس کے چار آدمی ہلاک ہو گئے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تو اب آپ ٹیم کو بھیجیں گے"...... سلیمان نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میرے خیال میں کسی کو بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے آپ کو فون کرنے سے پہلے جوزف کو فون کیا ہے اور جوزف نے مجھے بتایا ہے کہ عمران صاحب کے سر پر شاگانا دیوتا کا سایہ موجود ہے اور جس کے سر پر یہ سایہ موجود ہو اس کو ہلاک نہیں کیا جا سکتا"۔ سلیمان نے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے

تاثرات ابھر آئے۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم بھی جوزف کی طرح احمق بن گئے ہو"...... بلیک زیرو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کو نہیں معلوم طاہر صاحب لیکن مجھے معلوم ہے کہ جوزف اور صاحب دونوں کے درمیان کس قسم کا تعلق ہے۔ اگر صاحب خطرے میں ہوتے تو اب تک جوزف خود تل ایبب پہنچ چکا ہوتا۔ ویسے جب تک آپ کی ٹیم وہاں پہنچے گی صاحب واپس پاکیشیا پہنچ بھی چکے ہوں گے"...... سلیمان نے کہا۔

"تمہارا ذہن کام نہیں کر رہا اس لئے تمہارے ساتھ مزید بات کرنے کی ضرورت نہیں"...... بلیک زیرو نے غصیلے لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اسے واقعی سلیمان پر بے حد غصہ آ رہا تھا۔ اس کے نقطہ نظر سے جوزف احمق تھا جبکہ سلیمان اس کی احمقانہ بات کو اس طرح اہمیت دے رہا تھا جیسے عمران کی جان جوزف کے دیوتا خود بخود بچا لیں گے۔

"نانسنس۔ اس کا دماغ بھی چل گیا ہے"...... بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... بلیک زیرو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کا خیال تھا کہ فون کرنے والا سلیمان ہو گا۔

"سلطان بول رہا ہوں بلیک زیرو۔ کارمن میں عمران کا کوئی

دوست ہے جونیئر ۔ اس نے مجھے کال کیا ہے کہ اس نے عمران کے
بارے میں تازہ ترین رپورٹ منگوائی ہے ۔ عمران کو اس ہسپتال
سے نکال لیا گیا ہے ۔ اس کے مطابق وہاں بے پناہ قتل و غارت ہوئی
ہے لیکن بہرحال عمران کو اسی زخمی حالت میں وہاں سے نکال لیا گیا
ہے ۔ اب وہ محفوظ مقام پر ہے اور اسے جلد ہی تل ابیب سے باہر
لے آیا جائے گا ۔ جونیئر کو تمہارا فون نمبر معلوم نہ تھا اس لئے اس
نے مجھے فون کیا ہے ۔ تم اسے کال کر کے اس سے تفصیل معلوم کر
لو"...... سر سلطان نے کہا۔

"اوہ اچھا"...... بلیک زیرو نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو
دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سن کر اس نے کریڈل
دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر
دیئے ۔

"جونیئر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جونیئر کی آواز
سنائی دی۔

"ایکسٹو فرام پاکیشیا"...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر ۔ چونکہ آپ کا نمبر مجھے معلوم نہ تھا اس لئے میں نے سیکرٹری
وزارت خارجہ سر سلطان کو فون کیا تھا جناب ۔ عمران صاحب کو
ہسپتال سے نکال لیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی پرجوش
لہجے میں کہا گیا۔

"تفصیل بتائیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جناب ۔ پہلے تو میں نے سوچا کہ میں خود وہاں جاؤں لیکن
میرے وہاں پہنچنے میں خاصی دیر بھی ہو سکتی تھی ۔ قبرص میں ہمارا
ایک خصوصی گروپ موجود ہے ۔ میں نے اس سے رابطہ کیا تو مجھے
بتایا گیا کہ اس خصوصی گروپ کا سیٹ اپ تل ابیب میں بھی ہے ۔
چونکہ اس گروپ کا تعلق کارمن سے ہے اس لئے میں نے انہیں حکم
دیا کہ کراؤن ہسپتال میں موجود مریض علی عمران کو وہاں سے ہر
صورت میں زندہ نکالنا ہے چاہے اس کے لئے کوئی بھی قیمت کیوں نہ
ادا کرنی پڑے ۔ وہ گروپ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کا عادی
ہے اس لئے ڈیڑھ گھنٹے بعد مجھے اطلاع مل گئی کہ اس گروپ کے
بیس افراد نے کراؤن ہسپتال پر حملہ کیا اور وہاں موجود فوج کے
دستے اور دوسرے افراد کو انہوں نے ہلاک کر دیا ۔ گروپ کے بیس
افراد میں سے آٹھ آدمی بھی اس حملے میں ہلاک ہو گئے ہیں لیکن وہ
عمران صاحب کو زندہ اور صحیح سلامت وہاں سے نکالنے میں کامیاب
ہو گئے ہیں اور اس وقت عمران صاحب اس گروپ کے ایک
خصوصی ہسپتال میں موجود ہیں لیکن مجھے رپورٹ دی گئی ہے کہ
عمران صاحب کی حالت بے حد مخدوش ہے ۔ اگر انہیں فوری طور پر
تل ابیب سے باہر نکالے جانے کی کوشش کی گئی تو وہ ہلاک بھی ہو
سکتے ہیں اس لئے ابھی ایک ہفتے تک وہ وہیں رہیں گے جناب ۔ اس
دوران جیسے ہی ان کی حالت درست ہوئی انہیں وہاں سے نکال کر
کارمن پہنچا دیا جائے گا ۔ آپ ان کی طرف سے بے فکر رہیں ۔ وہ اب

انتہائی محفوظ ہاتھوں میں ہیں"...... جونیئر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آپ نے جو کچھ عمران کے لئے کیا ہے اس کے لئے نہ صرف ذاتی طور پر میں بلکہ پورا پاکیشیا آپ کا ممنون ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ تو کچھ نہیں ہوا جناب۔ عمران صاحب نے بیسیوں بار اس سے بھی زیادہ مشکل حالات میں ہماری مدد کی ہے۔ عمران صاحب تو ہمارے بھی ہیرو ہیں۔ ان کے لئے تو اگر ہمیں ایک ہزار کارمن ایجنٹوں کی قربانی دینی پڑتی تو ہم اس سے بھی دریغ نہ کرتے جناب"...... جونیئر نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران اب جہاں ہے کیا وہاں فون یا ٹرانسمیٹر لائن پر بات ہو سکتی ہے"...... بلیک زیرو نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ لیکن سر عمران صاحب کے غائب ہونے پر اس وقت تل ابیب میں ہنگامی حالات ہوں گے اور خاص طور پر پاکیشیا سے آنے والی کالیں تو خصوصاً چیک کی جا رہی ہوں گی۔ ویسے بھی عمران صاحب بے ہوش ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ جب بھی عمران کے بارے میں کوئی خاص بات معلوم ہو آپ سر سلطان کو اطلاع دے سکتے ہیں۔ وہ اطلاع مجھ تک پہنچ جائے گی۔ گڈ بائی"...... بلیک زیرو نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر

دیئے۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات تھے۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوانا کہاں ہے"...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"وہ اپنے کمرے میں ہے طاہر صاحب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم نے سلیمان کو کیا بتایا ہے عمران صاحب کے بارے میں"...... بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"میں نے درست بتایا ہے طاہر صاحب۔ جب سلیمان نے مجھے باس کے بارے میں بتایا تو میں نے وچ ڈاکٹر ہانی سے رابطہ کیا اور وچ ڈاکٹر ہانی جو وچ ڈاکٹروں کا وچ ڈاکٹر ہے اس کی روح نے مجھے بتایا کہ باس کے سر پر شاگانا دیوتا کا سایہ موجود ہے اس لئے ان کی جان کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ میں نے یہی بات سلیمان کو فون کر کے بتائی تھی"...... جوزف نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن وہ شدید زخمی ہے اور ہسپتال میں داخل تھا اور بقول ڈاکٹروں کے اس کے خون میں زہر شامل ہو چکا ہے اس لئے اس کی حالت سیریس ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"آپ فکر مت کریں طاہر صاحب۔ شاگانا دیوتا کا سایہ جس کے سر پر ہو اسے کوئی بیماری کچھ نہیں کہہ سکتی۔ شاگانا دیوتا جب چاہے گا باس کو ٹھیک کر دے گا"...... جوزف نے بڑے مطمئن لہجے میں

جواب دیا تو بلیک زیرو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تمہارا اطمینان حیرت انگیز ہے حالانکہ مجھے سلیمان کی بات پر یقین نہ آیا تھا لیکن ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ ہمارے ایک حمایتی گروپ نے اسے ہسپتال سے نکال لیا ہے اور اب وہ زخمی ضرور ہے لیکن بہرحال محفوظ ہاتھوں میں ہے لیکن ٹائیگر اس کے ساتھ گیا تھا۔ اس کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ گرفتار ہو کر جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر میں ہے۔ اس کے بارے میں تم نے معلوم کیا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں طاہر صاحب۔ ٹائیگر باس کا شاگرد ہے او. شاگانا دیوتا جس پر اپنا سایہ کر دے اس سائے میں اس کے تمام لواحقین اور متعلقین بھی آجاتے ہیں اور ٹائیگر تو باس کا شاگرد ہے اس لئے آپ بے فکر ہیں۔ اسے بھی کچھ نہیں ہو گا"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے"...... بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسے اب ٹائیگر کے بارے میں بے حد فکر تھی لیکن ٹائیگر بہرحال غیر متعلق آدمی تھا اس لئے بلیک زیرو اس کے بارے میں نہ کارمن ایجنٹ جونیئر کو کچھ کہہ سکتا تھا اور نہ ہی یہاں سے اس کے لئے ٹیم بھیج سکتا تھا۔

"مجھے سلیمان کو کال کر کے اسے بتانا چاہئے۔ وہ پریشان ہو گا۔

دے"...... بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں گہرا اطمینان تھا۔

"طاہر بول رہا ہوں سلیمان۔ مبارک ہو۔ کارمن ایجنٹوں نے عمران صاحب کو وہاں سے نکال لیا ہے اور اب وہ محفوظ ہاتھوں میں ہے۔ البتہ اس کی صحت کے لئے دعا ضرور کرتے رہنا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"مجھے پہلے ہی یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کی ضرور رحمت ہو گی کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اگر عمران صاحب کو کوئی یقینی خطرہ درپیش ہوتا تو جوزف کی حالت بدل چکی ہوتی۔ ان کے درمیان جس قسم کا رشتہ ہے اس کا آپ سوچ بھی نہیں سکتے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ واقعی میں نہیں سمجھ سکا۔ بہرحال ب دعا کرو کہ عمران اور ٹائیگر دونوں بخیریت واپس آ جائیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ رحمت کرے گا"...... سلیمان نے کہا تو بلیک زیرو نے آمین کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

ٹائیگر کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اسے سمجھ ہی نہ آئی کہ
وہ کہاں ہے اور کس حالت میں ہے۔
"تم عمران کے ساتھی ہو"..... اسی لمحے سامنے بیٹھے ہوئے آدمی
کی کڑک دار آواز اس کے کانوں میں پڑی تو اس کا شعور ایک جھٹکے
سے جاگ اٹھا اور ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں اس کے ذہن میں
بے ہوش ہونے سے پہلے کے مناظر فلم کے سین کی طرح گھوم گئے۔
وہ آرتھر اور گاڈی کی رہائش گاہ پر موجود تھا جب اسے باہر سے ایسی
آوازیں سنائی دیں جیسے کچے انڈے ٹوٹتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی
اس کا ذہن کسی تیز چلتے ہوئے لٹو کی طرح گھومنے لگا اور پھر اس کے
ذہن پر تاریک چادر سی پھیلتی چلی گئی اور اب اسے ہوش آیا ہے۔
سامنے جی پی فائیو کا چیف کرنل ڈیوڈ موجود تھا۔ اس کا جسم راڈز میں
جکڑا ہوا تھا اور یہ بڑا سا کمرہ ٹارچنگ روم نظر آرہا تھا۔ کرنل ڈیوڈ کی

کرسی کے ساتھ ایک دیوہیکل آدمی ہاتھ میں ایک خاردار کوڑا لئے
خاموش اور مؤدب کھڑا تھا۔
"میں نے تم سے پوچھا ہے"..... کرنل ڈیوڈ نے یکلخت انتہائی
غصیلے لہجے میں کہا۔
"میں عمران کا ساتھی نہیں ہوں لیکن عمران کے ساتھیوں نے
مجھے ہائر ضرور کیا ہے"..... ٹائیگر نے اطمینان بھرے لہجے میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔
"کیا کہہ رہے ہو۔ کھل کر بات کرو ورنہ یہ کوڑا دیکھ رہے ہو۔
چند لمحوں میں تمہارے جسم کے ریشے اڑ جائیں گے"..... کرنل ڈیوڈ
نے چیخ کر کہا۔
"جناب۔ میں قبرصی ہوں پاکیشیائی نہیں ہوں۔ میرا تعلق
قبرص کی ایک مجرم تنظیم سے ہے۔ پاکیشیائی ایجنٹ کا رابطہ ہمارے
چیف سے تھا۔ اس نے چیف کو بھاری معاوضے کے تحت ہائر کیا کہ
یہاں ایک پاکیشیائی ایجنٹ سخت بیمار ہے اور اسے ہسپتال میں
داخل کرانا ہے۔ اس کے ساتھی نے اسے کسی چھاؤنی سے انتہائی
بیمار حالت میں نکالنا تھا لیکن وہ یہاں اجنبی ہے۔ میں یہاں فور سٹارز
ہوٹل میں سپروائزر ہوں۔ مجھے اس کام کے لئے ہائر کیا گیا۔ میں کار
لے کر مخصوص وقت پر چھاؤنی سے کچھ فاصلے پر پہنچ گیا۔ وہاں ایک
جیپ پر وہ ایجنٹ آیا۔ اس کے ساتھ بیمار ایجنٹ گاڑی پر موجود تھا۔
وہاں اس ایجنٹ کو میرے حوالے کر دیا گیا۔ میں اسے خفیہ ہسپتال

لے جا رہا تھا کہ پولیس نے چیک کر لیا اور مجبوراً پولیس کی وجہ سے مجھے سٹی ہسپتال پہنچنا پڑا ۔ اس طرح تمام منصوبہ بے کار ہو گیا ۔ میں وہاں ہسپتال میں موجود رہا تاکہ جیسے ہی پولیس وہاں سے جائے میں اس مریض کو ایک بار پھر نکال کر لے جاؤں لیکن الٹا مجھے پولیس نے گرفتار کر لیا اور ہیڈ کوارٹر لے گئے ۔ مجھے معلوم تھا کہ وہاں میرے بارے میں ساری حقیقت سامنے آ جائے گی اس لئے میں وہاں سے نکل بھاگا لیکن پولیس میرے پیچھے لگی رہی ۔ میں نے اس کالونی میں جہاں گاڈی کی رہائش گاہ ہے پولیس کار چھوڑی اور چھپتا چھپاتا اندر پہنچ گیا ۔ وہاں گاڈی اکیلی تھی ۔ اس نے مجھے تہہ خانے کے اندر ایک خفیہ جگہ پر چھپا دیا ۔ پھر پولیس جب ناکام ہو کر واپس چلی گئی تو میں باہر آ گیا لیکن میں نے گاڈی اور آرتھر کے درمیان ہونے والی گفتگو سن لی ۔ گاڈی مجھے ہلاک کرا دینا چاہتی تھی ۔ اس نے آرتھر کو بلا لیا تھا کیونکہ میں نے گاڈی سے کہا تھا کہ اس نے پولیس کو مخبری کر دی ہے ورنہ پولیس کسی صورت مجھے چیک نہ کر سکتی تھی اور گاڈی کو خطرہ تھا کہ اگر میں نے چیف رالف کو یہ بات بتا دی تو رالف اسے ہلاک کرا دے گا لیکن میں نے گاڈی کو بے ہوش کر دیا ۔ پھر جب آرتھر وہاں پہنچا تو میں نے اسے بھی بے ہوش کر دیا تاکہ میں چیف رالف کو بلا کر وہاں ان کی باتیں سنوا دوں ۔ میں نے رالف سے فون پر بات کی تو رالف نے کہا کہ وہ خود آ رہا ہے اور میں گاڈی اور آرتھر دونوں کو اس کے آنے تک بے ہوش رکھوں لیکن پھر

اچانک میرا دماغ کسی لٹو کی طرح گھومنے لگ گیا اور میں بے ہوش ہو گیا اور اب مجھے یہاں ہوش آیا ہے اور چونکہ میں آپ کو پہچانتا ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ آپ اسرائیل کے سب سے باخبر اور بااختیار آدمی ہیں اس لئے میں نے آپ کو سب کچھ سچ سچ بتا دیا ہے جناب" ...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

"کون سی تنظیم ہے تمہاری" ...... کرنل ڈیوڈ نے کہا ۔

"اس کا نام بھی فور سٹارز ہے جناب ۔ یہاں اسرائیل میں اس کا انچارج رالف ہے اور گاڈی اس کی ایجنٹ ہے" ...... ٹائیگر نے جواب دیا ۔

"کیپٹن راڈ معلوم کرو کہ میجر بائیک اس رالف، آرتھر اور گاڈی کو لے کر ابھی تک کیوں نہیں پہنچا" ...... کرنل ڈیوڈ نے پاس کھڑے دیو ہیکل آدمی سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"یس باس" ...... اس آدمی نے کہا اور پھر جا کر اس نے کوڑا الماری میں رکھا اور الماری بند کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس کمرے سے باہر نکل گیا ۔

"عمران کا وہ ساتھی جس نے زخمی عمران کو تمہارے حوالے کیا تھا کہاں ہو سکتا ہے" ...... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا ۔

"جناب ۔ یقیناً چیف رالف کو اس کا علم ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ رالف کی پناہ میں ہو" ...... ٹائیگر نے کہا ۔

"لیکن رالف نے تمہیں کیوں ہمارے حوالے کیا

وجہ" ...... کرنل ڈیوڈ بہرحال کرنل ڈیوڈ تھا۔

"جناب۔ اسے معلوم ہے کہ آپ نے مجھ سے کوئی پوچھ گچھ نہیں کرنی اور مجھے عمران کا ساتھی سمجھ کر ہلاک کر دینا ہے۔ یہ تو آپ کی انتہائی ذہانت ہے جناب کہ آپ نے مجھے ہوش دلا دیا اور مجھ سے پوچھ گچھ کی ہے جناب۔ ورنہ رالف نے تو اپنی تنظیم کو بھی بچا لیا ہے اور عمران کے ساتھی کو بھی اور آپ مجھے ہلاک کر کے مطمئن ہو جاتے جبکہ اسے نہیں معلوم کہ ذہانت میں آپ کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ بات میں نہیں کہہ رہا بلکہ پورا تل ابیب جانتا ہے جناب" ...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو کرنل ڈیوڈ کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو اصل آدمی رالف ہے۔ اب میں دیکھوں گا کہ وہ کیسے چھپاتا ہے اس پاکیشیائی ایجنٹ کو۔ میں اس کی ہڈیوں سے سب کچھ اگلوا لوں گا" ...... کرنل ڈیوڈ نے ٹائیگر کی توقع کے عین مطابق کہا۔ اسی لمحے کیپٹن راڈ اندر داخل ہوا۔

"جناب۔ رالف ہوٹل سے غائب ہے اور جس پوائنٹ پر اس آدمی کو رکھا گیا تھا وہاں بھی موجود نہیں ہے۔ میجر بائیک اسے تلاش کر رہا ہے" ...... کیپٹن راڈ نے اندر آ کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ غائب ہے۔ کیسے غائب ہے۔ میں اسے پاتال سے بھی نکال لاؤں گا۔ ہونہہ غائب ہے۔ اور سنو۔ تم اس کا خیال رکھنا

اگر کوئی غلط حرکت کرے تو اسے گولی مار دینا۔ اس سے مزید پوچھ گچھ بعد میں ہو گی۔ پہلے اس رالف اور اس کے ساتھیوں سے ہو گی" ...... کرنل ڈیوڈ نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ اس کمرے سے باہر چلا گیا تو ٹائیگر نے قدرے اطمینان کا سانس لیا۔ وہ اپنی ذہانت سے کرنل ڈیوڈ کو ڈاج دینے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ یہ اس کے نزدیک ایک بہت بڑی کامیابی تھی کیونکہ اسے کرنل ڈیوڈ کی فطرت کا علم تھا کہ وہ کسی بھی لمحے مشتعل ہو کر اس پر گولیوں کی بارش کر سکتا تھا اس لئے اس نے کوشش کی تھی کہ وقتی طور پر کرنل ڈیوڈ ٹل جائے تو وہ یہاں سے فرار ہونے کے بارے میں سوچ سکے لیکن دو مسئلے اس کے سامنے تھے ایک تو یہ دیوہیکل کیپٹن راڈ مستقل اس کے سر پر سوار تھا اور دوسرا ٹائیگر کو معلوم ہو گیا تھا کہ اب وہ جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر میں ہے اور ہیڈ کوارٹر سے بغیر کسی ہتھیار کے ایک آدمی کا صحیح سلامت نکل جانا تقریباً ناممکن تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے پاس پورے تل ابیب میں کوئی ایسی جگہ نہ تھی جہاں وہ یہاں سے نکل کر پہنچ سکتا۔ اچانک اسے ایک خیال آیا تو وہ کیپٹن راڈ سے مخاطب ہو گیا۔

"آپ کیپٹن ہیں یا میجر" ...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیپٹن۔ کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو" ...... کیپٹن راڈ نے منہ بناتے ہوئے انتہائی ہتک آمیز لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا

جیسے ٹائیگر اس کے سامنے ایک حقیر کیڑے سے زیادہ اہمیت نہ رکھتا ہو۔

"تم شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ"...... ٹائیگر نے نرم لہجے میں کہا۔ البتہ اس نے آپ کی بجائے اس بار تم کا لفظ استعمال کیا تھا۔

"کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... کیپٹن راڈ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ تمہارے بارے میں اندازہ کر سکوں کہ تم میں سفاکی کس قدر ہے۔ میرا تجربہ ہے کہ شادی شدہ افراد کم سفاک ہوتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے پیر کو اس انداز میں موڑا جیسے پیر کو آرام دینا چاہتا ہو۔

"تم فکر مت کرو۔ تمہاری میں ایک ایک رگ کاٹوں گا۔ مجھ سے بڑا سفاک اسرائیل میں اور کوئی نہیں ہے"...... کیپٹن راڈ نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے کہ تم غیر شادی شدہ ہو۔ پھر تو لازماً تمہاری کوئی نہ کوئی گرل فرینڈ ہو گی۔ کیا یہاں لے آتے ہو اسے"...... ٹائیگر نے بڑے دوستانہ انداز میں کہا۔ البتہ اس کے ساتھ ہی اس کی ٹانگ مڑ چکی تھی اور اب وہ اپنے پیر سے راڈ ہٹانے والے بٹن کو چیک کر رہا تھا کیونکہ اس نے کرسیاں دیکھ کر ہی اندازہ کر لیا تھا کہ یہ کرسیاں عقبی بٹن سے آپریٹ کی جاتی ہیں۔

"تمہارا ذہنی توازن ابھی سے خراب ہو گیا ہے۔ یہ ہیڈ کوارٹر ہے یہاں گرل فرینڈ کو کیسے لایا جا سکتا ہے"...... کیپٹن راڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ اب کرسی پر بیٹھ گیا تھا جس پر پہلے کرنل ڈیوڈ بیٹھا تھا۔

"اچھا تو کیا یہاں علیحدہ رہائش گاہ ہے۔ کوئی بڑی سی کوٹھی ہو گی کسی بڑی کالونی میں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا لگژری فلیٹ ہے ڈیوس روڈ پر ڈیوس پلازہ میں"...... اس بار کیپٹن راڈ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ شاید یہ سمجھا تھا کہ ٹائیگر یہ باتیں صرف وقت گزارنے کے لئے کر رہا ہے۔

"لگژری فلیٹ اور ڈیوس پلازہ میں۔ کیا کہہ رہے ہو۔ وہاں تو عام سے فلیٹ ہیں"...... ٹائیگر نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میرا فلیٹ دوسری منزل پر ہے اور پہلی دو منزلوں کے فلیٹ لگژری ہیں"...... کیپٹن راڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا نمبر ہے تمہارے فلیٹ کا"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"دو سو دس"...... کیپٹن راڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر واقعی لگژری ہو گا"...... ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کی بوٹ کی نو اب راڈز کھولنے والے بٹن پر جم چکی تھی لیکن اس سے پہلے کہ ٹائیگر کچھ کرتا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور کرسی پر بیٹھا ہوا کیپٹن راڈ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کیپٹن راڈ۔ کرنل صاحب کراؤن ہسپتال گئے ہیں۔ وہاں جو پاکیشیائی ایجنٹ مریض تھا اسے چھڑانے کے لئے حملہ کیا گیا ہے لیکن

چار حملہ آور ہلاک ہو گئے ہیں اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ کرنل صاحب نے کہا ہے کہ تمہیں بتا دیا جائے کہ اب وہ دیر سے آئیں گے۔ تم نے اس قیدی کا بھی خیال رکھنا ہے اور جو قیدی بعد میں آئیں انہیں بھی راڈز میں جکڑ دینا ہے"...... آنے والے نے جس کے کاندھے پر مشین گن لٹکی ہوئی تھی تیز تیز لہجے میں کہا اور مڑ کر تیزی سے واپس چلا گیا۔ ٹائیگر کے لئے یہ اطلاع ایک دھماکے سے کم نہ تھی کیونکہ وہ خود تو یہاں موجود تھا اور تل ابیب میں عمران اور وہ اکیلے تھے پھر کون سے گروپ نے وہاں حملہ کیا ہے۔ یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

"اب تمہیں کچھ وقت مل گیا ہے"...... کیپٹن راڈ نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اگر تم دوبارہ ناراض نہ ہو جاؤ تو مجھے پانی پلا دو"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن راڈ سر ہلاتا ہوا ایک طرف موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے پانی سے بھری ہوئی ایک بوتل اٹھائی اور الماری بند کی اور پھر وہ بوتل اٹھائے ٹائیگر کے پاس آ گیا۔ اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور پانی کی بوتل ٹائیگر کی طرف بڑھائی۔ ٹائیگر کی نظریں اس کے سائیڈ ہولسٹر پر جمی ہوئی تھیں جس میں سے مشین پسٹل کا دستہ باہر نکلا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ ٹائیگر نے پانی پینا شروع کر دیا اور پھر تھوڑا پانی پی کر اس نے منہ پیچھے ہٹا لیا۔

"بس۔ اتنا تھوڑا"...... کیپٹن راڈ نے ایک قدم پیچھے ہٹتے ہوئے منہ بنا کر کہا اور ساتھ ہی وہ بوتل کا ڈھکن لگا کر اسے بند کرنے ہی لگا تھا کہ ٹائیگر نے عقبی طرف موجود پیر سے بٹن پریس کر دیا اور کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی ٹائیگر کے جسم کے گرد راڈز غائب ہو گئے۔

"یہ۔ یہ"...... کیپٹن راڈ نے اچھلتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ اچھل کر پشت کے بل پیچھے پڑی ہوئی کرسی پر گرا اور پھر الٹ کر فرش پر جا گرا۔ ٹائیگر نے ایک ہاتھ سے اس کے سینے پر زوردار ضرب لگائی تھی جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کے ہولسٹر میں موجود مشین پسٹل کھینچ لیا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ کیپٹن راڈ تیزی سے اٹھتا ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی کیپٹن راڈ کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ وہیں فرش پر ہی الٹ پلٹ ہوتا ہوا آخرکار ساکت ہو گیا۔ ٹائیگر اطمینان سے کھڑا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ٹارچنگ روم ہمیشہ ساؤنڈ پروف ہی بنائے جاتے ہیں اور پھر دو تین بار دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز نے بھی اسے بتا دیا تھا کہ یہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ ویسے اس نے مجبوراً کیپٹن راڈ کو ہلاک کیا تھا کیونکہ پہلے اس کا خیال تھا کہ وہ کیپٹن راڈ کو بے بس کر کے اس سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیل معلوم کرے گا لیکن معاملات اس انداز میں پیش آئے تھے کہ اسے فوری طور پر کیپٹن راڈ کو ہلاک کرنا پڑا تھا اس لئے اب وہ کھڑا سوچ رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔ کیا اسی طرح

باہر چلا جائے لیکن اسے معلوم تھا کہ باہر سینکڑوں نہیں تو بیسیوں مسلح افراد موجود ہوں گے اور وہ ایک مشین پسٹل سے کس طرح ان کا مقابلہ کر سکے گا ۔ وہ اسی سوچ میں آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھنے لگا ۔ اس کا انداز لاشعوری تھا کہ اچانک وہ ٹھٹھک کر تیزی سے دروازے کی سائیڈ دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا اس نے دروازے کی دوسری طرف قدموں کی ہلکی سی آواز سن لی تھی اور آواز کے مطابق آنے والا ایک ہی آدمی تھا ۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور وہی آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا جو اس سے پہلے آکر کیپٹن راڈ کو اطلاع دے گیا تھا ۔ مشین گن اس کے کاندھوں سے لٹکی ہوئی تھی ۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا ٹائیگر اس پر جھپٹ پڑا اور دوسرے لمحے وہ آدمی چیختا ہوا ہوا میں اچھلا اور قلابازی کھا کر ایک دھماکے سے نیچے جا گرا تو ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے نہ صرف دروازہ بند کر دیا بلکہ اسے اندر سے لاک بھی کر دیا ۔ اسے معلوم تھا کہ گردن میں بل پڑ جانے کی وجہ سے آنے والا حرکت نہ کر سکے گا اور اگر فوری بل نہ نکالا گیا تو وہ ہلاک بھی ہو سکتا ہے ۔ لیکن پہلے وہ دروازہ بند کرنا چاہتا تھا ۔ دروازہ بند کر کے وہ اس آدمی کی طرف لپکا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار ٹھٹھک گیا کیونکہ اس آدمی کی آنکھیں اوپر چڑھ کر بے نور ہو چکی تھیں ۔ شاید وہ دل کے کسی مرض میں مبتلا تھا اس لئے چند لمحوں کے لئے سانس رکنے پر ہی وہ ہلاک ہو گیا تھا ۔ ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیا اور مشین گن اس

کے کاندھے سے اتار کر اس نے اس کا میگزین چیک کیا ۔ میگزین فل تھا ۔ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہ تھی کہ ٹائیگر اندھا دھند اقدامات کرتا اس لئے اس نے مشین گن ہاتھ میں پکڑی اور دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا تو یہ ایک راہداری تھی جو آگے جا کر مڑ گئی تھی ۔ راہداری خالی پڑی ہوئی تھی ۔ ٹائیگر مشین گن لئے تیزی سے آگے بڑھنے لگا اور پھر موڑ پر پہنچ کر وہ رکا اور اس نے سر دوسری طرف نکال کر چیکنگ کی تو یہ راہداری آگے جا کر ایک اور راہداری میں شامل ہو رہی تھی اور سامنے ایک برآمدہ سا تھا جس میں چار پانچ مسلح افراد کھڑے نظر آ رہے تھے اور ان کی ٹائیگر کی طرف پشت تھی ۔ برآمدے کے سامنے کھلا صحن تھا اس لئے وہاں خاصی روشنی ہو رہی تھی ۔ ٹائیگر مشین گن پکڑے آگے بڑھتا چلا گیا ۔ ابھی وہ راہداری کے آخر میں تھا کہ اچانک ایک مسلح آدمی نے مڑ کر دیکھا ۔ شاید اس نے آہٹ سن لی تھی ۔

" ارے ۔ یہ کون ہے "...... اس نے ٹائیگر کو دیکھ کر چیختے ہوئے کہا ہی تھا کہ ٹائیگر یکلخت دوڑ پڑا اور اس کے ساتھ ہی ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ چاروں چیختے ہوئے نیچے گرے اور ٹائیگر انہیں پھلانگتا ہوا آگے بڑھ گیا ۔ سامنے ایک بڑا سا پھاٹک تھا جس کے پاس چار مسلح آدمی موجود تھے ۔ پھاٹک اپنی ساخت کے لحاظ سے عقبی پھاٹک لگتا تھا ۔ فائرنگ کی آوازیں سن کر اور اپنے

ساتھیوں کو نیچے گرتے دیکھ کر وہ چاروں چیختے ہوئے برآمدے کی طرف دوڑے لیکن دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ چاروں جو اکٹھے ہی دوڑے چلے آ رہے تھے چیختے ہوئے گرے اور ٹائیگر جیسے ہوا میں اڑتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھولی اور مشین گن وہیں پھینک کر باہر آ گیا۔ اس نے چھوٹی کھڑکی کو باہر سے بند کیا اور پھر عقبی گلی میں بے تحاشا انداز میں دوڑتا ہوا ایک بڑی سی سڑک پر پہنچ گیا لیکن وہ وہاں رکا نہیں بلکہ دوڑتا ہوا سڑک کراس کر کے دوسری طرف ایک گلی میں دوڑتا چلا گیا۔ سڑک کراس کرتے ہوئے اس نے اس قدر پھرتی دکھائی تھی کہ اس کی وجہ سے ایک لمحے کے لئے بھی ٹریفک نہ رکی تھی حالانکہ سڑک پر ٹریفک کا کافی رش تھا۔ اس گلی میں دوڑتا ہوا وہ آگے بڑھتا چلا گیا اور چند لمحوں بعد وہ ایک اور ٹریفک سے بھری ہوئی سڑک پر پہنچ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں ایک مکان کی دوسری منزل کی کھڑکی پر پڑیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ کھڑکی میں اس نے ایک لڑکی کو دیکھا تھا جو کھڑکی میں کھڑی سڑک پر موجود ٹریفک کو دیکھ رہی تھی اور ایک نظر دیکھتے ہی ٹائیگر پہچان گیا کہ یہ لڑکی فلسطینی نژاد ہے۔ چنانچہ اس نے ایک بار پھر سڑک کراس کی اور پھر وہ اس رہائشی بلاک میں گھستا چلا گیا جس کی کھڑکی سے وہ اس لڑکی کو دیکھ چکا تھا۔ پلازہ کے فرنٹ پر آنے کے لئے اسے گھوم کر اس طرف آنا پڑا تھا کیونکہ پلازہ کی عقبی طرف وہ

سڑک تھی۔ ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا وہ ایک نظر میں یہ دیکھ چکا تھا کہ یہ کھڑکی دوسری منزل پر ہے اور ایک قطار میں بارہ کھڑکیاں ہیں اور لڑکی جس کھڑکی میں تھی وہ دائیں طرف سے چوتھی تھی اور اب سیڑھیاں چڑھ کر جب وہ دوسری منزل پر پہنچا تو وہاں لوگ آ جا رہے تھے لیکن کسی نے ٹائیگر کی طرف توجہ نہ دی تھی۔ ٹائیگر روم نمبر دو سو چار کے سامنے پہنچ کر رک گیا۔ فلیٹ کا دروازہ بند تھا اور باہر جولین رابرٹ کی نیم پلیٹ موجود تھی گو جولین نام فلسطینی نہ تھا لیکن ٹائیگر کو یقین تھا کہ وہ لڑکی جو اس فلیٹ کی کھڑکی میں موجود تھی لازماً فلسطینی تھی۔ اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ایک نسوانی آواز ڈور فون سے سنائی دی۔

"مینجر رالف۔ صرف چند منٹ لوں گا"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی ڈور فون بند ہو گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو دروازے پر وہی لڑکی موجود تھی۔

"صرف چند منٹ لوں گا"...... ٹائیگر نے کہا اور اس طرح آگے بڑھا کہ لڑکی کو خود ہی سائیڈ پر ہونا پڑا۔

"تم کون ہو۔ تم مینجر تو نہیں ہو"...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اسسٹنٹ مینجر ہوں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازہ بند کر دیا۔ دوسرے لمحے لڑکی

کی آنکھیں خوف اور دہشت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ ٹائیگر کے ہاتھ میں مشین پسٹل نظر آرہا تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... لڑکی نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا تھا۔

"میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتا لیکن اگر تم نے کوئی آواز نکالی تو پھر دوسرا سانس نہ لے سکو گی"...... ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں کچھ نہیں کروں گی۔ مجھے مت مارو"...... لڑکی نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"آؤ۔ ادھر کرسی پر بیٹھ جاؤ اور یہ بتاؤ کہ تم مس جولین ہو یا مسز رابرٹ"...... ٹائیگر نے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں مس ہوں۔ مس جولین رابرٹ"...... لڑکی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اندر والے کمرے میں کرسی پر بیٹھ گئی۔

"تم فلسطینی نژاد لگتی ہو لیکن تمہارا نام فلسطینی نہیں ہے۔ اس کی وجہ"...... ٹائیگر نے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میری ماں فلسطینی اور باپ کارمن نژاد تھا"...... لڑکی نے جواب دیا تو ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ ویسے وہ تو اس خیال سے یہاں آیا تھا کہ شاید اس لڑکی کا کوئی تعلق کسی فلسطینی گروپ سے ہو اور وہ اسے اور عمران کو تل ابیب سے نکالنے

کے لئے کام کر سکے لیکن یہاں پہنچ کر اور لڑکی کا رد عمل دیکھ کر اسے بے حد مایوسی ہوئی تھی۔ بہرحال یہ جگہ فوری طور پر چھپنے کے لئے بہتر تھی ورنہ پہلے اس نے کیپٹن راڈ سے اس کی رہائش گاہ کے بارے میں اس لئے پوچھا تھا کہ اس کا خیال تھا کہ وہ ہیڈ کوارٹر سے نکلنے کے بعد سیدھا وہاں جا کر چھپ جائے گا۔ اسی لمحے اسے دور سے سیٹیوں اور سائرنوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو وہ بے اختیار مسکرا دیا۔ اسے معلوم تھا کہ جی پی فائیو والے اب پاگلوں کی طرح اسے تلاش کرتے پھر رہے ہوں گے۔

"تم کیا کرتی ہو مس جولین"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میں ایک ہوٹل میں ملازم تھی لیکن کل مجھے وہاں سے جواب مل گیا ہے کیونکہ ہوٹل کے نئے مالک نے اپنے آدمی رکھ لئے ہیں"۔ لڑکی نے جواب دیا۔

"سنو۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میرا تعلق بھی کارمن سے ہے اور میں یہاں کارمن کے مفادات کے لئے کام کر رہا تھا کہ مجھے جی پی فائیو نے پکڑ لیا لیکن میں ان کے ہیڈ کوارٹر سے فرار ہو کر ادھر آگیا ہوں۔ تم کھڑکی میں کھڑی باہر دیکھ رہی تھی۔ مجھے تمہارا چہرہ دیکھ کر ہی معلوم ہو گیا تھا کہ تم پر اعتماد کیا جا سکتا ہے اس لئے میں یہاں آگیا ہوں۔ میں واقعی تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتا لیکن کیا تم میری مدد کر سکتی ہو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیسی مدد"...... لڑکی نے چونک کر کہا۔

"تم نے میرا قدوقامت دیکھ لیا ہے۔ میرے سائز کا لباس لے آؤ اور میں تمہیں چند آئیٹمز لکھوا دیتا ہوں تم کسی بڑے جنرل سٹور سے یہ چیزیں خرید لاؤ۔ رقم کی فکر مت کرو۔ رقم میں تمہیں دوں گا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"کیا تم اس دوران یہاں رہو گے"...... جولین نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو جولین کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی ابھر آئی اور ٹائیگر نے یہ چمک دیکھ کر بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ لڑکی باہر جا کر جی پی فائیو کو اس کے بارے میں اطلاع دینے کا فیصلہ کر چکی ہے۔

"ٹھیک ہے دو رقم۔ میں لے آتی ہوں"...... جولین نے کہا۔

"اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ تمہاری آنکھوں میں ابھرنے والی چمک دیکھ کر مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تم باہر جا کر میرے بارے میں جی پی فائیو کو اطلاع دے دو گی"...... ٹائیگر نے کہا تو جولین چونک پڑی۔

"اوہ نہیں۔ یہ بات نہیں ہے۔ تم غلط سمجھ رہے ہو۔ میں نے سوچا تھا کہ میں باہر جا کر تمہارے بارے میں زین کو اطلاع دوں گی وہ تمہاری یقیناً مدد کرے گی"...... لڑکی نے کہا۔

"کون ہے یہ زین"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"چیمبرلین ہوٹل کی مینجر ہے۔ یہ کارمن نژاد ہے اور اس کا یہاں

پورا گروپ ہے جو کارمن مفادات کے لئے کام کرتا ہے۔ اس گروپ کا خفیہ نام ڈبل ڈی ہے"...... جولین نے کہا۔

"تمہیں اس بارے میں کیسے معلوم ہوا ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"میں چیمبرلین ہوٹل میں بھی کام کرتی رہی ہوں۔ میں زین کی پرسنل سیکرٹری رہی ہوں۔ میں نے تمہیں پہلے بتایا تھا کہ مجھے ہوٹل کی ملازمت سے فارغ کر دیا گیا ہے تو یہ بات درست ہے۔ زین کے ڈبل ڈی گروپ نے یہاں کوئی ایسی واردات کی ہے کسی بڑے ہسپتال میں کہ ملٹری اور جی پی فائیو اس کے پیچھے لگ گئی ہے اس لئے زین نے ہوٹل چھوڑ دیا ہے اور پورے عملے کو فارغ کر دیا ہے اور خود وہ اپنے خاص اڈے پر منتقل ہو گئی ہے اور پہلے سے طے شدہ سیٹ اپ کے مطابق ظاہر یہی کیا گیا ہے کہ ہوٹل فروخت کر دیا گیا ہے اور نئے مالک نے نیا عملہ رکھا ہے"...... جولین نے کہا۔

"کون سے ہسپتال میں۔ کیا تمہیں معلوم ہے"...... ٹائیگر نے چونک کر پوچھا کیونکہ پہلے جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر میں وہ یہ بات سن چکا تھا کہ کراؤن ہسپتال میں مریض کو نکالنے کے لئے ریڈ کیا گیا تھا لیکن فوج نے چار حملہ آوروں کو ہلاک کر دیا ہے اور وہ حملہ آور بھی کارمن نژاد بتائے گئے تھے اور اب جولین بھی کسی کارمن گروپ کی بات کر رہی تھی۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میرا ان تمام معاملات سے کوئی تعلق نہیں

ہے ۔ میں تو مادام زین کی صرف پرسنل سیکرٹری ہوں"...... جولین نے جواب دیا۔

"کیا تم میرے سامنے مادام زین سے بات کر سکتی ہو"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں ۔ وہ فون پر کوئی بات نہیں کرتی ۔ اس کا کہنا ہے کہ جی پی فائیو نے باقاعدہ فون کال چیکنگ کا نظام اپنایا ہوا ہے اور تل ایب میں ہونے والی تمام ریگولر فون کالز چیک ہوتی رہتی ہیں اور کسی بھی کال میں اگر کوئی مشکوک لفظ آجائے تو اس کی ٹیپ علیحدہ کر لی جاتی ہے اور پھر کال کرنے والا اور کال سننے والا دونوں جی پی فائیو کا شکار ہو جاتے ہیں اس لئے کسی پبلک فون بوتھ سے تو کال ہو سکتی ہے لیکن یہاں سے نہیں"...... جولین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم رسیور اٹھاؤ اور انکوائری سے کراؤن ہسپتال کے سپیشل وارڈ کا نمبر معلوم کرو ۔ اس میں تو کوئی مشکوک بات نہیں ہے" ۔ ٹائیگر نے کہا۔

"وہاں کیا ہے"...... جولین نے چونک کر کہا۔

"تم معلوم تو کرو ۔ پھر بات ہو گی"...... ٹائیگر نے کہا تو جولین اٹھ کر ایک طرف پڑے ہوئے فون کی طرف بڑھ گئی ۔ اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دو"...... ٹائیگر نے کہا تو جولین نے

اثبات میں سر ہلاتے ہوئے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کراؤن ہسپتال کے سپیشل وارڈ کا نمبر دیں"...... جولین نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

"اب کیا کرنا ہے"...... جولین نے کریڈل دبا کر ٹائیگر کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں ۔ بس نمبر معلوم کرنا تھا"...... ٹائیگر نے کہا تو جولین کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"مادام زین کا کیا نمبر ہے"...... ٹائیگر نے اس کے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہی پوچھا تو جولین نے نمبر بتا دیا۔

"لیکن میں نے بتایا ہے کہ وہ فون اٹنڈ نہیں کرتی"...... جولین نے کہا۔

"تم سے بھی بات نہیں کرے گی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"مجھ سے ۔ لیکن میں کیا بات کروں"...... جولین نے چونک کر پوچھا۔

"تم اس سے کوئی بھی بات کر سکتی ہو ۔ جنرل بات ۔ مثلاً تم اس سے پوچھ سکتی ہو کہ مجھے کب تک فارغ رہنا پڑے گا"۔ ٹائیگر نے کہا تو جولین نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ ٹائیگر کی نظریں نمبروں پر

جمی ہوئی تھیں اور جولین نے جو نمبر بتائے تھے وہی پریس کئے تھے اور پھر آخر میں اس نے خود ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا ۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

" یس "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" جولین بول رہی ہوں ۔ مادام سے بات کراؤ"...... جولین نے کہا۔

" کیا بات کرنی ہے تم نے "...... دوسری طرف سے قدرے سخت لہجے میں کہا گیا۔

" میں نے ذاتی معاملے پر بات کرنی ہے"...... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ میں معلوم کرتی ہوں ۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ۔ زین بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجہ بے حد کرخت تھا۔ البتہ اس کے لہجے سے ہی ٹائیگر سمجھ گیا کہ بولنے والی واقعی کارمن نژاد ہے۔

" مادام ۔ میں جولین بول رہی ہوں "...... جولین نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کیا بات ہے ۔ کیوں فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا۔

" مادام ۔ کیا میں اپنے فلیٹ سے باہر آجا سکتی ہوں ۔ میں تو یہاں

پابند ہو کر بے حد بور ہو چکی ہوں"...... جولین نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" تمہیں کس نے منع کیا ہے جولین ۔ گھومو پھرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اور مادام ۔ مجھ کب تک فارغ رہنا پڑے گا"...... جولین نے جھجکتے ہوئے انداز میں کہا۔

" گھبراؤ مت ۔ تمہارے پاس رقم موجود ہے ۔ جلد ہی حالات بدل جائیں گے ۔ پھر تم دوبارہ کام پر آجاؤ گی اور سنو ۔ اب مجھے کال نہ کرنا"...... مادام زین نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولین نے رسیور رکھ دیا۔

" اس کال سے تمہیں کیا فائدہ ہوا"...... جولین نے رسیور رکھ کر واپس آکر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" تمہیں معلوم ہے کہ مادام زین کہاں موجود ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" نہیں ۔ یہ فون نمبر ہی بتایا گیا تھا۔ وہ بھی کسی خاص ایمرجنسی کے لئے ۔ وہ انتہائی پراسرار عورت ہے"...... جولین نے کہا۔

" اوکے ۔ اب تم جا کر لباس لے آؤ۔ اب یہ تو مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تمہارے پاس بھاری رقم موجود ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو جولین بے اختیار ہنس پڑی۔

" ٹھیک ہے ۔ جیسے تم کہو ۔ لیکن تم کارمن نژاد تو نہیں ہو ۔

مقامی لگتے ہو"...... جولین نے اٹھتے ہوئے کہا جبکہ ٹائیگر بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور جولین کنپٹی پر پڑنے والی زوردار ضرب کھا کر چیختی ہوئی نیچے گری تو ٹائیگر کی لات حرکت میں آئی اور جولین یکلخت ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گئی۔ ٹائیگر نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"پولیس ہیڈ کوارٹر سے کمانڈر رالف بول رہا ہوں"...... ٹائیگر نے انتہائی سخت اور سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے بولنے والی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ایک فون نمبر نوٹ کرو اور انتہائی احتیاط سے چیک کر کے مجھے بتاؤ کہ یہ نمبر کہاں نصب ہے اور کس نام سے ہے۔ پوری احتیاط سے چیک کرنا۔ اٹ از ویری امپورٹنٹ سٹیٹ میٹر"...... ٹائیگر نے اسی طرح سخت اور سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ نمبر بتائیں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹائیگر نے نمبر بتا دیا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹائیگر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"سر۔ یہ نمبر ایسٹ ہام روڈ پر واقع نارک وے ہاؤس میں نصب ہے اور سلویا کارڈلے کے نام سے ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تم نے پوری احتیاط سے چیک کیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اعتماد بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ اٹ از سٹیٹ میٹر۔ اس لئے تمہاری طرف سے کوئی لیکیج ہوئی تو تمہاری لاش گٹر میں تیرتی نظر آئے گی"...... ٹائیگر نے سخت لہجے میں کہا۔

"میں سمجھتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے خوفزدہ لہجے میں کہا گیا تو ٹائیگر نے رسیور رکھ دیا اور پھر اٹھ کر اس نے فلیٹ کی تلاشی لینا شروع کر دی اور پھر الماری کے ایک خفیہ خانے سے اسے خاصی بڑی رقم مل گئی۔ اس نے تھوڑی سی رقم واپس خانے میں رکھی اور باقی رقم جیب میں ڈال لی البتہ ایک اور الماری سے اسے مردانہ لباس نظر آئے تو وہ چونک پڑا۔ اس نے لباس باہر نکال کر دیکھے تو کسی حد تک وہ اسے پورے آسکتے تھے۔ ٹائیگر سمجھ گیا کہ جولین کا کوئی دوست یہاں رہتا رہا ہو گا۔ یہ اس کے لباس ہوں گے۔ بہرحال اس نے اپنا لباس اتارا اور الماری سے نکالا ہوا ایک لباس اس نے

پہن لیا۔ گو سوٹ اسے کھلا تھا لیکن بہرحال کام چل گیا تھا۔ پھر اپنے
لباس میں سے اس نے مشین پسٹل اور رقم نکال کر نئے لباس کی
جیبوں میں ڈالی اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس نے فیصلہ
کیا تھا کہ وہ اس مادام زین سے ملے گا کیونکہ جولین نے ہسپتال سے
مریض کی بات کی تھی اور ٹائیگر جانتا تھا کہ وہاں زین کے گروپ نے
لازماً عمران کو وہاں سے نکالنے کے لئے ریڈ کیا ہو گا لیکن اسے یہ بات
سمجھ نہ آ رہی تھی کہ آخر کارمن گروپ نے ایسا کیوں کیا اور کس کے
کہنے پر کیا۔ گو اسے معلوم تھا کہ اس وقت پورے تل ابیب میں اس
کی تلاش جاری ہو گی اور اسے لازماً اپنا چہرہ بدل لینا چاہئے تھا لیکن
جولین کے فلیٹ میں اسے کوئی ایسی چیز نظر نہ آئی تھی جس سے وہ یہ
کام کر سکتا جبکہ جولین کو وہ باہر بھیجنے کا رسک نہ لے سکتا تھا کیونکہ
اگر وہ جی پی فائیو یا پولیس کو اس کے بارے میں اطلاع کر دیتی تو
اس بار پولیس یا جی پی فائیو نے اسے گرفتار کرنے کا تکلف ہی نہ کرنا
تھا اور اسے دیکھتے ہی گولی مار دینی تھی اس لئے اس نے یہ رسک نہ
لیا تھا۔ اس رہائشی پلازہ سے باہر آ کر ٹائیگر نے ایک خالی ٹیکسی کو
ہاتھ دے کر روکا اور پھر اس کی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔
"ایسٹ ہام روڈ پر لے چلو"...... ٹائیگر نے کہا۔
"یس سر"...... ٹیکسی ڈرائیور نے عقبی مرر میں ٹائیگر کو دیکھتے
ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹیکسی آگے بڑھا دی اور پھر
آدھے گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ ایسٹ ہام روڈ پہنچ گیا۔

"یہاں پہلے چوک پر اتار دو"...... ٹائیگر نے کہا تو ٹیکسی ڈرائیور
نے ایک سائیڈ پر ٹیکسی روک دی۔ ٹائیگر نے میٹر دیکھ کر اسے
کرایہ دیا اور پھر معمولی سی ٹپ دے کر وہ پیدل سائیڈ گلی میں داخل
ہو گیا۔ اس نے جان بوجھ کر بھاری ٹپ نہ دی تھی کیونکہ ایسے
لوگوں کو ٹیکسی ڈرائیور یاد رکھتے ہیں اور ٹائیگر کو خطرہ تھا کہ کہیں
اس کے بارے میں ٹیکسی ڈرائیوروں سے پوچھ گچھ نہ ہو رہی ہو۔ گلی
آگے سے بند تھی اس لئے ٹائیگر گلی کے آخری حصے سے واپس پلٹا اور
ایک بار پھر سڑک پر آ کر وہ فٹ پاتھ پر چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔
اس روڈ پر رہائشی عمارتیں بھی تھیں اور بزنس پلازے بھی اور تھوڑی
دیر بعد نارک وے ہاؤس کی پلیٹ بھی ایک خوبصورت رہائشی
عمارت کے سائیڈ ستون پر اسے نظر آ گئی۔ دوسرے ستون پر سلویا
رڈلے کی نیم پلیٹ موجود تھی اس لئے ٹائیگر سمجھ گیا کہ اس رہائش
میں زین موجود ہے۔ اس نے آگے بڑھ کر کال بیل کا بٹن پریس
کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آ گیا۔ وہ
کارمن نژاد تھا اس لئے ٹائیگر کو اطمینان ہو گیا کہ وہ درست جگہ پر
پہنچا ہے۔
"میرا نام مائیکل ہے اور مجھے مس جولین رابرٹ نے بھیجا ہے۔
براؤن ہسپتال کے مریض کے بارے میں میرے پاس ایک اہم
اطلاع ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔
"آپ کس سے ملنا چاہتے ہیں"...... نوجوان نے اسے غور سے

دیکھتے ہوئے کہا۔

" میڈم زین سے "...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" اوکے ۔ آئیے "...... نوجوان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو
ٹائیگر اندر داخل ہوا تو اس نوجوان نے پھاٹک بند کیا اور پھر وہ
ٹائیگر کو ساتھ لے کر ایک بڑے کمرے میں آ گیا۔

" بیٹھیں ۔ میں میڈم کو اطلاع دیتا ہوں "...... نوجوان نے کہا
ٹائیگر اطمینان بھرے انداز میں صوفے پر بیٹھ گیا تو اس نوجوان نے
واپس مڑنے کی بجائے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر اس سے پہلے
ٹائیگر کچھ سمجھتا اس نوجوان نے زور سے کوئی چیز فرش پر ماری
تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا ۔ ٹائیگر بے اختیار اٹھنے لگا تھا
دوسرے لمحے اس کا ذہن اس طرح تاریک ہو گیا جیسے کیمرے کا
بند ہوتا ہے ۔ البتہ بے ہوش ہوتے ہوئے ٹائیگر کے ذہن میں آخری
احساس یہی ابھرا تھا کہ وہ اس عام سے نوجوان سے مار کھا گیا ہے۔

کرنل ڈیوڈ دوسری بار کراؤن ہسپتال کے سپیشل وارڈ میں
موجود تھا ۔ غصے کی شدت سے اس کا چہرہ بری طرح بگڑا ہوا تھا ۔
وہاں فوج کے دس کمانڈوز مریض کی حفاظت کے لئے تعینات تھے
لیکن یہاں وارڈ میں ان سب کی لاشیں پڑی تھیں ۔ اس کے ساتھ
ساتھ آٹھ حملہ آوروں کی لاشیں بھی موجود تھیں ۔ پہلے آنے والے
چاروں حملہ آور ہلاک کر دیئے گئے تھے لیکن اس بار اسے بتایا گیا تھا
کہ حملہ آور چار جیپوں میں آئے تھے ۔ ان کی تعداد بیس تھی اور انہوں
نے سپیشل وارڈ میں داخل ہوتے ہی بے دریغ فائرنگ کھول دی اور
فوج کا آدھا دستہ سنبھلنے سے پہلے ہی اس اچانک فائرنگ کی زد میں آ
کر ہلاک ہو گیا تھا جبکہ باقی فوجیوں نے آڑ لے کر جوابی فائر کھول دیا
بڑی خوفناک لڑائی کے بعد فوج کے باقی ماندہ کمانڈوز بھی ہلاک ہو
گئے اور حملہ آوروں کے بھی آٹھ ساتھی ہلاک ہو گئے اور پھر وہاں کئی

ڈاکٹروں اور نرسوں کو ہلاک کر کے وہ مریض کو سٹریچر سمیت اٹھا کر لے گئے ۔ ایک بڑی جیپ میں انہوں نے سٹریچر ڈالا اور پھر وہاں پارکنگ میں موجود تمام کاروں کے ٹائر انہوں نے فائرنگ کر کے برسٹ کر دیئے اور اس کے بعد وہ نکل گئے ۔ ہسپتال میں اس وقت ہنگامی حالات نافذ تھے اور پولیس اور فوج کے اعلیٰ حکام بھی وہاں موجود تھے ۔ کرنل ڈیوڈ کا دل تو چاہ رہا تھا کہ وہ ڈاکٹر اسمتھ کو گولی مار دے جس نے مریض کو اسے دینے سے انکار کر دیا تھا لیکن ظاہر ہے وہ اپنے اس ارادے پر عمل درآمد نہ کر سکتا تھا ۔ اسے صدر مملکت پر بھی بے پناہ غصہ آ رہا تھا جنہوں نے ڈاکٹر اسمتھ کی بات مان لی تھی ۔ اچانک جی پی فائیو کا ایک کیپٹن دوڑتا ہوا کرنل ڈیوڈ کے قریب آیا۔

" جناب ۔ جناب ۔ آفس میں صدر صاحب کا فون آیا ہے ۔ وہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... کیپٹن نے سلیوٹ مارتے ہوئے کہا۔

" اب بات کرنے کے لئے کیا رہ گیا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ساتھ ہی وہ تیزی سے آفس کی طرف بڑھ گیا۔

" تم ان حملہ آوروں کی تلاشی لو ۔ کوئی ایسا کلیو تلاش کرو جس سے ان حملہ آوروں کا سراغ لگایا جا سکے"...... اچانک چلتے چلتے کرنل ڈیوڈ نے مڑ کر اپنے پیچھے آنے والے کیپٹن سے کہا۔

" یس سر"...... کیپٹن نے کہا تو کرنل ڈیوڈ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آفس کی طرف بڑھ گیا ۔ وہاں ڈاکٹر اسمتھ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا

ہوا تھا ۔ ایک طرف فون کا رسیور علیحدہ رکھا ہوا تھا ۔ کرنل ڈیوڈ کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" جناب صدر صاحب سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

" ہیلو"...... چند لمحوں بعد صدر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" یس سر ۔ کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں جناب"...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کرنل ڈیوڈ ۔ مجھے ڈاکٹر اسمتھ سے تمام حالات معلوم ہو چکے ہیں یہ حملہ آور ظاہر ہے تل ابیب سے ہی آئے ہوں گے ۔ ڈاکٹر صاحب کو ہسپتال کے ایک دربان نے بتایا ہے کہ حملہ کرنے سے پہلے وہ لوگ ایک دوسرے سے کارمن زبان میں باتیں کر رہے تھے اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ گروپ کارمن ایجنٹوں کا ہو کیونکہ پاکیشیا اور کارمن کے درمیان انتہائی گہرے دوستانہ تعلقات ہیں ۔ اب تم نے نہ صرف ان حملہ آوروں کو تلاش کرنا ہے بلکہ عمران کو زندہ یا مردہ ہر صورت میں سامنے لانا ہے ۔ تمام سرحدوں کو سیل کرا دو تاکہ زخمی عمران کو کسی صورت بھی تل ابیب سے باہر نہ نکالا جا سکے ۔ یہ سن لیں کہ میں نے زندہ یا مردہ کہا ہے ۔ اب مجھے اس بات سے کوئی دلچسپی نہیں رہی کہ عمران کو زندہ حاصل کیا جا سکتا ہے یا نہیں اور اس کے ساتھی کا کیا ہوا ۔ کیا وہ ملا"...... صدر نے کہا۔

" جناب ۔ ایک قبرصی کو گرفتار کیا گیا ہے ۔ اس نے بتایا ہے
کہ ایک گروپ جس کا سربراہ کوئی رالف ہے اس گروپ کے پاس
عمران کا ساتھی موجود ہے ۔ میں نے ان سب کی گرفتاری کا حکم دے
دیا تھا کہ اچانک مجھے اطلاع ملی کہ یہاں ہسپتال میں دوبارہ حملہ ہوا
ہے اس لئے میں یہاں آگیا ہوں ۔ بہرحال وہ مل جائے گا ۔ وہ اب جی
پی فائیو سے کسی صورت نہیں بچ سکتا" ...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" اوکے ۔ اس عمران کو کسی صورت بھی تل ابیب سے باہر نہیں
جانا چاہئے ۔ کسی صورت بھی" ...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ
ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے
رسیور رکھ دیا۔

" آپ نے دیکھا ڈاکٹر اسمتھ ۔ اپنی ضد کا انجام ۔ اگر آپ اس وقت
اس مریض کو ہمارے حوالے کر دیتے تو ایسا نہ ہوتا" ...... کرنل
ڈیوڈ نے سامنے خاموش بیٹھے ہوئے ڈاکٹر اسمتھ سے مخاطب ہو کر
انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں طبی اخلاقیات کی وجہ سے مجبور تھا کرنل" ...... ڈاکٹر اسمتھ
نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات
ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر اسمتھ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا
لیا جبکہ کرنل ڈیوڈ اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

" آپ کی کال ہے کرنل صاحب" ...... ڈاکٹر اسمتھ نے کہا تو
بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا ہوا کرنل ڈیوڈ ایک جھٹکے سے مڑا اور

اس نے آگے بڑھ کر ڈاکٹر اسمتھ سے رسیور لے لیا۔

" یس ۔ کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں" ...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" ہیڈ کوارٹر سے راسکن بول رہا ہوں باس ۔ بلیک روم میں
کیپٹن راڈ کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور جکڑا ہوا قبرصی فرار ہو جانے میں
کامیاب ہو گیا ہے ۔ اس نے کیپٹن راڈ اور ایک دربان کو ہلاک کر
دیا ہے اور عقبی طرف آٹھ مسلح افراد کو بھی ہلاک کر دیا ہے سر" ۔
دوسری طرف سے آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ کو یوں محسوس ہوا
جیسے راسکن نے اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا ہو۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا تم پاگل تو نہیں ہو گئے ۔ راڈز میں
جکڑا ہوا آدمی کیسے فرار ہو سکتا ہے ۔ پھر کیپٹن راڈ، دربان اور آٹھ
مسلح افراد ہلاک ہو گئے ہیں اور اکیلا آدمی ہیڈ کوارٹر سے فرار ہو گیا ۔
نانسنس ۔ احمق ۔ کیا تم نشہ کرنے لگے ہو" ...... کرنل ڈیوڈ نے
حلق کے بل چیختے ہوئے کہا ۔ اس کے چیخنے کا انداز ایسے تھا جیسے وہ
ذہنی توازن کھو چکا ہو ۔ ڈاکٹر اسمتھ اسے حیرت بھری نظروں سے دیکھ
رہا تھا۔

" میں درست کہہ رہا ہوں باس ۔ وہ بلیک روم سے عقبی طرف جا
نکلا ۔ اس لئے وہاں سے آسانی سے نکل گیا اور میں نے اس کی تلاش
کے احکامات دے دیئے ہیں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" میں آرہا ہوں" ...... کرنل ڈیوڈ نے اسی لہجے میں کہا اور رسیور
کریڈل پر پٹخ دیا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور آفس سے باہر نکل

آیا۔اس کا چہرہ بری طرح بگڑا ہوا تھا۔

"سر۔سر"...... اچانک اس کیپٹن نے جس نے اسے آفس میں آ کر صدر کی کال کی اطلاع دی تھی اسے آواز دیتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا۔

"سر۔سر۔میں نے اس گروپ کا سراغ لگا لیا ہے جناب"۔ کیپٹن نے کہا۔

"کس گروپ کا"...... کرنل ڈیوڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اس حملہ آور گروپ کا جناب"...... کیپٹن نے کہا۔

"کیا۔کیا کہہ رہے ہو۔یہاں کھڑے کھڑے تم نے اس گروپ کا سراغ لگا لیا ہے۔کیا آج سارے پاگل میری قسمت میں لکھ دیئے گئے ہیں۔کیا شیطان نے تمہارے کان میں پھونک ماری ہے۔نانسنس"...... کرنل ڈیوڈ نے بری طرح بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر۔ایک لاش کی خفیہ جیب سے یہ کارڈ نکلا ہے سر"۔ کیپٹن نے ہاتھ میں موجود نیلے رنگ کا کارڈ کرنل ڈیوڈ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کارڈ۔کیا ہے اس پر۔کیا اس پر گروپ کا نام اور پتہ لکھا ہوا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس کے ہاتھ سے کارڈ لے لیا۔اس کے ساتھ ہی وہ ہسپتال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔کارڈ گہرے نیلے رنگ کا تھا اور اس پر ایک جھیل کا منظر تھا جس میں بڑی بڑی گردنوں والی دو بطخیں تیر

رہی تھیں۔

"یہ۔یہ کیا ہے۔کیا ہے یہ"...... کرنل ڈیوڈ کا دماغ کارڈ پر منظر دیکھ کر ہی بگڑ گیا تھا۔

"ج۔ج۔جناب۔یہ کارڈ کارمن کے ایجنٹوں کے ایک گروپ کا ہے جناب۔اس گروپ کو ڈکس گروپ کہا جاتا ہے جناب"۔ کیپٹن نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔کیا کہہ رہے ہو۔ڈکس گروپ۔اوہ۔یہ نام تو میں نے بھی سنا ہوا ہے لیکن کارڈ پر موجود منظر تو بچوں کی کاپیوں پر بنا ہوتا ہے۔یہ کیسے اس گروپ کا ہو گیا"...... کرنل ڈیوڈ نے باہر موجود اپنی کار کے قریب رکتے ہوئے کہا۔

"جناب۔جی پی فائیو میں آنے سے پہلے میں ملٹری سپیشل ایجنسی میں تھا اور ایک مشن کے دوران ہمارا مقابلہ ڈکس گروپ سے ہو گیا تھا۔ہم نے اس کا ایک آدمی پکڑ لیا تھا جس کی جیب سے ایسا ہی کارڈ نکلا تھا جناب۔اور پھر اس آدمی کے ذریعے اس پورے گروپ کو ٹریس کر کے ہلاک کر دیا گیا تھا لیکن اس گروپ کی سربراہ ایک عورت تھی جس کا نام مادام کلسٹا تھا۔وہ کارمن فرار ہو گئی تھی"...... کیپٹن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو اب پھر کیا اس کے پیچھے کارمن جانا پڑے گا"...... کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب۔اگر آپ حکم دیں تو میں اس گروپ کو ٹریس کر سکتا

ہوں ۔ اس کا ایک آدمی ایسا ہے جو میری نظروں میں ہے ۔ اس کارڈ کا اس لاش کی خفیہ جیب سے نکلنے کا مطلب ہے کہ یہ گروپ دوبارہ یہاں کام کر رہا ہے"...... کیپٹن نے کہا۔

" تمہارا نام کیا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

" جناب ۔ میرا نام کیپٹن گلین ہے جناب"...... کیپٹن نے جواب دیا۔

" تو سنو کیپٹن گلین ۔ اگر تم نے اس گروپ کو ٹریس کر لیا تو میں تمہیں جی پی فائیو کا نمبر ٹو بنا دوں گا اور تمہیں میجر کے رینک پر ترقی بھی دے دوں گا ۔ یہ میری کمٹمنٹ ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن گلین کی آنکھیں بے اختیار چمک اٹھیں۔

" تھینک یو سر ۔ میں انہیں ہر صورت میں تلاش کر لوں گا سر ۔" کیپٹن گلین نے سیلوٹ مارتے ہوئے کہا۔

" جاؤ اور مجھے فوری ہیڈ کوارٹر کال کرنا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر اپنی کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا جس کا دروازہ کافی دیر سے ڈرائیور کھولے کھڑا تھا ۔ اس نے کرنل ڈیوڈ کے بیٹھتے ہی دروازہ بند کر دیا اور پھر خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

" ہیڈ کوارٹر چلو"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے کار سٹارٹ کی اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھی۔

ٹائیگر کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اس کے ذہن میں دھواں سا چھایا رہا لیکن پھر اس کا ذہن آہستہ آہستہ بیدار ہوتا چلا گیا اسے یاد آ گیا تھا کہ وہ جولین کے فلیٹ سے نکل کر ایسٹ ہام روڈ پر مادام زین کے پاس آیا تھا جو یہاں سلویا کارڈلے کے نام سے موجود تھی اور جولین نے اسے بتایا تھا کہ یہ گروپ کارمن کا ہے اور اس گروپ نے کراؤن ہسپتال پر حملہ کیا تاکہ عمران کو وہاں سے نکال سکے لیکن اس کے چار آدمی ہلاک ہو گئے کیونکہ وہاں فوج کا دستہ موجود تھا اور اب مادام زین جو کسی ہوٹل کی مالک تھی بظاہر ہوٹل کو فروخت کر کے یہاں آ کر چھپی ہوئی تھی ۔ ٹائیگر یہاں اس لئے آیا تھا کہ اگر اس گروپ نے واقعی عمران کے لئے کام کیا ہے تو پھر وہ بھی اس گروپ کے ساتھ شامل ہو کر عمران کے لئے کام کر سکتا ہے اور اس گروپ کی مدد سے عمران اور خود کو تل ابیب سے باہر لے جا

سکتا ہے لیکن یہاں اندر ڈرائینگ روم میں بیٹھتے ہی اسے لے آنے والے نوجوان نے اچانک جیب سے کوئی چیز نکال کر فرش پر ماری اور ٹائیگر بے ہوش ہو گیا تھا۔ یہ ساری باتیں ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں اس کے ذہن کے پردے پر فلمی مناظر کی طرح گھوم گئی تھیں۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ یہ ایک چھوٹا سا تہہ خانہ تھا جو ہر قسم کے ساز و سامان سے خالی تھا جبکہ وہاں کوئی آدمی بھی موجود نہ تھا۔ البتہ سامنے ایک لکڑی کی کرسی پڑی ہوئی تھی۔ تہہ خانے کا دروازہ بند تھا۔ ٹائیگر نے رسیوں کا جائزہ لینا شروع کر دیا اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا کہ رسیاں باندھنے اور گانٹھ دینے کا انداز کارمن کے ایجنٹوں کا خصوصی انداز تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کارمن کے تربیت یافتہ ایجنٹ اسی مخصوص انداز میں باندھتے اور گانٹھ دیتے ہیں اور اس گانٹھ کو واقعی کوئی نہیں کھول سکتا۔ لیکن عمران نے ٹائیگر کو اس گانٹھ کو کھولنے کی خصوصی تربیت دی ہوئی تھی اس لئے ٹائیگر جانتا تھا کہ وہ جب چاہے گا صرف چند لمحوں میں نہ صرف گانٹھ کھول لے گا بلکہ رسیوں سے بھی اپنے آپ کو آزاد کرا لے گا اس لئے اب وہ مطمئن بیٹھا ہوا تھا
تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت عورت اندر داخل ہوئی جس کے پیچھے وہی نوجوان تھا جو ٹائیگر کو ڈرائینگ روم میں لے آیا تھا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

" تمہیں ہوش آ گیا مسٹر۔ اب تم اپنے بارے میں سب کچھ بتا دو"...... عورت نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" مجھے یہ بتاؤ کہ تمہارا نام مادام زین ہے یا نہیں تاکہ مجھے معلوم ہو سکے کہ میں نے تمہیں کچھ بتانا ہے یا نہیں"...... ٹائیگر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ میرا نام زین ہے لیکن تم کون ہو اور کیسے تمہیں میرے نام کا علم ہے جبکہ یہاں تو سب میرا نام سلویا ہی جانتے ہیں"۔ زین نے کہا۔

" کیا تمہارے گروپ نے کراؤن ہسپتال پر حملہ کر کے وہاں سے ایک پاکیشیائی مریض کو نکالنے کی کوشش کی ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو زین بے اختیار اچھل پڑی۔

" تم کون ہو۔ سچ سچ بتا دو۔ تم نے تو مجھے حیران کر دیا ہے"۔ زین نے کہا۔

" تم نے اب تک تو میرے بارے میں کچھ نہ کچھ معلوم کر لیا ہو گا کیا معلوم ہوا ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہم نے کوشش کی ہے کہ اس ٹیکسی کو تلاش کر سکیں جس میں بیٹھ کر تم یہاں پہنچے ہو لیکن ہم ناکام رہے ہیں اس لئے اب تم سے پوچھ رہے ہیں اور یہ بھی سن لو کہ ابھی تک ہم نے تمہیں کچھ نہیں کہا لیکن کسی بھی وقت تمہیں گولیوں سے چھلنی کیا جا سکتا ہے"۔ زین نے کہا۔

"میں تمہیں سب کچھ تفصیل سے بتا دوں گا کیونکہ میں تو خود چل کر تم سے ملنے آیا ہوں لیکن تم پہلے یہ بات کنفرم کر دو کہ تمہارے گروپ نے ہی کراؤن ہسپتال پر حملہ کیا تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں ۔ اور مجھے اعتراف ہے کہ ہم ناکام رہے ہیں"...... زین نے کہا۔

"ناکام رہے ۔ کیا مطلب ۔ کیا تم نے وہاں سے اس مریض کو نکالا نہیں"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں ۔ ہمارا حملہ ناکام رہا تھا ۔ ہمارے چار آدمی بھی مارے گئے اس لئے تو میں چھپی ہوئی ہوں"...... زین نے کہا۔

"لیکن جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ کو تو بتایا گیا تھا کہ پاکیشیائی مریض کو وہاں سے نکال لیا گیا ہے جس پر وہ مجھے چھوڑ کر وہاں سے چلا گیا تھا"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کب کی بات ہے"...... زین نے کہا۔

"آج کی"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ ۔ ہم نے تو کل رات حملہ کیا تھا ۔ آج تو نہیں کیا"۔ زین نے کہا۔

"تو وہ کوئی اور گروپ ہے"...... ٹائیگر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم پہلے مجھے اپنے بارے میں بتاؤ ۔ پھر میں تمام معلومات خود حاصل کر لوں گی"...... زین نے کہا۔

"میں اس پاکیشیائی مریض علی عمران کا ساتھی ہوں ۔ میرا نام ٹائیگر ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر اس نے اسے تفصیل بتا دی کہ کس طرح آرتھر اور گاڈی کی رہائش گاہ پر اسے بے ہوش کیا گیا اور پھر جب اس کی آنکھ کھلی تو وہ جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر میں تھا اور پھر اس نے ساری بات رالف اور اس کے ساتھیوں پر ڈال دی ۔ اس کے بعد کرنل ڈیوڈ کو کال آئی کہ کراؤن ہسپتال پر حملہ ہوا ہے اور مریض کو نکال لیا گیا ہے ۔ پھر میں وہاں سے نکلا اور اتفاق سے میں جولین کے فلیٹ پر پہنچ گیا اور پھر ٹائیگر نے وہاں سے یہاں تک کی پوری کارروائی تفصیل سے بتا دی۔

"تم ابھی یہیں رہو گے ۔ میں پہلے اس بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کر لوں پھر تمہارے بارے میں فیصلہ کروں گی"۔ زین نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارا دشمن نہیں ہوں مادام زین ۔ اس لئے مجھے کھول دو"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں ۔ جو میں نے کہا ہے وہی ہو گا اور سنو ۔ اگر تم نے اب میری بات نہ مانی تو میں راسٹر کو کہہ کر تمہیں گولی سے اڑا سکتی ہوں"...... زین نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر تہہ خانے سے باہر چلی گئی جبکہ وہ نوجوان ہاتھ میں مشین گن پکڑے وہیں کھڑا رہا۔

"تمہارا نام راسٹر ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں"...... اس نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اس بڑی کوٹھی میں صرف تم اور مادام زین رہتی ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔یہاں مادام زین ایمرجنسی کی صورت میں رہتی ہے ورنہ مستقل طور پر میں یہاں رہتا ہوں"...... راسٹر نے جواب دیا۔

"جب میں نے سب کچھ بتا دیا ہے تو پھر تمہاری مادام نے مجھے کیوں نہیں کھولا۔اس کی کیا وجہ ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو راسٹر بے اختیار مسکرا دیا۔

"اگر مادام تمہیں کھول دیتی تو تم اس کے ساتھ ساتھ رہتے جبکہ مادام اکیلی رہ کر تمہاری بتائی ہوئی باتوں کو کنفرم کرانا چاہتی ہے"۔ راسٹر نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد زین واپس آ گئی۔اس کا چہرہ ستا ہوا تھا۔

"تم نے مجھ سے جھوٹ بولا ہے۔کیوں"...... زین نے کرسی پر بیٹھتے ہی انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے تو سب کچھ سچ تمہیں بتا دیا ہے اس کے باوجود تم کہہ رہی ہو کہ میں نے جھوٹ بولا ہے"...... ٹائیگر نے اس سے بھی زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"کراؤن ہسپتال سے واقعی پاکیشیائی مریض کو نکال لیا گیا ہے لیکن کس نے نکالا ہے اس کا علم نہیں ہو سکا اور یہ بھی درست ہے کہ تم جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر سے نکل بھاگے ہو اور جولین کے

فلیٹ سے تم یہاں آئے ہو لیکن اس کے علاوہ تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ سب غلط ہے"...... زین نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کے علاوہ میں نے اور تمہیں بتایا ہی کیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم نے بتایا ہے کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سے ہے اور تم اس پاکیشیائی ایجنٹ کے ساتھی ہو۔یہ بات غلط ہے کیونکہ مجھے بتایا گیا ہے کہ اس کا ساتھی رالف اور اس کے دوسرے ساتھیوں کے پاس ہے اور تم پاکیشیائی نہیں ہو بلکہ قبرصی ہو"...... زین نے کہا۔

"تمہیں یہ بات کس نے بتائی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میرے آدمی جو جی پی فائیو میں ہیں انہوں نے"...... زین نے جواب دیا۔

"انہوں نے تو یہی بتانا تھا کیونکہ میں نے انہیں یہی بتایا تھا"۔ ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بہرحال تمہیں اب زندہ رکھنا خطرے سے خالی نہیں ہے۔کرنل ڈیوڈ کسی بھی وقت تمہارے پیچھے یہاں پہنچ سکتا ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں یہاں سے شفٹ کر جاؤں"...... زین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیا تم واقعی سنجیدہ ہو"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"راسٹر۔اسے گولی مار دو اور پھر رات کو اس کی لاش یہاں سے

دور کسی ویرانے میں پھینک دینا"...... زین نے ٹائیگر کا بات کا جواب دینے کی بجائے مڑ کر راسٹر سے کہا۔

"یس میڈم ۔ کیا آپ ابھی جا رہی ہیں"...... راسٹر نے کہا۔

"ہاں ۔ میں پوائنٹ فور پر جا رہی ہوں ۔ اب تم نے یہاں کا خیال رکھنا ہے"...... زین نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گئی۔

"میں آپ کو چھوڑ آؤں ۔ پھر آ کر اس کو ہلاک کروں گا"۔ راسٹر نے کہا تو زین کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ زین کے پیچھے باہر چلا گیا تو ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے گانٹھ کھولنے کی کوشش شروع کر دی اور چند لمحوں بعد وہ رسیوں سے آزادی حاصل کر چکا تھا۔ اس نے جیبوں میں ہاتھ ڈالے لیکن اس کی جیبیں خالی تھیں ۔ وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا اور پھر وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا ۔ ایک کمرے کے کھلے دروازے سے اسے زین کی باتیں کرنے کی آواز سنائی دی ۔ وہ شاید فون پر کسی سے باتیں کر رہی تھی ۔ ٹائیگر تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"مجھے معلوم ہونا چاہئے رونالڈ کہ یہ مشن کس گروپ نے مکمل کیا ہے"...... زین کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"تم کارمن فون کر کے چیف سے بات کرو ۔ انہیں معلوم ہو گا"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد زین نے کہا ۔ خاموش رہتے

ہوئے وہ دوسری طرف سے ہونے والی بات سنتی رہی تھی۔

"اوہ ۔ پھر آخر کیسے معلوم کیا جا سکتا ہے"...... زین نے ایک بار پھر خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ اب میں خود معلوم کر لوں گی ۔ بہرحال میں پوائنٹ فور پر شفٹ ہو رہی ہوں ۔ اگر کوئی خاص بات ہو تو وہیں مجھے کال کر لینا"...... زین کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھنے کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا چند لمحوں بعد زین دروازے سے باہر آئی ہی تھی کہ ٹائیگر اس پر جھپٹ پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ زین کے منہ سے چیخ نکلتی ٹائیگر نے نہ صرف ایک ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا بلکہ اس کی گردن کے گرد بازو ڈال کر اس نے مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو اس کے بازو میں تڑپتی ہوئی زین کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا اور ٹائیگر اسے اٹھائے ہوئے کمرے میں لے گیا اور اس نے اسے قالین پر آہستگی سے لٹا دیا اور پھر وہ باہر آیا اور تھوڑی سی کوشش کے بعد اسے راسٹر نظر آ گیا ۔ وہ پورچ میں موجود کار کی صفائی کرنے میں مصروف تھا۔ اس کی پشت عمارت کی طرف تھی اس لئے ٹائیگر بلی کی طرح انتہائی آہستگی سے چلتا ہوا اس کی طرف بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ راسٹر چوکنا ہوتا ٹائیگر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور راسٹر چیخ مار کر نیچے گرا اور پھر اس نے اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ ٹائیگر کی لات حرکت میں آئی اور اٹھتا ہوا راسٹر ایک بار پھر چیخ مار کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا

تو ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیا اور پھر جھک کر اس نے راسٹر کو
اٹھایا اور سیدھا اس تہہ خانے میں لے جا کر اس نے اسے کرسی پر ڈالا
اور اسے رسی کی مدد سے کرسی سے باندھ دیا۔ اس کے بعد وہ واپس
اس کمرے میں آیا جہاں زین بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ اس نے اسے
بھی اٹھا کر وہیں ایک کرسی پر ڈالا اور پھر کھڑکی کا پردہ اتار کر اس سے
پھاڑ کر اس کی رسی تیار کر کے اس کی مدد سے زین کو کرسی کے ساتھ
باندھ دیا۔ پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کی ناک اور منہ بند
کر دیا۔ چند لمحوں بعد زین کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے
لگ گئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور سامنے موجود دوسری کرسی پر بیٹھ
گیا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب"...... زین نے ہوش میں آتے ہی بے
اختیار اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو تمہارا لحاظ کیا تھا زین۔ لیکن تم شاید دنیا کی سب
سے احمق عورت ہو"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم رسیوں سے کیسے آزاد ہو گئے۔ وہ راسٹر
کہاں ہے"...... زین کے لہجے میں حیرت کا عنصر مزید بڑھ گیا تھا۔

"اگر یہ رسیاں مجھے روک سکتیں تو میں پاکیشیا سے یہاں تل
ابیب کا لاکھوں میل کا سفر کر کے کیسے پہنچ سکتا تھا۔ میرا ساتھی شدید
زخمی ہو گیا تھا جس کی وجہ سے میں یہاں پھنس کر رہ گیا ورنہ تم
دیکھتا کہ کرنل ڈیوڈ اور اسرائیلی ایجنسیاں ہمیں کیسے یہاں روک

سکتی تھیں۔ میں جولین کے پاس اس لئے گیا تھا کہ میں جولین کا چہرہ
دیکھ کر یہ سمجھا تھا کہ جولین فلسطینی نژاد ہے اور مجھے معلوم ہے کہ
تل ابیب میں رہنے والے ہر فلسطینی کا کسی نہ کسی انداز میں کسی نہ
کسی فلسطینی گروپ سے ضرور تعلق ہوتا ہے۔ میں اس فلسطینی
گروپ کے ذریعے اپنے ساتھی کو تل ابیب سے نکال کر پاکیشیا لے
جانا چاہتا تھا۔ مجھے یہ اطلاع تو پہلے ہی مل گئی تھی کہ ایک گروپ
نے میرے ساتھی کو وہاں سے نکالنے کی کوشش کی اور کامیاب رہا
اور پھر جولین کے ذریعے تم سامنے آ گئی اور تمہارا تعلق اس گروپ
سے نکل آیا۔ میں اس لئے تمہارے پاس آیا تھا تاکہ معلوم کر سکوں
کہ کس کارمن گروپ نے میرے ساتھی کی مدد کی ہے۔ میرے
دوست کے کارمن کی سرکاری ایجنسیوں میں بہت سے دوست موجود
ہیں لیکن ان تک اطلاع کیسے پہنچ گئی اور جس گروپ نے میرے
ساتھی کو وہاں سے نکالا ہے میں اس گروپ کے کسی بڑے سے ملنا
چاہتا تھا لیکن تم نے سب کچھ جاننے کے باوجود احمقانہ انداز میں مجھے
ہلاک کرنے کا حکم دے دیا۔ یہ تو راسٹر نے تمہارے یہاں سے
جانے کے بعد مجھے ہلاک کرنے کا فیصلہ کیا اور اس فیصلے کی وجہ سے
اس کی جان بچ گئی۔ اگر وہ اسی وقت مجھے ہلاک کرنے کی کوشش
کرتا تو یقیناً میرے ہاتھوں اپنی گردن تڑوا چکا ہوتا کیونکہ رسیاں میں
پہلے ہی کھول چکا تھا"...... ٹائیگر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے
کہا۔

"اب وہ کہاں ہے"...... زین نے پوچھا۔

"میں نے اسے بے ہوش کر کے تہہ خانے میں رسیوں سے باندھ دیا ہے تاکہ وہ ہوش میں آکر بھی کوئی مداخلت نہ کر سکے اور میں تمہارے ساتھ اطمینان سے بات کر سکوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم مجھے چھوڑ دو۔ اب میں تمہارے ساتھ ہوں"...... زین نے کہا۔

"نہیں۔ پہلے تم مجھے بتاؤ کہ تمہارے گروپ کو کس نے کراؤن ہسپتال پر حملہ کرنے کے لئے کہا تھا لیکن یہ سوچ لو کہ جو کچھ تم بتاؤ گی اسے بہرحال تمہیں کنفرم کرانا ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کنفرمیشن تو نہیں ہو سکتی۔ البتہ میں سچ بتا دیتی ہوں۔ ہمارا تعلق کارمن سے ہے اور یہاں ہم کارمن مفادات کا تحفظ کرتے ہیں۔ اور یہاں کارمن کے سلسلے میں کوئی بات ہو تو اس کی اطلاع مجھے کارمن دیتے ہیں۔ ہمارا تعلق کارمن کی سیکرٹ سروس سے ہے جبکہ یہاں ہمارا گروپ ڈبل ریڈ کہلاتا ہے۔ ڈبل ریڈ کا انچارج چیف کہلاتا ہے اور بس۔ وہ کون ہے اور اس کا اصل نام کیا ہے اس کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں ہے۔ چیف نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنے گروپ کو کراؤن ہسپتال بھجوا کر وہاں سے زخمی پاکیشیائی مریض کو نکال لاؤں۔ میں نے گروپ بھجوایا لیکن وہ چاروں مارے گئے اس لئے اپنے اصولوں کے تحت میں نے کلب کا سیٹ اپ بدل دیا اور یہاں آ گئی۔ یہاں پہنچ کر میں نے چیف کو ناکامی کی اطلاع

دے دی تھی اور بس۔ اس کے بعد تم آ گئے۔ راسٹر میرا اسسٹنٹ ہے"...... زین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم چیف کو فون کر کے معلوم کرو کہ اب کس گروپ نے میرے ساتھی کو وہاں سے نکالا ہے اور اب میرا ساتھی کہاں ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"سوری۔ میں اس کی جرأت نہیں کر سکتی ورنہ مجھے فوری طور پر ہلاک کر دیا جائے گا"...... زین نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں سے کارمن کا رابطہ نمبر کیا ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا تو زین نے نمبر بتا دیا۔

"تمہارے چیف کا نمبر کیا ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ مجھے موت کی سزا دے دی جائے گی۔ وہ انتہائی اصول پسند ہے"...... زین نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارا حوالے دیئے بغیر خود اس سے بات کروں گا۔ تم بے فکر رہو۔ میرا وعدہ کہ تمہارا نام درمیان میں نہیں آئے گا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"لیکن چیف کا نمبر تو خفیہ ہے۔ اسے کیا بتاؤ گے کہ یہ نمبر تمہیں کہاں سے ملا ہے"...... زین نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"میں اسے کارمن سیکرٹ سروس کے چیف جونیئر کا نام بتا دوں گا۔ وہ میرے ساتھی کا گہرا دوست ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو زین بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات

ابھر آئے تھے۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ کیا کہہ رہے ہو تم ۔ کیا چیف جونیئر تمہارے ساتھی کا دوست ہے ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... زین نے کہا۔

"تم نے جونیئر کو چیف کہا ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈبل ریڈ کا چیف جونیئر ہے جبکہ تم نے کہا تھا کہ تمہیں اس کے بارے کچھ معلوم نہیں ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ نہیں ۔ میں نے تم سے غلط بیانی نہیں کی تھی لیکن جونیئر کو ہمارا چیف بھی چیف کہتا ہے اس لئے میں نے بھی اسے چیف کہا ہے"...... زین نے کہا۔

"اوہ اچھا ۔ بہرحال تم بتاؤ ۔ وقت مت ضائع کرو"...... ٹائیگر نے کہا تو زین نے نمبر بتا دیا۔

"کیا یہ فون محفوظ ہے کیونکہ یہاں جی پی فائیو لازماً فون سروس کو چیک کر رہی ہو گی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یہ محفوظ ہے ۔ اس کی کال چیک نہیں ہو سکتی"...... زین نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"اب تم خاموش رہنا ۔ بولنا نہیں ورنہ تمہاری آواز تمہارے چیف تک پہنچ جائے گی اور پھر میں ذمہ دار نہیں ہوں گا"...... ٹائیگر نے زین سے کہا تو زین نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ ٹائیگر نے بات کرنے سے پہلے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ بے حد بھاری اور سخت تھا۔

"میں تل ابیب سے بول رہا ہوں ۔ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران کا ساتھی ہوں ۔ میرا نام ٹائیگر ہے ۔ عمران صاحب تل ابیب میں بے حد زخمی ہو گئے اور انہیں گراؤن ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ وہاں پہلے ایک کارمن گروپ نے حملہ کیا لیکن یہ حملہ ناکام رہا اور پھر دوسرے گروپ نے حملہ کیا اور وہ کامیاب رہے اور وہ عمران صاحب کو وہاں سے نکال کر لے جانے میں کامیاب رہے ۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ عمران صاحب اب کہاں ہیں تاکہ میں ان سے مل کر آئندہ کے لئے کام کر سکوں"...... ٹائیگر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یہ نمبر کہاں سے ملا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کارمن سیکرٹ سروس کے چیف جناب جونیئر عمران صاحب کے بے حد گہرے دوست ہیں اور یہ نمبر انہوں نے عمران صاحب کو بتایا تھا اور عمران صاحب سے مجھے معلوم ہوا تھا ۔ جناب جونیئر صاحب نے عمران صاحب کو بتایا ہے کہ یہ نمبر ڈبل ریڈ نامی کارمن تنظیم کے چیف کا ہے جن کے گروپ اسرائیل میں کام کرتے ہیں ۔ ب جبکہ یہ کارروائی کارمن گروپس نے تل ابیب میں کی ہے تو مجھے ت بات کا خیال آ گیا ۔ میں انتہائی محفوظ فون سے آپ کو کال کر رہا

ہوں کیونکہ جی پی فائیو پاگلوں کی طرح میری اور عمران صاحب کی تلاش میں لگی ہوئی ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کچھ چیف جونیئر کے حکم سے کیا گیا ہے۔ آپ ان سے خود بات کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان کا نمبر کیا ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"آپ میرا نمبر تو جانتے ہیں لیکن ان کا نمبر نہیں جانتے۔ کیوں"...... دوسری طرف سے انتہائی مشکوک لہجے میں کہا گیا۔

"آپ کا نمبر تل ابیب آتے ہوئے عمران صاحب نے خود مجھے بتایا تھا جبکہ پہلے مجھے کبھی جونیئر صاحب کو فون کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو ٹائیگر نے شکریہ ادا کیا اور پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ جونیئر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جونیئر کی آواز سنائی دی۔ ٹائیگر یہ آواز پہچانتا تھا کیونکہ جونیئر اکثر پاکیشیا آتا جاتا رہتا تھا اور عمران کے ساتھ ٹائیگر کی اس سے کئی بار بات ہو چکی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ ٹائیگر عمران کا شاگرد ہے۔

"میں تل ابیب سے بول رہا ہوں۔ میرا نام ٹائیگر ہے اور میں عمران صاحب کا شاگرد ہوں۔ آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں کیونکہ جس فون سے میں بات کر رہا ہوں یہ ہر قسم کی چیکنگ سے محفوظ ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ٹائیگر تم۔ تم تل ابیب میں ہو۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ تل ابیب میں عمران کا کوئی ساتھی موجود ہے لیکن چونکہ عمران ہوش میں نہیں آ رہا اس لئے تمہارے بارے میں معلوم نہ ہو سکا۔ تم نے مجھے کیسے فون کیا ہے"...... جونیئر نے چونک کر کہا تو ٹائیگر نے ایک بار پھر تفصیل سے ساری بات بتا دی۔

"گڈ شو ٹائیگر۔ تمہاری کارکردگی واقعی قابل داد ہے۔ بہرحال اب تم کیا چاہتے ہو"...... جونیئر نے کہا۔

"میں عمران صاحب کے پاس پہنچنا چاہتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ سوری ٹائیگر۔ میں تمہیں اس بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا۔ تم اگر چاہو تو تمہیں میں تل ابیب سے باہر لے جانے کا انتظام کرا سکتا ہوں۔ عمران صاحب کا فی الحال علاج ہو رہا ہے۔ جب ان کی حالت خطرے سے باہر ہو جائے گی اور وہ ہوش میں آ جائیں گے تو انہیں بھی تل ابیب سے باہر لے جایا جائے گا"۔ جونیئر نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کس نے عمران صاحب کے بارے میں اطلاع دی تھی"...... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے"...... جونیئر نے جواب دیا۔

"تو آپ ان سے میرے بارے میں پوچھ لیں۔ میں بہرحال

عمران صاحب کے ساتھ ہی تل ابیب سے باہر جاؤں گا ۔ اکیلا نہیں "۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

" میں ان سے کیا پوچھوں ۔ مجھے خود معلوم ہے کہ تم کون ہو لیکن جہاں عمران صاحب کو رکھا گیا ہے اس ہسپتال کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے اور اب تمہیں وہاں پہنچانے کا مطلب ہے کہ اسے اوپن کیا جائے اور جی پی فائیو اور اسرائیلی ایجنٹ جو اس وقت عمران کو پاگل کتوں کی طرح تلاش کرتے پھر رہے ہیں وہاں پہنچ جائیں ۔ نہیں ٹائیگر ۔ آئی ایم سوری ۔ میں عمران کی زندگی کو داؤ پر نہیں لگا سکتا ۔ تم مجھے بتاؤ کہ تم کہاں سے بول رہے ہو میں اور کس پوزیشن میں ہو تاکہ میں تمہارا تل ابیب سے باہر جانے کا فوری اور فول پروف انتظام کرا دوں "...... جونیئر نے کہا۔

" نہیں ۔ میں نے پہلے کہا ہے کہ میں عمران صاحب کے ساتھ ہی تل ابیب سے باہر جاؤں گا ۔ اکیلا نہیں "...... ٹائیگر نے کہا۔

" تو پھر اپنا نمبر بتا دو اور وہیں چھپے رہو جہاں چھپے ہو ۔ جب عمران ہوش میں آ جائے گا تو میں تمہیں فون کر دوں گا "...... جونیئر نے کہا۔

" میں خود آپ کو کال کر لوں گا ۔ گڈ بائی "...... ٹائیگر نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات تھے۔

" تمہیں معلوم ہو سکتا ہے کہ میرے ساتھی کو کس گروپ نے ہسپتال سے نکالا ہے "...... ٹائیگر نے زین سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" یہاں پانچ چھ خفیہ کارمن گروپس ہیں لیکن یہاں انتظامات ایسے کئے گئے ہیں کہ کسی ایک گروپ کا دوسرے گروپ کے ساتھ رابطہ نہیں ہے اس لئے میں کیا کہہ سکتی ہوں "...... زین نے جواب دیا تو ٹائیگر نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے ۔

" یس ۔ انکوائری پلیز "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" جی پی فائیو ہیڈ کوارٹر کا نمبر دیں اور چیف آف جی پی فائیو کرنل ڈیوڈ کا براہ راست نمبر بھی دے دیں "...... ٹائیگر نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیئے گئے تو ٹائیگر نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" یہ کیا کر رہے ہو "...... زین نے چیختے ہوئے کہا۔

" خاموش رہو ورنہ گولی مار دوں گا "...... ٹائیگر نے کریڈل پر ہاتھ رکھتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

" وہ ۔ وہ یہاں سے فون مت کرو ۔ جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر میں بے حد جدید مشینری نصب ہے ۔ وہاں جو فون کیا جاتا ہے اس کا نمبر انہیں معلوم ہو جاتا ہے "...... زین نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

" میں ان سے کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہتا جس سے انہیں نمبر چیک کرنے کی ضرورت پڑے "...... ٹائیگر نے کہا۔

" پھر ایک کام کرو ۔ یہاں اس کمرے کی الماری کے خفیہ خانے

سے ایک سپیشل سیٹلائٹ فون موجود ہے وہ استعمال کر لو لیکن اسے مت استعمال کرو"...... زین نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور اٹھ کر اس الماری کی طرف بڑھ گیا جس کے بارے میں زین نے اشارہ کیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ خفیہ خانے سے سرخ رنگ کا ایک کارڈلیس فون نکال چکا تھا۔ اس نے فون میز پر رکھا اور اس کا ایک مخصوص بٹن پریس کر دیا۔ پھر رسیور اٹھایا تو اس میں ٹون آ چکی تھی۔

"تم ان کا استعمال جانتے ہو"...... زین کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں"...... ٹائیگر نے نمبر پریس کرتے ہوئے جواب دیا اور آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"جی پی فائیو ہیڈ کوارٹر"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ سے میری بات کراؤ۔ میں قبرص سے بول رہا ہوں پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں ان کے لئے میرے پاس خاص اطلاع ہے"...... ٹائیگر نے آواز اور لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"کرنل صاحب ہیڈ کوارٹر میں موجود نہیں ہیں۔ آپ ہیڈ کوارٹر انچارج میجر ہاکسن سے بات کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ میجر ہاکسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک

بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"میرا نام رائٹ ہے اور میں قبرص سے بول رہا ہوں۔ کرنل صاحب سے میری بات کرائیں۔ میرے پاس ان کے لئے ایک انتہائی اہم اطلاع ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ کراؤن ہسپتال تل آبیب سے جس مریض کو نکالا گیا ہے وہ کہاں ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ تو کہہ رہے ہیں کہ آپ قبرص سے بات کر رہے ہیں۔ پھر آپ کو کیسے اطلاع ہے"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"اطلاع تو دنیا کے ہر کونے میں بیٹھ کر حاصل کی جا سکتی ہے میجر ہاکسن۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ کام تل ابیب میں کام کرنے والے ایک کارمن گروپ کا ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو سامنے بیٹھی ہوئی زین نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اوہ۔ اگر آپ کا مطلب ڈکس گروپ سے ہے تو اس بارے میں کرنل صاحب کو پہلے ہی اطلاع مل چکی ہے۔ ایک حملہ آور کی لاش کی جیب سے اس کا مخصوص کارڈ مل گیا تھا اور کرنل صاحب اس ڈکس گروپ کے خلاف ہی کام کر رہے ہیں اور اگر کوئی اور گروپ ہے تو بتا دو"...... میجر ہاکسن نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ یہ گروپ اس میں شامل نہیں ہے۔ اس میں ایک دوسرا گروپ ملوث ہے لیکن یہ بات کرنل صاحب کو ہی بتائی جا سکتی ہے۔ میں پھر فون کروں گا"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر کریڈل

دبا کر اس نے رابطہ ختم کیا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ ڈکس گروپ کون سا گروپ ہے"...... ٹائیگر نے زین سے پوچھا جس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔

"ویری بیڈ۔ مجھے چھوڑو فوراً تاکہ میں چیف کو اطلاع دوں ورنہ سب کچھ تباہ ہو جائے گا۔ یہ کارروائی یقیناً ڈکس گروپ نے ہی کی ہو گی۔ وہی یہاں کا سب سے بڑا گروپ ہے"...... زین نے انتہائی متوحش لہجے میں کہا۔

"تم مجھے تو بتاؤ کہ اس گروپ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور اس کا چیف کون ہے۔ پھر میں تمہیں چھوڑ کر یہاں سے چلا جاؤں گا اور تم جب مرضی آئے اطلاع دیتی رہنا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اس گروپ کا ہیڈ کوارٹر ہارلے کلب کے نیچے تہہ خانوں میں ہے۔ اس کا انچارج ولموٹ ہے اور وہ ہارلے کلب کا مالک بھی ہے اور جنرل مینجر بھی۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں اسے فون کر کے الرٹ کر دوں"۔ زین نے کہا۔

"اس کا نمبر بتاؤ۔ میں اسے کال کر کے تمہاری بات کراتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"مجھے چھوڑو۔ جلدی کرو"...... زین نے چیختے ہوئے کہا۔

"سوری زین۔ ابھی نہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پلیز۔ پلیز فار گاڈ سیک۔ کرنل ڈیوڈ عفریت ہے۔ وہ ڈکس گروپ کو ڈھونڈ نکالے گا اور اس طرح تمہارا ساتھی بھی

دائرے میں آ جائے گا"...... زین نے منت کرتے ہوئے کہا تو ٹائیگر ایک جھٹکے سے اٹھا اور اس نے آگے بڑھ کر زین کو تیزی سے کھولنا شروع کر دیا کیونکہ اسے بھی زین کی بات سمجھ میں آ گئی تھی کہ اس طرح عمران کو بھی جی پی فائیو ٹریس کر سکتی ہے اور یہ بات سن کر اس نے زین کی رسیاں کھول دی تھیں۔ رسیوں سے آزاد ہوتے ہی زین دوڑتی ہوئی الماری کی طرف بڑھی اور اس نے الماری کے پٹ کھول کر اندر ہاتھ ڈال کر کوئی ہک کھینچا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی الماری کا اندرونی حصہ گھوم کر پلٹ گیا۔ اب وہاں ایک خانہ بنا ہوا تھا جس میں ایک نیلے رنگ کی چھوٹی سی مشین پڑی ہوئی تھی۔ زین نے مشین اٹھائی اور اسے لا کر میز پر رکھا اور پھر اس کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ ٹائیگر خاموش کھڑا اسے یہ سب کچھ کرتے دیکھ رہا تھا جبکہ زین نے ٹائیگر کو اس طرح نظر انداز کر دیا تھا جیسے اس کا وجود عدم وجود برابر ہو۔ مشین سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ یہ مشین کسی خاص ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا۔ بہرحال سیٹی کی آواز کچھ دیر تک سنائی دیتی رہی پھر ایسی آواز سنائی دی جیسے سمندر کی پرشور لہریں ساحل سے سر پٹک رہی ہوں۔ پھر یکلخت خاموشی طاری ہو گئی تو زین نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر مشین کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ڈی آر کالنگ۔ ڈی ڈی"...... زین نے آواز اور لہجہ بدل کر بار بار کال دیتے ہوئے کہا لیکن وہ ٹرانسمیٹر کی طرح فقرے

کے آخر میں اوور نہ کہہ رہی تھی۔
"یس۔ ڈی ڈی اسٹنڈنگ یو۔ کیوں ایف ایف کال کی ہے"۔ چند
لمحوں بعد مشین سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
"تمہارے گروپ نے اگر کراؤن ہسپتال پر ریڈ کیا تھا تو
تمہارے ایک آدمی کی لاش کی جیب سے ڈبل ڈکس کا خصوصی [illegible]
کرنل ڈیوڈ کو مل گیا ہے اور وہ اس وقت ڈبل ڈکس کے خلاف
کارروائی کر رہا ہے۔ مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے اس لئے میں نے
ایف ایف کال کی ہے"...... زین نے کہا۔
"اوہ اچھا۔ تھینک یو۔ آپ نے اچھا کیا کہ ہمیں الرٹ کر دیا۔
اب آپ بے فکر رہیں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔
اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے
سمندر کی پرشور لہریں ساحل سے ٹکرا رہی ہوں تو زین نے مشین
آف کر دی اور پھر اسے اٹھا کر اس نے الماری میں رکھا اور پھر [illegible]
ہک کھینچا تو الماری کا عقبی حصہ دوبارہ گھوم کر سامنے آگیا اور زین
نے الماری کے پٹ بند کر دیئے اور پھر وہ واپس مڑی گئی۔
"اب تم مجھے بتاؤ کہ ڈبل ڈکس کا جو ہیڈ کوارٹر تم نے مجھے بتایا
ہے کیا وہ درست تھا"۔ ٹائیگر نے کہا تو زین بے اختیار ہنس پڑی۔
"بیٹھو۔ اوہ ہاں۔ وہ راسٹر کو بھی تو چھڑانا ہوگا۔ میں آرہی ہوں"۔
زین نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔
"ابھی بیٹھو۔ جب میں یہاں سے چلا جاؤں پھر اسے کھولنا ورنہ

اسے ہلاک کرنا پڑے گا۔ وہ نوجوان ہے اس لئے لامحالہ وہ اشتعال
میں آجائے گا"...... ٹائیگر نے اسے روکتے ہوئے کہا۔
"اوہ نہیں۔ بے فکر رہو۔ اب تمہاری بات میرے سامنے چیف
سے ہو چکی ہے اس لئے اب تم سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ تم
بے فکر رہو۔ میں تمہاری مدد کروں گی"...... زین نے کہا تو ٹائیگر
ایک طرف ہٹ گیا اور زین تیزی سے کمرے سے نکل کر دوڑتی ہوئی
تہہ خانے کی طرف بڑھ گئی۔ جب اس کے قدموں کی آواز سنائی دینا
بند ہو گئی تو ٹائیگر کمرے سے نکلا اور دبے قدموں تہہ خانے کی طرف
بڑھتا چلا گیا۔ اسے معلوم تھا کہ زین راسٹر کو کھولتے ہوئے اسے
ساری بات بتائے گی اور یہ بات وہ سننا چاہتا تھا۔ تہہ خانے کی
سیڑھیاں اترتا ہوا وہ دروازے کے قریب پہنچ کر رک گیا۔
"اس نے نہ صرف چیف سے بات کی بلکہ اس نے چیف جونیئر
سے بھی کی ہے اس لئے اب یہ بات طے ہے کہ وہ ہمارا دشمن نہیں
ہے"...... زین کی تیز آواز سنائی دی۔
"یس میڈم"...... راسٹر کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر دروازہ کھول
کر اندر داخل ہو گیا۔ اسی لمحے راسٹر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔
"تم وقت ضائع کر رہی ہو زین۔ میرا ساتھی شدید زخمی ہے اور
مجھے بہرحال اسے یہاں سے نکال کر لے جانا ہے اس لئے مجھے بتاؤ کہ
میرا ساتھی کہاں ہو سکتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔
"اوپر چلو۔ پھر بات ہو گی"...... زین نے کہا اور پھر وہ تینوں

تیزی سے اوپر پہنچ گئے۔

"راسٹر۔ تم کافی بنا لاؤ"...... زین نے راسٹر سے کہا تو راسٹر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

"بیٹھو۔ میں تمہیں بتاتی ہوں کہ ڈبل ڈکس یہاں کارمن کا سب سے بڑا اور فعال گروپ ہے۔ پہلے میں نے تمہیں جو کچھ بتایا تھا وہ غلط تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ ہم گروپس کے درمیان واقعی براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ مشین جسے تم دیکھ چکے ہو یہ ہمارے درمیان رابطے کا کام کرتی ہے۔ ڈی ڈی اس ڈبل ڈکس کا چیف ہے اور تم کسی صورت بھی اب ان تک نہیں پہنچ سکتے کیونکہ میری کال کے بعد اب یہ پورا گروپ انڈر گراؤنڈ ہو چکا ہو گا۔ اب وہ اس وقت سامنے آئے گا جب جی پی فائیو ٹکریں مار مار کر خود ہی خاموش ہو جائے گی اس لئے اب تم بھی اسے تلاش نہیں کر سکتے۔ تم اگر تل ابیب سے باہر جانا چاہو تو اس کا انتظام میں کرا دیتی ہوں"...... زین نے کہا۔

"میں اپنے ساتھی کے بغیر نہیں جا سکتا۔ کتنی بار بتاؤں اور سنو۔ میں یہ بات کسی صورت نہیں مان سکتا کہ تمہیں اس بارے میں کوئی ٹپ معلوم نہ ہو۔ اگر مجھے ٹپ دے دو تو باقی کام میں خود کر لوں گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ایک ٹپ میرے پاس ہے تو سہی لیکن میں اس کے بارے میں کنفرم نہیں ہوں اس لئے اگر یہ غلط ثابت ہوئی تو تم مجھے الزام نہ

دینا۔ وہ ٹپ یہ ہے کہ ڈبل ڈکس سے ایک لڑکی ساؤل کا لازماً نہ صرف تعلق ہے بلکہ گہرا تعلق ہے۔ یہ لڑکی ساؤل قبرصی ہے اور یہ ہمارے کلب میں ڈانسر ہے"...... زین نے کہا۔

"اس کی رہائش گاہ کہاں ہے اور تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس کا تعلق اس گروپ سے ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔ اسی لمحے راسٹر ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں کافی کی دو پیالیاں موجود تھیں اس نے ایک ایک پیالی ان دونوں کے سامنے رکھی اور پھر ٹرے اٹھا کر واپس چلا گیا۔

"اس کی رہائش امپریل پلازہ کے فلیٹ نمبر ٹو سکسٹی سیون میں ہے اور مجھے اس لئے معلوم ہے کہ ایک بار اس نے ہمارے گروپ کے خلاف کام کیا تھا جس پر ہم نے اسے پکڑ لیا۔ اس نے ڈبل ڈکس کا حوالہ دیا۔ میں نے کنفرم کیا تو واقعی ڈی ڈی نے اسے کنفرم کر دیا جس پر میں نے اسے چھوڑ دیا۔ وہ نادانستگی میں ہمارے خلاف کام کر بیٹھی تھی کیونکہ ہمارا آپس میں واقعی کوئی تعلق نہیں ہے"۔ زین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ اب میں جا رہا ہوں"...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔ وہ اس دوران کافی پی چکا تھا۔

"اب میں یہیں رہوں گی اگر میری ضرورت پڑے تو مجھ سے رابطہ کر لینا"...... زین نے بھی اٹھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کرنل ڈیوڈ ہیڈ کوارٹر میں اپنے آفس میں موجود تھا۔ اس کا چہرہ بگڑا ہوا تھا اور آنکھوں میں سرخی کی جھلکیاں نمایاں تھیں لیکن وہ اپنی کرسی پر خاموش اور بے حس و حرکت بیٹھا تھا۔ اس کی یہ کیفیت انتہائی غصے کی علامت تھی۔ ایسا غصہ کہ جو اپنے عروج پر ہو لیکن کرنل ڈیوڈ کچھ نہ کر سکتا ہو کیونکہ ہیڈ کوارٹر کے بلیک روم سے قیدی کا فرار ہو جانا جو اس کے نزدیک ناممکن تھا لیکن ایسا ہو چکا تھا کیپٹن راڈ جو بلیک روم کا انچارج تھا وہ ہلاک ہو چکا تھا۔ اس کے علاوہ ہیڈ کوارٹر کے نو مسلح افراد بھی ہلاک کر دیئے گئے تھے مگر اب تک اس قیدی کا پتہ نہ چل سکا تھا۔ پورے تل ابیب میں اس کی تلاش جاری تھی لیکن کسی طرف سے کوئی اطلاع نہ آ رہی تھی۔ ادھر کراؤن ہسپتال سے زخمی عمران غائب تھا اور ابھی تک اس کا بھی پتہ نہ چل رہا تھا۔ گو عمران کی حفاظت کی ذمہ داری اس کی نہ تھی لیکن

عمران کے اس طرح غائب ہو جانے سے اسے ذاتی دھچکا لگا تھا لیکن کیپٹن گلین کی طرف سے بھی کوئی کال نہیں آئی تھی اور وہ غصے کی شدت سے بت بنا کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بے حس و حرکت بیٹھا ہوا کرنل ڈیوڈ اس طرح اچھلا جیسے اچانک کرسی میں طاقتور الیکٹرک کرنٹ دوڑنے لگ گیا ہو۔ اس کے چہرے کے اعصاب جو پہلے پتھر کی طرح ساکت تھے یکلخت اس طرح پھڑپھڑانے لگے جیسے ان میں برقی رو دوڑنے لگ گئی ہو۔ گھنٹی بج رہی تھی۔ کرنل ڈیوڈ نے ایک جھٹکے سے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل ڈیوڈ نے حلق پھاڑ کر چیختے ہوئے کہا۔

"کیپٹن روہم کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"روہم۔ کون روہم۔ کیوں کی ہے اس نے کال۔ کون ہے یہ روہم"۔ کرنل ڈیوڈ نے اس طرح چیختے ہوئے کہا جیسے وہ کسی سٹیج ڈرامے میں ڈائیلاگ بول رہا ہو۔

"ہیلو سر۔ میں کیپٹن روہم بول رہا ہوں جناب۔ میں نے ہیڈ کوارٹر سے فرار ہونے والے آدمی کا ابتدائی سراغ لگا لیا ہے جناب"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ابتدائی سراغ۔ کیا مطلب۔ یہ ابتدائی سراغ کیا ہوتا ہے۔ نانسنس"...... کرنل ڈیوڈ شاید ابھی تک اپنے پورے حواس میں نہ آ رہا تھا۔

"جناب ۔ وہ یہاں سے ایک رہائشی پلازہ کے فلیٹ میں گیا ۔
اس نے فلیٹ میں رہنے والی ایک عورت کو بے ہوش کر دیا اور
بھاگ گیا"...... روہم نے کہا۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ وہاں گیا ۔ عورت کو بے ہوش کیا اور
بھاگ گیا ۔ اس کا کیا مطلب ہوا"...... اس بار کرنل ڈیوڈ نے اپنے
آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا ۔ اس کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں
آئی تھیں۔

"جناب ۔ میں نے ہیڈ کوارٹر کے عقبی طرف سے اس کا سراغ
لگانا شروع کیا ۔ اور"...... کیپٹن روہم نے شاید یہ سمجھا کہ کرنل
ڈیوڈ پوری تفصیل معلوم کرنا چاہتا تھا۔

"شٹ اپ ۔ یہ بتاؤ کہ وہ عورت کون ہے ۔ میرے پاس تمہاری
الف لیلیٰ کی کہانی سننے کا وقت نہیں ہے ۔ بولو"...... کرنل ڈیوڈ نے
اس کی بات کاٹتے ہوئے غرا کر کہا۔

"جناب ۔ یہ عورت فلسطینی نژاد لگتی ہے ۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ
فلیٹ کی کھڑکی سے باہر سڑک پر دیکھ رہی تھی کہ اس قیدی نے اسے
دور سے دیکھا ۔ وہ سمجھا کہ یہ فلسطینی نژاد ہے اس لئے وہ اس کے
فلیٹ میں پہنچ گیا لیکن جب اس عورت نے اسے بتائی کہ اس کی ماں
فلسطینی اور باپ کارمن ہے تو وہ اسے بے ہوش کر کے وہاں سے فرار
ہو گیا"...... کیپٹن روہم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کارمن ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ ٹھیک ہے ۔ کہاں سے بول رہے ہو

تم"...... کرنل ڈیوڈ نے اس طرح چونکتے ہوئے کہا جیسے کارمن کا
لفظ سن کر اس کے ذہن کے دریچے کھل گئے ہوں۔

"میں اس رہائشی پلازہ کے قریب ایک پبلک فون بوتھ سے کال
کر رہا ہوں جناب"...... کیپٹن روہم نے کہا۔

"پلازہ اور اس عورت کے فلیٹ نمبر کے بارے میں تفصیل
بتاؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے کیپٹن
روہم نے تفصیل بتا دی۔

"تم اس فلیٹ پر پہنچو ۔ میں آ رہا ہوں ۔ میں اس عورت سے
فوری پوچھ گچھ کرنا چاہتا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ حکم دیں تو میں اسے وہاں سے اٹھا کر ہیڈ کوارٹر لے
آؤں"...... کیپٹن روہم نے کہا۔

"اچھا ۔ ٹھیک ہے ۔ اسے لے آؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور
رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ
نے دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل ڈیوڈ نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"کیپٹن گلین کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ بات کراؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"سر ۔ میں کیپٹن گلین بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے
کیپٹن گلین کی منمناتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جلدی بولو ۔ نانسنس ۔ کیا بات ہے ۔ جلدی بولو"...... کرنل

ڈیوڈ نے اس کے مؤدبانہ لہجے پر غصہ کھاتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ ڈبل ڈکس کا ایک اڈا اور ایک آدمی میں نے تلاش کر لیا ہے"...... کیپٹن گلین نے کہا۔

"اوہ۔ کہاں ہے یہ اڈا اور کون ہے یہ آدمی"...... کرنل ڈیوڈ نے چونک کر پوچھا۔

"جناب۔ تل ابیب کے نواحی علاقے کاساڈو میں ایک ہوٹل ہے جس کا نام روز میری ہے۔ یہ ہوٹل اس گروپ کا حصہ ہے اور اس ہوٹل کی مالکہ ایک عورت ہے جس کا نام روز میری ہے۔ وہ اس گروپ کی تل ابیب میں چیف ہے"...... کیپٹن گلین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیسے یہ سب معلوم ہوا۔ تفصیل بتاؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ اس کارڈ کے عقبی طرف ایک کونے میں واٹر مارک کے انداز میں بائیس لکھا ہوا تھا جو عام نظروں سے نظر نہیں آتا۔ میں نے یہ کارڈ ایسے کارڈ شائع کرنے والے ایک ماہر کو دکھایا تو اس نے یہ نمبر ٹریس کر لیا اور پھر اس نے مجھے بتایا کہ کارڈوں پر یہ خفیہ الفاظ ایک خصوصی مشین سے شائع کئے جاتے ہیں اور یہ مشین پورے تل ابیب میں صرف ایک پریس کے پاس ہے۔ اس کا نام ڈان پریس ہے اور اس کے مالک کا نام ڈان ہے۔ چنانچہ میں ڈان کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے جی پی فائیو کی وجہ سے فوراً رجسٹر کھول کر بتایا کہ ایک

سو تک یہ نمبر شائع کرانے کے لئے یہ کارڈ اس کے پاس مادام میری نے بھجوائے تھے اور یہ نمبر کارڈوں پر شائع کر کے اس نے میری کلب بھجوائے تھے جہاں سے اسے ایک آدمی انتھونی نے ں کئے اور رقم بھی اس انتھونی نے ہی ادا کی تھی۔ اس کے بعد وہاں پہنچا اور وہاں سے جو معلومات میں نے حاصل کیں اس کے ق مادام روز میری کبھی کبھار یہاں آتی ہے اور وہ انتہائی خفیہ ہے بلکہ یہ مشہور کیا گیا ہے کہ وہ کارمن رہتی ہے اور کبھی یہاں آتی ہے۔ مینجر انتھونی یہاں رہتا ہے اور سارا انتظام وہی ہے"...... کیپٹن گلین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس انتھونی کی ہڈیاں توڑ کر اس سے معلوم کرنا تھا کہ وہ روز کہاں ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ کارمن ایجنٹ ہے باس۔ اور میرا خیال ہے کہ وہ روز میری ہوٹل کے تہہ خانوں میں ہوتی ہے اس لئے اگر یہاں چھاپہ مارا ئے تو روز میری بھی مل سکتی ہے اور اس گروپ کے بارے میں تفصیلات بھی ورنہ اس انتھونی کی وجہ سے یہ سب اچانک اور طور پر غائب ہو جائیں گے"...... کیپٹن گلین نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ان کا زندہ ملنا ضروری ہے تاکہ ان سے پاکیشیائی نوں کے بارے میں معلوم کیا جا سکے"...... کرنل ڈیوڈ نے ک کر کہا۔

"جناب۔ شاید وہ مریض بھی اس ہوٹل کے نیچے ہی موجود ہو"۔

کیپٹن گلین نے کہا۔

"نانسنس ۔ وہ شدید زخمی ہے ۔ وہ یہاں کیسے ہو سکتا ہے ۔
انہوں نے لازماً کسی ہسپتال میں داخل کیا ہو گا ۔ تم اس وقت کہا
سے بول رہے ہو"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"ہوٹل سے کچھ فاصلے پر ایک پبلک فون بوتھ سے جناب"
کیپٹن گلین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ تم وہیں رکو میں خود آ رہا ہوں"...... کرنل ڈیو
کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھنے ہی لگا تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پ
اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"جناب ۔ کیپٹن روہم ایک لڑکی کو لے آیا ہے ۔ اسے بی
روم میں جکڑ دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے رپورٹ دی گئی۔

"اسے گولی مار دو ۔ نانسنس ۔ میں اس سے زیادہ اہم کام پر جا
ہوں اور تم میرا وقت ضائع کر رہے ہو ۔ اور سنو ۔ فوراً ایکشن گر
کے آٹھ افراد کو تیار کر کے میرے ساتھ بھجواؤ اور میرے ڈرائیو
کہو کہ وہ تیار رہے اور کار تیار رکھے"...... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہو
کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ تیزی سے مڑا اور تھوڑی دیر بعد اس کی
تیزی سے تل ابیب کے نواحی علاقے کاساڈو کی طرف اڑی چلی جا
تھی ۔ اس کی کار کے عقب میں جی پی فائیو کی دو کاریں تھیں جن
آٹھ مسلح افراد موجود تھے ۔ چونکہ تینوں کاروں پر جی پی فائیو

صوص نشانات موجود تھے اس لئے ان کے آگے جانے والی ٹریفک
ڈرائیور عقبی شیشوں سے ان کاروں کو دیکھتے ہی خودبخود راستہ
ڑ دیتے تھے اس لئے تینوں کاریں انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھی
ی تھیں۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش
لیکن اس کوشش کے نتیجے میں اسے احساس ہوا کہ اس کا پو
بے حس و حرکت ہو چکا ہے اور وہ ایک بیڈ پر پڑا ہوا ہے اور اس
جسم پر باقاعدہ ہسپتال کا مخصوص کمبل موجود ہے۔ بیڈ کے
گلوکوز کا اسٹینڈ بھی موجود تھا لیکن اس میں گلوکوز کی بوتل موجو
تھی۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا اور سوائے اس بیڈ اور اس کے
اطراف میں موجود چند کرسیوں کے اور کوئی سامان اس کمرے
تھا۔ کمرے کی ساخت بتا رہی تھی کہ وہ کسی تہہ خانے کا حصہ ہو

"یہ میں کہاں پہنچ گیا ہوں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے
اسے یاد تھا کہ اسے پہلے جب ہوش آیا تھا تو ٹائیگر اس کے ساتھ
اور ٹائیگر اسے ڈاسٹر چھاؤنی سے انتہائی دلیری اور ہمت سے کام
ہوئے اکیلے ہی نکال لایا تھا لیکن پھر ایک لڑکی میگی اور اس

ساتھی نے ان سے پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ٹائیگر نے انہیں ہلاک کر دیا تھا اور اسے پھر ہوش میں ٹائیگر ہی لے آیا تھا اور پھر ٹائیگر اسے کار میں ڈال کر وہاں سے نکلا تھا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کے ذہن پر اچانک تاریکی چھا گئی تھی اور اب اسے یہاں ہوش آیا تھا۔ وہ سوچتا رہا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے اور وہ کہاں ہے اور کیوں وہ اس حالت میں ہے لیکن ظاہر ہے اسے اپنے کسی سوال کا جواب نہ مل رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ڈاکٹر اندر داخل ہوا۔ اس نے سفید رنگ کا مخصوص اوور آل پہن رکھا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ کو ہوش آگیا۔ ویری گڈ"...... ڈاکٹر نے عمران کو ہوش میں دیکھ کر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا لیکن عمران اس ڈاکٹر کو دیکھ کر چونک پڑا تھا کیونکہ ڈاکٹر مقامی نہ تھا بلکہ کارمن نژاد تھا۔

"میں کہاں ہوں ڈاکٹر"...... عمران نے کہا۔

"میرا نام ڈاکٹر رونالڈ ہے اور آپ ایک خفیہ ہسپتال میں ہیں۔ آپ کی حالت بے حد سیریس تھی۔ آپ کے جسم میں موجود خون خاصی حد تک زہریلا ہو چکا تھا اور اس کے اثرات آپ کے ذہن پر ہوئے تھے اس لئے آپ طویل عرصے سے بے ہوش تھے لیکن مجھے خوشی ہے کہ میری تشخیص درست ثابت ہوئی ہے اور آپ کو ہوش بھی آگیا ہے۔ اب آپ خطرے سے باہر ہیں"...... ڈاکٹر رونالڈ نے

کہا۔

"لیکن میرا جسم تو بے حس و حرکت ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ اس دوا کے اثرات ہیں جو آپ کو انجیکٹ کی گئی ہے۔ اس کے اثرات آہستہ آہستہ ختم ہو جائیں گے لیکن پھر بھی دو تین روز لگ جائیں گے۔ بہرحال مجھے خوشی ہے کہ آپ بچ گئے ہیں۔ ویسے آپ کی فطری قوت مدافعت نے کام دکھایا ہے ورنہ حقیقتاً آپ کے بچ جانے کا ایک فیصد بھی سکوپ نہ تھا"...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔ وہی زندگی دینے والا ہے اور وہی صحت دینے والا ہے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر رونالڈ بے حد چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آپ مسلم ہیں"...... ڈاکٹر رونالڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"الحمدللہ۔ کیوں۔ آپ کیوں حیران ہو رہے ہیں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"میرے ذہن میں یہ بات نہ تھی۔ یہ تو مجھے معلوم ہے کہ آپ پاکیشیائی ہیں لیکن یہ بات میرے ذہن میں نہ آئی تھی۔ بہرحال آپ آرام کریں میں سٹاف کو بھیجتا ہوں"...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا اور واپس مڑ گیا لیکن عمران اس کے چہرے پر آ جانے والی کیفیات دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ اس کے مسلم ہونے کا سن کر ڈاکٹر رونالڈ کے چہرے کی کیفیات بدل گئی ہیں۔

"ڈاکٹر صاحب۔ کیا یہاں کوئی ایسا آدمی ہے جو مجھے میرے یہاں پہنچنے کے بارے میں تفصیل بتا سکے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ لیکن میں کال کر لیتا ہوں اسے۔ اس کا نام روجر ہے"...... ڈاکٹر نے مڑ کر کہا اور پھر دروازے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد دو نرسیں آ گئیں۔ انہوں نے عمران کو چیک کیا اور انجکشن لگائے اور پھر چارٹ پر اندراجات کر کے وہ واپس چلی گئیں۔ عمران آنکھیں بند کئے لیٹا رہا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا تو عمران نے آنکھیں کھولیں تو ایک کارمن نژاد نوجوان اندر داخل ہوا اس کے جسم پر سوٹ تھا اور چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ تھی۔

"میرا نام روجر ہے عمران صاحب اور پہلے چیف جونیئر کی طرف سے مبارک باد قبول فرمائیں۔ آپ کو نئی زندگی ملی ہے"...... آنے والے نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"چیف جونیئر۔ کیا مطلب"...... عمران نے کہا۔

"آپ کے دوست اور کارمن سیکرٹ سروس کے چیف جونیئر"...... روجر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مگر اس کا درمیان میں کیا تعلق آ گیا۔ مجھے تفصیل بتاؤ کہ کیا ہوا تھا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے چیف جونیئر کو کارمن فون کر کے بتایا تھا کہ آپ تل ابیب کے کراؤن ہسپتال کے سپیشل وارڈ میں موجود ہیں اور بے ہوش ہیں اور آپ کی حالت

انتہائی سیریئس ہے اور اگر چیف کا کوئی گروپ یہاں تل ابیب میں ہے تو وہ آپ کو وہاں سے نکال لیں جس پر چیف نے یہاں ایک گروپ کو حکم دیا لیکن اس گروپ کے چار ارکان ہلاک ہو گئے کیونکہ وہاں باقاعدہ فوجی کمانڈوز کا دستہ تعینات تھا تاکہ کوئی آپ کو وہاں سے نہ نکال سکے اور یہ کام اسرائیل کے صدر نے کیا تھا کیونکہ وہ آپ کے خلاف کورٹ مارشل کر کے آپ کو موت کی سزا دینا چاہتے تھے لیکن کراؤن ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر اسمتھ نے آپ کو جی پی فائیو کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ یہ ہسپتال اقوام متحدہ کے تحت ہے۔ ڈاکٹر اسمتھ نے کہا کہ جب آپ کی حالت خطرے سے باہر ہو گی تو آپ کو ہسپتال سے باہر بھجوایا جا سکتا ہے حالانکہ جی پی فائیو کے چیف کرنل ڈیوڈ نے بڑا زور لگایا تھا۔ وہ آپ کو اسی حالت میں لے جانا چاہتا تھا۔ بہرحال چیف جونیئر نے ہمارے گروپ کو حکم دیا کہ ہر قیمت پر آپ کو وہاں سے نکالا جائے اور پھر کسی خفیہ ہسپتال میں آپ کا علاج کرایا جائے۔ چنانچہ ہمارے گروپ نے وہاں حملہ کیا۔ ہمارے بھی آٹھ آدمی ہلاک ہو گئے لیکن پھر بھی ہم آپ کو وہاں سے نکالنے میں کامیاب ہو گئے اور یہ ہسپتال بھی ہمارے گروپ کے تحت ہی ہے۔ آپ کو یہاں داخل ہوئے آج تیسرا روز ہے اور آپ کو اب ہوش آیا ہے''...... روجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''میرا ساتھی کہاں ہے۔ اس کا نام ٹائیگر ہے۔ کیا اس کے

بارے میں کچھ معلوم ہوا ہے''...... عمران نے بے چین ہو کر پوچھا۔

''چیف جونیئر کی کال آئی تھی۔ انہوں نے بتایا ہے کہ آپ کے ساتھی ٹائیگر نے انہیں کال کیا تھا۔ وہ ان سے یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ آپ کہاں موجود ہیں لیکن چیف جونیئر نے انکار کر دیا کیونکہ چیف جونیئر کے خیال کے تحت کال چیک بھی ہو سکتی تھی لیکن پھر آپ کے ساتھی نے اپنے بارے میں کچھ بتانے کی بجائے رابطہ ہی ختم کر دیا''...... روجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ڈاکٹر رونالڈ کی یہاں کیا پوزیشن ہے''...... عمران نے کہا تو روجر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''کیا مطلب۔ یہ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں''...... روجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم بتاؤ تو سہی''...... عمران نے کہا۔

''وہ ہمارے اس ہسپتال کا انچارج ہے۔ انتہائی قابل ڈاکٹر ہے اور اس کی کوششوں سے ہی آپ کو ہوش آیا ہے ورنہ تو کراؤن ہسپتال جیسے بڑے ہسپتال کے تمام ڈاکٹروں نے آپ کے بارے میں مکمل ناامیدی کا اظہار کر دیا تھا''...... روجر نے کہا۔

''کیا ڈاکٹر رونالڈ یہودی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ عیسائی ہے۔ آخر آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ کوئی وجہ تو بتائیں''...... روجر نے کہا۔

"کیا مجھے اس ہسپتال سے فوری طور پر کسی ایسی جگہ منتقل کیا جا سکتا ہے جس کا علم ڈاکٹر رونالڈ سمیت اس ہسپتال کے کسی ملازم کو نہ ہو"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں ۔ عمران صاحب ۔ آپ قطعی بے فکر رہیں ۔ یہ ایسا ہسپتال ہے جس کا علم کسی صورت بھی اسرائیل کی کسی ایجنسی کو نہیں ہو سکتا ۔ آپ کو یہاں آئے ہوئے تین روز ہو گئے ہیں ۔ اگر کوئی خطرہ ہوتا تو ان تین روز میں بھی ہو سکتا تھا ۔ آپ ہم پر اعتماد کریں"...... روجر نے کہا۔

"میں تو اعتماد کرنے پر مجبور ہوں روجر لیکن ڈاکٹر رونالڈ کسی بھی لمحے میری یہاں موجودگی کے بارے میں حکومت اسرائیل کو اطلاع دے سکتا ہے اور اس کے بعد تم خود سمجھ سکتے ہیں کہ کیا ہو گا ۔ عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب ۔ ڈاکٹر رونالڈ ایسا نہیں کر سکتا ۔ لیکن آپ نے کیوں یہ بات کی ہے ۔ اس کا پس منظر کیا ہے"...... روجر نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"میں نے ڈاکٹر رونالڈ کی بات سن کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا تو ڈاکٹر رونالڈ اس طرح چونکا جیسے کوئی ناممکن بات ہو گئی ہو ۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا میں مسلم ہوں تو میں نے کہا الحمدللہ ۔ جب میں نے پوچھا کہ وہ کیوں پوچھ رہا ہے تو اس نے آئیں بائیں شائیں کر کے مجھے ٹال دیا لیکن اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ

اسے یہ معلوم ہونے پر کہ میں مسلمان ہوں انتہائی زبردست شاک پہنچا ہے اس لئے میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا ڈاکٹر رونالڈ یہودی ہے لیکن تم نے کہا کہ وہ یہودی نہیں ہے لیکن اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ یہودی ہے اس لئے وہ کسی بھی لمحے اطلاع دے سکتا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب ۔ ایسی کوئی بات نہیں ۔ مجھے ذاتی طور پر معلوم ہے کہ ڈاکٹر رونالڈ عیسائی ہے اور اس نے آج تک کبھی کوئی ایسی بات نہیں کی جس سے اس پر معمولی سا شبہ بھی کیا جا سکتا ہو"...... روجر نے کہا۔

"کیا تم میری بات جونیئر سے کرا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ کیوں نہیں ۔ ابھی کریجئے ۔ میرے پاس سپیشل ٹرانسمیٹر ہے جس کی کال چیک ہی نہیں ہو سکتی"...... روجر نے کہا اور جیب سے ایک مخصوص ساخت کا چھوٹا سائز ٹرانسمیٹر نکال کر اس پر اس نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ آر ون کالنگ ۔ اوور"...... روجر نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ۔ جے ون اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر پر جونیئر کی آواز سنائی دی۔

"چیف ۔ آپ کے دوست علی عمران صاحب ہوش میں آ گئے ہیں ان سے بات کیجئے ۔ اوور"...... روجر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس

نے ہاتھ آگے بڑھا کر ٹرانسمیٹر عمران کے کان سے لگا دیا۔
"ویری گڈ۔ یہ تو بہت بڑی خوشخبری ہے۔ کراؤ بات۔ اوور۔
جونیئر کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔
"ہیلو جونیئر۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ تم نے میرے لئے
جو کچھ کیا ہے اس کے لئے میں تمہارا احسان مند ہوں۔ اوور۔
عمران نے کہا۔
"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ میں نے تو اس کا عشر عشیر بھی نہیں
کیا جو کچھ آپ میرے لئے کرتے رہے ہیں۔ ورنہ میری تو ہڈیاں بھی
کئی سال پہلے گل سڑ چکی ہوتیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا
گیا۔
"سنو جونیئر۔ میرے ذہن میں ایک خدشہ موجود ہے اور تم
جانتے ہو کہ جب میرے ذہن میں کوئی خدشہ جاگ اٹھے تو پھر وہ
آسانی سے نہیں جاتا۔ مجھے خدشہ ہے کہ ڈاکٹر رونالڈ میرے بارے
میں اسرائیلی حکومت کو اطلاع دے سکتا ہے کسی بھی انداز میں۔ اس
لئے میں نے روجر سے کہا ہے کہ وہ مجھے کسی ایسے خفیہ مقام پر شفٹ
کر دے جس کے بارے میں ڈاکٹر رونالڈ اور ہسپتال کے دوسرے
لوگوں کو علم نہ ہو سکے لیکن یہ میری بات نہیں مان رہا اور میری
پوزیشن یہ ہے کہ میرا جسم بے حس و حرکت ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو
میں روجر کو تکلیف ہی نہ دیتا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔
"اوہ۔ اوہ۔ آپ کے خدشات ہمیشہ درست نکلتے ہیں۔ روجر۔

اوور"...... جونیئر نے آخر میں روجر کا نام لیتے ہوئے کہا۔
"یس چیف۔ اوور"...... روجر نے ٹرانسمیٹر اپنے کان سے لگاتے
ہوئے کہا۔
"جیسے عمران صاحب کہہ رہے ہیں ویسے کرو۔ اور سنو۔ فوری
حرکت میں آ جاؤ۔ ویسے بہتر یہی ہے کہ تم انہیں اسی حالت میں
کارمن بھجوا دو۔ یہاں ہم ان کا علاج خود کر لیں گے۔ اوور"۔ جونیئر
نے کہا۔
"نہیں چیف۔ اس پوزیشن میں یہ تل ابیب سے باہر نہیں جا
سکتے۔ پورے تل ابیب کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ البتہ
عمران صاحب نے ڈاکٹر رونالڈ کے بارے میں خدشات کا اظہار کیا
ہے جو غلط ہے۔ اس کے باوجود اگر آپ کا حکم ہو تو میں عمران
صاحب کو یہاں سے شفٹ کرا دیتا ہوں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ابھی
ڈاکٹر رونالڈ نے عمران صاحب کا علاج کرنا ہے۔ یہ کیسے ہو گا۔
اوور"...... روجر نے کہا۔
"تم یہ ساری بات عمران صاحب کو بتا دو۔ پھر وہ جیسے کہیں
ویسے کرو اور فوری ان کے احکامات کی تعمیل کرنا۔ معمولی سی
تمہاری غفلت سارے کئے کرائے پر پانی پھیر دے گی۔ اوور"۔
جونیئر نے کہا۔
"یس چیف۔ اوور"...... روجر نے کہا تو دوسری طرف سے اوور
اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو روجر نے ٹرانسمیٹر آف کر کے

اسے جیب میں ڈال لیا۔

"سنو۔ میں اس وقت تک تل ابیب سے باہر نہیں جا سکتا جب تک میرے ساتھی کا اتا پتہ نہیں مل جاتا۔ دوسری بات یہ کہ تم میرا چارٹ جس پر ڈاکٹر رونالڈ نے انٹریاں کی ہیں وہ بھی ساتھ لے جاؤ لیکن مجھے یہاں سے فوری شفٹ کراؤ مگر بات وہی کہ اس کا علم کسی کو نہ ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ جیسے آپ کہیں گے ویسے ہی ہو گا۔ میں آدھے گھنٹے کے اندر اندر انتظامات کر کے واپس آ رہا ہوں"۔ روجر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور روجر کمرے سے باہر چلا گیا۔ پھر واقعی آدھے گھنٹے بعد روجر واپس آ گیا۔ اس نے ایک بوتل جیب سے نکالی اور اس میں سے دو گولیاں نکال کر اس نے عمران کی طرف بڑھا دیں۔

"عمران صاحب۔ یہ گولیاں کھا لیں۔ میں نے اس پورے ہسپتال پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنی ہے اس دوران ہم یہاں سے نکل جائیں گے۔ ایک گھنٹے بعد سب لوگ خود بخود ہوش میں آ جائیں گے لیکن کسی کو بھی یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ کیا ہوا ہے اور آپ کہاں گئے ہیں"...... روجر نے کہا۔

"میرے منہ میں ڈال دو"...... عمران نے منہ کھولتے ہوئے کہا تو روجر نے دونوں چھوٹی چھوٹی سرخ رنگ کی گولیاں عمران کے منہ میں ڈال دیں اور عمران انہیں بغیر پانی کے ہی آسانی سے نگل گیا۔

"میں آ رہا ہوں"...... روجر نے کہا اور واپس مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا اور پھر آدھے گھنٹے بعد وہ دوبارہ واپس آیا اور اس نے عمران کے بیڈ کو دروازے کی طرف دھکیلنا شروع کر دیا۔

"کیا تم اکیلے لے جاؤ گے مجھے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں کسی اور کو اس معاملے میں ملوث نہیں کرنا چاہتا"۔ روجر نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ تھوڑی دیر بعد روجر اس عمارت کی عقبی گلی میں عمران سمیت پہنچ گیا عقبی گلی میں ایک اسٹیشن ویگن موجود تھی۔ روجر نے جھک کر عمران کو دونوں ہاتھوں میں اٹھایا اور اسے کاندھے پر ڈال کر وہ اس اسٹیشن ویگن کی عقبی طرف سے اوپر چڑھ گیا۔ ویگن کی سیٹیں بند تھیں۔ درمیان میں تھوڑی سی خالی جگہ موجود تھی جس پر ایک فوم کا موٹا سا گدا موجود تھا۔ روجر نے عمران کو اس گدے پر لٹا دیا اور پھر سیٹیں کھول دیں اور واپس مڑ کر وہ ویگن سے نیچے اتر گیا۔ اس نے ویگن کا عقبی دروازہ بند کیا۔ عمران خاموش پڑا ہوا تھا جبکہ اس کے کانوں میں بیڈ کے پہیوں کی مخصوص آواز پڑی تو وہ سمجھ گیا کہ روجر اب بیڈ کو واپس اس کمرے میں لے جا کر رکھے گا اور پھر آ کر سٹیشن ویگن لے جائے گا اور پھر واقعی ایسے ہی ہوا۔ تھوڑی دیر بعد ویگن کی ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور عمران نے روجر کو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے دیکھا۔ چند لمحوں بعد اسٹیشن ویگن حرکت میں آئی۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے تک مسلسل سفر کے بعد

اسٹیشن ویگن ایک موڑ کاٹ کر رک گئی اور روجر ویگن کا دروازہ کھول کر نیچے اترا۔ پھر عقبی دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور روجر اوپر چڑھ آیا۔ اس نے سیٹیں دوبارہ بند کیں اور پھر جھک کر اس نے عمران کو اٹھا کر ایک بار پھر کاندھے پر ڈالا اور مڑ کر ویگن سے نیچے اتر گیا۔ عمران نے دیکھا کہ یہ ایک کوٹھی ہے جس کا پھاٹک اندر سے بند تھا۔ تھوڑی دیر بعد روجر نے اندر ایک کمرے میں پہنچ کر عمران کو ایک بیڈ پر لٹا دیا۔

"میں ابھی آرہا ہوں عمران صاحب"...... روجر نے کہا۔

"وہ ڈاکٹر رونالڈ کا لکھا ہوا میرا چارٹ ساتھ لے آئے ہو یا نہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ لے آیا ہوں"...... روجر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے تہہ شدہ چارٹ نکال کر ساتھ والی میز پر رکھا اور پھر واپس مڑ گیا۔ عمران خاموش پڑا ہوا تھا۔ اس کا جسم گردن سے نیچے واقعی مکمل طور پر بے حس و حرکت تھا۔ اس نے اسٹیشن ویگن سٹارٹ ہونے اور پھر واپس جانے کی آوازیں سنیں تو وہ سمجھ گیا کہ روجر اسٹیشن ویگن کو اس کے مخصوص اڈے پر چھوڑنے واپس جا رہا ہے اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد روجر کی واپسی ہوئی تو اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ موجود تھی۔

"عمران صاحب۔ اب میرے علاوہ اور کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ آپ یہاں موجود ہیں لیکن اب آپ کے علاج کا کیا ہو گا۔"

روجر نے کہا۔

"تم یہاں رہو گے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میرا خاص آدمی تھوڑی دیر بعد یہاں پہنچ جائے گا۔ میں اسے ہدایات دے کر چلا جاؤں گا۔ وہ آپ کی خدمت کرے گا"۔ روجر نے کہا۔

"اب تم مجھے اپنے سیٹ اپ کے بارے میں تفصیل سے بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"کیوں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ کوئی خاص بات"۔ روجر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اس سیٹ اپ سے اندازہ لگانا چاہتا ہوں کہ تمہارے آدمی میرے ساتھی کی تلاش بھی کر سکیں گے یا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو روجر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے تفصیل بتانا شروع کر دی اور عمران خاموشی سے سنتا رہا۔

"گڈ۔ اچھا سیٹ اپ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو روجر کے چہرے پر چمک آ گئی۔

"تھینک یو عمران صاحب"...... روجر نے کہا۔

"کیا تم کسی ایسے ڈاکٹر کا انتظام کر سکتے ہو جس سے میں یہ چارٹ پڑھوا کر اسے ادویات لکھوا دوں اور وہ مجھے ادویات وغیرہ کھلا بھی دے اور انجکشن بھی لگا دے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں"...... روجر نے کہا۔ اسی لمحے کال بیل کی

آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ رالف آگیا ہے۔ میں آرہا ہوں"...... روجر نے چونک کر کہا اور اٹھ کر باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا۔

"یہ رالف ہے عمران صاحب۔ میرا سب سے بااعتماد آدمی۔ یہ آپ کی خدمت کرے گا۔ میں نے فوری واپس جانا ہے کیونکہ رالف نے اطلاع دی ہے کہ کرنل ڈیوڈ نے کاساڈو میں روز میری ہوٹل پر ریڈ کیا ہے اور وہاں سے وہ مینجر کو اٹھا کر اپنے ہیڈ کوارٹر لے گیا ہے"...... روجر نے تیز تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور پھر دوڑتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران نے بے اختیار طویل سانس لیا۔

"جناب کوئی حکم"...... رالف نے کہا۔

"میز پر چارٹ پڑا ہے اسے اٹھا کر اس کا سامنے کا رخ میری آنکھوں کے سامنے کرو۔ میں اسے پڑھنا چاہتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"جی اچھا"...... رالف نے کہا اور چارٹ اٹھا کر اس نے اسے سیدھا کیا اور پھر عمرن کی نظروں کے سامنے کر دیا۔ عمران غور سے اسے پڑھنے لگا۔

"ٹھیک ہے۔ اب اسے رکھ دو"...... کچھ دیر بعد عمران نے کہا تو رالف نے چارٹ واپس میز پر رکھ دیا۔

"تم کتنے پڑھے ہوئے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"جناب۔ میں نے کارمن میں دوسرے درجے تک تعلیم حاصل کی ہوئی ہے"...... رالف نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم لکھ پڑھ سکتے ہو۔ انگریزی زبان آتی ہے تمہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ یہاں تو چلتی ہی انگریزی ہے"۔ رالف نے جواب دیا۔

"تو کاغذ اور بال پوائنٹ لے کر آؤ اور پھر جو کچھ میں تمہیں لکھواؤں وہ لکھتے جانا"...... عمران نے کہا تو رالف سر ہلاتا ہوا مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران ہونٹ بھینچے بیڈ پر خاموش بیٹھا ہوا تھا اسے ٹائیگر کے بارے میں بے حد فکر تھی لیکن اس کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر رونالڈ کے چارٹ میں اس نے اپنے بارے میں جو کچھ دیکھا تھا اس نے اسے بے حد فکر مند کر دیا تھا۔ ڈاکٹر رونالڈ نے جو ادویات اس پر استعمال کی تھیں وہ ادویات طبی طور پر ادویات کے اس گروپ سے تعلق رکھتی تھی جو خون کی صفائی کے لئے تیار کی جاتی تھیں لیکن اس کے سائیڈ ایفیکٹ ایسے تھے کہ یہ اعصاب کو جام کر دیتی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ بین الاقوامی طور پر اس گروپ کی ادویات کا بے دریغ استعمال ممنوع قرار دے دیا گیا تھا کیونکہ ان ادویات کے سائیڈ ایفیکٹ کی وجہ سے مریض ہمیشہ کے لئے چلتی پھرتی لاش بن سکتا تھا۔ گو ان ادویات کی وجہ سے خون سے زہریلا مواد ختم ہو جاتا تھا اور اس طرح انسان نہ صرف مرنے سے بچ جاتا تھا

بلکہ ذہنی طور پر بھی ہوشیار ہو جاتا تھا لیکن اعصابی سسٹم کو ناقابل تلافی نقصان بھی پہنچ سکتا تھا اور عمران نے محسوس کیا تھا کہ ڈاکٹر رونالڈ کی تجویز کردہ ان ادویات کی وجہ سے وہ انتہائی سیریئس حالت سے بھی باہر آگیا تھا اور اسے ہوش بھی آگیا تھا لیکن اس کے اعصاب منجمد ہو کر رہ گئے تھے اور گو ڈاکٹر رونالڈ نے اسے یہی بتایا تھا کہ ایک ہفتے تک وہ ٹھیک ہو جائے گا لیکن وہ اپنے آپ کو جس حالت میں محسوس کر رہا تھا اس سے اسے احساس ہو رہا تھا کہ اس کا اعصابی نظام شاید ہمیشہ کے لئے جام ہو گیا ہے اور وہ اب اسی مفلوج حالت میں ہی رہے گا۔ چنانچہ عمران نے اس لئے رالف کو کہہ دیا تھا کہ وہ کاغذ قلم لے آئے تاکہ وہ اس کو چند مخصوص ادویات لکھوا کر منگوا سکے جن کے استعمال کے بعد اس بات کا حتمی فیصلہ ہو سکے گا کہ کیا عمران کے اعصاب آئندہ حرکت میں آسکیں گے یا نہیں۔ عمران کو اپنے ٹھیک ہونے کی کچھ نہ کچھ توقع اس لئے تھی کہ اس کی گردن سے اوپر کے اعصاب ٹھیک کام کر رہے تھے۔ اسے اس کی وجہ بھی معلوم تھی۔ چونکہ وہ ایسی ذہنی ورزشیں کرنے کا عادی رہا تھا جن کی وجہ سے اس کے ذہن میں اعصاب کو حرکت میں لانے والا مخصوص برقی کرنٹ زیادہ طاقتور ہو جاتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ عمران کو نہ صرف ہوش آگیا تھا بلکہ وہ دیکھ بھی رہا تھا، بول بھی سکتا اور سر کو گھما بھی سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد رالف اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک پیڈ موجود تھا۔ وہ اندر آکر بیڈ کے ساتھ موجود کرسی پر بیٹھ گیا

"بال پوائنٹ لے آئے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر۔ مارکر ہے"...... رالف نے جواب دیا۔

"میں تمہیں چند مخصوص ادویات لکھوا رہا ہوں۔ تم نے یہ مارکیٹ سے لے آنی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہاں تو بغیر ڈاکٹر کے نسخے کے کوئی دوا فروخت نہیں کی جاتی جناب"...... رالف نے جواب دیا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن ایسی دکانیں بھی ہوتی ہیں جہاں زیادہ رقم دے کر خاموشی سے ادویات مل جاتی ہیں"...... عمران نے کہا تو رالف مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب دوائیں آ جائیں گی"...... رالف نے کہا تو عمران نے اسے باقاعدہ علیحدہ ایک ایک حرف لکھوا کر دوا کا نام مکمل کیا۔ اس طرح اس نے چار ادویات کے نام لکھوا دیئے۔

"یہ چاروں انجکشنز ہیں۔ تم کسی ایسے آدمی کو رقم دے کر ساتھ لے آنا جو انجکشن لگا سکے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے دو سال تک ہسپتال میں کام کیا ہے۔ میں خود ہر قسم کے انجکشن لگا لیتا ہوں"...... رالف نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ پھر ٹھیک ہے۔ ساتھ ہی انجکشن لگانے کی مکمل کٹ بھی لے آنا"...... عمران نے کہا تو رالف نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

کرنل ڈیوڈ کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑا ہوا تھا۔ وہ بار بار مٹھیاں بھینچ رہا تھا۔

"آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ کیوں ہو رہا ہے"...... اچانک اس نے زور سے میز پر مکا مارتے ہوئے کہا۔ وہ کیپٹن گلین کے ہمراہ کاساڈو میں روز میری ہوٹل گیا اور پھر انہوں نے وہاں کی مکمل تلاشی لی لیکن نہ ہی وہاں ہوٹل کی مالکہ روز میری ملی اور نہ ہی زخمی عمران۔ البتہ ہوٹل کے مینجر انتھونی کو اس نے ہیڈ کوارٹر لے جانے کا حکم دے دیا تھا۔ گو مینجر انتھونی نے اس کے ساتھ مکمل تعاون کیا تھا لیکن اسے شک تھا کہ مینجر انتھونی کچھ چھپا رہا ہے اور چونکہ ہوٹل لوگوں سے بھرا ہوا تھا اس لئے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ اس مینجر کو ہیڈ کوارٹر لے جا کر اس سے تفصیلی پوچھ گچھ کی جائے۔ چنانچہ اس نے کیپٹن گلین کو حکم دے دیا کہ وہ مینجر انتھونی کو لے کر ہیڈ کوارٹر

پہنچے اور وہ خود اپنی کار سے واپس آ گیا تھا لیکن یہاں پہنچ کر اسے اطلاع ملی کہ کیپٹن گلین کی کار جس میں انتھونی موجود تھا اسے ہیڈ کوارٹر کے قریب سڑک پر ہی میزائل مار کر اڑا دیا گیا ہے۔ اس طرح نہ صرف کیپٹن گلین بلکہ انتھونی اور ڈرائیور تینوں ہی ہلاک ہو گئے ہیں تو اس نے جوابی کارروائی کے طور پر پورے روز میری ہوٹل کو میزائلوں سے تباہ کر دینے کا حکم دے دیا تھا اور پھر اسے اطلاع مل گئی تھی کہ جی پی فائیو نے کارروائی کرتے ہوئے اس ہوٹل میں موجود لوگوں کو جبراً باہر نکال کر پورے روز میری ہوٹل کو میزائلوں سے تباہ کر دیا ہے لیکن اس اطلاع کے باوجود اس کا غصہ ٹھنڈا نہ ہو رہا تھا کیونکہ اس طرح یہ اہم کلیو ختم ہو گیا تھا۔ اس مینجر انتھونی نے بتایا تھا کہ روز میری کارمن میں رہتی ہے اور کبھی کبھار یہاں آتی ہے اس لئے اس روز میری کے پیچھے بھاگنا ہی فضول تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ جب اسے بتایا گیا کہ کیپٹن روہم عورت جولین کو لے کر ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا ہے اور اس عورت کو بلیک روم میں راڈز میں جکڑ دیا گیا تھا اسے بھی کرنل ڈیوڈ کے حکم پر گولی مار دی گئی تھی۔ پہلے پہل تو اسے یاد ہی نہ آیا تھا کہ یہ حکم اس نے کس وقت دیا تھا لیکن پھر اسے یاد آ گیا تھا کہ روز میری ہوٹل جاتے ہوئے اسے اس عورت کی آمد کی اطلاع دی گئی تھی لیکن اس وقت وہ روز میری ہوٹل جا رہا تھا اور اس کے ذہن میں عمران تھا اس لئے اس نے غصے میں اس عورت کو ہلاک کرنے کا حکم دے دیا اور چونکہ اس کا حکم تھا اس لئے

اس پر فوری عمل درآمد کر دیا گیا تھا اور اب کرنل ڈیوڈ اس لئے کرسی پر بیٹھا بار بار مٹھیاں بھینچ رہا تھا اور میز پر مسلسل مکے مار رہا تھا کہ ایک بار پھر وہ اندھیرے میں تھا۔ کیپٹن گلین بھی ہلاک ہو چکا تھا اور روز میری ہوٹل کی تباہی کی وجہ سے اب آگے بڑھنے کا کوئی راستہ اسے نظر نہ آ رہا تھا۔ اسی وقت میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل ڈیوڈ نے غصے کی شدت سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"کسی ڈاکٹر رونالڈ کا فون ہے جناب۔ وہ براہ راست آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ کے بارے میں حتمی اطلاع دینا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ معلوم کرو کہ وہ کہاں سے کال کر رہا ہے اور اپنے آدمیوں سے کہو کہ جب تک میں بات کروں وہ اسے گھیر لیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ چیف آف جی پی فائیو"...... کرنل ڈیوڈ نے چند لمحوں کے بعد خود ہی کہا۔

"میں ڈاکٹر رونالڈ بول رہا ہوں اور آپ کو پاکیشیائی ایجنٹ کے بارے میں حتمی اطلاع دینا چاہتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا

گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ آپ ضرور اطلاع دیں۔ حکومت اسرائیل آپ کو گرانقدر انعام دے گی"...... کرنل ڈیوڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں یہ اطلاع اس لئے دے رہا ہوں کہ مجھے پہلے معلوم نہ تھا کہ وہ مسلم ہے۔ میں اسے عیسائی سمجھتا رہا تھا حالانکہ مجھے معلوم تھا کہ وہ پاکیشیائی ہے لیکن مجھے ذاتی طور پر یہ معلوم ہی نہ تھا کہ پاکیشیا مسلم ملک ہے۔ میں نے صرف پاکیشیا کا نام ہی سنا ہوا تھا لیکن جب اس پاکیشیائی ایجنٹ نے بتایا کہ وہ مسلم ہے تو میں نے فیصلہ کر لیا کہ اسے ایک لمحے کی بھی مہلت نہیں دینا چاہئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ ڈاکٹر رونالڈ خود ہی بات لمبی کر رہا تھا۔ اس لئے کرنل ڈیوڈ بھی خاموشی سے اس کی بات سن رہا تھا ورنہ وہ اتنی لمبی بات سننے کا روادار ہی نہ تھا۔ وہ درمیان میں ہی اسے ٹوک دیتا۔

"وہ پاکیشیائی ایجنٹ کہاں ہے۔ یہ بتائیں"...... کرنل ڈیوڈ سے نہ رہا گیا تو اس نے پوچھ ہی لیا۔

"پہلے آپ یہ بتائیں کہ آپ مجھے کیا انعام دیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا لیکن اسی لمحے انٹرکام کی ہلکی سی گھنٹی بج اٹھی۔

"ایک منٹ ہولڈ کریں۔ میں ابھی آپ کے لئے بھاری انعام کا فیصلہ کرتا ہوں۔ مجھے اکاؤنٹنٹ سے پوچھنا پڑے گا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور فون کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر کے اس نے انٹرکام

کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔ اسے معلوم تھا کہ فون کا بٹن پریس ہونے کی وجہ سے وہاں ڈاکٹر رونالڈ کو میوزک سنائی دے رہا ہو گا۔

"جناب۔ یہ آدمی اولڈ ہام روڈ کے ایک پبلک فون بوتھ سے کال کر رہا ہے۔ ہمارے آدمی وہاں پہنچ چکے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر لے آنے کے احکامات دے دو لیکن اسے بہرحال زندہ یہاں پہنچنا چاہئے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے انٹرکام کا رسیور رکھا اور پھر اس نے فون کا بٹن دوبارہ پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر رونالڈ"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ کیا فیصلہ کیا ہے آپ نے"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر رونالڈ کی آواز سنائی دی۔

"دس لاکھ ڈالر کافی رہیں گے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"نہیں۔ پچاس لاکھ ڈالر لوں گا۔ ایک ڈالر بھی کم نہیں لوں گا۔ میں کل فون کروں گا۔ آپ فیصلہ کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل

ڈیوڈ نے دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

"سر۔ اس آدمی کو اغوا کر کے بے ہوش کر دیا گیا ہے اور اسے ہیڈ کوارٹر لایا جا رہا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ جب یہ یہاں پہنچ جائے تو اسے بلیک روم میں کرسی پر جکڑ کر مجھے اطلاع دینا"...... کرنل ڈیوڈ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اسے ڈاکٹر رونالڈ کی بلیک روم میں موجودگی کی اطلاع ملی تو وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔ بلیک روم کا انچارج کیپٹن راڈ چونکہ ہلاک ہو چکا تھا اس لئے اب وہاں کا انچارج کیپٹن ڈک تھا۔ کیپٹن ڈک بھی بھاری جسم اور لمبے قد کا آدمی تھا اور اس کے چہرے پر سختی اور سفاکی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے کرنل ڈیوڈ کو سلام کیا تو کرنل ڈیوڈ سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن ڈک نے ایک طرف موجود الماری کھولی اور اس میں سے ایک لمبی گردن والی بوتل اٹھائی اور پھر بے ہوش آدمی کے قریب پہنچ کر اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل کا دہانہ اس نے اس آدمی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے وہ مڑا اور اس نے بوتل واپس الماری میں رکھی اور پھر الماری بند کر کے وہ کرنل ڈیوڈ کی کرسی کے قریب آ کر مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

کرسی پر جکڑے ہوئے آدمی کے جسم میں آہستہ آہستہ حرکت کے آثار نمودار ہوئے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"یہ۔یہ۔کیا مطلب۔یہ میں کہاں ہوں"..... ڈاکٹر رونالڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام رونالڈ ہے"..... کرنل ڈیوڈ نے خشک لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ہاں۔مگر"..... ڈاکٹر رونالڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کرنل ڈیوڈ ہوں۔چیف آف جی پی فائیو۔تم نے چونکہ اس پاکیشیائی ایجنٹ کا پتہ بتائے بغیر رابطہ ختم کر دیا تھا اس لئے مجبوراً مجھے تمہیں بے ہوش کر کے یہاں ہیڈ کوارٹر منگوانا پڑا۔اور سنو۔اگر تم درست پتہ بتا دو گے تو نہ صرف تمہیں انعام ملے گا بلکہ حکومت اسرائیل کی طرف سے بھی تمہیں نوازا جائے گا لیکن اگر تم نے درست نہ بتایا تو پھر یہاں تمہاری ایک ایک ہڈی توڑی جا سکتی ہے"..... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔مم۔مگر۔میں نے تمہیں خود فون کیا تھا۔پھر تم نے میرے ساتھ کیوں یہ سلوک کیا ہے"..... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"کہاں ہے وہ پاکیشیائی ایجنٹ۔تفصیل بتاؤ"..... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم۔تم مجھ پر اس طرح غصہ کر رہے ہو جیسے میں مجرم ہوں"..... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"اوہ۔تم۔تمہاری یہ جرأت کہ تم میرے ساتھ اس لہجے میں بات کرو۔کیپٹن ڈک"..... کرنل ڈیوڈ نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس"..... کیپٹن ڈک نے چونک کر کہا۔

"الماری سے کوڑا نکالو اور اس پر اس وقت تک برساتے رہو جب تک یہ سچ نہ بول دے۔میں اسے انعام دے رہا تھا یہ الٹا مجھ پر غرا رہا ہے۔نانسنس"..... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس"..... کیپٹن ڈک نے کہا اور دوڑتا ہوا الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"مم۔مم۔مجھے مت مارو۔میں بتا دیتا ہوں۔مجھے مت مارو"..... ڈاکٹر رونالڈ نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"بتاؤ اور سنو۔سچ بولنا سچ ورنہ"..... کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا۔

"وہ ایک خفیہ ہسپتال میں ہے۔یہ خفیہ ہسپتال کارمن ایجنٹوں کے علاج کے لئے قائم کیا گیا ہے اور میں اس کا انچارج ہوں"..... ڈاکٹر رونالڈ نے بولنا شروع کر دیا۔

"کہاں ہے کہاں۔جگہ بتاؤ جگہ"..... کرنل ڈیوڈ نے پہلے کی طرح چیختے ہوئے کہا۔

"الفا روڈ پر ۔ الفا روڈ پر ویسٹ گرین نامی عمارت کے نیچے تہہ خانوں میں ہے ۔ اوپر رہائش ہے"...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"کس کی رہائش ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"میری اور ہسپتال کے عملے کی"...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"کیا پوزیشن ہے اس کی ۔ تفصیل بتاؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"وہ انتہائی سیریس حالت میں لایا گیا تھا ۔ اس کے خون میں انتہائی خطرناک زہر ملا ہوا تھا لیکن میں نے اس کا علاج کیا تو تین روز بعد اس کا خون صاف ہو گیا اور وہ ہوش میں بھی آ گیا لیکن اس کا جسم مکمل طور پر مفلوج ہے جو آہستہ آہستہ ایک ہفتے بعد ٹھیک ہو گا"...... ڈاکٹر رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کارمن ہو"...... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"ہاں ۔ میں کارمن ہوں"...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"تمہارا تعلق کارمن کے کس گروپ سے ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"مجھے معلوم نہیں ۔ یہ خفیہ ہسپتال ہے ۔ میں نے بتایا ہے میرا تعلق حکومت کارمن سے ہے"...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"کیپٹن ڈک ۔ اس سے سچ اگلواؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر چیخ کر کہا۔

"یس سر"...... کیپٹن ڈک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

ہاتھ میں پکڑا ہوا خاردار کوڑا ہوا میں لہرایا اور آگے بڑھنے لگا۔

"مم ۔ مم ۔ میں سچ کہہ رہا ہوں ۔ یہ ڈبل ڈکس نامی گروپ کا ہسپتال ہے"...... ڈاکٹر رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے اس بار مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اس گروپ کے بارے میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ اس کی باس کوئی میڈم روز میری ہے جو کارمن میں رہتی ہے ۔ البتہ یہاں اس گروپ کے سارے کام سیکشن باس روجر کرتا ہے"...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"کہاں ہوتا ہے یہ روجر"...... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"روز میری ہوٹل میں"...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"وہاں کا مینجر تو انتھونی تھا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"وہ ہوٹل کا مینجر ہے جبکہ روجر نیچے تہہ خانے میں بیٹھتا ہے ۔ میں ایک بار وہاں گیا تھا"...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"اس کا کوئی اور اڈا بتاؤ ۔ روز میری ہوٹل کو تو میزائلوں سے تباہ کر دیا گیا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم ۔ البتہ رالف کو معلوم ہو گا ۔ وہ روجر کا خاص آدمی ہے ۔ وہ سٹار کلب میں سپروائزر ہے"...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"کیپٹن ڈک ۔ یہ پھر جھوٹ بول رہا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر چیخ کر کہا تو ڈاکٹر رونالڈ کے قریب کھڑے ہوئے کیپٹن

ڈک کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور شڑاپ کی آواز کے ساتھ ہی بلیک روم ڈاکٹر رونالڈ کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ اٹھا کر کیپٹن ڈک کو دوسری ضرب لگانے سے روک دیا کیونکہ ایک ہی ضرب نے ڈاکٹر رونالڈ کو خاصا زخمی کر دیا تھا اور وہ تکلیف کی شدت سے بے ہوش ہو گیا تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن ڈک نے آگے بڑھ کر ڈاکٹر رونالڈ کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چند تھپڑ کھانے کے بعد وہ چیختا ہوا ہوش میں آگیا۔

"سنو ڈاکٹر۔ تم نے دیکھ لیا کہ تمہارے ساتھ کیا ہو سکتا ہے اس لئے اب بھی وقت ہے کہ سب کچھ سچ سچ بتا دو"...... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"میں نے سب کچھ بتا دیا ہے۔ کاش۔ میں یہ غلطی نہ کرتا۔ میں نے سوچا کہ میں بھی یہودی ہوں اور مسلم یہودیوں کے دشمن ہیں اس لئے میں تمہیں اس پاکیشیائی ایجنٹ کے بارے میں بتا دوں لیکن تم نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے"...... ڈاکٹر رونالڈ نے روتے ہوئے کہا۔

"کیا تم یہودی ہو"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ہاں۔ میرے آباؤ اجداد یہودی تھے۔ پھر کارمن میں یہودیوں کا قتل عام کر دیا گیا تو ہم بظاہر عیسائی بن گئے لیکن اصل میں ہم یہودی ہی رہے"...... ڈاکٹر رونالڈ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تمہیں انعام ملے گا لیکن اس وقت جب تم سب کچھ سچ بتا دو گے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"میں جو کچھ جانتا تھا وہ میں نے بتا دیا ہے۔ اس سے زیادہ میں نہیں جانتا۔ تم یقین کرو۔ ہیکل سلیمانی کی قسم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"اسے یہیں رہنے دو۔ جب اس کی بتائی ہوئی باتوں کی تصدیق ہو جائے گی پھر اسے رہائی بھی ملے گی اور انعام بھی"...... کرنل ڈیوڈ نے اٹھتے ہوئے کیپٹن ڈک سے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ بلیک روم سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنے آفس میں پہنچ چکا تھا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ کیپٹن برناڈ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم باس"...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کیپٹن برناڈ۔ اپنے گروپ کو ساتھ لے کر فوراً الفا روڈ پر موجود ایک عمارت ویسٹ گرین پہنچو۔ اس عمارت کے نیچے تہہ خانوں میں خفیہ ہسپتال ہے۔ وہاں پاکیشیائی ایجنٹ کا علاج کیا جا رہا ہے۔ تم اس عمارت اور ہسپتال میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دو

اور پھر اس پاکیشیائی ایجنٹ سمیت سب کو گولیوں سے اڑا دو اور صرف اس پاکیشیائی ایجنٹ کی لاش ہیڈ کوارٹر بھجوا دو۔ تمام کارروائی انتہائی تیزی اور احتیاط سے کرنا کیونکہ یہ کارمن ایجنٹوں کا خفیہ ہسپتال ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ کیپٹن بائر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔ ٹی پی فائیو کے بے شمار سیکشن تھے اور ان سیکشنز کے ہیڈ کوارٹر اور انچارج بھی علیحدہ تھے۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم باس"...... دوسری طرف سے کیپٹن بائر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سٹار کلب کے بارے میں کچھ جانتے ہو"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ میرے ایریا میں ہی ہے"...... کیپٹن بائر نے جواب دیا۔

"اس کا ایک سپروائزر ہے۔ اس کا نام رالف ہے۔ وہ کارمن ایجنٹوں کے ایک گروپ کے سیکنڈ سربراہ روجر کا خاص الخاص آدمی ہے۔ میں اس روجر کو ہر قیمت پر پکڑنا چاہتا ہوں کیونکہ پاکیشیائی

ایجنٹ علی عمران اس گروپ کی تحویل میں ہے۔ تم رالف کو پکڑ کر اس سے روجر کے بارے میں معلوم کرو اور پھر روجر کو پکڑ کر ہیڈ کوارٹر لے آؤ اور اگر تم ناکام رہے تو تمہارا کورٹ مارشل بھی ہو سکتا ہے۔ سمجھے"...... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی باس"...... دوسری طرف سے منمناتے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ کر اطمینان بھرا سانس لیا۔ اس نے دونوں طرف سے عمران کو حاصل کرنے کی پلاننگ کی تھی اور اسے یقین تھا کہ اب وہ نہ صرف عمران کو ختم کرا دے گا بلکہ کارمن ایجنٹوں کے اس گروپ ڈبل ڈکس کو بھی گرفتار کر کے انہیں عمران کا ساتھ دینے کا بھرپور انتقام بھی لے لے گا اس لئے وہ مطمئن تھا۔

ٹائیگر بس کے ذریعے سفر کر کے اس روڈ پر پہنچ گیا جہاں ہارلے کلب تھا۔ اس نے بک سٹال سے تل ابیب کا نقشہ خرید کر پہلے اس کا باقاعدہ مطالعہ کیا تھا اور اسے یہ دیکھ کر بے حد اطمینان ہوا تھا۔ ہارلے کلب جس سڑک پر تھا اس سڑک کے اختتام پر ہی وہ رہائشی پلازہ تھا جس کا نام امپریل پلازہ تھا۔ ٹائیگر کو یقین تھا کہ وہ اس لڑکی ساؤل کو تلاش کر لینے میں کامیاب ہو جائے گا جس کا تعلق ڈبل ڈکس سے تھا اور اس طرح وہ عمران تک پہنچ جائے گا۔ اس نے ٹیکسی پر سفر کرنے کی بجائے بس پر سفر اس لئے کیا تھا کہ اس طرح وہ جی پی فائیو کی نظروں سے محفوظ رہ سکتا تھا۔ ہارلے کلب دو منزلہ عمارت پر مشتمل تھا لیکن کلب میں آنے جانے والے مرد اور عورتوں کو دیکھ کر اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ کلب امراء کا ہے۔ وہ اطمینان سے چلتا ہوا کلب کے مین گیٹ سے کلب کے بڑے ہال میں داخل

ہوا تو ہال آدھے سے کم بھرا ہوا تھا۔ البتہ ہال میں خاموشی تھی اور وہاں موجود مرد اور عورتیں ایک دوسرے سے سرگوشیوں میں باتیں کر رہے تھے۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے چار نوجوان لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے تین سروس دینے میں مصروف تھیں جبکہ ایک لڑکی سٹول پر بیٹھی فون اٹنڈ کر رہی تھی۔ ٹائیگر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"یس سر"...... فون اٹنڈ کرنے والی لڑکی نے رسیور رکھ کر ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مس ساؤل سے ملنا ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ وہ تو آج چھٹی پر ہیں۔ ان کی طبیعت ناساز ہے۔ وہ کل آئیں گی"...... لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لڑکی نے رسیور اٹھا لیا۔

"اوکے۔ کل ہی"...... ٹائیگر نے کہا اور واپس مڑ گیا اور پھر کلب سے باہر آ کر وہ پیدل چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد وہ امپریل پلازہ پہنچ چکا تھا۔ یہ پلازہ آٹھ منزلہ تھا لیکن جو نمبر ساؤل کے فلیٹ کا بتایا گیا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ فلیٹ دوسری منزل پر ہے کیونکہ نمبروں کے بارے میں یہ اب بین الاقوامی طور پر رواج پڑ چکا تھا کہ پہلی منزل پر نمبر ایک سو اور دوسری منزل پر کے نمبر دو سو سے شروع ہوتے تھے اس طرح ہر منزل پر پہلا نمبر بدل جاتا تھا۔ چونکہ ساؤل کے فلیٹ کا نمبر ٹو سکسٹی سیون تھا اس لئے

ٹائیگر سمجھ گیا تھا کہ یہ فلیٹ دوسری منزل پر ہو گا۔ گو وہاں لفٹیں تھیں لیکن ٹائیگر سیڑھیاں چڑھ کر دوسری منزل پر پہنچ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ٹو سکسٹی سیون نمبر فلیٹ کے بند دروازے پر موجود تھا۔ سائیڈ پلیٹ پر ساؤل کا نام اور اس کے ساتھ ساتھ ہارلے کلب کا نام بھی درج تھا۔ ٹائیگر نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے" ...... کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی ڈور فون سے ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"میرا نام ہارپر ہے اور مجھے ڈی ڈی نے بھیجا ہے" ...... ٹائیگر نے مقامی زبان میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا" ...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی کھٹک کی آواز سنائی دی اور ڈور فون بند ہو گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو ٹائیگر نے دیکھا کہ ایک نوجوان خوبصورت لڑکی انتہائی نامناسب لباس میں دروازے پر موجود تھی۔

"کون ہو تم" ...... اس نے غور سے ٹائیگر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ نام بار بار دوہرانا جرم ہے مس ساؤل" ...... ٹائیگر نے بار انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ آ جاؤ" ...... ساؤل نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر اندر داخل ہوا تو ساؤل نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا۔ دروازے کی مخصوص ساخت دیکھ کر ہی ٹائیگر کو اندازہ ہو گیا تھا کہ فلیٹ ساؤنڈ پروف ہے۔

"تم کوئی گاؤن پہن لو۔ پھر بات ہو گی" ...... ٹائیگر نے ساؤل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ کیوں۔ کیا مطلب۔ کیا میں بدصورت ہوں" ...... ساؤل نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ میں یہاں انتہائی اہم بات کے لئے آیا ہوں۔ تمہاری خوبصورتی یا بدصورتی کا جائزہ لینے نہیں آیا۔ ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

"حیرت ہے۔ تم ہو تو مقامی لیکن تمہارا انداز اجنبیوں جیسا ہے بہرحال ٹھیک ہے۔ آؤ" ...... ساؤل نے حیرت بھرے انداز میں کہا اور پھر ایک چھوٹے سے لیکن ڈرائینگ روم کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں ٹائیگر کو بیٹھنے کا اشارہ کر کے وہ اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد جب وہ واپس آئی تو اس کے جسم پر گاؤن موجود تھا۔

"میری طبیعت ناساز تھی اس لئے میں بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی"۔ ساؤل نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ایک ریک کی طرف بڑھ گئی جس میں شراب کی بوتلیں سجی ہوئی تھیں۔

"رہنے دو۔ میں شراب نہیں پیتا" ...... ٹائیگر نے کہا۔

"شراب نہیں پیتے۔ کیا مطلب۔ کیا تم کسی اور سیارے کی مخلوق ہو" ...... ساؤل نے مڑتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بیٹھو ساؤل۔ میں ایک انتہائی اہم معاملے پر تم سے بات کرنے آیا ہوں اور ایک ایک لمحہ قیمتی ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو ساؤل بھنویں اچکاتی ہوئی سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کی تیز نظریں اب ٹائیگر کا بغور جائزہ لے رہی تھیں۔

"پہلے میری بات خاموشی سے سن لو۔ درمیان میں مت بولنا"۔ ٹائیگر نے کہا تو ساؤل کے چہرے پر موجود حیرت میں مزید اضافہ ہو گیا۔

"بولو"...... ساؤل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میرا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ براعظم ایشیا کے ملک پاکیشیا سے"...... ٹائیگر نے کہا تو ساؤل بے اختیار اچھل پڑی۔

"پپ۔ پپ۔ پاکیشیا۔ یہ کون سا ملک ہے"...... ساؤل نے بے اختیار ہوتے ہوئے کہا۔

"براعظم ایشیا کا ایک ملک ہے اور سنو۔ پاکیشیا اور کارمن کے درمیان انتہائی گہرے دوستانہ تعلقات ہیں۔ تمہارا تعلق ڈبل ڈکس سے ہے اور ڈبل ڈکس کا تعلق کارمن سے ہے۔ ڈبل ڈکس کے چیف ڈی ڈی کا چیف کارمن سیکرٹ سروس کا چیف جونیئر ہے اور میرے استاد کا نام علی عمران ہے۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور علی عمران اور جونیئر کے درمیان انتہائی گہرے اور دوستانہ تعلقات ہیں۔ علی عمران میرے ساتھ یہاں تل ابیب میں ایک مشن مکمل کرنے آیا تھا اور ہم دونوں نے بہرحال اپنا مشن مکمل کر

لیا۔ یہ ایک کمپیوٹر ڈسک تھی جو ہم نے حاصل کرنی تھی اور اسے حاصل کر لیا گیا لیکن اس دوران میرا استاد علی عمران ایئر فورس کے گن شپ ہیلی کاپٹروں کی فائرنگ کی زد میں آکر شدید زخمی ہو گیا۔ چونکہ عمران کو اپنی جان سے زیادہ پاکیشیا کا مفاد عزیز ہے اس لئے اس نے مجھے حکم دیا کہ میں اسے چھوڑ کر اس کمپیوٹر ڈسک کو تل ابیب سے نکال کر پاکیشیا پہنچاؤں۔ اس کے حکم پر مجبوراً مجھے اسے چھوڑ کر فرار ہونا پڑا۔ پھر میں نے وہ ڈسک کارمن کی ایک پارٹی کے ذریعے تل ابیب سے نکال کر پاکیشیا بھجوا دی اور پھر جب یہ بات کنفرم ہو گئی کہ ڈسک پاکیشیا پہنچ چکی ہے تو میں نے اپنے استاد علی عمران کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ مختصر بات کر رہا ہوں مجھے اطلاع ملی کہ اسے ملٹری ہسپتال سے ڈاسٹر چھاؤنی پہنچا دیا گیا ہے جہاں اسرائیل کا صدر خود پہنچ کر اسی حالت میں علی عمران کا کورٹ مارشل کرے گا اور اسے گولی مار دی جائے گی۔ اس اطلاع پر میں اکیلا اس چھاؤنی کے قریب ایک ایئر فورس کے اڈے میں داخل ہوا وہاں سے میں نے ایک گن شپ ہیلی کاپٹر اغوا کیا اور اس گن شپ ہیلی کاپٹر کو لے کر میں ڈاسٹر چھاؤنی داخل ہو گیا۔ میں نے وہاں سے عمران صاحب کو اسی زخمی حالت میں اٹھا کر گن شپ ہیلی کاپٹر میں ڈالا اور چھاؤنی سے باہر لے آیا لیکن بمبار اور لڑاکا طیاروں کے ایک اسکوارڈن نے میرے ہیلی کاپٹر کو گھیر لیا اس لئے میں نے فوری طور پر ہیلی کاپٹر درختوں کے ایک جھنڈ میں اتار کر عمران صاحب کو اسی

حالت میں اٹھا کر ایک زرعی فارم میں پہنچ گیا جہاں ایک لڑکی نے ہمیں اپنی ویگن کے ذریعے وہاں سے نکالا لیکن وہ لڑکی کسی دوسرے ملک کی ایجنٹ تھی ۔ اس نے مجھے دھوکے سے بے ہوش کر دیا اور اپنے ایک اڈے پر لے گئی جہاں اس کا ایک ساتھی موجود تھا ۔ انہوں نے مجھے باندھ کر ہوش دلایا لیکن میں نے ان دونوں کو ہلاک کر دیا کیونکہ میرے ساتھی کی حالت خراب تھی اور پھر میں ان کی کار میں اپنے ساتھی کو ڈال کر پھر تل ایب آ رہا تھا کہ پولیس نے مجھے گھیر لیا ۔ پھر مریض کو دیکھ کر پولیس ہمیں سٹی ہسپتال لے آئی ۔ وہاں میرے ساتھی کو داخل کر لیا گیا جبکہ پولیس مجھے گرفتار کر کے اپنے ہیڈ کوارٹر لے گئی جہاں سے میں فرار ہو گیا اور واپس سٹی ہسپتال پہنچا تو پتہ چلا کہ میرے ساتھی کو سیریس حالت کی وجہ سے کراؤن ہسپتال شفٹ کر دیا گیا ہے ۔ مزید مختصر یہ کہ مجھے جی پی فائیو نے گرفتار کر لیا اور اپنے ہیڈ کوارٹر لے گئے ۔ وہاں سے میں ایک بار پھر فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا ۔ وہاں سے میں ایک قبرصی لڑکی جولین کے فلیٹ پر پہنچا جہاں سے میں ایک کارمن گروپ کی ایک عورت مادام زین کے پاس پہنچ گیا ۔ وہاں مجھے معلوم ہوا کہ کارمن سیکرٹ سروس کے چیف جونیئر کے حکم پر زین کے آدمیوں نے کراؤن ہسپتال پر حملہ کر کے میرے ساتھی کو وہاں سے نکالنا چاہا لیکن وہاں حکومت اسرائیل نے فوجی کمانڈوز کا دستہ تعینات کیا ہوا تھا اس لئے اس کے چاروں آدمی وہاں ہلاک ہو گئے جس پر چیف جونیئر

نے ڈبل ڈکس کو حکم دیا اور ڈبل ڈکس کے ایجنٹوں نے وہاں ریڈ کیا اور وہ میرے ساتھی علی عمران کو لے اڑے حالانکہ ان کے بھی آٹھ ایجنٹ اس مقابلے میں ہلاک ہو گئے ۔ اب میرا ساتھی ڈبل ڈکس کی تحویل میں ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ کرنل ڈیوڈ کو بھی یہ معلوم ہو گیا ہے کہ یہ کارروائی ڈبل ڈکس نے کی ہے جس پر زین نے تمہارے چیف ڈی ڈی کو کسی خصوصی مشین کے ذریعے اطلاع دی لیکن وہ مجبور تھی کہ وہ میرے بارے میں اس سے بات نہ کر سکتی تھی اس لئے اس نے مجھے تمہارا ریفرنس دیا کہ تمہارا تعلق ڈبل ڈکس سے ہے ۔ میں پہلے تمہارے کلب گیا اور وہاں سے سیدھا یہاں آیا ہوں ۔ ظاہر ہے جی پی فائیو میری تلاش میں ہے ۔ بہرحال میں اپنے ساتھی کے پاس پہنچنا چاہتا ہوں ۔ یہ سب کچھ میں نے اس لئے تمہیں تفصیل سے بتایا ہے کہ تم میری مدد کر سکو ۔ میں تمہارا دشمن نہیں ہوں دوست ہوں ۔ میں نے خود جونیئر سے بات کی ہے ۔ وہ مجھے جانتا ہے لیکن اس نے جی پی فائیو کے خوف کی وجہ سے مجھے تفصیل نہیں بتائی کہ میرا ساتھی کہاں ہے کیونکہ اس طرح میرے ساتھی کی جان بھی خطرے میں پڑ سکتی تھی "...... ٹائیگر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو ساؤل کی حالت دیکھنے والی ہو گئی ۔ وہ ایسی نظروں سے ٹائیگر کو دیکھ رہی تھی جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ ٹائیگر واقعی انسان بھی ہے یا نہیں ۔

" یہ تم مجھے کسی فلم کی کہانی سنا رہے ہو "...... ساؤل نے

اچانک برا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں یہاں اپنا کارنامہ سنانے نہیں آیا۔ چونکہ تمہارا تعلق ڈبل ڈکس سے ہے اور ڈبل ڈکس ہماری دوست تنظیم ہے اس لئے تم بھی صحیح سلامت بیٹھی ہوئی نظر آ رہی ہو اور میں نے تمہیں سارا پس منظر بھی سنا دیا ہے ورنہ اب تک تمہارا جسم زخموں سے بھر چکا ہوتا اور ان زخموں پر نمک کا پورا ڈبہ چھڑکا جا چکا ہوتا۔ اگر تمہیں کوئی شک ہو تو تم چیف جونیئر سے بات کر لو لیکن ایک بات بتا دوں کہ اب اگر تم نے مجھ سے کوئی دوسری بات کی تو پھر نتیجہ تم بھگتو گی"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

"تمہارا کیا نام ہے"...... ساؤل نے پوچھا۔

"میرا نام ٹائیگر ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر۔ یہ کیسا نام ہے"...... ساؤل نے حیران ہو کر کہا۔

"میرے نام سے تم اندازہ لگا سکتی ہو کہ میں کس فطرت کا مالک ہو۔ بہرحال اب بہت باتیں ہو چکی ہیں اس لئے اب کام ہونا چاہئے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"مسٹر ٹائیگر۔ آئی ایم سوری۔ نہ میرا تعلق کسی ڈبل ڈکس سے ہے اور نہ ہی کارمن سے۔ میں تو قبرصی ہوں اور ایک کلب میں کام کرتی ہوں۔ جس نے بھی تمہیں میرے بارے میں بتایا ہے اس نے غلط بتایا ہے اس لئے تم جا سکتے ہو۔ آئی ایم سوری"...... ساؤل نے کہا تو ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب میں تمہارے ساتھ کوئی زیادتی بھی تو نہیں کر سکتا۔ اب میں خود ہی اپنے ساتھی کو تلاش کر لوں گا"۔ ٹائیگر نے کہا اور واپس مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آئی ایم سوری۔ میں واقعی درست کہہ رہی ہوں"...... ساؤل نے اٹھ کر اس کے پیچھے آتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے"...... ٹائیگر نے بیرونی دروازے کے قریب سائیڈ میں رکتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ چاہتا ہو کہ دروازہ ساؤل کھولے اور وہ باہر چلا جائے۔

"میں کھولتی ہوں دروازہ"...... ساؤل نے بھی یہی اندازہ لگاتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھی ہی تھی کہ ٹائیگر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور ساؤل چیختی ہوئی اچھل کر نیچے فرش پر جا گری۔ نیچے گرتے ہی اس نے انتہائی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے ٹائیگر کی لات اس کی کنپٹی پر پڑی اور وہ چیختی ہوئی دوبارہ نیچے گری اور ساکت ہو گئی۔ ٹائیگر نے جھک کر اسے اٹھایا اور کاندھے پر ڈال کر وہ اندرونی کمرے میں آیا اور اس نے اسے ایک کرسی پر ڈال دیا۔ اس کے بعد اس نے ایک کھڑکی سے پردہ اتارا اور اسے رسی کے انداز میں بنا کر اس نے اس کی مدد سے اسے کرسی کے ساتھ اس انداز میں باندھ دیا کہ وہ کسی طرح اسے کھول نہ سکے کیونکہ جس تیزی سے نیچے گر کر ساؤل نے اٹھنے کی کوشش کی تھی

اس سے ٹائیگر سمجھ گیا تھا کہ وہ خاصی تربیت یافتہ لڑکی ہے اور شاید وہ اتنی آسانی سے بے ہوش بھی نہ ہوتی اگر ٹائیگر کی اداکاری سے متاثر نہ ہو جاتی۔ رسی سے جکڑنے کے بعد ٹائیگر نے اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

" یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے کیا کیا ہے"..... ساؤل نے چیخ مار کر ہوش میں آتے ہوئے کہا۔

" وہی جو مجھے پہلے کرنا چاہئے تھا۔ میں خواہ مخواہ تمہیں دوست سمجھ کر پس منظر بتاتا رہا۔ اب تم خود بخود وہ سب کچھ کرو گی جو میں کہوں گا۔ تم جیسی عورتوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک ہونا چاہئے "۔ ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھا اور اندرونی بیڈ روم کی طرف بڑھ گیا۔

" مجھے کھول دو۔ پلیز مجھے کھول دو۔ میں تمہارے ساتھ مکمل تعاون کروں گی"..... ساؤل نے چیخ کر کہا لیکن ٹائیگر سنی ان سنی کرتا ہوا بیڈ روم میں داخل ہو کر سائیڈ پر موجود باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پردے کی سلائی پھاڑ کر اس کا ایک دھاگہ پہلے سے ہی نکال کر ہاتھ میں رکھا ہوا تھا۔ پھر باتھ روم کے گٹر کا ڈھکن ہٹا کر اس نے اندر جھانکا تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ اندر ایک مکروہ صورت کیڑا موجود تھا۔ اس نے دھاگے کی مدد سے اس

کیڑے کی ایک اٹھی ہوئی ٹانگ کو جکڑا اور پھر دھاگے کو اوپر اٹھا لیا تو مکروہ صورت کیڑا کلبلاتا ہوا باہر آ گیا۔ ٹائیگر نے دوسرے ہاتھ سے ڈھکن بند کیا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ ساؤل پر تشدد نہ کرنا چاہتا تھا کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ کہیں ڈبل ڈکس کا انچارج ناراض نہ ہو جائے اور اس سے عمران کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے اس لئے اس نے کیڑے والی ترکیب سوچی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ اب ساؤل سب کچھ خود ہی بتا دے گی۔ وہ کیڑے کو پشت پر کئے واپس ڈرائینگ روم میں آ گیا۔

" مجھے چھوڑ دو۔ میں تمہارے ساتھ تعاون کروں گی"۔ ساؤل نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

" کیا تعاون کرو گی"..... ٹائیگر نے سرد لہجے میں پوچھا۔

" تم جو کہو گے میں وہی کروں گی۔ بغیر کسی حیل و حجت کے"۔ ساؤل نے کہا۔

" میں نے اپنے ساتھی کے پاس پہنچنا ہے۔ تم بتاؤ کہ اس معاملے میں تم کیا تعاون کرو گی"..... ٹائیگر نے کہا۔

" مجھے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔ میں سچ کہہ رہی ہوں اس کے علاوہ تم جو چاہو وہ میں کرنے کے لئے تیار ہوں"۔ ساؤل نے کہا۔

" اوکے۔ ابھی سچ خود بخود تمہارے منہ سے باہر آ جائے گا"۔ ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پشت پر کیا ہوا ہاتھ آگے

کیا۔ اس کی انگلیوں میں دھاگہ تھا جس کے آخر میں مکروہ صورت کیڑا کلبلا رہا تھا۔

"دیکھو۔ یہ کیڑا دیکھ رہی ہو"..... ٹائیگر نے کہا۔

"اسے ہٹاؤ۔ پلیز اسے ہٹاؤ۔ پھینکو اسے"..... ساؤل نے آنکھیں بند کرتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"میں اسے تمہارے گاؤن کے کالر پر رکھ دوں گا اور یہ تمہاری پشت پر رینگتا پھرے گا"..... ٹائیگر نے کہا تو ساؤل نے بے اختیار چیخنا شروع کر دیا۔

"نہیں۔ نہیں۔ یہ ظلم مت کرو۔ میں مر جاؤں گی"..... ساؤل نے بے اختیار جھرجھریاں لیتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔

"تو پھر مجھے ڈی ڈی کا فون نمبر بتاؤ تاکہ میں تمہاری بات اس سے کرا سکوں"..... ٹائیگر نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے"۔ ساؤل نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ میں کیڑا تمہارے کالر میں ڈال رہا ہوں"..... ٹائیگر نے اس کے گاؤن کے کالر کو ایک ہاتھ سے پکڑتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتی ہوں۔ رک جاؤ۔ ہاں۔ ہاں۔ میں ڈبل ڈکس کی ممبر ہوں۔ ہاں۔ میں تعاون کروں گی"۔ ساؤل نے انتہائی دہشت زدہ لہجے میں کہا۔ اس نے آنکھیں مسلسل بند

رکھی ہوئی تھیں۔

"کس سے بات کرو گی۔ بتاؤ"..... ٹائیگر نے کہا۔

"چیف روجر ہے۔ ڈبل ڈکس کے چیف روجر سے"..... ساؤل نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون نمبر بتا دیا تو ٹائیگر پیچھے ہٹ گیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نمبر ملاتا ہوں۔ تم بات کرو"..... ٹائیگر نے کہا۔

"وہ۔ وہ کیڑا۔ وہ کہاں ہے"..... ساؤل نے اسی طرح آنکھیں بند کئے ہوئے کہا۔

"اسے میں نے بوٹ سے کچل دیا ہے"..... ٹائیگر نے کہا تو ساؤل نے آنکھیں کھول دیں۔ ٹائیگر نے واقعی کیڑے کو نیچے فرش پر رکھ کر اسے بوٹ سے کچل دیا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ۔ یہ انتہائی بھیانک سزا ہے۔ مم۔ مم۔ میں تو اس کا تصور بھی نہ کر سکتی تھی"..... ساؤل نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"مسئلہ یہ ہے کہ میں تم پر تشدد نہیں کرنا چاہتا ورنہ واقعی زخم ڈال کر نمک بھر دیتا"..... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"سنو۔ تم روجر سے پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران کی بات کرو گی اور پھر میری بات کرا دینا۔ میرے بارے میں بے شک اسے بتا

دینا"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر نمبر پریس کر کے اس نے آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور فون پیس اٹھا کر وہ ساؤل کی کرسی کے قریب کھڑا ہو گیا۔ اس نے رسیور ساؤل کے کان سے لگا دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ پھر رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

"گلوب ہاؤس"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈی ڈی۔ تھرٹین بول رہی ہوں۔ سپیشل لائن پر بات کراؤ۔" ساؤل نے کہا۔

"او کے۔ ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس۔ ڈی ڈی ون بول رہا ہوں۔ سپیشل لائن پر"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف۔ میں ساؤل بول رہی ہوں اپنے فلیٹ سے۔ یہاں ایک صاحب موجود ہیں جن کا نام ٹائیگر ہے جو پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران کے ساتھی ہیں۔ وہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... ساؤل نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ اچھا۔ کراؤ بات"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہیلو۔ میں ٹائیگر بول رہا ہوں۔ کیا یہ نمبر محفوظ ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں مسٹر ٹائیگر۔ آپ کیسے ساؤل کے پاس پہنچ گئے۔ عمران صاحب نے آپ کے بغیر تل ابیب سے باہر جانے سے انکار کر دیا ہے اور ہم آپ کو تلاش کر رہے تھے۔ صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ آپ جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ ایک لمبی کہانی ہے مسٹر روجر۔ آپ یہ بتائیں کہ عمران صاحب کیسے ہیں اور کہاں ہیں"...... ٹائیگر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب اب خطرے سے باہر ہو چکے ہیں اور انہیں ہوش بھی آ گیا ہے۔ وہ انتہائی محفوظ مقام پر ہیں"...... روجر نے جواب دیا۔

"آپ پلیز مجھے بتا دیں۔ میں فوراً ان تک پہنچنا چاہتا ہوں۔" ٹائیگر نے کہا۔

"آپ ان تک نہ پہنچ سکیں گے جبکہ جی پی فائیو بھی آپ کی تلاش میں ہے۔ البتہ میں اپنا آدمی ساؤل کے فلیٹ پر بھیج رہا ہوں۔ وہ آپ کو لے جائے گا۔ آپ رسیور ساؤل کو دے دیں"...... روجر نے کہا تو ٹائیگر نے رسیور ساؤل کے کان سے لگا دیا۔

"ساؤل بول رہی ہوں"...... ساؤل نے کہا۔

"ساؤل۔ میں کنگ کو بھیج رہا ہوں۔ وہ ٹائیگر کا میک اپ بھی کر دے گا اور اسے ساتھ بھی لے جائے گا"...... روجر نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس"...... ساؤل نے جواب دیا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا اور ٹائیگر نے رسیور ساؤل کے کان سے ہٹا کر اسے کریڈل پر رکھ دیا۔

"اب مجھے کھولو"...... ساؤل نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اسے کھول دیا۔

"اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے۔ تم نے جس انداز میں مجھے مجبور کیا ہے میں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی ورنہ تم چاہے جتنا بھی تشدد کر لیتے میں اصل بات نہ بتاتی"...... ساؤل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے خواہ مخواہ ضد کی۔ بہرحال اب چھوڑو۔ میں تمہارا ممنون ہوں کہ تمہاری وجہ سے میں اپنے ساتھی سے مل سکوں گا"۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو ساؤل نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کرنل ڈیوڈ اپنے آفس میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیپٹن برنارڈ کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جلدی کراؤ بات۔ نانسنس۔ جلدی۔ فوراً"...... کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا۔

"ہیلو سر۔ میں کیپٹن برنارڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد کیپٹن برنارڈ کی آواز سنائی دی۔

"مجھے معلوم ہے نانسنس کہ تم کیپٹن برنارڈ بول رہے ہو۔ یہ بتاؤ کہ کیا ہوا ہے۔ کیا وہ زخمی پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک ہوا ہے یا نہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"جناب۔ اس پورے ہسپتال میں کوئی پاکیشیائی مریض نہیں ہے۔ صرف دو مریض تھے۔ وہ دونوں کارمن تھے جنہیں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ البتہ ہسپتال کے عملے کے دس افراد تھے جن میں چار نرسیں، چار پیرامیڈیکل سٹاف کے آدمی اور دو ڈاکٹر تھے۔ انہیں بھی ہلاک کر دیا گیا ہے"...... کیپٹن برنارڈ نے کہا۔

"وہ۔ وہ میک اپ میں ہو گا۔ میں خود آ رہا ہوں۔ تم وہیں رکو"...... کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ ایک بار پھر گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیپٹن بائر کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ کراؤ بات"...... کرنل ڈیوڈ نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"سر۔ میں کیپٹن بائر بول رہا ہوں سر"...... چند لمحوں بعد کیپٹن بائر کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ ہاں۔ بولو۔ کیا روجر پکڑا گیا ہے یا نہیں۔ بولو"۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں باس۔ وہ رالف ہی سٹار کلب سے غائب ہے اور کسی کو نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہے"...... کیپٹن بائر نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ غائب ہو اور

کسی کو معلوم نہ ہو۔ نانسنس۔ میں تمہیں گولی سے اڑا دوں گا۔ اسے تلاش کرو۔ ہر صورت میں تلاش کرو۔ ہر قیمت پر ورنہ مرنے کے لئے تیار رہو۔ نانسنس"...... کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار الفا روڈ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں ویسٹ گرین عمارت میں ہسپتال بنایا گیا تھا۔ یہ ایک منزلہ عمارت تھی۔ جیسے ہی اس کی کار گیٹ کے سامنے رکی ایک طرف سے ایک آدمی نے آکر اسے سیلوٹ کیا۔

"پھاٹک کھلواؤ۔ نانسنس۔ کیا اب مجھے اتر کر اندر جانا ہو گا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو اس آدمی نے تیزی سے آگے بڑھ کر پھاٹک کو دھکیل کر کھول دیا اور ڈرائیور کار اندر لے گیا۔ اندر کار رکتے ہی کرنل ڈیوڈ نیچے اترا تو ایک طرف سے کیپٹن برنارڈ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آیا اور اس نے سیلوٹ کیا۔

"کہاں ہیں مریضوں کی لاشیں۔ بولو"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"آئیے سر"...... کیپٹن برنارڈ نے کہا اور پھر اس کی رہنمائی میں کرنل ڈیوڈ نیچے تہہ خانوں میں پہنچ گیا۔ وہاں واقعی ایک چھوٹا سا ہسپتال بنا ہوا تھا۔

"یہ تھے مریض سر"...... کیپٹن برنارڈ نے ایک کمرے میں داخل

ہو کر کہا جہاں دو آدمیوں کی لاشیں بیڈز پر پڑی ہوئی تھیں۔ انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔

"اوہ نہیں۔ ان میں سے کوئی بھی عمران نہیں ہے۔ اس کا قدوقامت اس سے مختلف ہے لیکن وہ یہیں تھا۔ پھر کہاں گیا وہ"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اور لاشیں تو عملے کی ہیں جناب"...... کیپٹن برنارڈ نے کہا۔

"سب لاشیں مجھے دکھاؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ پورے ہسپتال میں گھوم کر تمام لاشیں چیک کر چکا تھا۔ پھر اوپر رہائشی یونٹ بھی اس نے خود چیک کیا لیکن عمران واقعی وہاں موجود نہ تھا۔

"میں اس ڈاکٹر رونالڈ کی ہڈیاں توڑ دوں گا۔ اب وہی بتائے گا کہ عمران کہاں ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

"ان لاشوں کا کیا کرنا ہے"...... کیپٹن برنارڈ نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ سب کارمن ایجنٹ ہیں اس لئے پولیس کو کال کر کے اسے جی پی فائیو کا حوالہ دے کر کارروائی کرو"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن برنارڈ کے سر ہلانے پر وہ کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا اور چند لمحوں بعد اس کی کار ایک بار پھر ہیڈ کوارٹر کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

"اس نانسنس ڈاکٹر رونالڈ کو بتانا پڑے گا۔ میں اس کی روح سے بھی اگلوا لوں گا"۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا سر"...... ڈرائیور نے چونک کر کہا۔

"شٹ اپ۔ تم کار چلاؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یقیناً اس روجر کو اطلاع مل گئی ہو گی کہ ڈاکٹر رونالڈ کو پکڑ لیا گیا ہے اس لئے یقیناً اس نے عمران کو وہاں سے نکال لیا ہو گا۔ اوہ۔ اوہ"...... کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر اونچی آواز میں خود کلامی کے انداز میں کہا لیکن اس بار ڈرائیور خاموش بیٹھا رہا۔

"ڈرائیور۔ سٹار کلب چلو"...... کرنل ڈیوڈ نے اچانک چیخ کر کہا۔

"یس سر"...... ڈرائیور نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد کار سٹار کلب کی دو منزلہ عمارت کے سامنے جا کر رک گئی۔ کار پر چونکہ جی پی فائیو کا مخصوص نشان موجود تھا اور ساتھ ہی وہ مخصوص نشانات بھی موجود تھے جس سے پتہ چلتا تھا کہ یہ کار جی پی فائیو کے چیف کے لئے مخصوص ہے اور ویسے بھی پورے تل ابیب کے لوگ کرنل ڈیوڈ اور اس کی مخصوص کار سے بخوبی واقف تھے اس لئے کار رکتے ہی گیٹ پر موجود دو دربانوں میں سے ایک دوڑتا ہوا کار کی طرف آیا جبکہ دوسرا تیزی سے اندر چلا گیا تھا۔ دربان نے رکوع کے بل جھک کر سلام کیا لیکن کرنل ڈیوڈ نے اس کی طرف دیکھنا بھی

گوارا نہ کیا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازہ کھول کر وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا ایک طرف سے ایک نوجوان دوڑتا ہوا آیا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"میرا نام راسکی ہے جناب۔ میں یہاں کا مینجر ہوں۔ آپ کی آمد ہمارے لئے باعث اعزاز ہے جناب"...... مینجر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سپروائزر رالف کہاں ہے۔ بولو ورنہ اس پورے کلب کو میزائلوں سے اڑا دوں گا"...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ تو دو روز ہوئے جناب نوکری چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ واپس کارمن جا رہا ہے۔ وہ کارمن نژاد تھا لیکن طویل عرصے سے یہاں رہ رہا تھا"...... مینجر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ کرنل ڈیوڈ کوئی جواب دیتا اچانک اس کا ڈرائیور ہاتھ میں ٹرانسمیٹر پکڑے تیزی سے اس کے قریب پہنچا۔ ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز وقفے وقفے سے نکل رہی تھی۔

"جناب کال ہے"...... ڈرائیور نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو کرنل ڈیوڈ نے ٹرانسمیٹر اس کے ہاتھ سے لے کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کیپٹن بائر کالنگ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کیپٹن بائر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کرنل ڈیوڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں نے رالف کو ٹریس کر کے گرفتار کر لیا ہے لیکن وہ کچھ بتا نہیں رہا۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ اسے ہیڈ کوارٹر پہنچا دیا جائے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کیپٹن بائر نے کہا۔

"کہاں سے گرفتار کیا ہے اور کیسے ٹریس ہوا ہے وہ۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے چونک کر کہا۔

"باس۔ سٹار کلب سے میں نے اس کا تفصیلی حلیہ معلوم کیا اور پھر وہاں کے ایک ویٹر نے مجھے بتایا کہ رالف کو اس نے آج صبح کارسن مارکیٹ کے قریب ایک ٹیکسی سے اترتے ہوئے دیکھا تھا اور ویٹر اس ٹیکسی ڈرائیور کو جانتا تھا۔ اس کا نام معلوم ہونے پر میں نے اس ٹیکسی ڈرائیور کو تلاش کر لیا تو اس نے مجھے بتایا کہ اس نے رالف کو تھراکس تھیٹر کے سامنے ڈراپ کیا تھا۔ میں تھراکس تھیٹر کے علاقے میں پہنچ گیا۔ وہاں ایک آدمی سے معلوم ہوا کہ رالف تھیٹر کے عقب میں ایک آبادی میں رہتا ہے اور اس نے یہ بھی بتا دیا کہ وہ ابھی بروس میڈیسن مارکیٹ سے آ رہا ہے۔ اس نے رالف کو وہاں دیکھا تھا۔ چنانچہ میں اپنے گروپ سمیت فوراً بروس میڈیسن مارکیٹ پہنچ گیا اور تھوڑی سی تلاش کے بعد ہم نے رالف کو ٹریس کر کے گرفتار کر لیا۔ اس کے پاس ادویات موجود تھیں۔ ہم نے اس سے وہیں پوچھ گچھ کی لیکن وہ کسی بات کا اقرار ہی نہیں کر رہا۔

اوور"...... کیپٹن بائر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ عمران کے لئے ادویات خریدتا پھر رہا ہو گا۔ اسے لے کر فوراً ہیڈ کوارٹر پہنچو۔ میں اس وقت سٹار کلب میں موجود ہوں میں بھی وہیں پہنچ رہا ہوں لیکن سنو۔ اسے ہر صورت میں زندہ ہیڈ کوارٹر پہنچنا چاہئے اور جلدی۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ تیزی سے مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے مینجر اور اس کے ساتھیوں کی طرف مڑ کر دیکھنا بھی گوارا نہ کیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ہیڈ کوارٹر کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی کیونکہ اسے یقین تھا کہ عمران ابھی تک بے ہوش اور بیمار پڑا ہے اور اس رالف سے معلومات ملتے ہی وہ اس پر چڑھ دوڑے گا اور پھر اسے ہلاک کر کے اس کی لاش صدر کے سامنے لے جا کر رکھ دے گا اور اس کے ساتھ ہی وہ پوری دنیا کے یہودیوں کے لئے ہیرو کا درجہ حاصل کر لے گا اس لئے مسرت سے اس کی باچھیں کھلی جا رہی تھیں اور پھر ہیڈ کوارٹر پہنچ کر کرنل ڈیوڈ اپنے آفس میں پہنچا ہی تھا کہ اسے اطلاع مل گئی کہ کیپٹن بائر ایک آدمی کو لے کر ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا ہے اور اس آدمی کو بلیک روم میں پہنچا دیا گیا ہے تو کرنل ڈیوڈ نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی

دی۔

"بلیک روم کے کیپٹن ڈک سے بات کراؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ میں کیپٹن ڈک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اس ڈاکٹر رونالڈ کی کیا پوزیشن ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"وہ کرسی پر جکڑا ہوا موجود ہے سر۔ لیکن وہ بے حد شور مچاتا رہا ہے"...... کیپٹن ڈک نے کہا۔

"شور مچاتا رہا ہے۔ نانسنس۔ اسے گولی مار کر اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال دو۔ اس نے غلط بیانی کی ہے۔ ہسپتال سے اسے ہٹا کر ہم سے انعام لینے آگیا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور سنو۔ جو دوسرا آدمی آیا ہے اس کی ہڈیاں توڑ کر اس سے معلوم کرو کہ پاکیشیائی ایجنٹ کہاں ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے اسی طرح تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"آپ نہیں آئیں گے باس"...... کیپٹن ڈک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ اب نانسنس لوگوں سے پوچھ گچھ میں نے ہی کرنی ہے تو پھر تمہیں فارغ کیوں نہ کر دیا جائے"...... کرنل

ڈیوڈ نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"نانسنس"...... کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور اس پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیپٹن بائر سے بات کراؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیپٹن بائر بول رہا ہوں سر"...... چند لمحوں بعد کیپٹن بائر کی آواز سنائی دی۔

"تم بھی بلیک روم میں پہنچ جاؤ اور اس رالف سے اصل بات اگلوانے میں کیپٹن ڈک کی مدد کرو اور پھر جہاں بھی وہ پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہو وہاں ریڈ کرواور اسے گولیوں سے اڑا کر پھر مجھے کال کرو۔ یہ سب کام تم نے کرنے ہیں۔ میں اس پاکیشیائی ایجنٹ کی لاش دیکھنا چاہتا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہاں اور بھی لوگ ہو سکتے ہیں اس لئے ایسے انداز میں ریڈ کرنا کہ وہ سنبھل ہی نہ سکیں۔ جو نظر آئے اسے اڑا دینا۔ کسی سے کوئی رعایت کرنے کی ضرورت نہیں ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھتا ہوں سر"...... کیپٹن بائر نے کہا۔

"اوکے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس نے عمران کی ہلاکت کا ٹاسک کیپٹن بائر کو اس لئے سونپا تھا کہ اسے خیال آگیا تھا کہ صدر صاحب کو اگر معلوم ہو گیا کہ عمران بے بسی اور بیماری کی حالت میں ہاتھ آگیا تھا لیکن کرنل ڈیوڈ نے اسے ہلاک کر دیا ہے تو کہیں وہ اس کے خلاف ایکشن نہ لے لیں۔ گو اسے یاد تھا کہ صدر صاحب نے اسے کہا تھا کہ وہ عمران کو زندہ یا مردہ دونوں صورتوں میں دیکھنا چاہتے ہیں لیکن وہ جانتا تھا کہ صدر صاحب کا موڈ یہ سن کر بھی بدل سکتا تھا کہ عمران بیماری کی وجہ سے بے بس تھا لیکن کرنل ڈیوڈ نے دانستہ اسے ہلاک کر دیا ہے اس لئے اس نے خود وہاں جانے کی بجائے کیپٹن بائر کے ذمے یہ ڈیوٹی لگا دی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ جہاں عمران ہو گا وہاں بہرحال اور لوگ بھی ہوں گے اس لئے لامحالہ وہاں فائرنگ بھی ہو گی اور کوئی نہ کوئی مر بھی سکتا ہے۔ ایسی صورت میں بھی صدر کو یقین دلایا جا سکتا ہے کہ عمران ریڈ کے دوران گولی لگنے سے ہلاک ہوا ہے اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیپٹن بائر بول رہا ہوں سر۔ ہیڈ کوارٹر سے۔ اس رالف نے بڑی مشکل سے زبان کھولی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ کارسن کالونی کی ایک کوٹھی میں موجود ہے لیکن وہ وہاں اکیلا

ہے اور بیماری کی وجہ سے بالکل بے حس و حرکت ہے اور اس نے اسے ادویات لینے کے لئے بھیجا ہے ۔ وہ ادویات اسے بڑی مشکل سے ملی تھیں ۔ وہ ادویات لے کر واپس جا رہا تھا کہ ہمارے ہاتھ لگ گیا"...... کیپٹن بائر نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ تم وہاں جاؤ اور جو کچھ میں نے کہا ہے ویسے ہی کرو کیا نمبر ہے اس کوٹھی کا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن بائر نے نمبر بتا دیا۔

"اس نے روجر کے بارے میں کچھ بتایا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے چونک کر کہا۔

"یس سر ۔ اس نے بتایا ہے کہ روجر جو ڈبل ڈکس کا چیف ہے وہ روز میری کلب کے نیچے تہہ خانوں میں رہتا ہے لیکن میں نے اسے بتایا کہ روز میری کلب کو تو میزائلوں سے تباہ کر دیا گیا ہے تو اس نے کہا کہ اس کے علاوہ اسے کچھ معلوم نہیں ہے"...... کیپٹن بائر نے کہا۔

"اسے بعد میں تلاش کر لیں گے ۔ تم فوراً جاؤ اور اس پاکیشیائی ایجنٹ کا خاتمہ کر دو"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا ۔ یہ اطلاع ملنے پر کہ عمران اس کوٹھی میں اکیلا ہے ایک بار تو اس کا دل چاہا تھا کہ وہ کیپٹن بائر کے ساتھ جائے اور اپنے ہاتھوں سے اس کے سینے میں

گولیاں اتار دے لیکن پھر اس نے اس لئے ارادہ بدل دیا کہ وہ یہ اطلاع صدر تک کسی صورت نہ پہنچانا چاہتا تھا کہ اس نے عمران کو ہلاک کیا ہے ۔ بہرحال اسے اب مکمل یقین تھا کہ عمران کیپٹن بائر کے ہاتھوں ہلاک ہو جائے گا اس لئے اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔ پھر جب ایک گھنٹہ گزر گیا لیکن کیپٹن بائر کی طرف سے کوئی کال نہ آئی تو اس نے ٹرانسمیٹر نکال کر اس پر کیپٹن بائر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور اس کا بٹن آن کر کے اس نے بار بار کال دینا شروع کر دی لیکن دوسری طرف سے کال ہی اٹنڈ نہ کی جا رہی تھی۔

"یہ کیا ہو گیا ۔ یہ کال کیوں اٹنڈ نہیں کی جا رہی"...... کرنل ڈیوڈ نے ٹرانسمیٹر آف کر کے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا کر فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"کرسٹوفر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر ۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"ایک پتہ نوٹ کرو"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر اس نے وہ پتہ دوہرا دیا جو کیپٹن بائر نے بتایا تھا۔

"یس سر"..... کرسٹوفر نے کہا۔

"اس پتے پر پاکیشیائی ایجنٹ کی موجودگی کی اطلاع ملی تھی۔ کیپٹن بائر اپنے گروپ کے ساتھ وہاں ریڈ کرنے گیا تھا لیکن ابھی تک اس کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی اور نہ ہی وہ ٹرانسمیٹر کال اٹنڈ کر رہا ہے۔ تم فوراً اس ایڈریس پر جاؤ اور وہاں موجود کیپٹن بائر سے کہو کہ وہ فوراً مجھے کال کرے"..... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"نانسنس۔ میں اس غیر ذمہ دار آدمی کو گولی مار دوں گا۔ نانسنس۔ نجانے کون ایسے لوگوں کو بھرتی کر لیتا ہے۔ نانسنس"۔ کرنل ڈیوڈ کو کیپٹن بائر پر بے پناہ غصہ آ رہا تھا اور پھر تقریباً بیس پچیس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... کرنل ڈیوڈ نے حلق پھاڑ کر کہا۔

"کرسٹوفر بول رہا ہوں جناب"..... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کرسٹوفر۔ نانسنس۔ میں نے تو کہا تھا کہ کیپٹن بائر سے کہو کہ وہ مجھ سے بات کرے۔ نانسنس۔ کراؤ بات"..... کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر۔ میں کرسٹوفر بول رہا ہوں۔ یہاں کیپٹن بائر اور اس کے چار ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں ہو۔ پاگل ہو گئے ہو۔ کیا خواب دیکھ رہے ہو۔ نانسنس۔ کیا کہہ رہے ہو تم"..... کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن میں کرسٹوفر کی بات سن کر بے اختیار دھماکے ہونا شروع ہو گئے تھے۔

"میں درست کہہ رہا ہوں جناب۔ پھاٹک کھلا ہوا تھا اور اندر خاموشی تھی۔ میں اندر گیا تو یہاں دو آدمیوں کی لاشیں پھاٹک کی سائیڈ میں پڑی تھیں جبکہ دو آدمیوں کی لاشیں برآمدے کے قریب اور کیپٹن بائر کی لاش اندرونی راہداری میں ایک دروازے کے قریب پڑی ہوئی تھی۔ کمرے میں بھی جدوجہد کے آثار موجود تھے اور وہاں خون بھی ادھر ادھر بکھرا ہوا ہے اور پوری کوٹھی خالی ہے جناب۔ البتہ کوٹھی کے باہر جی پی فائیو کی ایک کار موجود ہے۔ میں اس کوٹھی سے ہی آپ کو کال کر رہا ہوں"..... کرسٹوفر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ایک کار۔ اوہ۔ اوہ۔ کیپٹن بائر اگر چار آدمیوں کو ساتھ لے گیا تھا تو کاریں دو ہونی چاہئیں۔ جو کار موجود ہے اس کا نمبر کیا ہے"..... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"جناب۔ باہر تو ایک کار موجود ہے"..... کرسٹوفر نے جواب

دیا اور ساتھ ہی اس نے نمبر بھی بتا دیا۔

"کسی بیمار مفلوج آدمی کی لاش ہے وہاں"...... کرنل ڈیوڈ نے اس انداز میں کہا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ کیا پوچھے اور کیا نہ پوچھے۔

"نہیں جناب۔ سوائے ان پانچ لاشوں کے یہاں کچھ نہیں ہے"...... کرسٹوفر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ تم"...... کرنل ڈیوڈ نے اس بار ڈھیلے سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ بائر سیکشن سے روڈی بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم باس"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کیپٹن بائر کہاں ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر پوچھا۔

"جناب۔ وہ چار آدمیوں کو ساتھ لے کر کارسن کالونی ریڈ پر گئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کتنی کاروں پر گئے ہیں وہ سب"...... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"دو کاروں پر"...... روڈی نے جواب دیا۔

"دونوں کاروں کے نمبرز بتاؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ایک منٹ سر۔ میں ابھی بتاتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سر"...... چند لمحوں بعد روڈی کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"یس"...... کرنل ڈیوڈ نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ شاید اس خبر کے شاک سے باہر آ گیا تھا اور دوسری طرف سے روڈی نے دونوں کاروں کے نمبر بتا دیئے۔

"سنو۔ کیپٹن بائر اپنے چاروں ساتھیوں سمیت کارسن کالونی کی اس کوٹھی میں جہاں وہ ریڈ کرنے گیا تھا ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ان پانچوں کی لاشیں وہاں موجود ہیں اور ایک کار بھی باہر موجود ہے۔ اب میں تمہیں اس سیکشن کا انچارج بنا رہا ہوں۔ تم ان پانچوں کی لاشیں بھی وہاں سے اٹھوا لو اور دوسری کار کو بھی پورے تل ابیب میں ٹریس کراؤ اور سنو۔ اس کوٹھی میں پاکیشیائی ایجنٹ بیمار اور مفلوج حالت میں پڑا ہوا تھا۔ اسے گرفتار کرنے کے لئے کیپٹن بائر وہاں گیا تھا لیکن اس کی ہلاکت بتا رہی ہے کہ وہاں اس پاکیشیائی ایجنٹ کے حمایتی پہنچ گئے ہوں گے اور انہوں نے ہی کیپٹن بائر اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا اور جی پی فائیو کی کار میں اس مفلوج پاکیشیائی ایجنٹ کو لے جایا گیا ہے اس لئے فوراً پورے تل ابیب میں اس کار کی تلاش کراؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے چند بٹن پریس کر دیئے۔

"میجر ہاکسن بول رہا ہوں۔ ہیڈ کوارٹر انچارج"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کارسن کالونی کی ایک کوٹھی میں پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران بیماری اور فالج زدہ حالت میں موجود تھا۔ میں نے کیپٹن بائر کو حکم دیا تھا کہ وہ وہاں ریڈ کرے لیکن ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ وہاں کیپٹن بائر اور اس کے چار ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں اور وہ پاکیشیائی ایجنٹ غائب ہے اور جی پی فائیو کی ایک کار بھی غائب ہے مجھے یقین ہے کہ اس کار میں اس پاکیشیائی ایجنٹ کو ڈال کر لے جایا گیا ہے۔ میں نے کیپٹن بائر کے نمبر ٹو روڈی کو سیکشن انچارج بنا دیا ہے۔ اس کے آرڈر بھی بھجوا دو اور جی پی فائیو کے تمام سیکشنوں کو بھی حکم دے دو کہ وہ پورے تل ابیب میں اس کار کو تلاش کریں اور اس پاکیشیائی ایجنٹ کو بھی"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں تفصیلی احکامات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ کیا نمبر ہے اس کار کا"...... میجر ہاکسن نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا تو کرنل ڈیوڈ نے نمبر بتا دیا۔

"سنو۔ سب کو حکم دے دو کہ مجھے ہر قیمت پر یہ پاکیشیائی ایجنٹ چاہئے۔ مردہ یا زندہ۔ جیسے ہی کوئی رپورٹ ملے مجھے فوراً اطلاع دی جائے"...... کرنل ڈیوڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور کریڈل پر ڈالا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی کی پشت سے کمر لگا کر بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ جیسے وہ ذہنی اور جسمانی طور پر بے حد تھک گیا ہو۔

سیاہ رنگ کی کار تیزی سے تل ابیب کی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر روجر کا آدمی کنگ تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر ٹائیگر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ بدلا ہوا تھا کیونکہ کنگ اپنے ساتھ ماسک میک اپ باکس لے آیا تھا اور ٹائیگر نے خود ہی ایک ماسک اپنے چہرے اور سر پر چڑھا کر اسے ایڈجسٹ کر لیا تھا۔ پھر وہ ساؤل کو گڈ بائی کہہ کر کنگ کے ساتھ پلازہ کی پارکنگ میں پہنچا جہاں سیاہ رنگ کی کار موجود تھی اور اب وہ دونوں اس کار میں سوار تیزی سے سڑک پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ کنگ نے اسے بتا دیا تھا کہ ان کی منزل کارسن کالونی ہے جہاں عمران موجود تھا۔

"کیا کارسن کالونی تو تل ابیب کے نواح میں ہے"...... ٹائیگر نے کنگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... کنگ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا تو ٹائیگر نے

اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً پون گھنٹے کی مسلسل اور تیز ڈرائیونگ کے بعد کار ایک نو تعمیر شدہ رہائشی کالونی میں داخل ہوئی اور پھر تھوڑی دیر بعد کنگ نے کار ایک کوٹھی کے بند گیٹ کے سامنے روک دی۔

"یہ کوٹھی ہے"...... کنگ نے کہا اور نیچے اتر کر اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"یہ چھوٹا پھاٹک باہر سے بند ہے"...... ٹائیگر نے کار سے نیچے اترتے ہوئے پھاٹک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ رالف کہیں گیا ہوا ہے۔ پھر تو عمران صاحب اندر اکیلے ہوں گے۔ آئیے"...... کنگ نے کہا اور چھوٹا پھاٹک کھول کر وہ اندر داخل ہوا تو اس کے پیچھے ٹائیگر بھی اندر داخل ہو گیا۔ کوٹھی پر خاموشی طاری تھی۔ وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے اندرونی طرف بڑھنے لگے۔ ٹائیگر کے دل کی عجیب کیفیت ہو رہی تھی کیونکہ کافی طویل وقفے کے بعد وہ اب عمران سے مل رہا تھا اور اسے مسرت اس بات پر تھی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کا باس زندہ تھا۔ پھر جیسے ہی وہ ایک کمرے میں داخل ہوئے وہاں بیڈ پر اسے عمران لیٹا ہوا نظر آ گیا۔ عمران کی تیز نظریں ان دونوں پر جمی ہوئی تھیں اور اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔

"باس۔ باس۔ میں ٹائیگر ہوں باس"...... ٹائیگر نے یکلخت چیخ کر کہا اور تیزی سے آگے بڑھا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل

سانس لیا۔

"میں تو سمجھا تھا کہ ملک اموت صاحب اپنے اسسٹنٹ سمیت تشریف لے آئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"جناب۔ رالف مارکیٹ گیا ہے یا آپ نے بھیجا ہے"۔ کنگ نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ روجر کا آدمی ہے باس۔ اس کا نام کنگ ہے"...... ٹائیگر نے عمران کی نظروں میں سوالیہ نشان دیکھتے ہوئے کہا۔

"سوری مسٹر کنگ۔ میرا جسم بے حس و حرکت ہے ورنہ کنگ کی خدمت میں ضرور شاہانہ سلام پیش کرتا۔ ویسے رالف کو میں نے مارکیٹ بھیجا ہے کچھ میڈیسن لانے کے لئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ واقعی باہمت ہیں جناب کہ اس حالت میں بھی آپ اس انداز میں باتیں کر رہے ہیں۔ بہرحال میں اب واپس جا رہا ہوں۔ گڈ بائی"...... کنگ نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"پھاٹک باہر سے بند کر دینا تاکہ رالف اندر آسکے"...... ٹائیگر نے کنگ سے کہا تو کنگ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ٹائیگر نے عمران کو پوری تفصیل سے یہاں تک پہنچنے کے حالات بتا دیئے۔

"ہمارا تل ایبب سے نکلنا بے حد ضروری ہے ورنہ جی پی فائیو بہرحال ہمیں تلاش کر لے گی۔ اب تک میں نے اس سلسلے میں نہ سوچا تھا کہ تم سے ملاقات نہ ہو رہی تھی۔ لیکن اب ہم نے فوراً یہاں سے نکلنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن باس آپ کی یہ حالت۔ پھر کیسے ہو گا یہ سب کچھ"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"میں نے رالف کے ذریعے جو ادویات منگوائی ہیں ان کے انجکشن لگنے سے چند گھنٹوں بعد میں اس قابل بہرحال ہو جاؤں گا کہ اٹھ بیٹھ سکوں لیکن رالف کو گئے ہوئے کافی دیر ہو گئی ہے۔ اسے اب تک واپس آ جانا چاہئے تھا"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"باس۔ میں کچھ اسلحہ لے لوں۔ میرے پاس اسلحہ نہیں ہے اور یہاں کسی بھی وقت اسلحے کی ضرورت پڑ سکتی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ اسلحہ بھی لے لو اور اس کوٹھی کو بھی اچھی طرح آگے پیچھے سے چیک کر لو۔ ہم آتش فشاں کے دہانے پر موجود ہیں۔ کسی بھی وقت ہمیں یہاں سے نکلنا پڑ سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر تیزی سے کمرے سے باہر آ گیا تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے کی الماری میں موجود اسلحے تک پہنچ گیا۔ وہاں جب اسے سائیلنسر لگے مشین پسٹل نظر آئے تو اس نے انہیں ترجیح دی اور پھر اس نے ایک سائیلنسر لگا مشین پسٹل اور اس کا میگزین اٹھا کر اس نے فٹ کیا اور پھر اسے جیب میں ڈال کر وہ باہر آ گیا۔ اب اس نے کوٹھی کا راؤنڈ لگانے کا فیصلہ کیا تاکہ کسی بھی

ممکنہ خطرے کی صورت میں وہ یہاں سے بحفاظت نکل سکیں اور پھر وہ عقبی طرف گیا ہی تھا کہ اچانک اس کے کانوں میں کوٹھی کے فرنٹ کی طرف سے قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے مڑا اور پھر دوڑتا ہوا سائیڈ گلی سے فرنٹ کی طرف گیا ہی تھا کہ وہ یہ دیکھ کر حیران ہو گیا کہ چھوٹا پھاٹک کھلا ہوا تھا اور دو آدمی برآمدے تک پہنچ چکے تھے جبکہ دو آدمی پھاٹک کے اندر داخل ہو رہے تھے۔ ان چاروں کا انداز بتا رہا تھا کہ ان کا تعلق کسی مقامی سرکاری ایجنسی سے ہے اور وہ بے حد چوکنا اور محتاط نظر آ رہے تھے۔ ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے سائیلنسر لگا ہوا مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے پھاٹک بند کر کے آگے بڑھتے ہوئے دونوں آدمی چیختے ہوئے نیچے گرے۔ ان کی چیخیں سن کر برآمدے کے قریب پہنچے ہوئے دونوں آدمی اچھل کر مڑے ہی تھے کہ ٹائیگر نے ان پر فائر کھول دیا اور ایک بار پھر ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں بھی چیختے ہوئے برآمدے میں ہی گر گئے تو ٹائیگر تیزی سے دوڑتا ہوا برآمدے میں پہنچا ہی تھا کہ یکلخت غوطہ کھا کر وہ ایک ستون کی اوٹ میں ہو گیا اور دوسرے لمحے اس کے سائیلنسر لگے مشین پسٹل سے ایک بار پھر ٹھک ٹھک کی آوازیں نکلیں اور راہداری میں آتا ہوا ایک آدمی چیخ کر نیچے گرا ہی تھا کہ ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھا۔ اسے خدشہ تھا کہ کہیں راہداری میں موجود آدمی نے اندر کمرے میں عمران پر فائر نہ کھول دیا ہو۔ وہ دوڑتا ہوا آگے بڑھ کر کمرے میں داخل ہوا تو بے

اختیار اس نے ایک طویل سانس لیا کیونکہ عمران زندہ سلامت موجود تھا۔

"کیا ہوا ہے ٹائیگر۔ یہ کون تھا"...... عمران نے کہا۔

"میں آ رہا ہوں باس"...... ٹائیگر نے اچانک ایک خیال کے تحت کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر آیا اور پھر وہ دوڑتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے پھاٹک کھولا اور باہر آیا ہی تھا کہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ سامنے جی پی فائیو کی دو کاریں موجود تھیں لیکن دونوں کاروں میں کوئی بھی آدمی موجود نہ تھا۔ ٹائیگر نے تیزی سے سڑک کراس کی اور پھر اس نے ایک کار کا دروازہ کھولا تو وہ کھل گیا۔ دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا کیونکہ چابی اگنیشن میں موجود تھی۔ اس نے کار سٹارٹ کی اور اسے موڑ کر پھاٹک کی طرف لے آیا۔ پھاٹک کے سامنے اس نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ چھوٹے پھاٹک سے اندر گیا۔ اس نے ایک نظر لاشوں کی طرف دیکھا کہ کہیں یہ باہر سے نظر تو نہیں آ جائیں گی لیکن ان لاشوں کی پوزیشن ایسی تھی کہ وہ باہر سے نظر نہ آ سکتی تھیں تو اس نے پھاٹک کھول دیا اور پھر کار وہ اندر لے آیا۔ پھر اس نے اسے موڑ کر برآمدے کے قریب روکا اور پھر نیچے اتر کر اس نے جا کر پھاٹک بند کیا اور ایک بار پھر دوڑتا ہوا اس کمرے میں گیا جہاں عمران ویسے ہی بستر پر لاش کی طرح پڑا ہوا تھا۔

"کیا کرتے پھر رہے ہو تم"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے

تیں کہا۔

"ہمیں یہاں سے فوراً نکلنا ہے باس۔ جی پی فائیو نے یہاں ریڈ کیا ہے اور کسی بھی لمحے ان کا دوسرا گروپ یہاں آ سکتا ہے ......" ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ لیکن ہم کہاں اور کیسے جائیں گے ......" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں سے تو نکلیں باس۔ پھر دیکھا جائے گا" ۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اچھا۔ ٹھیک ہے ......" عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ایک منٹ۔ میں ابھی آیا باس ......" اچانک ٹائیگر کو ایک خیال آیا تو وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا اس کمرے میں پہنچا جہاں الماری میں سے اس نے اسلحہ نکالا تھا۔ اس الماری کے سب سے نچلے خانے میں کرنسی نوٹوں کے بنڈل پڑے ہوئے اس نے دیکھے تھے۔ اسے اچانک خیال آ گیا تھا کہ اسے یہ کرنسی نوٹ اپنے پاس رکھنے چاہئیں کیونکہ بغیر کرنسی کے وہ یہاں کچھ بھی نہ کر سکتے تھے۔ اس نے نچلے خانے میں موجود تمام بنڈل اٹھا کر کوٹ کی اندرونی اور بیرونی جیبوں میں رکھ لئے اور پھر واپس مڑ کر دوڑتا ہوا عمران والے کمرے میں آیا اور اس نے جھک کر عمران کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالنے کی کوشش کی۔ گو عمران کا وزن ویسے ہی کافی تھا اور پھر بے حس ہونے کی وجہ سے تو اس کا وزن مزید بڑھ گیا تھا لیکن ٹائیگر کو معلوم تھا کہ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے اس لئے اس نے دانت بھینچ کر پوری قوت صرف کی اور پھر وہ عمران کو کاندھے پر لادنے میں کامیاب ہو گیا اور پھر وہ اسے اٹھائے تیزی سے کمرے سے باہر آ گیا۔ اس نے کار کا عقبی دروازہ کھولا اور عمران کو سیٹ پر لٹا کر اس نے بیلٹس کس دیں تاکہ عمران سیٹ سے نیچے نہ گر سکے۔ پھر ٹائیگر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور اس نے کار ایک جھٹکے سے پھاٹک کی طرف بڑھا دی۔ پھاٹک کے قریب کار روک کر وہ نیچے اترا اور پھاٹک کھول کر اس نے کار نکال کر روکی اور پھر ایک بار پھر نیچے اتر کر اس نے پھاٹک بند کیا اور چھوٹے پھاٹک کو باہر سے بند کر کے وہ ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے پھاٹک اس لئے بند کر دیا تھا کہ اندر موجود لاشیں فوری چیک نہ ہو سکیں۔

"باس۔ ہم اس زین کی رہائش گاہ پر چلتے ہیں۔ وہاں ہم محفوظ رہیں گے ......" ٹائیگر نے کار آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تم سیدھے بندرگاہ پر چلو۔ جی پی فائیو کی کار قسمت سے مل گئی ہے۔ اب اس کا فائدہ اٹھانا ہے۔ وہاں جی پی فائیو کا نام لے کر تم نے کوئی بڑی تیز رفتار اور جدید لانچ حاصل کرنی ہے جس کے فیول ٹینک فل ہوں۔ ہم اس لانچ کے ذریعے قبرص جائیں گے۔ اس طرح ہم محفوظ ہو سکتے ہیں ......" عمران نے کہا۔

"یس باس ......" ٹائیگر نے کہا اور پھر وہ جی پی فائیو کی کار دوڑاتا ہوا اس کالونی سے نکل کر اس سڑک پر آگے بڑھتا چلا گیا جو گھاٹ کی طرف جاتی تھی۔ وہ چونکہ پہلے ہی تل ابیب کا تفصیلی نقشہ غور سے

دیکھ چکا تھا اس لئے اسے اس بارے میں کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ تھی۔ جی پی فائیو کا نام کھل جا سم سم ثابت ہو رہا تھا کیونکہ باوجود تیز رفتار ہونے کے کوئی پولیس آفیسر اس کے پیچھے نہ آیا تھا اور ٹریفک بھی بیک مرر میں جی پی فائیو کا نام پڑھ کر انہیں خود بخود راستہ دے رہی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ ان کی کار انتہائی تیز رفتاری سے گھاٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"باس۔ قبرص کا یہاں سے کافی فاصلہ ہے اور یہ کار بہرحال چیک ہو جائے گی اور گھاٹ سے انہیں معلوم ہو جائے گا کہ ہم لانچ پر گئے ہیں"...... ٹائیگر نے اچانک کہا۔

"سب کچھ ہو جائے گا لیکن اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اب تک بچائے رکھا ہے تو آئندہ بھی بچا لے گا ورنہ اگر موت آ گئی تو پھر بچنے کا سوچنا ہی حماقت ہے"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں ہلا دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کی مسلسل اور تیز رفتار ڈرائیونگ کے بعد وہ گھاٹ پر پہنچ گئے۔

"کار کو قریب لے جا کر روکنا تاکہ گھاٹ پر موجود افراد جی پی فائیو کی کار دیکھ لیں اور تم نے بھی اپنے آپ کو جی پی فائیو کا آدمی ہی بتانا ہے۔ کیپٹن کے ساتھ جو نام پسند آئے لگا لینا"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کار کو ایک بار پھر آگے بڑھایا اور پھر اس نے اسے گھاٹ کے اس حصے میں لے جا کر روکا جہاں سے لانچیں کرائے پر مل سکتی تھیں۔ گو اس طرف کاریں لے جانا ممنوع

تھا لیکن ظاہر ہے جی پی فائیو کی کار کون روکنے کی جرأت کر سکتا تھا۔ ٹائیگر نے کار روکی اور پھر دروازہ کھول کر وہ نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا گھاٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے انچارج۔ میں کیپٹن الفرڈ ہوں۔ کرنل ڈیوڈ کا نائب" ٹائیگر نے بڑے سخت اور تحکمانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ حکم سر۔ میں انچارج ہوں۔ میرا نام رابرٹ ہے جناب"...... ایک لمبے قد کے آدمی نے تیزی سے آگے بڑھ کر سلام کرتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"جی پی فائیو نے ایک بیمار آدمی کو خفیہ طور پر قبرص پہنچانا ہے اس لئے چیف آف جی پی فائیو کرنل ڈیوڈ نے حکم دیا ہے کہ اسے لانچ کے ذریعے قبرص لے جایا جائے۔ مجھے ایک بڑی اور جدید تیز رفتار لانچ چاہئے جس کے فیول ٹینک فل ہوں اور اس میں ٹرانسمیٹر بھی موجود ہو۔ بولو۔ جلدی۔ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے اور سنو۔ جی پی فائیو اس کا تمہیں پورا معاوضہ دے گی۔ جلدی بولو"...... ٹائیگر نے پہلے سے زیادہ سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"جناب ایک ہی ایسی لانچ ہے ہمارے پاس جو اتنا بڑا فاصلہ طے کر سکتی ہے۔ اس کا نام لیونا ہے۔ میں تیار کراتا ہوں"۔ انچارج نے کہا۔

"سنو۔ کیپٹن ساتھ نہیں جائے گا کیونکہ یہ انتہائی خفیہ مشن ہے

"میں اسے خود چلاؤں گا اور سنو۔ معاوضہ بتاؤ تاکہ تمہیں معاوضہ پیشگی ادا کر دیا جائے تاکہ مشن خفیہ رہ سکے"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے بڑی مالیت کے نوٹوں کی ایک گڈی نکالی تو انچارج رابرٹ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"جناب۔ معاوضہ رہنے دیں جناب"...... انچارج نے خوفزدہ اور سہمے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جی پی فائیو کے چیف کو غصہ آگیا تو پھر نہ وہ رہے گا اور نہ ہی اس کی لانچیں۔

"نہیں۔ جلدی بتاؤ۔ یہ معاوضہ پیشگی اس لئے دیا جا رہا ہے کہ یہ مشن سرکاری طور پر انتہائی خفیہ ہے اور سنو۔ اس مشن کو اس حد تک خفیہ رکھنا ہے کہ لانچ کے جانے کے بعد اگر چیف بھی تم سے پوچھے تو تم نے اس سارے معاملے سے انکار کر دینا ہے۔ البتہ اس کار کو یہاں سے لے جا کر پارکنگ میں کھڑی کر دینا"...... ٹائیگر نے گڈی رابرٹ کے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے کہا۔

"جی۔ جی۔ بہت اچھا جناب۔ میں سمجھ گیا جناب"...... رابرٹ نے انتہائی پھرتی سے نوٹوں کی گڈی کو جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"یہ احکامات صدر صاحب کے ہیں اس لئے ان پر مکمل عمل کرنا ہے۔ تم نے کسی کو چاہے خود صدر صاحب ہی کیوں نہ ہوں اس مشن کے بارے میں کچھ نہیں بتانا۔ سمجھ گئے ہو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یس سر۔ لیکن یہ لانچ کون واپس لے کر آئے گا سر"...... رابرٹ نے کہا۔

"میں لے آؤں گا اور پھر یہ کار لے جاؤں گا۔ میں نے خود وہاں نہیں رہنا۔ مجھے صرف مشین کو پہنچانا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یس سر۔ صرف بیس منٹ لگیں گے لانچ کو تیار ہونے میں"...... رابرٹ نے کہا۔

"جلدی کرو۔ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔ جلدی کرو"...... ٹائیگر نے کہا تو رابرٹ سر ہلاتا ہوا دوڑ کر ایک طرف بڑھ گیا جبکہ ٹائیگر واپس آکر کار کے قریب کھڑا ہو گیا۔ وہ بڑے محتاط انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ اس کا ایک ہاتھ جیب میں موجود سائیلنسر لگے مشین پسٹل پر جما ہوا تھا۔

"آئیے جناب۔ لانچ تیار ہے۔ کار ادھر دائیں طرف لے آئیں۔ میں نے لانچ کو ساحل کے ساتھ لگا دیا ہے"...... تقریباً پندرہ منٹ بعد رابرٹ نے دوڑ کر واپس آتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کار کو موڑ کر وہ اسے دائیں ہاتھ پر کافی آگے لے گیا اور پھر اس نے اس لانچ کے بالکل قریب لے جا کر کار روکی۔ لانچ واقعی نئی۔ جدید اور تیز رفتار نظر آ رہی تھی۔ ٹائیگر نے نیچے اتر کر کار کا عقبی دروازہ کھولا اور بیلٹس ہٹا کر اس نے عمران کو گھسیٹ کر باہر نکالا اور پھر پوری قوت لگا کر اس نے اسے کاندھے پر ڈالا اور دروازہ بند کر کے وہ لانچ میں پہنچ گیا۔ لانچ کے نچلے کیبن میں موجود بیڈ پر اس نے

عمران کو لٹا دیا اور پھر تیزی سے واپس عرشے پر آ گیا۔ رابرٹ اس دوران وہاں پہنچ چکا تھا۔

"لانچ ٹھیک ہے جناب"۔۔۔ رابرٹ نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تم کار لے جا کر پارکنگ میں کھڑی کر دینا اور جو کچھ میں نے کہا ہے اس پر سختی سے عمل ہونا چاہئے ورنہ دوسری صورت میں تم اپنے خاندان سمیت قبروں میں اتار دیئے جاؤ گے۔ سمجھے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"یس سر۔ آپ بے فکر رہیں سر۔ آپ کی واپسی کب ہو گی سر"۔ رابرٹ نے کہا۔

"یہاں سے قبرص کتنے گھنٹے کا سفر ہے اور سنو۔ نقشہ تو لانچ میں ہو گا"۔۔۔ ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"یس سر۔ کیپٹن کیبن میں سب کچھ موجود ہے سر۔ قبرص یہاں سے دو سو بحری میل کے فاصلے پر ہے جناب اس لئے دس بارہ گھنٹے لگ جاتے ہیں"۔۔۔ رابرٹ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ بس میں نے جانا اور آنا ہے۔ اس میں موجود ٹرانسمیٹر کی فریکونسی کیا ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے پوچھا تو رابرٹ نے فریکونسی بتا دی۔

"اوکے۔ تم جاؤ"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا تو رابرٹ سلام کر کے ساحل پر گیا تو ٹائیگر کیپٹن کیبن میں داخل ہوا اور پھر چند لمحوں بعد

اس نے لانچ کا انجن سٹارٹ کیا اور اس کا رخ کھلے سمندر کی طرف موڑ دیا اور پھر اسے پوری قوت سے دوڑانا شروع کر دیا۔ وہ اصل میں جلد از جلد بین الاقوامی سمندر میں پہنچ جانا چاہتا تھا اس لئے وہ لانچ کو پوری رفتار سے اڑائے لئے جا رہا تھا۔ گو اسے معلوم تھا کہ جی پی فائیو کے سامنے رابرٹ ایک لمحہ بھی نہ ٹھہر سکے گا لیکن اس کے باوجود اس نے یہ سب ہدایات اسے اس لئے دی تھیں کہ جس قدر وقفہ بھی انہیں مل سکے وہ غنیمت تھا اور پھر جب وہ اندازے سے بین الاقوامی سمندر میں پہنچ گیا تو وہ انجن کو آٹو کنٹرول کر کے اور اس کی سمت کو سیل کر کے وہ کیبن سے نکلا اور تیزی سے نیچے کیبن میں پہنچ گیا تاکہ عمران سے مزید ہدایات حاصل کر سکے۔

"باس۔ ہم بین الاقوامی سمندر میں پہنچ گئے ہیں"۔۔۔ ٹائیگر نے ساتھ موجود کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"سمندری علاقے کا نقشہ موجود ہو گا۔ وہ لے آؤ۔ ہم نے عام راستے سے سفر نہیں کرنا ورنہ ہم راستے میں ہی موت کے گھاٹ اتار دیئے جائیں گے۔ اسرائیلی حکومت نے اپنی پوری طاقت ہمارے خلاف جھونک دینی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن باس۔ اگر ہم کسی طویل راستے سے گئے تو فیول ختم ہو سکتا ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تم نقشہ تو لے آؤ۔ پھر فیصلہ ہو گا"۔۔۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا واپس کیپٹن کیبن میں گیا اور اس نے ایک نقشہ نکالا اور

اسے لے کر واپس عمران کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے نقشہ کھول کر عمران کے چہرے کے سامنے کر دیا۔ عمران کافی دیر تک نقشے کو دیکھتا رہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہٹاؤ اسے"..... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے نقشہ ہٹا دیا۔

"اس میں شمال مغرب کی طرف یہاں سے تقریباً ساٹھ ناٹ کے فاصلے پر ایک ٹاپو کی نشاندہی کی گئی ہے۔ نقشے کے نیچے اس ٹاپو کی جو تفصیل درج ہے اس کے مطابق یہ ٹاپو ویران ہے۔ یہاں درخت اور جھاڑیاں ہیں لیکن کوئی چشمہ نہیں ہے اور نہ ہی اس ٹاپو پر کسی قسم کی تعمیرات ہیں۔ نقشے کے مطابق اس ٹاپو کا نام سٹارچ ہے۔ تم لانچ کو اس ٹاپو پر لے جاؤ۔ ہم پچھلی رات تک وہیں رہیں گے وہاں اس لانچ کو کسی کھاڑی میں چھپا دیں گے اس طرح وہ بلندی سے ہیلی کاپٹر سے چیک نہ کر سکیں گے۔ اس کے بعد آگے بڑھیں گے۔ لانچ میں یقیناً پانی خاصی مقدار میں اور کھانے کے بند ڈبے بھی ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ موجود ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تو جاؤ اور میری ہدایت پر عمل کرو"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ ٹرانسمیٹر پر قبرص میں کسی سے رابطہ نہ کیا جائے تاکہ وہ ہمیں کسی ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں سے نکال کر لے جائیں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ ٹرانسمیٹر کالیں چیک کی جا رہی ہوں گی۔ انہوں نے تل ابیب کو سیلڈ کیا ہو گا اور یہ لانچ بھی صرف جی پی فائیو کی کار کی وجہ سے ہمیں مل گئی ہے ورنہ شاید اس کی چار گنا قیمت دے کر بھی نہ ملتی اور جیسے ہی انہیں اس بارے میں اطلاع ملی وہ فوراً سمجھ جائیں گے کہ ہم اس لانچ سے قبرص جا رہے ہیں اور پھر اس سارے سمندر پر چیکنگ کی جائے گی"..... عمران نے کہا۔

"لیکن باس۔ وہ لوگ اس ٹاپو پر بھی تو پہنچ سکتے ہیں"..... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ ٹاپو قبرص جانے والے راستے پر نہیں ہے اس لئے تو میں نے اس کا انتخاب کیا ہے۔ بہرحال اگر وہ وہاں آئے تو پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ میں نہیں چاہتا کہ ہم کھلے سمندر میں لانچ میں بے بس ہوں اور اوپر سے میزائل فائر کر کے وہ ہمارا خاتمہ بالخیر کر دیں اور پھر وہ ہمارے مشہور شاعر کی آرزو پوری ہو جائے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"مشہور شاعر کی آرزو۔ کیا مطلب"..... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے ایک مشہور شاعر نے اپنے ایک شعر میں آرزو کی تھی کہ اگر وہ دریا میں غرق ہو جاتا تو بڑی بچت ہوتی کہ نہ کہیں مزار بنانا پڑتا اور نہ ہی جنازہ اٹھانا پڑتا اس لئے اگر ہم پر میزائل فائر ہو گیا تو پھر نہ کہیں مزار ہو گا اور نہ کہیں جنازہ اٹھے گا"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر

بے اختیار مسکرا دیا۔

"مس جولیا ہوتیں تو وہ آپ سے اس بات پر لڑ پڑتیں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ارے۔ وہ کیوں۔ کیا اس نے مزار بنوانا تھا"...... عمران نے کہا۔

"آپ جس حالت میں ہیں اس حالت میں وہ مزار اور جنازے کے الفاظ ہی آپ کے منہ سے برداشت نہ کر سکتیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ اپنی طرف سے بچاؤ کر لیں باقی جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا، ہو گا تو وہی"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچ گیا۔ کیپٹن کیبن میں پہنچ کر اس نے آٹو کنٹرول ختم کر کے نقشے کے مطابق لانچ کا رخ موڑا اور پھر اسے پوری رفتار سے دوڑاتا ہوا اس ٹاپو کی طرف بڑھانے لگا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد اسے دور سے ٹاپو نظر آنے لگ گیا اور پھر پندرہ منٹ بعد وہ ٹاپو پر پہنچ گیا۔ اس نے لانچ کی رفتار آہستہ کی اور ایک بار پورے ٹاپو کے گرد چکر لگایا۔ ٹاپو کا ساحل کٹا پھٹا تھا اس لئے اس نے ایک ایسی کھاڑی چیک کر لی جس میں لانچ کو لے جا کر باہر سے چھپایا جا سکتا تھا اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ لانچ کو کھاڑی کے اندر لے جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے لانچ کو وہاں ہک کیا اور پھر کیبن سے نکل کر ایک بار

پھر نیچے کیبن میں پہنچ گیا۔ وہ اپنے ساتھ ٹرانسمیٹر بھی لے گیا جو کیپٹن کیبن میں نصب تھا۔ گو اب تک اس ٹرانسمیٹر پر کوئی کال نہ آئی تھی لیکن کال کسی وقت بھی آ سکتی تھی اس لئے اس نے نصب ٹرانسمیٹر کو کھول کر ساتھ لے لیا تھا۔ پھر کیبن میں پہنچ کر اس نے پہلے تو عمران کو تفصیلی رپورٹ دی تو عمران نے اطمینان کا اظہار کر دیا۔

"لیکن باس۔ ہم کب تک یہاں چھپے رہیں گے۔ ہمیں تلاش کرتے ہوئے ہمارے دشمن کسی بھی وقت یہاں پہنچ سکتے ہیں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"کب تک کا تو کوئی جواب میرے پاس نہیں ہے لیکن تمہاری بات درست ہے کہ کسی بھی وقت دشمن یہاں پہنچ سکتے ہیں لیکن اب ہمارے پاس کوئی لائحہ عمل بھی تو نہیں ہے۔ میں نے یہاں اس ٹاپو پر پہنچنے کا جو فیصلہ کیا تھا وہ تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ٹرانسمیٹر ہمارے پاس موجود ہے۔ اگر آپ اس کے ذریعے قبرص کی کسی پارٹی سے بات کریں تو ان کی مدد سے ہم آسانی سے اور بحفاظت قبرص پہنچ سکتے ہیں اور اگر آپ اجازت دیں تو ایک پارٹی قبرص میں موجود ہے۔ اس کا سیٹ اپ یہاں تل ابیب میں بھی ہے۔ میں نے اس کے ذریعے کمپیوٹر ڈسک تل ابیب سے کارمن اور پھر کارمن سے پاکیشیا بھجوائی تھی۔ میں اس پارٹی کو کال کر لیتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا تھا کہ ٹرانسمیٹر کال چیک کی جا سکتی ہے۔ جی پی فائیو نے چیک نہ بھی کرایا تب بھی اسرائیلی نیوی ہیڈ کوارٹر لازماً اسے چیک کر لے گا اور اس کے بعد ہمارے چھپنے کے لئے ایک ہی جگہ رہ جائے گی"۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کون سی جگہ باس"۔۔۔۔ ٹائیگر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سمندر کی تہہ یا شارک مچھلیوں کے پیٹ۔ تم اب تک اس لئے محفوظ ہو کہ ابھی تک تم نے کوئی ٹرانسمیٹر کال نہیں کی اور ہم قبرص جانے والے راستے سے ہٹ کر ادھر موجود ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"انہیں اس لانچ کے ٹرانسمیٹر کی فریکونسی تو معلوم ہو چکی ہو گی وہ یہاں کال کر کے یہ کنفرم کر سکتے ہیں لیکن ابھی تک کوئی کال نہیں آئی"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"یہ وہی ٹرانسمیٹر ہے جو تم کیپٹن کیبن سے کھول کر لے آئے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"یہ تو آف ہے۔ اس پر کال کیسے آ سکتی ہے۔ تم نے اسے اوپن ہی نہیں کیا"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا اس نے جلدی سے ایک سائیڈ پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر غور سے دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ مجھے واقعی اس کا خیال ہی نہیں آیا تھا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اب اسے اوپن نہ کرنا۔ اسے بند ہی رہنے دو ورنہ ایک لمحے میں ہم چیک ہو جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ٹرانسمیٹر کو اس طرح دوبارہ تپائی پر رکھ دیا جیسے اب وہ کوئی بیکار چیز بن گئی ہو۔

"باس۔ آخر آپ کے ذہن میں کوئی منصوبہ تو ہو گا۔ ہم آخر کب تک یہاں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں گے"۔۔۔۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ٹائیگر نے کہا۔

"تم فارغ بیٹھنے کی وجہ سے بے چین ہو رہے ہو۔ یہاں ٹیلی سکوپ لازماً موجود ہو گا۔ تم ٹیلی سکوپ لے کر ٹاپو پر چلے جاؤ اور کسی اونچے درخت یا اونچی جھاڑی کی اوٹ سے دور تک فضا کو چیک کرو۔ ہو سکتا ہے کہ ہماری تلاش شروع ہو چکی ہے۔ ایسی صورت میں ہمیں باخبر رہنا چاہئے ورنہ ہم اچانک بھی ہلاک کئے جا سکتے ہیں اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر ہم اس لانچ کو یہاں سے نکال کر کسی اور راستے سے قبرص پہنچ سکتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتا دیں۔ پانی، کھانا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ تم جا کر اپنا کام کرو۔ مجھے اپنا کام کرنے دو"۔ عمران

نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔

"اپنا کام۔ کیا مطلب۔ آپ کیا کام کر سکتے ہیں"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انتظار"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر واپس مڑ کر وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا عرشے پر آگیا۔ اسے واقعی بے کار بیٹھنے کی وجہ سے شدید بے چینی ہو رہی تھی اور اب عمران کے بتائے ہوئے کام کی وجہ سے اس کی بے چینی ختم ہو گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ خاصی طاقتور دوربین اٹھا کر اوپر ٹاپو پر پہنچ گیا۔ ٹاپو پر جھاڑیوں کی کثرت تھی۔ اس نے وہاں ایک اونچے درخت پر چڑھ کر اپنے آپ کو ایڈجسٹ کیا اور گلے میں تسمے کی مدد سے لٹکی ہوئی دوربین آنکھوں سے لگائی اور اس کے ساتھ ہی اس نے گھوم کر چاروں طرف فضائی جائزہ لینا شروع کر دیا اور پھر جیسے ہی اس نے اپنا رخ شمال کی طرف کیا وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ آسمان پر دو نیوی ہیلی کاپٹر اسے واضح طور پر نظر آ رہے تھے۔ اس نے نیچے سمندر کا جائزہ لیا تو چار بڑی لانچیں بڑی تیزی سے آگے بڑھتی دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیلی کاپٹر بھی تقریباً ان کے اوپر ہی تھے اور ٹائیگر نے یہ محسوس کر کے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کہ وہ قبرص جانے والے مخصوص سمندری راستے پر آگے بڑھ رہے تھے جبکہ ٹاپو اس راستے سے کافی فاصلے پر تھا۔ وہ فوراً سمجھ گیا کہ عمران نے واقعی انتہائی ذہانت سے کام لیا ہے ورنہ اگر ان کی لانچ اس راستے پر

سفر کر رہی ہوتی تو لامحالہ وہ چیک ہو جاتے اور ہیلی کاپٹروں سے ان پر میزائل فائر کر دیا جاتا جس سے تحفظ کا کوئی ذریعہ اس کے پاس نہ تھا لیکن اب وہ سوچ رہا تھا کہ آخر کب تک وہ یہاں چھپے رہیں گے کیونکہ ہو سکتا تھا کہ جب اس راستے پر انہیں کوئی لانچ نہ ملی تو وہ اس ٹاپو کی طرف متوجہ ہو جائیں اور گو لانچ کھاڑی میں موجود تھی لیکن بہرحال وہ کافی بڑی لانچ تھی اور آسانی سے چیک ہو سکتی تھی۔ پھر وہ دس منٹ تک دوربین کی مدد سے ہیلی کاپٹروں اور لانچوں کو چیک کرتا رہا۔ جب وہ نظروں سے غائب ہو گئے تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر درخت سے نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا لانچ کی طرف بڑھنے لگا تاکہ عمران کو اس بارے میں بتا کر مزید ہدایات لے سکے۔

روجر اپنے خفیہ آفس میں موجود تھا کہ سامنے پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھالیا۔

"ڈی ڈی بول رہا ہوں"...... روجر نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"میلکم بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... روجر نے چونک کر کہا کیونکہ میلکم جی پی فائیو ہیڈ کوارٹر میں اس کا مخبر تھا۔

"باس۔ آپ کا خاص آدمی رالف یہاں جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر میں لایا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو روجر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ وہ ان کے ہاتھ کیسے لگ گیا"...... روجر

نے تیز اور قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جی پی فائیو کے ایک گروپ نے اسے میڈیسن مارکیٹ سے ادویات خریدتے ہوئے پکڑا اور ہیڈ کوارٹر لے آئے۔ یہاں اس سے انتہائی سختی سے پوچھ گچھ کی گئی تو اس نے کارسن کالونی کی ایک کوٹھی کے بارے میں بتایا کہ وہاں پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہے جس پر کرنل ڈیوڈ نے جی پی فائیو کے ایک اور گروپ کو فوراً وہاں بھیجا تاکہ اس پاکیشیائی ایجنٹ کو ہلاک کر دیا جائے"...... میلکم نے کہا تو روجر کا چہرہ حقیقتاً تاریک پڑ گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اور تم اب مجھے اطلاع دے رہے ہو"...... روجر نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں ایک خصوصی مشن پر ہیڈ کوارٹر سے باہر گیا ہوا تھا میں اب واپس آیا ہوں تو یہ سب کچھ میرے نوٹس میں آیا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پھر کیا ہوا ہے۔ جلدی بتاؤ"...... روجر نے چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ جی پی فائیو کا ایک گروپ جو پانچ افراد پر مشتمل تھا وہاں گیا لیکن پھر وہاں سے کوئی اطلاع نہ آئی تو کرنل ڈیوڈ نے ایک اور گروپ کے آدمی کو وہاں بھیجا تو اس آدمی نے رپورٹ دی کہ اس گروپ کے پانچوں افراد کی لاشیں وہاں موجود ہیں۔ ان سب کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا اور وہ پاکیشیائی ایجنٹ غائب تھا اور جی پی فائیو کی ایک کار بھی غائب تھی"...... میلکم نے کہا تو روجر کے

چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے میلکم۔ پاکیشیائی ایجنٹ تو حرکت کرنے سے بھی قاصر تھا اور رانف کے علاوہ وہاں اور کوئی آدمی موجود نہ تھا"...... روجر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ اس کے بعد کرنل ڈیوڈ نے اس کار کو تلاش کرنے کا حکم دیا تو اسے اطلاع مل گئی کہ یہ کار گھاٹ پر موجود پارکنگ میں موجود ہے جس پر کرنل ڈیوڈ خود وہاں پہنچ گیا اور پھر اس کے آدمیوں نے جلد ہی گھاٹ پر لانچوں کے انچارج کو ٹریس کر لیا جس نے دو آدمیوں کو جن میں ایک مفلوج تھا ایک جدید لانچ دی تھی۔ وہ دونوں اس لانچ پر قبرص جانا چاہتے تھے اور انہوں نے جی پی فائیو کا حوالہ دیا تھا۔ لانچوں کے انچارج رابرٹ نے گو پہلے پہل زبان نہ کھولی لیکن تشدد پر اس نے زبان کھول دی۔ اس نے انہیں بتایا کہ جی پی فائیو کی کار گھاٹ پر آ کر رکی۔ اس کی عقبی سیٹ پر ایک مفلوج آدمی موجود تھا جبکہ ڈرائیور نے رابرٹ کو بتایا کہ اس کا تعلق جی پی فائیو سے ہے اور جی پی فائیو انتہائی خفیہ طور پر اس مفلوج آدمی کو قبرص پہنچانا چاہتی ہے اور یہ ٹاپ سیکرٹ ہے۔ اس پر رابرٹ نے انہیں لانچ دے دی جس کا نام لیونا ہے اور وہ دونوں اس لانچ میں قبرص روانہ ہو گئے تو اس رابرٹ نے جی پی فائیو کی کار کو لے جا کر پارکنگ میں کھڑا کر دیا۔ اس پر کرنل ڈیوڈ نے خصوصی ہیلی کاپٹر طلب کیا اور پھر نیوی ہیڈ کوارٹر سے اس نے تین ہیلی کاپٹر جن میں

میزائل بھی تھے اور چار تیز رفتار جنگی لانچیں بھی لے لیں اور پھر ان سب کو لے کر چیکنگ کرنے جا چکا ہے اور چونکہ لانچ کے ذریعے تل ابیب سے قبرص گھاٹ تک پہنچنے کے لئے طویل وقت لگتا ہے اس لئے لامحالہ کرنل ڈیوڈ اس لانچ کو چیک کر کے اسے میزائل سے اڑا دے گا"...... میلکم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کتنی دیر ہوئی ہے کرنل ڈیوڈ کو چیکنگ کے لئے گئے ہوئے"۔ روجر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں بھی اس کے ساتھ تھا اور گھاٹ سے ہی کال کر رہا ہوں۔ اسے گئے ہوئے دس منٹ ہوئے ہیں"...... میلکم نے جواب دیا۔

"تم وہیں رہو اور جو نتیجہ نکلے وہ مجھے بتا دینا"...... روجر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ دوسرا آدمی کون ہو گا جو عمران صاحب کو لے گیا ہے"۔ روجر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اسے خیال آ گیا کہ ساؤل نے اسے بتایا تھا کہ عمران کا ساتھی اس کے پاس پہنچ چکا ہے۔ گو اس نے اسے اس کوٹھی کے بارے میں نہیں بتایا تھا جس میں عمران موجود تھا لیکن اب اسے یقین آ گیا تھا کہ دوسرا آدمی لازماً عمران کا ساتھی ہو گا۔ وہ یقیناً اس وقت کوٹھی پہنچا ہو گا جب جی پی فائیو کا گروپ وہاں گیا ہو گا اور وہی انہیں ہلاک کر کے عمران کو لے گیا ہو گا لیکن اب وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ وہ کیا کر سکتا ہے۔ میلکم نے جو رپورٹ دی تھی اس سے اسے سو فیصد یقین ہو گیا تھا کہ عمران

اور اس کا ساتھی لامحالہ اس لانچ سمیت میزائلوں سے اڑا دیئے جائیں گے کیونکہ کھلے سمندر میں وہ اپنا تحفظ کسی صورت نہ کر سکتے تھے لیکن ساتھ ساتھ وہ یہ بھی سوچ رہا تھا کہ وہ باس جونیئر کو کیا جواب دے گا کہ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آ گیا۔ اس نے جلدی سے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"نیول ہیڈ کوارٹر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سی سرچنگ سیکشن کے انچارج کمانڈر گالف سے بات کرائیں۔ میں روجر بول رہا ہوں ان کا کزن"...... روجر نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کمانڈر گالف بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"میں روجر بول رہا ہوں تمہارا کزن"...... روجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ایک منٹ"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہیلو کزن۔ اب کھل کر بات کرو"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یہ کزن والا کوڈ ہے بڑا شاندار۔ جس انداز میں کزن کا لفظ سن

کر تم سے بات کرا دی جاتی ہے اس سے نشہ سا چڑھ جاتا ہے کہ میں اتنے بڑے آفیسر کا کزن ہوں"...... روجر نے کہا تو دوسری طرف سے گالف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تم میرے نہ سہی میری بیوی کے تو کزن بہرحال بن سکتے ہو کیونکہ وہ بھی کارمن نژاد ہے"...... گالف نے ہنستے ہوئے کہا تو اس بار روجر بھی ہنس پڑا۔

"پھر تو عہدہ مزید بڑھ جائے گا"...... روجر نے ہنستے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے گالف بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا۔ یہ بتاؤ کہ کیوں سپیشل کال کی ہے۔ کوئی خاص بات"...... گالف نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک پاکیشیائی ایجنٹ جس کا جسم بیماری کی وجہ سے مفلوج ہے جی پی فائیو کو مطلوب ہے۔ میں نے اسے پناہ دے رکھی تھی لیکن میرے آدمی کو جو اس کے ساتھ تھا جی پی فائیو نے پکڑ لیا اور پھر اس کوٹھی پر ریڈ کیا گیا لیکن اس پاکیشیائی کا دوسرا ساتھی اچانک وہاں پہنچ گیا اور جی پی فائیو کے پانچ آدمیوں کو ہلاک کر کے وہ جی پی فائیو کی کار میں اس بیمار پاکیشیائی ایجنٹ کو ڈال کر گھاٹ پر لے گیا۔ وہاں گھاٹ کے انچارج رابرٹ کو اس نے جی پی فائیو کا مشن کہہ کر چکر دیا اور اس سے ایک لانچ لیونا حاصل کر لی اور اس لانچ سے وہ تل ابیب سے قبرص روانہ ہو گئے۔ اس کی اطلاع جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ کو ہو گئی۔ وہ فوراً گھاٹ پر پہنچا اور

پھر رابرٹ سے انہیں اصل بات معلوم ہو گئی ۔ چنانچہ کرنل ڈیوڈ نے اپنا خصوصی ہیلی کاپٹر منگوایا اور ساتھ ہی اس نے نیوی کے تین ہیلی کاپٹرز اور چار لانچیں لیں اور اس لیونا لانچ کو ٹریس کرنے اور اسے تباہ کرنے روانہ ہو گیا ۔ مجھے ابھی ابھی یہ اطلاع ملی ہے ۔ تم سرچنگ سیکشن کے انچارج ہو ۔ تم معلوم کر کے مجھے بتاؤ کہ لیونا لانچ کا کیا ہوا ۔ کیا وہ ٹریس ہو چکی ہے اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیا ہوا"...... روجر نے تیز تیز لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" لیونا لانچ ٹریس نہیں ہو سکی ۔ حالانکہ نیوی لانچیں اور ہیلی کاپٹرز اسے مسلسل تلاش کر رہے ہیں ان ہیلی کاپٹروں کی مدد سے قبرص تک کا تمام علاقہ چھان لیا گیا ہے لیکن لیونا لانچ ٹریس نہیں ہو سکی"...... گالف نے کہا ۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ وہ کھلے سمندر میں کہاں چھپ سکتی ہے" ۔ روجر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" یہی بات تو کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہی"...... گالف نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی ذہانت یہاں بھی کام کر رہی ہے"...... روجر نے کہا ۔

" ذہانت ۔ کیسی ذہانت"...... گالف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" کیا ایسا ہو سکتا ہے گالف کہ میں اس لانچ کو تلاش کرنے کھلے

سمندر میں جاؤں ۔ میں دراصل ان کی مدد کرنا چاہتا ہوں ۔ کیا تم اس کا انتظام کر سکتے ہو"...... روجر نے کہا ۔

" ہاں ۔ کیوں نہیں ۔ میں سرچنگ سیکشن کا انچارج ہوں ۔ میں ایک نہیں پچاس سرچنگ لانچیں تمہیں دلوا سکتا ہوں لیکن تم اسے کہاں تلاش کرو گے"...... گالف نے کہا ۔

" کیا تمہاری سرچنگ لانچوں میں ایسے آلات نہیں ہوتے جو سائنسی طور پر لانچوں کو چیک کر سکیں"...... روجر نے کہا ۔

" ہوتے ہیں لیکن وہ آلات بھی خاموش ہیں ۔ یہی تو اصل مسئلہ ہے ۔ اسی بات پر تو سب حیران ہیں"...... گالف نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" تم مجھے ایسی ہی ایک لانچ دے دو ۔ میں تمہارے پاس پہنچ رہا ہوں ۔ اور ہاں ۔ اس لانچ میں پورے سمندر کا نقشہ ہونا چاہئے" ۔ روجر نے کہا ۔

" لیکن تم ان کی مدد کیسے کرو گے کیونکہ جی پی فائیو کا چیف تو ان کو ہلاک کرنے کے لئے پاگل ہو رہا ہے ۔ اس نے پورے نیوی ہیڈ کوارٹر کو پریشان کر رکھا ہے"...... گالف نے کہا ۔

" یہ بعد کی بات ہے ۔ لیونا لانچ میں ٹرانسمیٹر تو ہو گا"...... روجر نے کہا ۔

" ہاں ہے ۔ لیکن وہ مسلسل آف ہے ورنہ تو ایک لمحے میں اسے چیک کر لیا گیا ہوتا"...... گالف نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"ٹھیک ہے۔ یہ بعد میں دیکھا جائے گا کہ وہ ٹریس ہوتے ہیں یا نہیں یا ان کی مدد کیسے کی جا سکتی ہے۔ میں بہرحال کوشش کرنا چاہتا ہوں"...... روجر نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے آ جاؤ میرے آفس"...... گالف نے کہا۔

"میرے ساتھ ایک آدمی ہاروے بھی ہو گا اور سنو۔ اس لانچ میں جس قدر کم آدمی ہوں اتنا ہی ہمارے لئے آسان ہو گا"...... روجر نے کہا۔

"سرکاری طور پر دو تو ہوں گے۔ ایک کیپٹن اور دوسرا سیکنڈ کیپٹن"...... گالف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن اس کیپٹن اور سیکنڈ کیپٹن کو ہمارے بارے میں بتا دینا۔ ایسا نہ ہو کہ بعد میں تم شکایت کرو"...... روجر نے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ وہ میرے خاص آدمی ہوں گے۔ البتہ ایک ایک ہزار ڈالر دے دینا"...... گالف نے کہا۔

"وہ تو ہو جائے گا"...... روجر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر آ جاؤ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو روجر نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ نیوی کی ایک سرچنگ لانچ کے کیپٹن کیبن میں بیٹھا نقشے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ کیپٹن جس کا نام جانسن اور سیکنڈ کیپٹن جس کا نام انتھونی تھا ان دونوں کو روجر نے ایک نہیں

بلکہ دو دو ہزار ڈالر دے دیئے تھے اور اتنی بڑی رقم لینے کے بعد وہ اس طرح اسے ٹریٹ کر رہے تھے جیسے وہ اس کے زرخرید غلام ہوں۔ روجر نے ان سے بھی یونا لانچ کے بارے میں ڈسکس کیا کہ وہ کہاں جا سکتی ہے لیکن وہ بھی کچھ نہ بتا سکے تھے۔ روجر نقشہ دیکھتے دیکھتے اچانک چونک پڑا کیونکہ ٹرانسمیٹر سے کال آ رہی تھی۔ کیپٹن جانسن نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ۔ یہ کون سی لانچ ہے۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو جانسن نے ساتھ بیٹھے ہوئے روجر کی طرف دیکھا تو روجر نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور پھر اٹھ کر اس نے ٹرانسمیٹر کو آن کر دیا۔

"یس۔ نیوی سپیشل سرچنگ لانچ نمبر تھری زیرو فور سے سب کمانڈر روجر بول رہا ہوں۔ اوور"...... روجر نے کہا۔

"یہ لانچ کیوں یہاں آئی ہے اور کیا کر رہے ہو۔ کیا ٹارگٹ ہے تمہارا۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"سر۔ سرچنگ سیکشن کے انچارج کمانڈر گالف نے ہمیں خصوصی مشن پر بھیجا ہے کہ ہم یونا لانچ کو تلاش کرنے میں آپ کی مدد کر سکیں۔ ہماری لانچ میں سرچنگ کے سپیشل آلات ہیں اور ہم سارے علاقے کو عام لانچوں سے زیادہ اچھی طرح چیک کر سکتے ہیں۔ اوور"...... روجر نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ میری سپیشل فریکوئنسی نوٹ کرو۔ اگر

یہ لانچ تمہیں مل جائے تو فوراً مجھے کال کرو اور سنو ۔ اس لانچ
دنیا کا انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ موجود ہے جو ویسے تو
بیمار ہے لیکن بہرحال وہ زندہ ہے اور اس کا زندہ ہونا ہی ہمارے
خطرناک ہے ۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ
اس نے سپیشل فریکونسی بتادی۔

"آپ بے فکر رہیں جناب ۔ ہم اسے سرچ کرتے ہی آپ کو اطلا
دے دیں گے اور پھر جیسے آپ حکم دیں گے ویسے ہی ہو گا۔ اوور
روجر نے کہا۔

"اوکے ۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور
کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف ہو گیا ۔ روجر نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر
اور پھر دوبارہ کرسی پر بیٹھ کر نقشے کو دیکھنے لگا ۔ ویسے کیپٹن جا
اور کو کیپٹن انتھونی نے سرچنگ آلات کی مدد سے اپنی پو
کوشش کر لی تھی لیکن وہ لیونا لانچ کو واقعی ٹریس نہ کر سکے تھے۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے جانسن کہ لیونا لانچ معروف سمندری
سے جانے کی بجائے کسی اور راستے سے قبرص پہنچ رہی ہو"......
نے کہا۔

"جناب ۔ ہمارے پاس جو آلات ہیں ان کی مدد سے انتہائی
ترین رقبے میں چیکنگ ہو سکتی ہے ۔ شرط یہ ہے کہ اس لانچ کا
چل رہا ہو اور اوپر سرچنگ ہیلی کاپٹر تو اسے ہم سے زیادہ رینج
چیک کر سکتے ہیں"...... جانسن نے جواب دیا تو روجر بے

چونک پڑا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ کہیں وہ کسی جزیرہ یا ٹاپو پر نہ چھپے ہوئے ہوں"۔
روجر نے چونک کر کہا۔

"اگر ایسا بھی ہے تو لانچ تو بہرحال فضائی سروے میں آ ہی جاتی
لانچ کو وہ کہاں چھپا سکتے ہیں"...... جانسن نے کہا۔

"لانچ کسی کھاڑی میں بھی تو چھپائی جا سکتی ہے"...... انتھونی
نے کہا۔

"ارے ہاں ۔ لیکن لیونا لانچ کافی بڑی ہے اور قبرص تک کوئی
ایسا جزیرہ یا ٹاپو نہیں ہے جہاں اتنی بڑی لانچ چھپانے کے لئے کوئی
کھاڑی ہو"...... جانسن نے کہا۔

"تم اس طرح کا دعویٰ کیسے کر سکتے ہو ۔ کیا تم نے ہر کھاڑی
دیکھ رکھی ہے"...... روجر نے کہا۔

"مجھے پچیس سال ہو گئے ہیں جناب ۔ اس پورے سمندر میں آتے
جاتے ۔ مجھے ایک ایک انچ کا علم ہے ۔ میں تو یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ
سمندر کہاں کتنا گہرا ہے اور کہاں کتنا"...... جانسن نے بڑے فخریہ
لہجے میں کہا۔

"ہونہہ ۔ پھر تم خود سوچو کہ وہ کہاں غائب ہو گئے ہیں ۔ اتنی
بڑی لانچ کہاں چلی گئی ہے ۔ کیا وہ جادوگر ہیں"...... روجر نے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ ایک منٹ ۔ ایک منٹ ۔ اوہ واقعی ۔ وہ ٹاپو سٹارچ
پر ہو سکتے ہیں ۔ وہاں واقعی ایسی کھاڑیاں ہیں جن میں لیونا جیسی

...ی لانچ چھپ سکتی ہے"۔ ..... جانسن نے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ یس باس ۔ واقعی میں نے بھی یہ ٹاپو دیکھا ہوا ہے
...ن ... قبرص جانے والے راستے سے بالکل ہٹ کر ہے"۔ انتھونی
...نے کہا۔

"تو پھر پہلے وہاں چلو ۔ ہم پہلے وہاں چیک کریں گے"۔ ..... روجر
...نے کہا۔

"لیکن جناب ۔ یہ دیکھ لیں کہ اگر وہ مسلح ہوئے تو ہماری لانچ پر
...میزائل بھی فائر کر سکتے ہیں"۔ ..... جانسن نے کہا۔

"وہ جس حالت میں ہیں اس میں میزائل ان کے پاس نہیں ہو
...سکتے ۔ تم چلو ۔ میں لانچ میں کھڑا ہو جاؤں گا ۔ وہ مجھے دیکھ کر پہچان
...لیں گے"۔ ..... روجر نے کہا تو جانسن نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے
...لانچ کا رخ موڑنا شروع کر دیا۔

کرنل ڈیوڈ کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے ۔ وہ اپنے ہیلی کاپٹر میں
موجود تھا ۔ اس کا ہیلی کاپٹر اس وقت سمندر پر انتہائی تیز رفتاری سے
قبرص کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا جبکہ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی طاقتور
دوربین آنکھوں سے لگائی ہوئی تھی اور وہ سائیڈ کھڑکی سے باہر سر
جھکائے اس طرح سمندر کو دیکھ رہا تھا جیسے وہ اس کے تہہ تک کو
کھنگال لینا چاہتا ہو ۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ عمران اپنے ایک ساتھی
کے ساتھ جی پی فائیو کی کار میں گھاٹ پر آیا اور انہوں نے وہاں سے
ایک بڑی اور جدید لانچ جی پی فائیو کے نام پر ہی حاصل کی اور اس
لانچ کے ذریعے وہ قبرص فرار ہو رہے ہیں تو اس نے نیوی ہیڈ کوارٹر
کے نیول ہیڈ کوارٹر کو حکم دیا کہ وہ اس لانچ کو ٹریس کرائے ۔ اس
کے ساتھ ہی اس نے اپنا خصوصی ہیلی کاپٹر بھی منگوا لیا تھا کیونکہ وہ
صرف نیوی والوں پر بھروسہ نہ کرنا چاہتا تھا ۔ اسے سمندر پر اترتے

ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ ہو گیا تھا ۔ ایک لحاظ سے اس کا ہیلی کاپٹر قبرص تک چکر لگا آیا تھا ۔ اس کے ساتھ اسرائیل کے تین سرچنگ ہیلی کاپٹرز تھے اور نیچے سمندر میں نیوی کی چار لانچیں بھی سرچنگ میں مصروف تھیں لیکن نہ ہی وہ لیونا لانچ کہیں نظر آ رہی تھی اور نہ ہی اس کے بارے میں کہیں سے کوئی اطلاع مل رہی تھی ۔ لانچ کی مخصوص فریکونسی پر کال کا سرے سے کوئی جواب نہ مل رہا تھا ۔ اس کے ہونٹ اس لئے بھینچے ہوئے تھے کہ اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ آخر عمران اس لانچ سمیت کہاں غائب ہو گیا ہے ۔ اس نے قبرص جانے والے راستے سے ہٹ کر ارد گرد کے وسیع علاقے کو بھی چیک کر لیا تھا لیکن لانچ کہیں نظر آتی تھی اور ایک راؤنڈ کے دوران اسے نیوی کی ایک اور لانچ نظر آئی تو اس نے ٹرانسمیٹر پر اس سے رابطہ کیا تو اسے بتایا گیا کہ یہ سپیشل لانچ ہے جو لیونا لانچ کو سرچ کرنے کے لئے بھیجی گئی ہے تو وہ قدرے مطمئن ہو گیا لیکن اب اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے گھاٹ کے انچارج رابرٹ نے یکسر جھوٹ بولا ہے ۔ لانچ کہیں چھپا لی گئی ہے اور اسے بتایا گیا ہے کہ وہ قبرص گئی ہے لیکن پھر اچانک ایک خیال کے آتے ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا ۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ ۔ اوور" ...... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا ۔

"یس سر ۔ کیپٹن مارٹی بول رہا ہوں سر ۔ اوور" ...... ایک

مردانہ آواز سنائی دی ۔ یہ نیوی ہیلی کاپٹر کا کیپٹن تھا ۔

"اس پورے علاقے میں جتنے بھی ٹاپو ہیں ان سب کو سرچ کرو ۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ وہاں چھپ گئے ہوں ۔ اوور" ...... کرنل ڈیوڈ نے کہا ۔

"جناب ۔ لانچ کو وہ کہاں چھپا سکتے ہیں ۔ لانچ تو نظر آنی چاہئے تھی ۔ اوور" ...... مارٹی نے کہا ۔

"وہ دنیا کے خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہیں ۔ تم ان شیطانوں کو نہیں جانتے ۔ لانچ وہ کسی بھی کھاڑی میں چھپا سکتے ہیں ۔ اوور" ...... کرنل ڈیوڈ نے پہلے سے زیادہ اونچی آواز میں چیختے ہوئے کہا ۔

"ٹھیک ہے جناب ۔ ہم چیکنگ کر لیتے ہیں ۔ گیارہ ٹاپو ہیں اور یہ سب ہی قبرص جانے والے سمندری راستے سے ہٹ کر ہیں ۔ اوور" ...... مارٹی نے کہا ۔

"جہاں بھی ہیں انہیں اچھی طرح چیک کرو اور پھر مجھے رپورٹ دو اور سنو ۔ اگر وہاں یہ لوگ مل جائیں تو تم نے انہیں چھیڑنے کی حماقت نہیں کرنی ورنہ وہ تمہیں ہلاک کر کے تمہارے ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر کے نکل جائیں گے ۔ اوور" ...... کرنل ڈیوڈ نے کہا ۔

"سر ۔ ہم نیچے اتریں گے ہی نہیں ۔ ہم نے تو فضائی سروے کرنا ہے ۔ اوور" ...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

"ٹھیک ہے ۔ اوور اینڈ آل" ...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ٹرانسمیٹر

اف کر دیا۔

"سر۔ فیول ختم ہونے والا ہے۔ ہمیں بندرگاہ پر جانا ہو گا۔" کیپٹن نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ لے چلو"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور کیپٹن نے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑ دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ نیوی کمانڈر کے آفس میں موجود تھا جبکہ کیپٹن ہیلی کاپٹر کو واپس لے گیا تھا تاکہ اس کا ٹینک فل کرا کر واپس آسکے۔

"حیرت ہے جناب کہ یہ لانچ غائب ہو گئی ہے"...... نیوی کمانڈر نے کہا۔

"تمہیں حیرت ہو سکتی ہے مجھے نہیں۔ اس پر جو لوگ سوار ہیں وہ انسان نہیں ہیں شیطان ہیں۔ ہو سکتا کہ وہ لانچ سمیت سمندر کی تہہ میں چھپ گئے ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب"...... نیوی کمانڈر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ یہ ہے آپ کی سرچنگ صلاحیت کہ ایک لانچ کو آپ ٹریس نہیں کر سکتے تو دشمن آبدوزوں کو کہاں ٹریس کریں گے۔ مجھے صدر صاحب سے بات کرنا ہو گی آپ کی کارکردگی کے بارے میں"...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ میرا خیال ہے کہ لانچ سمندر میں نہیں ہے ورنہ وہ لازماً ٹریس ہو جاتی۔ ہو سکتا ہے کہ اسے یہیں ڈاک یارڈ میں چھپا دیا گیا ہو"...... نیوی کمانڈر نے کہا۔

"تو پھر اسے تلاش کراؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"میں نے احکامات دے دیئے ہیں جناب"...... نیوی کمانڈر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کرنل ڈیوڈ کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر پر کال آ گئی۔ سیٹی کی مخصوص آواز سنتے ہی کرنل ڈیوڈ نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ مارٹی بول رہا ہوں۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے مارٹی کی انتہائی پرجوش آواز سنائی دی۔

"یس۔ کرنل ڈیوڈ چیف آف جی پی فائیو اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے شاید نیوی کمانڈر کے سامنے اپنا عہدہ دوہرانا ضروری سمجھا تھا۔

"جناب۔ سٹارچ نامی ٹاپو کی کھاڑی میں لیونا لانچ کو چیک کر لیا گیا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی نیوی کمانڈر بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر قدرے مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ بہرحال وہ جانتا تھا کہ کرنل ڈیوڈ نے اگر صدر سے شکایت کر دی تو اس کی نوکری کو یقینی خطرہ پیش آ سکتا ہے جبکہ اب ایسا نہیں ہوگا کیونکہ نیوی نے ہی لانچ کو ٹریس کیا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو کیا اس پر وہ ایجنٹ موجود ہیں۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا۔

"جناب۔ لانچ کھاڑی کے اندر ہے اور آپ نے ہمیں ٹاپو پر اترنے سے منع کر دیا تھا۔ ویسے ٹاپو کو ہم نے اچھی طرح چیک کیا ہے وہاں کوئی آدمی نہیں ہے۔ البتہ میں نے چاروں لانچوں کو کال دے دی ہے اور وہ چاروں اس ٹاپو کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ وہ چیک کریں گی۔ اوور"...... مارٹی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ انہیں کہہ دو کہ کوئی رسک نہ لیں۔ وہ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس لئے اگر ذرا سا بھی موقع مل گیا تو وہ چاروں لانچوں کو بھی اڑا دیں گے اور ان میں موجود آدمیوں کو بھی ہلاک کر دیں گے اوکے۔ انہیں دیکھتے ہیں گولی سے اڑا دو۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مجھے فوراً ان ایجنٹوں کی ہلاکت کی رپورٹ دو۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کا ستا ہوا چہرہ یکلخت کھل اٹھا تھا۔ پھر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"گڈ شو۔ تمہارے آدمی واقعی کام کرنے والے ہیں۔ میں صدر صاحب سے تمہاری تعریف کروں گا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"شکریہ جناب۔ ہمیں بھی آپ کی خدمت کر کے خوشی ہوئی ہے"...... نیوی کمانڈر نے انتہائی ممنون لہجے میں کہا تو کرنل ڈیوڈ کا

نہ مزید چند انچ پھول گیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر کال آنا شروع ہو گئی تو کرنل ڈیوڈ نے بجلی کی سی تیزی سے بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ مارٹی کالنگ۔ اوور"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"یس۔ کرنل ڈیوڈ اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ کیا مارے گئے پاکیشیائی ایجنٹ۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ لانچ خالی ہے اور ٹاپو پر بھی کوئی آدمی نہیں ہے۔ ہم نے پوری چیکنگ کر لی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ کا چہرہ یکلخت لٹک گیا۔

"تو پھر وہ کہاں گئے۔ کیا انہیں سمندر نے نگل لیا ہے نانسنس۔ لانچ کے وہ کیسے کہیں جا سکتے ہیں۔ تم سب نکمے اور کاہل ہو۔ نانسنس۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے یکلخت چیختے ہوئے کہا تو سامنے بیٹھے ہوئے نیوی کمانڈر کا چہرہ ایک بار پھر بری طرح لٹک گیا۔

"جناب۔ جب وہاں کوئی ہے ہی نہیں تو پھر ہم کیا کر سکتے ہیں۔ اوور"...... مارٹی نے جواب دیا۔

"وہ سپیشل سرچ بوٹ کی کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے اچانک خیال آتے ہی کہا۔

"سرچ بوٹ ۔ وہ کون سی سر ۔ اوور" ..... مارٹی نے کہا تو

ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

" پانچویں بوٹ ۔ وہ مجھے نظر آئی تھی اور میں نے اس کے کیپٹن
سے بات کی تھی ۔ اس نے بتایا تھا کہ وہ سپیشل سرچ بوٹ ہے
اس میں سپیشل آلات نصب ہیں ۔ اس کی کیا رپورٹ ہے ۔ اوور"
ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یہاں تو یہی چار بوٹس ہیں جناب ۔ پانچویں تو نہیں ہے
اوہ ۔ ایک منٹ جناب ۔ ایک منٹ میں پھر کال کرتا ہوں ۔ اوور
اینڈ آل" ...... دوسری طرف سے کہا گیا کرنل ڈیوڈ نے برا سا منہ
بناتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔ اسی لمحے اسے اطلاع دی گئی کہ
اس کا ہیلی کاپٹر فیول بھروا کر واپس آگیا ہے تو کرنل ڈیوڈ نے اثبات
میں سر ہلا دیا ۔ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر کال آنا شروع
ہو گئی تو کرنل ڈیوڈ نے بجلی کی سی تیزی سے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ مارٹی کالنگ ۔ اوور" ...... مارٹی کی تیز آواز سنائی
دی۔

" جلدی بولو ۔ کیا بات ہے ۔ جلدی بولو ۔ اوور" ...... کرنل ڈیوڈ
نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" جناب میں نے اس لئے کال آف کی تھی کہ ایک بوٹ کے
کیپٹن نے مجھے ایمرجنسی کال کا کاشن دیا تھا ۔ اس نے بتایا ہے کہ
ایک سرچنگ لانچ کو انتہائی تیز رفتاری سے ڈومس نامی جزیرے کی

طرف جاتے دیکھا گیا ہے جو قبرص کی حدود میں ہے ۔ اوور" ...... دوسری
طرف سے کہا گیا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ یہ غداری ہو رہی ہے ۔ لازماً اس میں پاکیشیائی
ایجنٹ ہوں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس پر پاکیشیائی ایجنٹوں نے
قبضہ کر لیا ہو ۔ اسے روکو بلکہ اسے تباہ کر دو میں بھی ہیلی کاپٹر پر آرہا
ہوں ۔ اوور" ...... کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر ۔ حکم کی تعمیل ہو گئی سر ۔ ہم اسے فوراً کور کر لیں گے
اوور" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"فوراً روکو اسے بلکہ تباہ کر دو ۔ اوور اینڈ آل" ...... کرنل ڈیوڈ
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ٹرانسمیٹر آف کر کے ایک جھٹکے سے
اٹھ کھڑا ہوا ۔ اس کے اٹھتے ہی کمانڈر بھی اٹھ کھڑا ہوا لیکن کرنل
ڈیوڈ نے اس کی طرف دیکھا تک نہیں بلکہ دوڑنے کے انداز میں
آفس کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"باس ۔ ہمیں ہیلی کاپٹروں اور لانچوں کے ذریعے سرچ کیا جا رہا ہے"...... ٹائیگر نے نیچے کیبن میں جاتے ہی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ وہ ہمیں اور کس طرح سرچ کر سکتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔ اس کے لہجے میں ایسا اطمینان تھا کہ ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"باس ۔ آپ کا اطمینان واقعی حیرت انگیز ہے حالانکہ ہم اس وقت انتہائی خطرناک پوزیشن میں ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"دیکھو ٹائیگر ۔ انسان جو کچھ کر سکتا ہے وہ اسے ضرور کرنا چاہئے لیکن نتیجہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا چاہئے ۔ اللہ تعالیٰ کسی کی محنت اور جدوجہد ضائع نہیں کرتا ۔ ویسے بھی بحثیت مسلمان ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ کرتا ہے وہ ہمارے حق میں بہتر ہوتا ہے چاہے

وہ ہمیں اچھا محسوس ہو یا نہ ہو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس ۔ وہ کسی بھی وقت یہاں آ سکتے ہیں ۔ پھر"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"لانچ میں غوطہ خوری کے جدید لباس تو موجود ہوں گے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں ہیں ۔ لیکن آپ اس حالت میں کیسے تیر سکتے ہیں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تم میری مدد کر سکتے ہو ۔ اللہ تعالیٰ نے اگر عین وقت پر تمہیں اس کوٹھی میں بھجوا دیا تھا تو بے فکر رہو اللہ تعالیٰ کو ہماری بہتری منظور ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ۔ پھر کیوں نا ۔ میں آپ کو غوطہ خوری کا لباس پہنا دوں اور خود بھی پہن لوں"...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ ایسا کر لو ۔ ہو سکتا ہے کہ پھر اس کا وقت نہ ملے"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا واپس اوپر چلا گیا ۔ یہاں سے اس نے مخصوص لباس اٹھائے اور ایک خود پہن لیا اور دوسرا لباس وہ اٹھائے نیچے کیبن میں آیا اور اس نے زبردست جدوجہد کر کے عمران کو لباس پہنا دیا۔

"اب اوپر جا کر چیک کرو ۔ وہ لوگ اچانک ہمارے سروں پر بھی پہنچ سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اوپر ٹاپو پر پہنچ

گیا لیکن اوپر جاتے ہی وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس نے بغیر دوربین کے دور سے ایک لانچ کو ٹاپو کی طرف آتے دیکھ لیا تھا۔ اس نے جلدی سے ایک جھاڑی کی اوٹ لی اور پھر گلے میں لٹکی ہوئی دوربین آنکھوں سے لگا لی اور اس کے ساتھ ہی اس کا دل بے اختیار دھک دھک کرنے لگا کیونکہ لانچ نیوی کی ہی تھی اور سیدھی ٹاپو کی طرف ہی آ رہی تھی۔ اس نے جلدی سے دوربین آنکھوں سے ہٹائی اور پھر دوڑ کر وہ اپنی لانچ کی طرف بڑھ گیا۔ وہ جھاڑیوں کی اوٹ لے کر لانچ میں پہنچا اور پھر دوڑتا ہوا نیچے کیبن میں پہنچ گیا اور اس نے عمران کو صورت حال بتائی۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے اٹھاؤ اور ٹاپو پر لے چلو۔ ہم دوسری طرف سے سمندر میں اتر جائیں گے اور پانی سے بھری ہوئی کسی کھاڑی میں پناہ لے لیں گے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے جھک کر اسے اٹھایا اور کاندھے پر ڈال کر وہ اسے اٹھائے لانچ سے باہر ٹاپو پر آ گیا۔ گو اسے ٹاپو پر عمران سمیت چڑھنے میں خاصی قوت لگانی پڑی لیکن بہرحال وہ اوپر پہنچ گیا اور پھر عمران کے کہنے پر وہ دوڑتا ہوا آخری کنارے کی طرف بڑھ گیا۔

"ابھی یہیں لٹا دو مجھے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اسے ایک جھاڑی کی اوٹ میں لٹا دیا۔

"مجھے اٹھا کر بٹھاؤ اور سہارا دیتے رہو۔ میں خود چیک کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اس کی ہدایت پر عمل کیا۔

چونکہ عمران ہاتھ پیر نہ ہلا سکتا تھا اس لئے ٹائیگر نے دوربین تسمے کی مدد سے اس کی آنکھوں پر باندھ دی تھی اور خود وہ عمران کی پشت پر اس طرح بیٹھ گیا تھا کہ عمران کو سہارا دیئے رکھے۔ ویسے عمران کی حالت دیکھ کر اس کا دل خون کے آنسو بہا رہا تھا لیکن پھر اسے یہ سوچ کر اطمینان تھا کہ بہرحال عمران زندہ تو ہے۔ لانچ اب پہلے کی نسبت کافی قریب آ چکی تھی لیکن اس کے باوجود اتنا فاصلہ بہرحال تھا کہ وہ بغیر دوربین کے صرف چھوٹے سے دھبے جیسی نظر آ رہی تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس میں تو روجر سوار ہے۔ کارمن نژاد روجر"۔ اچانک عمران نے کہا تو ٹائیگر چونک پڑا۔

"روجر۔ وہ کون ہے باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"وہی روجر جس کی کوٹھی میں تم آئے تھے۔ کارمن گروپ کا انچارج۔ ہاں۔ وہ روجر ہی ہے۔ اوہ۔ یہ یہاں کیسے آ گیا۔ لانچ تو اسرائیلی نیوی کی ہے"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب لانچ قریب آ گئی تو ٹائیگر نے دیکھا کہ لانچ میں ایک آدمی دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھائے کھڑا ہے۔

"یہ دوربین ہٹاؤ"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے تسمہ کھول دیا۔

"میں روجر ہوں۔ اگر عمران صاحب یہاں ہیں تو میں روجر ہوں ان کا دوست"...... اچانک دور سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ یہ واقعی غیبی امداد ہے۔ مجھے لٹا کر تم جاؤ اور اسے لے

"آؤ"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اسے لٹایا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"میرا نام ٹائیگر ہے۔ میں عمران صاحب کا ساتھی ہوں"۔ ٹائیگر نے چیخ کر کہا اور دوڑتا ہوا کنارے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد روجر ٹاپو پر پہنچ گیا۔

"کہاں ہیں عمران صاحب"..... روجر نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر اسے وہاں لے آیا جہاں ایک اونچی جھاڑی کی اوٹ میں عمران زمین پر لیٹا ہوا موجود تھا۔

"شکر ہے عمران صاحب کہ آپ زندہ سلامت ہیں ورنہ جب مجھے رپورٹ ملی تو میرا دل چاہتا تھا کہ میں خودکشی کر لوں"...... روجر نے قریب آکر انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری یہ لانچ تو اسرائیلی نیوی کی ہے"...... عمران نے کہا تو روجر نے ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ پھر مجھے اس میں ڈالو اور قبرص لے چلو۔ جلدی کرو کسی بھی لمحے کرنل ڈیوڈ یہاں پہنچ سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ آئیں میں آپ کو اٹھاتا ہوں"...... روجر نے کہا۔

"نہیں۔ ٹائیگر مجھے اٹھالے گا۔ اٹھاؤ ٹائیگر مجھے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے جھک کر عمران کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں لانچ پر پہنچ چکے تھے۔ روجر کے کہنے پر عمران کو نیچے کیبن میں موجود بیڈ پر لٹا دیا گیا۔

"اب فوراً یہاں سے لانچ کو کسی دوسرے راستے سے قبرص لے چلو۔ اور سنو۔ ہو سکتا ہے کہ کرنل ڈیوڈ تمہاری لانچ کو چیک کر لے تو ایسا ہونے سے پہلے تم ہمیں بتا دینا۔ ہم سمندر میں اتر جائیں گے۔ پھر جیسے حالات ہوں ویسے کر لینا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ آپ تیر تو نہیں سکیں گے"...... روجر نے کہا۔

"ٹائیگر مجھے پانی کے اندر سنبھالے رکھے گا۔ تم بے فکر رہو۔ بہرحال کرنل ڈیوڈ اگر مطمئن ہو کر واپس چلا گیا تو پھر ہمارا راستہ صاف ہو جائے گا"...... عمران نے کہا تو روجر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹائیگر بھی روجر کے ساتھ ہی اوپر پہنچ گیا۔ پھر کیپٹن جانسن اور سیکنڈ کیپٹن انتھونی سے مشورے کے بعد لانچ کو اس جزیرے کی سائیڈ سے نکال کر کھلے سمندر میں آگے بڑھایا گیا اور لانچ پوری رفتار سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی اور پھر تقریباً دو گھنٹے تک پوری رفتار سے وہ آگے بڑھتے رہے کہ اچانک دور سے چار ہیلی کاپٹر انہیں اپنی لانچ کی طرف آتے دکھائی دینے لگے۔

"ویری بیڈ۔ انہوں نے ہمیں چیک کر لیا ہے۔ ان میں سے ایک ہیلی کاپٹر کرنل ڈیوڈ کا ہے"...... ٹائیگر نے ہیلی کاپٹرز کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اب کیا کیا جائے"...... روجر نے انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تم سے پہلے اس کی بات ہوئی ہے"۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہاں میں نے اسے بتایا تھا کہ یہ سپیشل سرچ بوٹ ہے"۔ روجر نے کہا۔

"تو تم اب بھی یہ بات کرو۔ میں عمران صاحب کو لے کر سمندر کی تہہ میں جا رہا ہوں۔ تم لانچ کو روک لو اور کوشش کرنا کہ یہ مطمئن ہو کر واپس چلا جائے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم کوشش کرنا کہ عمران صاحب سمیت لانچ کے نیچے رہو کیونکہ اس احمق کا کوئی پتہ نہیں کہ کیا کر دے"..... روجر نے کہا۔

"یہ کون سی لانچ ہے جانسن۔ تھراکس ٹائپ ہے یا روجش ٹائپ"...... اچانک عمران نے پوچھا۔

"تھراکس ہے"...... کیپٹن نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور پھر ٹائیگر نے جھک کر عمران کا کنٹوپ ایڈجسٹ کیا، غوطہ خوری کے لباس وہ پہلے ہی پہن چکے تھے، پھر اپنا کنٹوپ ایڈجسٹ کر کے اس نے عمران کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر ہیلی کاپٹروں کی مخالف سمت سے لانچ کے کنارے سے عمران سمیت نیچے سمندر میں کود گیا۔ روجر ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ ہیلی کاپٹر پوری رفتار سے لانچ کی طرف بڑھے چلے آ رہے تھے اور جیسے جیسے قریب آتے جا رہے تھے ویسے ویسے روجر کا دل بھی ساتھ ساتھ بیٹھتا چلا جا رہا تھا۔

کرنل ڈیوڈ کا ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے اڑتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا جبکہ نیوی کے تینوں ہیلی کاپٹر اس کے ساتھ تھے۔ سٹارچ نامی ٹاپو کو اس نے خود چیک کیا تھا۔ وہاں واقعی کھاڑی میں لیونا لانچ موجود تھی لیکن وہ خالی تھی اور ٹاپو پر بھی کوئی آدمی موجود نہ تھا اس نے اب وہ ہیلی کاپٹر کو اڑاتا ہوا ڈومس جزیرے پر لے جانے والے راستے سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا جدھر اسے بتایا گیا تھا کہ سپیشل سرچنگ بوٹ جا رہی ہے۔ طاقتور دوربین اس کی آنکھوں سے لگی ہوئی تھی لیکن دور دور تک اسے کوئی لانچ نظر نہ آ رہی تھی۔ پھر تقریباً دو گھنٹے بعد اچانک لانچ ایک چھوٹے سے دھبے کی طرح اسے نظر آنے لگ گئی تو کرنل ڈیوڈ نے فوراً ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا۔

"یس سر۔ کیپٹن مارٹی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سرچنگ بوٹس کہاں ہیں۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"وہ ہمارے پیچھے آ رہی ہیں جناب۔ لیکن ان کی رفتار بہرحال ہیلی کاپڑوں سے کم ہے اس لئے وہ کچھ دیر بعد پہنچیں گی جناب۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم اپنے ہیلی کاپٹر سمیت پھیل کر آگے جاؤ اور اس بوٹ کو روکو اور جب تمہاری بوٹس پہنچ جائیں تب میں وہاں آؤں گا۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ کیپٹن کی طرف مڑا۔ ہیلی کاپٹر کی رفتار آہستہ کر دو۔ ہم نے بعد میں جانا ہے کیونکہ اگر واقعی وہ پاکیشیائی ایجنٹ اس بوٹ میں ہوئے تو وہ میزائل بھی فائر کر سکتے ہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ آپ واقعی انتہائی ذہین ہیں سر"...... کیپٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کی رفتار یکلخت کم کر دی۔

"ایسے موقعوں پر ذہانت استعمال کرنا ہی پڑتی ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے اپنی تعریف پر خوش ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ اڑنے والے تینوں ہیلی کاپٹر پھیل کر زیادہ تیز رفتاری سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ کرنل ڈیوڈ دوربین آنکھوں سے لگائے اس بوٹ کو دیکھ رہا تھا جو ابھی تک کافی فاصلے پر تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو خود ہی رک گئی ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے

بڑبڑاتے ہوئے کہا کیونکہ اس نے اب دیکھ لیا تھا کہ یہ لانچ حرکت نہ کر رہی تھی اور پھر جب تینوں ہیلی کاپٹر اس لانچ کے اوپر جا کر معلق ہو گئے تو کرنل ڈیوڈ نے اطمینان کا سانس لیا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کہیں اس بوٹ سے میزائل فائر نہ کر دیئے جائیں لیکن چونکہ ایسا نہ ہوا تھا اس لئے اب وہ مطمئن ہو گیا تھا۔ اس کے باوجود وہ اس وقت تک وہیں رکا رہا جب تک کہ چاروں لانچیں وہاں نہ پہنچ گئیں۔ ان لانچوں نے اس سپیشل لانچ کے گرد گھیرا ڈال لیا تھا۔

"چلو اب آگے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور کیپٹن نے ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھا دیا۔ کرنل ڈیوڈ کا ہیلی کاپٹر جب اس سپیشل لانچ کے اوپر پہنچا تو اس نے دیکھا کہ لانچ پر تین آدمی موجود تھے جن میں سے دو نے نیوی کی یونیفارم پہن رکھی تھی جبکہ ایک عام لباس میں تھا۔ کرنل ڈیوڈ نے تیزی سے ٹرانسمیٹر پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ رونالڈ اٹنڈنگ یو انچارج سرچنگ بوٹس۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اپنے آدمی ساتھ لے کر اس سپیشل لانچ پر جاؤ اور اس کی پوری تلاشی لو اور سنو۔ ہو سکتا ہے کہ اس میں پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہوں اس لئے محتاط رہنا۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اس کی نظریں لانچوں پر جمی ہوئی تھیں۔ پھر چار مسلح افراد دو لانچوں سے سپیشل لانچ پر کود گئے ان میں سے دو نے وہاں موجود افراد کی طرف مشین گنیں تان لی تھیں جبکہ دو نیچے کیبن کی طرف بڑھ گئے۔ کرنل ڈیوڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اگر واقعی پاکیشیائی ایجنٹ اس لانچ میں موجود ہوتے تو پھر لامحالہ ابھی سب کچھ سامنے آ سکتا تھا لیکن کچھ دیر بعد جب دونوں مسلح افراد کیبن سے باہر آئے تو انہوں نے ہاتھ اٹھا کر اس انداز میں اشارہ کیا جیسے کہہ رہے ہوں کہ کیبن خالی ہے۔ اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز آنے لگی تو کرنل ڈیوڈ نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"رونالڈ کالنگ۔ اوور"..... انچارج کی آواز سنائی دی اور کرنل ڈیوڈ دیکھ رہا تھا کہ سپیشل سرچنگ لانچ پر موجود ایک آدمی ٹرانسمیٹر منہ سے لگائے کال کر رہا ہے۔

"یس۔ اوور"..... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"لانچ خالی ہے سر۔ نیچے کوئی نہیں ہے۔ اوور"..... رونالڈ کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ میں خود آ رہا ہوں۔ مجھے یہ سب سازش لگ رہی ہے۔ اوور اینڈ آل"..... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کیپٹن بڑی لانچ میں ہیلی پیڈ موجود ہے وہاں ہیلی کاپٹر اتار دو۔ میں اب خود ان کو چیک کروں گا"..... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"..... ہیلی کاپٹر کیپٹن نے کہا اور پھر واقعی ہیلی کاپٹر ایک سائیڈ پر موجود ایک لانچ کے درمیان میں بنے ہوئے مخصوص ہیلی پیڈ پر اتر گیا تو کرنل ڈیوڈ ہیلی کاپٹر سے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس سپیشل لانچ کی طرف بڑھ گیا۔

"آؤ میرے ساتھ۔ میں خود تلاشی لیتا ہوں اس کی"..... کرنل ڈیوڈ نے رونالڈ سے کہا تو رونالڈ سر ہلاتا ہوا اس کے ساتھ نیچے کیبن میں پہنچ گیا لیکن کیبن خالی تھا۔ کرنل ڈیوڈ نے اس طرح اس کی تلاشی لینا شروع کر دی جیسے وہ بھوسے کے ڈھیر میں سوئی تلاش کر رہا ہو۔ وہ بیڈ کے نیچے الماریاں کھول کر چیکنگ کر رہا تھا۔ پھر اس نے طویل سانس لیا اور واپس اوپر آ گیا۔

"کون ہے انچارج"..... کرنل ڈیوڈ نے ان تینوں کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں ہوں جناب۔ سب کمانڈر روجر"..... روجر نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"تم یونیفارم میں نہیں ہو۔ کیوں"..... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"میں سپیشل سرچر ہوں جناب اور ہم اس لئے یونیفارم نہیں پہنتے کہ اس طرح ہمیں نیوی کا آدمی نہیں سمجھا جاتا اور مجرم مار کھا

جاتے ہیں"...... روجر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم خدوخال سے کارمن نژاد لگتے ہو۔ کیوں"...... کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر تلخ لہجے میں کہا۔

"میری والدہ کارمن تھی جناب جبکہ میرے والد مقامی تھے"۔ روجر نے جواب دیا۔

"کون ہے سرچنگ سیکشن کا انچارج"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"کمانڈر گالف سر"...... روجر نے جواب دیا۔

"اس سے ٹرانسمیٹر پر میری بات کراؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو روجر نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ سب کمانڈر سپیشل سرچر روجر کالنگ باس۔ اوور"...... روجر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ رک جاؤ"...... اچانک کرنل ڈیوڈ نے کہا تو روجر نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تمہارا کیا نام ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے کیپٹن سے پوچھا۔

"میرا نام جانسن ہے جناب۔ میں سپیشل سرچنگ لانچ کا کیپٹن ہوں جناب"...... جانسن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور تمہارا کیا نام ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے دوسرے آدمی سے

پوچھا۔

"میرا نام انتھونی ہے جناب۔ میں سیکنڈ کیپٹن ہوں جناب"۔ دوسرے آدمی نے جواب دیا۔

"ہاں۔ اب بات کراؤ میری"...... کرنل ڈیوڈ نے دوبارہ روجر سے کہا تو روجر نے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر آن کر کے کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ کمانڈر گالف اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی۔

"سر۔ میں سب کمانڈر روجر بول رہا ہوں سپیشل سرچنگ لانچ سے۔ آپ کے حکم پر ہم یونا لانچ کو سرچ کر رہے ہیں جبکہ ہم سے پہلے اس یونا لانچ کو سرچنگ بوٹس اور تین نیوی کے ہیلی کاپٹر اور جی پی فائیو کے چیف کرنل ڈیوڈ صاحب ہیلی کاپٹر پر سرچ کر رہے ہیں۔ ان سے میری پہلے بھی ٹرانسمیٹر پر بات ہوئی تو انہوں نے سرچنگ کی اجازت دے دی تھی لیکن شاید کرنل صاحب کو ہم پر کوئی شک پڑ گیا ہے اور انہوں نے ہمیں گھیر لیا ہے۔ وہ اب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ اوور"...... روجر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کراؤ بات۔ کرنل صاحب تو بہت بڑے افسر ہیں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کمانڈر گالف کی آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر روجر سے ٹرانسمیٹر لے لیا۔

"ہیلو۔ چیف آف جی پی فائیو کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔

"اوور" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں کمانڈر گالف بول رہا ہوں جناب ۔ انچارج سرچنگ سیکشن ۔ حکم جناب ۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"آپ نے یہ لانچ کیوں بھجوائی ہے جبکہ یہ کام ہم نیول ہیڈ کوارٹر کے تحت پہلے سے کر رہے ہیں ۔ اوور" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"جناب ۔ جیسے ہی مجھے اطلاع ملی کہ عظیم اسرائیل کے دشمن کی تلاش کی جا رہی ہے تو میں نے بھی اپنا فرض سمجھتے ہوئے اپنے سیکشن کی سب سے جدید سپیشل سرچنگ لانچ اپنے انتہائی ذمہ دار سرچر روجر کے تحت بھجوا دی ۔ عظیم اسرائیل کے لئے ہماری جانیں بھی ہر لمحہ حاضر رہتی ہیں جناب ۔ اوور" ۔۔۔ کمانڈر گالف نے کہا۔

"اس لانچ کے کیپٹن اور سیکنڈ کیپٹن کے کیا نام ہیں ۔ اوور" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کیپٹن جانسن ہے جناب اور سیکنڈ کیپٹن انتھونی اور سپیشل سرچر کا نام روجر ہے ۔ وہ عام لباس میں ہو گا جناب جبکہ کیپٹن اور سیکنڈ کیپٹن یونیفارم میں ہوں گے ۔ ہمارے سیکشن کا یہی طریقہ کار ہے جناب ۔ اوور" ۔۔۔ کمانڈر گالف نے کہا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ اب میرا اطمینان ہو گیا ہے ۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور

ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے روجر کی طرف بڑھا دیا۔

"رونالڈ ۔ چیک کرو کہ یہاں غوطہ خوری کے لباس موجود ہیں یا نہیں" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے رونالڈ سے کہا تو روجر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے ۔ اس کے چہرے پر تاریکی کا سایہ سا پڑ گیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ دو لباس کم ملیں گے۔

"یس سر" ۔۔۔ رونالڈ نے کہا اور پھر اس نے تھوڑی دیر بعد پوری لانچ کی تلاشی لی اور واپس آ گیا۔

"سر ۔ یہاں غوطہ خوری کے تین لباس موجود ہیں" ۔۔۔ رونالڈ نے کہا۔

"تین ۔ یہ تو تھوڑے ہیں ۔ تمہاری لانچ میں کتنے ہوتے ہیں" ۔ کرنل ڈیوڈ نے چونک کر کہا۔

"دس جناب" ۔۔۔ رونالڈ نے کہا۔

"تم بتاؤ روجر ۔ کیوں اتنے کم لباس ہیں یہاں ۔ بولو" ۔ کرنل ڈیوڈ کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا۔

"جناب ۔ ہم تین افراد ہیں اس لئے لباس بھی تین ہیں ۔ رونالڈ صاحب کی لانچ میں زیادہ عملہ ہو گا اس لئے زیادہ لباس ہونے چاہئیں" ۔۔۔ روجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں رونالڈ ۔ تمہاری لانچ کا عملہ کتنے افراد پر مشتمل ہے" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے رونالڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھ سمیت آٹھ جناب" ۔۔۔ رونالڈ نے جواب دیا۔

"تو پھر لباس دس کیوں ہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے چونک کر پوچھا۔

"دو لباس ایمرجنسی کے لئے ہوتے ہیں جناب"...... رونالڈ نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں بھی دو لباس ایمرجنسی کے لئے ہونے چاہئیں جو نہیں ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو غوطہ خوری کے لباس پہنا کر سمندر میں اتار دیا گیا ہے۔ ہونہہ"...... کرنل ڈیوڈ نے اپنے طور پر تجزیہ کرتے ہوئے کہا تو روجر اس کی ذہانت پر حیران رہ گیا۔

"لیکن جناب بتایا تو یہی گیا ہے کہ ایک ایجنٹ مفلوج حالت میں ہے۔ وہ تو پانی کی سطح سے نیچے جا ہی نہیں سکتا"۔ روجر نے کہا۔

"اس کا دوسرا ساتھی تو ہے۔ وہ کچھ بھی کر سکتا ہے اور وہ مفلوج ہونے کے باوجود شیطان ہے اس لئے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ رونالڈ"۔ کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا۔

"یس سر"...... رونالڈ نے چونک کر کہا۔

"چار غوطہ خوروں کو نیچے سمندر میں اتارو اور اس لانچ کے نیچے باقی لانچوں کو نیچے اور ارد گرد سمندر میں تہہ تک چیکنگ کرو"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"...... رونالڈ نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے آدمیوں کو احکامات دینے شروع کر دیئے تو روجر کی حالت

دیکھنے والی ہو گئی۔ اس کا دل ڈوب سا گیا تھا کیونکہ اب بہرحال عمران اور اس کے ساتھی ٹائیگر نے سامنے آ جانا تھا اور اس کی پوزیشن ایسی تھی کہ وہ نہ کوئی دفاع کر سکتا تھا اور نہ ہی کوئی اقدام کر سکتا تھا اور یہ بھی اسے معلوم تھا کہ عمران اور ٹائیگر کے سامنے آتے ہی ان تینوں کو بھی گرفتار کر لیا جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ گالف بھی عذاب میں آ جائے لیکن بیس بائیس مسلح افراد کے سامنے وہ کیا کر سکتا تھا۔ اس کے ذہن میں بے اختیار بگولے سے ناچنے لگ گئے تھے لیکن صورت حال ہی ایسی تھی کہ وہ کچھ بھی نہ کر سکتا تھا۔ البتہ اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ کچھ ہو یا نہ ہو وہ کرنل ڈیوڈ کو لازماً موت کے گھاٹ اتار دے گا۔ تھوڑی دیر بعد ہی چھ غوطہ خور سمندر میں اتر گئے اور روجر کا جسم بے اختیار لرزنے لگ گیا۔ کیپٹن جانسن اور سیکنڈ کیپٹن انتھونی کے چہرے بھی لٹک گئے تھے اور ان کی آنکھوں میں بھی خوف کی پرچھائیاں ناچتی دکھائی دے رہی تھیں لیکن جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا روجر کے ذہن پر حیرت کے تاثرات پھیلتے جا رہے تھے اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ایک ایک کر کے چھ کے چھ غوطہ خور واپس آ گئے۔

"جناب۔ ہم نے لانچوں کے نیچے بھی چیکنگ کر لی ہے اور دور دور تک سمندر میں بھی چیکنگ کر لی گئی ہے نیچے کوئی نہیں ہے"۔ ایک غوطہ خور نے کنٹوپ سر سے ہٹا کر کہا اور پھر باقی پانچ غوطہ خوروں نے بھی اس کی تائید کر دی تو روجر کا چہرہ دیکھنے والا ہو گیا۔

اس کی سمجھ میں نہ آرہا تھا کہ عمران اور ٹائیگر کہاں چلے گئے ہیں۔ اسے معلوم تھا کہ عمران کی جو حالت ہے وہ سمندر میں زیادہ دور جا بھی نہیں سکتے تھے۔ پھر کیا ہوا ہے۔ کہاں چلے گئے ہیں یہ دونوں لیکن اس کی سمجھ میں کچھ نہ آرہا تھا۔

"تمہاری لانچ ادھر کیوں جا رہی تھی"...... کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں روجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ دونوں مجرم ڈومس جزیرے پر پہنچ سکتے ہیں اس لئے ہم وہاں انہیں ٹریس کرنے جا رہے تھے"۔ روجر نے جواب دیا۔

"ان کی لانچ تو ناپو کی کھاڑی میں موجود ہے۔ پھر وہ کیسے اتنی دور ڈومس جزیرے پر پہنچ سکتے ہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جناب۔ ہم سپیشل سرچر ہیں اس لئے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مجرم دو لانچیں لے دوڑتے ہیں اور ایک لانچ کو سامنے رکھا جاتا ہے اور دوسری کو علیحدہ اور پھر کسی خاص مقام پر پہنچ کر سامنے رکھی جانے والی لانچ کو چھوڑ دیا جاتا ہے اور دوسری لانچ پر وہ نکل جاتے ہیں ورنہ وہ جن بھوت تو نہیں ہیں کہ اس طرح غائب ہو جائیں"...... روجر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ ویری گڈ۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ میں تمہارے انچارج سے تمہاری تعریف کروں گا"...... کرنل ڈیوڈ نے خوش ہو کر کہا۔

"تھینک یو سر"...... روجر نے کہا۔

"رونالڈ۔ تم سب اپنی اپنی لانچوں میں جاؤ اور اب ہم نے ڈومس جا کر چیکنگ کرنی ہے۔ تم بھی لانچ لے کر آجاؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے پہلے رونالڈ اور پھر روجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... روجر نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ دوسری لانچ میں چلا گیا جہاں اس کا ہیلی کاپٹر موجود تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد پانچوں لانچیں اور اوپر فضا میں معلق چار ہیلی کاپٹرز تیزی سے ڈومس کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ کرنل ڈیوڈ ایک بار پھر آنکھوں سے دوربین لگائے اپنے ہیلی کاپٹر پر موجود تھا اور اس کی نظریں نیچے سمندر پر جمی ہوئی تھیں۔ طاقتور دوربین کی وجہ سے اسے پانی سے کافی نیچے تک صاف نظر آ رہا تھا لیکن سمندر صاف تھا اور پھر دور سے ڈومس جزیرہ نظر آنے لگ گیا۔ وہاں باقاعدہ گھاٹ موجود تھا۔ اس جزیرے پر آبادی بھی موجود تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس گھاٹ کے قریب کرنل ڈیوڈ نے ہیلی کاپٹر اتارا اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا گھاٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے انچارج"...... اس نے وہاں موجود افراد سے پوچھا۔

"میں ہوں جناب۔ میرا نام رچرڈ ہے جناب"...... ایک آدمی نے آگے بڑھ کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں جی پی فائیو کا چیف ہوں کرنل ڈیوڈ۔ یہاں ایک لانچ آئی ہے جس میں ایک بیمار آدمی سوار تھا۔ بولو۔ کہاں ہے وہ"۔ کرنل

ڈیوڈ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

" جناب ۔یہاں پچھلے آٹھ گھنٹوں سے کوئی لانچ نہیں آئی اور نہ ہی کوئی لانچ یہاں سے گئی ہے کیونکہ یہاں گھاٹ پر لانچ پائلٹوں نے ہڑتال کر رکھی ہے "...... رچرڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہاں موجود سب افراد نے اس کی تائید کر دی تو کرنل ڈیوڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا ۔وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ غلط جگہ پر آئے ہیں ۔ عمران اور اس کا ساتھی کسی اور ذریعے سے نکل گئے ہیں یا پھر ہو سکتا ہے کہ ڈاج دینے کے لئے واپس تل ابیب چلے گئے ہوں ۔ اس کے باوجود اس نے رونالڈ اور اس کے آدمیوں کے ذریعے اس چھوٹے سے جزیرے کی مکمل تلاشی کرائی اور تقریباً دو گھنٹوں بعد جب اسے یہ رپورٹ ملی کہ واقعی یہاں نہ مجرم ہیں اور نہ ہی کوئی لانچ آئی ہے تو اس نے واپسی کے احکامات دیئے اور خود اپنے ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گیا۔

" واپس چلو ۔وہ شیطان ہیں ۔وہ لازماً واپس چلے گئے ہوں گے تل ابیب "...... کرنل ڈیوڈ نے کیپٹن سے کہا۔

" یس سر "...... کیپٹن نے جواب دیا اور پھر کرنل ڈیوڈ نے ٹرانسمیٹر پر لانچوں اور دوسرے ہیلی کاپٹروں کو بھی واپسی کا حکم دے دیا اور تھوڑی دیر بعد اس کا ہیلی کاپٹر پوری رفتار سے تل ابیب کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔

روجر کی لانچ ڈومس جزیرے کے ساحل کے ساتھ علیحدہ موجود تھی ۔ گو کرنل ڈیوڈ نے انہیں بھی واپسی کا حکم دے دیا تھا اور کرنل ڈیوڈ والا ہیلی کاپٹر، دوسرے ہیلی کاپٹرز اور لانچیں واپس جا چکی تھیں لیکن روجر کی لانچ ویسے ہی کھڑی تھی۔

" صاحب ۔وہ دونوں آدمی کہاں گئے ہیں "...... جانسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں روجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میری سمجھ میں خود کچھ نہیں آرہا جانسن ۔یہ تو یوں لگتا ہے جیسے وہ واقعی جن بھوت تھے جو غائب ہو گئے ۔اب کیا کریں ۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آرہا۔ روجر نے انتہائی پریشان اور حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔اسے واقعی سمجھ نہ آرہی تھی کہ آخر عمران اور ٹائیگر کہاں چلے گئے ہیں۔

" میرا خیال ہے جناب ۔انہیں شارک مچھلیاں گھسیٹ کر لے

گئی ہیں"..... انتھونی نے کہا۔

"نہیں ۔اس علاقے میں شارک مچھلیاں نہیں ہیں"۔جانسن نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک چھپاک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک غوطہ خور اچھل کر لانچ پر آ گیا۔

"تم ۔تم ٹائیگر ۔کیا ۔کیا مطلب"...... روجر نے چیخ کر کہا کیونکہ آنے والے نے سر سے کنٹوپ ہٹا لیا تھا اور وہ ٹائیگر تھا۔

"کرنل ڈیوڈ اور اس کے ساتھی چلے گئے ہیں یا نہیں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔مگر تم کہاں تھے اور عمران صاحب کہاں ہیں ۔یہ سب کیا سلسلہ ہے ۔کیا تم جن بھوت ہو"...... روجر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا جبکہ جانسن اور انتھونی دونوں ٹائیگر کو اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے وہ واقعی کسی انسان کی بجائے کسی جن بھوت کو دیکھ رہے ہوں ۔ان کے چہروں پر حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔

"تم پہلے یہ بتاؤ کہ کیا کرنل ڈیوڈ، لانچیں اور ہیلی کاپٹرز واپس چلے گئے ہیں یا نہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں ۔وہ سب تل ایب واپس چلے گئے ہیں"...... روجر نے کہا۔

"میں عمران صاحب کو لے کر آ رہا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا وہ

ایک بار پھر کنٹوپ سر پر چڑھا کر وہ سمندر میں اتر گیا۔

"کمال ہے ۔یہ تو ناممکن ہے ۔کیا یہ لوگ جادو جانتے ہیں"۔ جانسن نے کہا۔

"اگر جادو جانتے ہوتے تو پھر اس طرح چھپنے اور بھاگنے کی انہیں کیا ضرورت تھی ۔دراصل عمران صاحب انتہائی ذہین آدمی ہیں ۔لامحالہ انہوں نے اپنی ذہانت سے کوئی چکر چلایا ہو گا"...... روجر نے کہا۔

"لیکن ایسا کیا چکر ہو سکتا ہے جناب کہ وہ نظر آنا ہی بند ہو جائیں"...... جانسن نے منہ بناتے ہوئے کہا تو روجر بے اختیار ہنس پڑا ۔ظاہر ہے اب وہ کیا جواب دیتا ۔تھوڑی دیر بعد ٹائیگر عمران کو اٹھائے ظاہر ہوا تو روجر نے آگے بڑھ کر عمران کو سنبھالا اور پھر لانچ پر لٹا دیا ۔ٹائیگر بھی عرشے پر آ گیا اور پھر اس نے اپنا کنٹوپ ہٹانے کے ساتھ ساتھ عمران کا کنٹوپ بھی اتار دیا۔

"چلے گئے کرنل صاحب"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ۔کیا آپ جادوگر ہیں"...... روجر نے بے اختیار ہو کر کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"روجر ۔اس دنیا میں سب سے بڑا جادو عقل ہے ۔اگر اسے درست طور پر اور بروقت استعمال کیا جائے تو واقعی یہ جادو بن جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ سمندر میں کہاں تھے کہ غوطہ خوروں کی نظروں سے

غائب ہو گئے"...... روجر نے کہا۔

"ہم سمندر میں ہوتے تو انہیں نظر آتے"...... عمران نے کہا تو روجر کے ساتھ ساتھ جانسن اور انتھونی بھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا مطلب۔ آپ ہمارے سامنے سمندر میں اترے اور اب ہمارے سامنے سمندر سے باہر آئے ہیں"...... روجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر ہم سمندر میں ہوتے تو ابھی تک وہیں ہوتے جہاں تمہیں روکا گیا تھا۔ وہاں سے یہاں ڈومس جزیرے تک کیسے پہنچ پاتے"۔ عمران نے کہا تو روجر ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی۔ کیا مطلب۔ آخر آپ نے کیا کیا ہے۔ پلیز عمران صاحب بتا دیجئے ورنہ حیرت کی شدت سے میرا دماغ پھٹ جائے گا"...... روجر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے جانسن سے پوچھا تھا کہ لانچ تھراکس ہے یا روجیش ٹائپ تو اس نے بتایا تھا کہ تھراکس ٹائپ۔ بس یہ سننے کے بعد جادو مکمل ہو گیا"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسے ہو گیا"...... روجر نے اور زیادہ الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں کرنل ڈیوڈ کو تم سے بھی زیادہ جانتا ہوں۔ وہ مشتعل مزاج ضرور ہے لیکن وہ بے حد ذہین بھی ہے۔ اس نے لامحالہ اس پہلو کو چیک کرانا تھا اور تم نے دیکھا کہ اس نے ایسا کیا۔ چھ غوطہ

خور ہمیں سمندر میں تلاش کرتے رہے۔ اگر ہم سمندر میں ہوتے تو اب تک ہمارے ساتھ ساتھ تم تینوں کی لاشیں بھی سمندر میں تیر رہی ہوتیں۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ کیا ہوا ہے۔ تھراکس ٹائپ لانچ میں پنکھے کے ساتھ ایک خالی کیبن سا ہوتا ہے جس میں باقاعدہ ہوا کے پائپ فٹ ہوتے ہیں تاکہ ہوا کی مدد سے لانچ کو انتہائی تیزی سے آگے بڑھایا جا سکے جبکہ روجیش ٹائپ لانچ میں الٹا سسٹم ہوتا ہے۔ تھراکس ٹائپ لانچ میں یہ کیبن اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اگر ہوا پھینکنے والے پائپ خراب ہو جائیں تو انہیں درست کیا جا سکے۔ گو یہ کیبن چھوٹا سا ہوتا ہے لیکن اس میں سمٹ سمٹا کر گھسا جا سکتا ہے اور وہی ہوا۔ چونکہ لانچ رکی ہوئی تھی اس لئے پنکھا بند تھا اور میرے کہنے پر ٹائیگر نے سائیڈ سے مجھے اندر کیبن میں دھکیل دیا اور پھر خود بھی گھسٹ کر اندر آ گیا اور ہم دونوں اندر اس طرح ایڈجسٹ ہو گئے کہ جب تک کوئی خصوصی طور پر پنکھے کی سائیڈ سے اندر نہ جھانکے وہ ہمیں چیک نہ کر سکتا تھا اور پھر چھ غوطہ خور پانی میں اترے تو ظاہر ہے وہ ہمیں چیک نہ کر سکتے تھے۔ البتہ ہم اوپر سے آنے والی آوازیں ہلکی ہلکی سن رہے تھے اس لئے ہم انہیں نہ مل سکے۔ پھر پنکھا چل پڑا اور پھر تو ویسے بھی ہم باہر نہ آ سکتے تھے پھر یہاں آ کر لانچ رک گئی اور پھر میرے کانوں میں واپسی کے الفاظ پڑے۔ اس کے بعد ہیلی کاپٹروں اور لانچوں کے چلنے کی مخصوص آوازیں بھی سنائی دینے لگیں۔ اب ہمیں خطرہ صرف یہ تھا کہ کہیں تم لانچ چلا نہ دو۔ بہرحال

جب یہ آوازیں سنائی دینا بند ہو گئیں تو میں نے ٹائیگر کو یہاں بھیجا اور پھر ٹائیگر نے واپس آ کر مجھے کھینچا اور اب ہم یہاں تم لوگوں کے سامنے موجود ہیں"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب۔ آپ واقعی جینئس ہیں۔ ہمارے تصور میں بھی یہ بات نہ آ سکتی تھی"...... روجر نے انتہائی عقیدت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" اب ہم نے قبرص پہنچنا ہے۔ اب کیا ہو سکتا ہے۔ بولو"۔ عمران نے کہا۔

" بے فکر رہیں۔ اب ہم قبرص آسانی سے پہنچ جائیں گے"۔ روجر نے کہا۔

" لیکن یہ سرکاری لانچ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ قبرص نیوی ہمیں گرفتار کر لے۔ تم یہاں سے کوئی عام سی لانچ ہائر کر لو"...... عمران نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں جناب۔ ہمیں قبرص کے ایسے راستوں اور گھاٹوں کا علم ہے جہاں کوئی چیک نہ کر سکے گا اور نہ ہی قبرص کی نیوی ہمیں چیک کر سکے گی۔ ہم آپ کو وہاں چھوڑ کو واپس آ جائیں گے"...... جانسن نے کہا اور پھر روجر نے بھی اس کی تائید کر دی۔

" ٹھیک ہے۔ چلو پھر"...... عمران نے کہا تو روجر نے جانسن کو لانچ چلانے کا حکم دیا اور تھوڑی دیر بعد لانچ ڈومس جزیرے کی سائیڈ سے نکل کر تیزی سے اس سمندری راستے کی طرف بڑھی چلی جا رہی

تھی جو قبرص کو جاتا تھا اور عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" باس۔ اب آپ کی اس بیماری کا کیا ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

" پہلے میں نے رالف کو ادویات لکھوائی تھیں لیکن اس کی بجائے پہلے تم آ گئے اور پھر جی پی فائیو کے آدمی آ گئے۔ اب قبرص پہنچ کر دوبارہ تمہیں ادویات لکھواؤں گا۔ ان ادویات سے امید ہے کہ ایک ہفتے کے اندر اندر میں ٹھیک ہو جاؤں گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ ویران گھاٹ سے آپ شہر کیسے پہنچیں گے۔ میں تو یہی بات سوچ رہا ہوں"...... روجر نے کہا۔

" تمہارے پاس ٹرانسمیٹر ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" جی ہاں ہے"...... روجر نے کہا۔

" قبرص کے ساحل پر پہنچ کر وہاں سے کال ہو گی اور کوئی نہ کوئی اللہ کا بندہ ہماری مدد کے لئے پہنچ جائے گا۔ وہاں کال چیک ہونے کا خطرہ نہیں ہو گا"...... عمران نے کہا تو روجر نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کرنل ڈیوڈ اپنے آفس میں کرسی پر منہ لٹکائے بیٹھا ہوا تھا۔ عمران اور اس کا ساتھی اس طرح غائب ہو چکے تھے جیسے ان کا وجود ہی نہ رہا ہو۔ کرنل ڈیوڈ کو سمندر میں عمران اور اس کے ساتھی کی سرچنگ کے بعد ایک ہفتہ گزر چکا تھا اور کرنل ڈیوڈ نے پورے تل ایبب کو کھنگال ڈالا تھا لیکن عمران کا کچھ پتہ نہ چلا تھا اور نہ ہی کسی راستے سے ان کے تل ایبب سے باہر جانے کی کوئی اطلاع ملی تھی حالانکہ ایک ایک آدمی کو چیک کیا جا رہا تھا۔

"آخر یہ دونوں کہاں اور کیسے غائب ہو گئے"...... کرنل ڈیوڈ نے زور سے میز پر مکا مارتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے وہاں اس کی بات کا جواب دینے والا کوئی نہ تھا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل ڈیوڈ نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"قبرص سے علی عمران کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا تم نے چیک کر لیا ہے کہ کال قبرص سے ہی کی جا رہی ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ کال واقعی قبرص سے ہی کی جا رہی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے بے اختیار طویل مایوسی بھرا سانس لیا۔

"کراؤ بات"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ہیلو۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران کی وہی زندگی سے بھرپور آواز سنائی دی۔

"تم۔ تم کیسے قبرص پہنچ گئے۔ آخر تم کیا کرتے ہو۔ کس طرح نکل جاتے ہو"...... کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"آہستہ بولو کرنل ڈیوڈ۔ تم جی پی فائیو کے چیف ہو کسی تھیٹر کے اداکار نہیں ہو۔ میں اور میرا ساتھی لیونا لانچ کے نیچے بنے ہوئے ایک خفیہ کیبن میں موجود تھے۔ اگر تم خود تلاشی لیتے تو یقیناً تم اس قدر عقل مند ہو کہ ہمیں ٹریس کر لیتے لیکن تمہارے آدمی ہمیں ٹریس نہ کر سکے اور جب تم واپس چلے گئے تو ہم اس لانچ سے نکل کر سٹارچ ٹاپو پر پہنچ گئے اور پھر ہم نے لانچ ٹرانسمیٹر سے قبرص میں اپنے آدمی کو کال کیا۔ تم سب آگے ڈومس جزیرے پر چلے گئے۔ پھر جب

تم وہاں سے واپس گھاٹ پر گئے تو ہمارے آدمی قبرص سے وہاں پہنچ
گئے اور ان کی لانچ میں ہم قبرص پہنچ گئے اور یہ بھی بتا دوں کہ اللہ
تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب میں بالکل ٹھیک ہو چکا ہوں۔ ہمارا
مشن تو پہلے ہی مکمل ہو چکا تھا اور کمپیوٹر ڈسک میرا ساتھی پاکیشیا
پہنچا چکا تھا۔ البتہ میری بیماری کی وجہ سے ہمیں وہاں سے نکلنے میں
مشکل پیش آ رہی تھی جو تمہارے آدمیوں کی حماقت کی وجہ سے
آسان ہو گئی۔ میں نے اس لئے تمہیں فون کیا ہے کہ تم خواہ مخواہ
تل ابیب میں ٹکریں نہ مارتے رہو اور ہاں۔ یہ بھی بتا دوں کہ تمہیں
کال کرنے سے پہلے اسرائیل کے صدر کو کال کر کے اسے میں نے بتا
دیا ہے کہ اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں اس لئے وہ تم جیسے عقل
مند آدمی کا کورٹ مارشل نہ کریں"...... عمران نے چہکتے ہوئے لہجے
میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کاش۔ کاش۔ صدر صاحب میری بات مان جاتے اور تمہیں بے
ہوشی کے دوران ہی گولی مار دی جاتی۔ کاش"...... کرنل ڈیوڈ نے
انتہائی بے بس لہجے میں کہا۔

"صدر صاحب نے تو تمہاری بات مان لی تھی اور مجھے بے ہوشی
کے عالم میں ڈاسٹر چھاؤنی لے جایا گیا تھا لیکن میرے ساتھی نے ہمت
کی اور اکیلے ہی ڈاسٹر چھاؤنی میں داخل ہو کر مجھے نکال کر لے گیا۔
ویسے اس لفظ کاش نے نجانے کتنی بار ہماری زندگیاں بچائی ہیں۔
میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ اس بار تو میں نے اپنے ساتھی

کو تمہیں ہلاک نہ کرنے کا کہا تھا ورنہ وہ وہیں سٹارچ ٹاپو پر ہی
تمہارے ہیلی کاپٹر کو تم سمیت میزائل سے اڑا دینا چاہتا تھا لیکن اب
اگر اسرائیل نے پاکیشیا کے خلاف کوئی حرکت کی اور ہمیں مداخلت
کرنا پڑی تو پھر تمہارا وہ عبرتناک انجام ہو گا جس کا تصور بھی تمہیں
نہیں ہو سکتا"...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس کے
ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو اس نے رسیور رکھ دیا۔

"تم۔ تم میرے ہاتھ لگ جاتے پھر دیکھتا تمہاری یہ زہریلی
زبان کیسے حرکت کرتی اور اب میں خود پاکیشیا جا کر تمہارا خاتمہ
کروں گا۔ لازماً کروں گا"...... کرنل ڈیوڈ نے چیخ چیخ کر بولتے ہوئے
کہا لیکن اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس"...... کرنل ڈیوڈ نے رسیور اٹھا کر حلق کے بل چیختے
ہوئے کہا۔

"صدر صاحب سے بات کریں جناب"...... دوسری طرف سے
کہا گیا۔

"اوہ۔ اچھا کراؤ بات"...... کرنل ڈیوڈ نے بوکھلائے ہوئے لہجے
میں کہا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد صدر صاحب کی بھاری آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں جناب"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ نے مجھے ابھی کال کی ہے۔ تم اور تمہاری
سروس یہاں ٹکریں مارتی رہی ہے اور وہ اپنے ساتھی سمیت یہاں سے

اس حالت میں نکل جانے میں کامیاب ہو گیا ہے کہ اس کا جسم بھی حرکت نہ کر رہا تھا۔ یہ ہے تمہاری اور تمہاری سروس کی کارکردگی"۔ صدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ اس نے مجھے بھی فون کر کے بتایا ہے کہ وہ کس طرح نکل جانے میں کامیاب ہوا ہے۔ اس کی مدد کارمن ایجنٹوں نے کی ہے لیکن جناب۔ اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں خود پاکیشیا جا کر اسے ہلاک کروں گا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"تم یہاں ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے جہاں تمہارے پاس پوری جی پی فائیو کی فورس ہے تو پاکیشیا جو ان کا ملک ہے وہاں تم کیا تیر مار سکو گے۔ تم نے کارمن ایجنٹوں کا حوالہ دیا ہے۔ یہ بات عمران نے مجھے بتائی ہے اور اس حوالے کی وجہ سے تمہیں اس بار میں معاف کر رہا ہوں ورنہ اس بار میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ تمہارا کورٹ مارشل کر کے تمہیں موت کی سزا دے دی جائے اور سنو۔ میری طرف سے یہ لاسٹ وارننگ ہے"...... صدر نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ نے طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"کاش۔ میں اسے ہلاک کر سکتا۔ کاش"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر مایوسانہ انداز میں سر کرسی کی پشت سے لگا دیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے جواری اپنی آخری بازی بھی ہار چکا ہو۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... رسمی سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی وہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب۔ اس بار تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آپ کو نئی زندگی دی ہے۔ میری طرف سے مبارک ہو"...... بلیک زیرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا ٹائیگر نے تمہیں رپورٹ دی ہے"...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ آپ کے دوست کارمن کے جونیئر نے تفصیل بتائی ہے اسے یہ تفصیل اس کے ایجنٹ روجر نے بتائی تھی"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ اس بار اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل و کرم ہوا ہے ۔ ویسے اس بار ٹائیگر نے حق شاگردی ادا کر دیا ہے ورنہ میں تو مردہ بدست زندہ کی حالت میں پہنچ چکا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جولیا کو آپ ساتھ نہیں لے کر گئے ورنہ جولیا کی تفصیلی رپورٹ سے مجھے تفصیل کا علم ہو جاتا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جولیا کو بڑی بھاری تنخواہ اور الاؤنس ملتے ہیں رپورٹ دینے کے ۔ یہ رقم تم مجھے دے دو تو میں تمہیں تفصیلی رپورٹ دے سکتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"ویسے عمران صاحب ۔ تفصیل تو بتائیں ۔ وہ کمپیوٹر ڈسک تو بہت پہلے پہنچ گئی تھی لیکن آپ کی واپسی بہت عرصے بعد ہوئی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے اسے تفصیل بتا دی۔

"اوہ ۔ ویری گڈ ۔ ٹائیگر نے واقعی کام کیا ہے ۔ مجھے تو اندازہ ہی نہ تھا کہ ٹائیگر میں اس قدر صلاحیتیں ہوں گی کہ وہ اکیلا ہی ڈاسنہ چھاؤنی میں جا گھسا اور پھر کامیاب لوٹا ۔ حیرت ہے"...... بلیک زیرو نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"میں تو بہت پہلے ہٹ ہو گیا تھا ۔ یہ سارا مشن تو ٹائیگر نے مکمل کیا ہے اور مجھے اس پر فخر ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اس بار چیک اسے کیوں نہ دے دیا جائے"...... بلیک

زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم مجھے اب اپنے شاگرد کے سامنے شرمندہ کرنا چاہتے ہو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

"شرمندہ ۔ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے جب ایک معمولی مالیت کا چیک اسے ملے گا یہ کہہ کر کہ تمہارا استاد اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر یہ رقم لیتا ہے تو پھر بتاؤ کہ میری کیا حیثیت رہ جائے گی اس کی نظروں میں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو کھلکھلا کر ہنس پڑا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں ۔ عمران ہے یہاں"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"نہ بھی ہو تو بحکم سلطان اسے حاضر کیا جا سکتا ہے ۔ ابھی تو میری آپ سے بات ہوئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے اپنی اصل آواز میں کہا۔

"میں نے پہلے تمہارے فلیٹ پر فون کیا تھا ۔ سلیمان نے بتایا کہ تم دانش منزل گئے ہو تو میں نے یہاں فون کیا ہے ۔ سرداور کا فون آیا ہے ۔ وہ انتہائی پریشان ہیں اور وہ خود تم سے بات کرنا چاہتے ہیں

انہوں نے بھی تمہارے فلیٹ پر فون کیا تھا لیکن سلیمان نے انہیں صرف یہ کہہ دیا کہ تم موجود نہیں ہو جس پر انہوں نے مجھے فون کیا ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے ۔ میں کرتا ہوں انہیں فون ۔ ویسے اب بزرگوں کے پاس سوائے پریشان رہنے کے اور کوئی کام ہی نہیں رہا"...... عمران نے کہا۔

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوتا ہے ۔ اب دیکھو ۔ جب تک تم بخیریت واپس نہیں آئے میں سخت پریشان رہا ہوں اور طاہر سے پوچھتا رہا ہوں"...... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کی مہربانی ہے جناب ورنہ اس دور میں تو بزرگ نئی نسل سے لاتعلق ہو چکے ہیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سر سلطان بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم بھی گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے ہو ۔ ابھی کہہ رہے تھے کہ بزرگوں کے پاس سوائے پریشان رہنے کے اور کوئی کام نہیں رہا اور اب کہہ رہے ہو کہ بزرگ نئی نسل سے لاتعلق رہتے ہیں"۔ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ بہرحال بزرگ ہیں چاہے گرگٹ کے ہوں یا عمران کے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو سر سلطان نے ہنستے ہوئے رابطہ ختم کر دیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) صاحب تم نے کارمن والوں کو کیا بتایا ہے کہ ان کے سائنس دان ہمارے دفاعی نظام کے حصول کے لئے پاگل ہو رہے ہیں"...... سرداور نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ۔ کارمن سائنس دانوں کا ہمارے دفاع سے کیا تعلق"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کارمن کے ایک سائنس دان ہیں ڈاکٹر کارسن جو وہاں کے ایٹمی دفاع پر اتھارٹی سمجھے جاتے ہیں ۔ میرے بھی ان سے خاصے گہرے تعلقات ہیں ۔ انہوں نے مجھے فون کیا ہے کہ اسرائیل نے پاکیشیا کے دفاع کی ایک کمپیوٹر ڈسک اڑا لی تھی جسے پاکیشیا کے علی عمران نے واپس حاصل کر لیا ہے اور اس علی عمران نے بتایا ہے کہ پاکیشیا نے اپنا ایٹمی دفاع ایسا سیٹ کیا ہے کہ اسرائیل اور ایکریمیا کے سائنس دان اس کے پیچھے پاگل ہو رہے ہیں اور انہوں نے مجھ پر دباؤ ڈالا ہے کہ میں انہیں اس کی تفصیلات دوں تاکہ وہ اس پلاننگ کے تحت کارمن کا ایٹمی دفاع سیٹ کر سکیں ۔ میں نے انہیں بتایا کہ

وہی عام سی پلاننگ ہے لیکن وہ مانتے ہی نہیں ۔ الٹا وہ ناراض ہو گئے ہیں"۔۔۔۔۔ سرداور نے کہا۔

" وہ کیا کہتے ہیں کہ بد سے بدنام برا ۔ وہی کام ہوا ہے ۔ چونکہ اسرائیل نے اس دفاع کی ڈسک اڑائی تھی اور میں نے زبردست جدوجہد کر کے اسے واپس بھجوایا ہے اور اس میں کارمن کے ایجنٹوں نے مدد کی ہے اس لئے ان کا خیال ہو گا کہ جس کے پیچھے اسرائیل بھاگ رہا ہے اور جس کی خاطر عمران نے اپنی جان خطرے میں ڈال دی وہ کوئی انوکھا سیٹ اپ ہو گا ۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں ۔ میں ڈاکٹر کارسن سے بات کرتا ہوں ۔ ان کا نمبر مجھے دے دیں" ۔ عمران نے کہا۔

"کیا وہ تمہیں جانتے ہیں"۔۔۔۔۔ سرداور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ایک آپ نہیں جانتے ۔ باقی تو سب جانتے ہیں ۔ وہ کیا شعر ہے کہ چمن کا پتہ پتہ بوٹا بوٹا سب ہمارا حال جانتے ہیں بس ایک پھول ہے جو ہمارا حال نہیں جانتا"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" پھول ۔ وہ کون ہے ۔ کیا مطلب"۔۔۔۔۔ سرداور نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا ۔ ظاہر ہے وہ سائنس دان تھے ۔ وہ اس شعر کی باریکیوں کو کہاں سمجھ سکتے تھے۔

" گوبھی کے پھول کی بات کر رہا ہوں"۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو میز کی دوسری طرف بیٹھا بلیک زیرو بے

اختیار مسکرا دیا۔

" نانسنس ۔ تم ۔ تم میرا مذاق اڑا رہے ہو"۔۔۔۔۔ سرداور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو بلیک زیرو کے منہ سے بے اختیار قہقہہ نکل گیا۔

" عمران صاحب ۔ سائنس دان آپ کی طرح صاحب ذوق نہیں ہوتے"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے عمران کا منہ بنا دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک بین الاقوامی یادگار ہنگامہ خیز ناول

مکمل ناول

سارج ایجنسی

مصنف مظہر کلیم ایم اے

ارج ایجنسی — ایک بین الاقوامی تنظیم جسے یہودیوں اور ایکریمیوں نے مل کر قائم کیا۔

ارج ایجنسی — جس نے پاکیشیا میں ایک خوفناک واردات کی اور پاکیشیا کے ایک انتہائی اہم سائنسدان کو نہ صرف ہلاک کر دیا بلکہ اس کا فارمولا بھی جلا کر راکھ کر دیا۔ کیوں —؟

ارج ایجنسی — جو اسرائیل کی ایک لیبارٹری میں تیار ہونے والے فارمولے کو تحفظ دینا چاہتی تھی۔

ارج ایجنسی — جس کے بارے میں کوئی نہ جانتا تھا اور نہ ہی کسی کو اس کے ہیڈ کوارٹر کا علم تھا۔ پھر —؟

ارج ایجنسی — جس نے اسرائیلی لیبارٹری میں تیار ہونے والے فارمولے کی حفاظت اپنے ذمے لے لی اور اسرائیلی کے جی پی فائیو کے سربراہ کرنل ڈیوڈ کو اس لیبارٹری کے قریب بھی نہ جانے دیا گیا۔ کیوں —؟

ہ لمحہ — جب جولیا کی سرکردگی میں صفدر اور تنویر کو سارج ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر

کی تباہی کے لئے بھیجا گیا جبکہ عمران، صدیقی اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ اسرائیل پہنچ گیا۔ پھر —؟

جولیا اور اس کی ٹیم نے انتہائی تیز ترین اور شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا لیکن وہ اپنے اصل مشن میں کامیاب نہ ہو سکے۔ کیوں؟

وہ لمحہ — جب عمران اپنے ساتھیوں سمیت اسرائیل میں داخل ہوا اور پھر قدم قدم پر اسے اور اس کے ساتھیوں کے خلاف موت کے جال بچھا دیئے گئے۔

جولیا اور اس کے ساتھیوں کی سارج ایجنسی کے ٹاپ ایجنٹوں کے خلاف خوفناک جسمانی فائٹس۔ لیکن آخری نتیجہ کیا نکلا؟

کیا عمران اور اس کے ساتھی اپنے مشن میں کامیاب ہو سکے یا؟

انتہائی دلچسپ، منفرد انداز۔ خوفناک جسمانی فائٹس

اور تحیر خیز جدوجہد پر مبنی ایک یادگار ناول

ناشران

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

کتب منگوانے کا پتہ

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Mob 0333-6106573